هاتوا برهانكم
ان كنتم صادقين

ضمیر کا بحران

حقیقۃ الفقہ کے
جواب میں مقلدین کی دو کتابیں

- غیر مقلدین کے فریب (بریلوی)
- غیر مقلدین کی حقیقت (دیوبندی)

کا
مستند اور مکمل جواب

ناشر
ادارۃ البحوث الاسلامیہ
جامعہ سلفیہ بنارس

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ

ضربِ کلیم

حقیقۃ الفقہ کے
جواب میں مقلدین کی ۲ دو کتابیں

- غیر مقلّدین کے فریب (بریلوی)
- غیر مقلّدین کی حقیقت (دیوبندی)

کا

مستند اور مکمل جواب

تالیف

ناشر
ادارۃ البحوث الاسلامیہ
جامعہ سلفیہ بنارس

سلسلہ مطبوعات : ۳۰۰

کتاب : ضمیر کا بحران

تالیف : مولانا محمد رئیس ندوی

ناشر : ادارۃ البحوث الاسلامیہ، جامعہ سلفیہ بنارس

اشاعت : شعبان ۱۴۱۷ھ مطابق جنوری ۱۹۹۷ء

صفحات : ۴۹۲

تعداد : گیارہ سو

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ سلفیہ، ریوڑی تالاب، وارانسی ـــــ ۲۲۱۰۱۰

۲۔ جریدہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد دہلی ـــــ ۱۱۰۰۰۶

۳۔ دار المعارف ۱۳ ـــ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ـــــ ۴۰۰۰۰۳

عرض ناشر

جماعت اہل حدیث کے خلاف اہل عناد و تحریف کی محاذ آرائی کے مختلف رنگ ہیں، تقلیدی فرقوں کو اس بات کا شدید احساس ہے کہ ان کی دعوت میں کتاب وسنت کو اولیت حاصل نہیں ہے، بلکہ پیغمبر اسلام ﷺ کی براہ راست پیروی کے بجائے یہ فرقے کسی امام یعنی امتی کی پیروی کی دعوت دیتے ہیں، اور جب اپنی اس دعوت کے لئے کتاب وسنت سے کوئی دلیل پیش نہیں کر پاتے تو دوسروں کے خلاف نفرت وغصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی خود ایک تقلیدی فرقہ دوسرے تقلیدی فرقے کے خلاف صف آراء ہو جاتا ہے اور زلزلے کے جھٹکوں سے دونوں فرقوں کے خیموں کا منظر دیدنی ہوتا ہے، تقلید کے مزعومہ محاسن میں ایک خوبی اتفاق واتحاد کی ذکر کی جاتی ہے، کاش یہ زعم صحیح ہوتا اور جملہ مقلدین کسی ایک سطح پر متحد نظر آتے!

ہندوستانی مقلدین کے دونوں فرقے جماعت اہل حدیث کے خلاف جو الزام تراشیاں کرتے رہتے ہیں ان کی فہرست طویل ہے، البتہ کچھ مسائل ایسے ہیں جو حقیقت میں مقلدین وغیر مقلدین کے مابین وجہ نزاع ہیں، اور ان پر دونوں طرف کے لکھنے والے لکھتے رہتے ہیں، مقلدین کو جب اپنا پہلو کمزور نظر آتا ہے تو وہ جماعت اہل حدیث کے خلاف الزام تراشی اور طعن و تشنیع کا سہارا لیتے ہیں، اور لوگوں کو اس جماعت سے دور رہنے اور ان کی کتابیں نہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں، ان حضرات کو یہ پتہ نہیں کہ بحث و تحقیق کے اس دور میں تقلید وجمود کی دعوت کا مقبول ہونا مشکل ہے، ہر شخص دلیل کی روشنی میں بات کہنا اور سننا پسند کرتا ہے۔

۱۳۴۰ھ کی بات ہے کہ مولانا حافظ محمد یوسف جے پوری رحمہ اللہ نے "حقیقتہ الفقہ" کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی تھی جو ۱۳۶ صفحات کے مفید تحقیقی مقدمہ اور دو حصوں پر

مشتمل ہے، پہلے حصہ میں فقہ کے (۶۱۹) ایسے مسائل مذکور ہیں جو قرآن وحدیث یا اجماع صحابہؓ کے خلاف اور سراسر عقل وقیاس کے نتائج غیر ضروری ہیں۔ دوسرے حصہ میں فقہ ہی کے (۶۳۷) ایسے مسائل درج ہیں جن کے اکثر پر اہل حدیث کا عمل ہے، اور جن کی وجہ سے حنفیہ انواع واقسام کے دل آزار کلمات اہل حدیث کے حق میں استعمال کرتے ہیں۔

مولانا جیپوری رحمۃ اللہ ایک صاحب نظر عالم اور فقہ حنفی کی ناہمواریوں سے واقف تھے، انہوں نے ان مآخذ کی ایمانداری کے ساتھ مع مطبع وسال طباعت نشاندہی فرمائی جہاں سے مقدمہ اور دونوں حصوں کے مسائل اخذ کئے تھے، لیکن بریلوی فرقے کے بعض مقلدین نے جو خود تحریف وافتراء پردازی کے خوگر ہیں اور جن کے مذہب کی بنیاد میں دجل وفریب داخل ہے، مولانا جیپوریؒ کے ذکر کردہ مسائل میں سے چالیس مسائل کے حوالوں پر اعتراض کیا، اور اس ضمن میں جماعت اہل حدیث کے خلاف بہت زیادہ زہر افشانی کی، حالانکہ حصہ اول کے شروع ہی میں مولانا جیپوری نے ضروری گزارش کے تحت اس الجھن کو دور کر دیا ہے جو تلبیس کاروں کو مسائل کی تلاش میں پیدا ہو سکتی ہے۔

جامعہ سلفیہ کے استاد اور جماعت کے نامور محقق ومصنف مولانا محمد رئیس ندوی صاحب نے بریلوی معترض کی افتراء پردازیوں کی قلعی کھول دی ہے اور اس کے ذکر کردہ چالیسوں مسائل کے حوالے مولانا جیپوری کی تحریر کردہ کتب فقہ سے پیش کر دیئے ہیں، اور ساتھ ہی اس کی دیگر ہفوات کا بھی دندان شکن جواب دیا ہے، جواب کے اس حصہ میں (۳۰۵) عنوانات ۳۷۱ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں، اس کے بعد صفحہ ۳۷۲ سے مئو کے ایک دیوبندی افتراپرداز کی کتاب کا جواب شروع ہوا ہے جو ۴۶۹ صفحہ پر ختم ہوا ہے، تھوڑے دنوں پہلے اس دیوبندی معترض کی کتاب کا ایک جواب جامعہ سلفیہ ہی کے ایک فاضل مولانا ابو القاسم عبد العظیم مدنی کے قلم سے شائع ہو چکا ہے، ہمیں یقین ہے کہ مذکورہ دونوں تحریروں سے اور اسی طرح علمائے اہل حدیث کی مذکورہ مسائل سے متعلق دوسری تحریروں سے متلاشیان حق کو تشفی ہو جائے گی، اور وہ اس بات کا اندازہ کر لیں گے کہ جماعت اہل حدیث کے خلاف تقلیدی فرقے کس طرح دجل وفریب اور تحریف وتلبیس سے کام لیکر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور صریح کذب بیانی وبہتان تراشی کے جرم کا ارتکاب کرنے سے بھی نہیں

شرماتے، اسی طرح ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ ان مدلل تحریروں اور واضح دلیلوں سے متعصب و معاند اہل تقلید کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے بلکہ عناد کی اپنی روش پر جمے رہیں گے، کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ حق کی جانب رجوع کر لینے سے اپنے سادہ لوح مریدوں کی نظر میں ان کی وقعت ختم ہو جائے گی، اور فریب کے جس جال میں انہوں نے لوگوں کو پھنسا رکھا ہے اس کے تاروپور بکھر جائیں گے، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ تقلید و جمود کے پھندوں سے لوگوں کو نجات دیکر صراط مستقیم کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے، آمین، والحمد للہ رب العالمین

(ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری)

جامعہ سلفیہ، بنارس

۲۳/شعبان ۱۴۱۷ھ

فہرست مضامین

(ف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ کتاب و تمہید

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله

فإن أصدق الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد ﷺ وشر الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار . أما بعد : فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم " يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون "(سورة آل عمران - ۱۰۲) " يا أيها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء واتقوا الله الذى تسألون به والأرحام إن الله كان عليكم رقيبا " (پ ۴ سورہ النساء ۱۰۰) " يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم أعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما (پ ۲۲ سورۃ الاحزاب ۷۰ -۷۱)

حضرات اہل اسلام ! مذکورہ بالا خطبہ مسنونہ کے ساتھ آپ لوگ مندرجہ ذیل آیات کریمات کو بھی تلاوت کر کے ان کے معانی کو بخوبی سمجھنے اور ان کے مقتضی پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں نیز پورے قرآن مجید اور دوسرے نصوص شرعیہ کو بخوبی سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی طرف پورا دھیان دیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :۔

" ولقد أرسلنا نوحا وإبراهيم وجعلنا فى ذريتهما النبوة والكتاب فمنهم مهتد وكثير منهم فاسقون ثم قفينا على آثارهم برسلنا وقفينا بعيسى ابن مريم وآتيناه الإنجيل وجعلنا فى قلوب الذين اتبعوه رأفة ورحمة ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم إلا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها فآتينا الذين آمنوا منهم اجرهم وكثير منهم فاسقون " (پ ۲۷ سورہ الحدید ۲۶- ۲۷) " واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا إلى أن قال ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءهم البينات واولئك لهم عذاب اليم "(پ ۴ سورہ آل عمران : ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵)۔

یعنی " ہم نے نوح وابراہیم (علیہما الصلاۃ والسلام) کو رسول بنا کر بھیجا اور ان کی نسل میں نبوت وکتاب ودیعت کر دی لیکن ان میں سے تھوڑے ہی لوگ راہ حق پر قائم رہے اور بہت سارے لوگ راہ حق سے منحرف ہو کر فاسق بن گئے، پھر ان دونوں رسولوں کے بعد ہم نے بہت سے رسول بھیجے جن کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کو بھیجا اور انہیں ہم نے انجیل دی اور جو لوگ ان کے (عیسیٰ بن مریم کے) متبع ہوئے ان کے دلوں میں ہم نے شفقت ونرمی اور رحمت داخل کر دی۔ مگر جو لوگ عیسیٰ بن مریم کے پورے متبع نہ رہے انہوں نے اپنے دین میں ایک بدعت " رہبانیت " ایجاد کر لی حالانکہ ہم نے ان لوگوں پر " بدعت رہبانیت " کو واجب ومشروع نہیں قرار دیا تھا بلکہ ہم نے ان پر صرف یہ بات واجب قرار دی تھی کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والے کام ہی کیا کریں پھر بھی ہمارے واجب قرار دیئے ہوئے اس حکم سے منحرف ہو کر انہوں نے جو " بدعت رہبانیت " خود ساختہ طور پر ایجاد کر لی تھی اپنی ایجاد کردہ اس بدعت کے اصول وضوابط کی بھی انہوں نے کما حقہ رعایت نہیں کی اور ان کی پوری پابندی سے بھی روگردانی کی تو ان لوگوں میں سے ایمان لانے والے والوں کے اجر ہم دیں گے۔ مگر ان میں سے بہت سارے لوگ تو راہ حق وصواب سے منحرف ہو کر فاسق ہی ہو گئے ہیں"۔

اے اہل ایمان تم لوگ متحدہ اور متفقہ طور پر اللہ کا دین پامردی ومضبوطی سے تھامے رہو اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جو اختلاف وافتراق کا شکار ہو کر مختلف ومتعدد پارٹیوں اور جماعتوں میں منقسم ہو گئے باوجودیکہ ان کے پاس من جانب اللہ روشن دلیلیں آچکی تھیں اس طرح کے غلط کار لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ ان آیتوں میں واضح طور پر یہ بتلایا گیا ہے کہ حضرت نوح وابراہیم جیسے اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ رسولوں کی اولاد ونسل کی اکثریت نبوت وکتاب اللہ سے بہرہ ور ہونے کے باوجود راہ حق وصواب سے منحرف ہو کر فاسق ونافرمان بن گئی۔ جس کی اصلاح کے لئے بہت سارے رسول خصوصا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام بھیجے گئے مگر کچھ لوگوں کے علاوہ عام لوگوں نے بہت ساری بدعات اور اختراعی رسوم پر مشتمل " رہبانیت " نامی ایک بدعت اللہ کے دین میں ایجاد کر لی اور وہ اس کی پابندی کرنے کے دعویدار بن گئے۔ جبکہ

انہیں ایسا کرنے سے روکنے کے ساتھ انہیں محض کتاب وشریعت کی پابندی کر کے رضاء الٰہی حاصل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی لیکن کتاب وشریعت کے اس حکم کے خلاف اپنی ایجاد کردہ اس بدعت یعنی "رہبانیت" کی پابندی وپیروی بھی یہ لوگ نہیں کر پائے اور یہ معلوم ہے کہ رہبانیت بہت ساری دوسری بدعات وضلالت پر مشتمل ایک نہایت بھیانک قسم کی بدعت تھی، جو بظاہر دین داری و تقوی شعاری وعبادت گزاری وزہد واتقاء وخیر وصلاح کی چیز معلوم ہوتی تھی، مگر وہ حکم الٰہی کے بغیر بلکہ حکم الٰہی کے خلاف ایجاد کی گئی تھی پھر بھی اسے ایجاد کرنے والوں اور اس کی پابندی وپیروی کے دعوی داروں نے جو بہت ساری ذیلی وضمنی بدعات اختراع کر رکھی تھیں انہیں بھی انہوں نے پس پشت ڈال دیا، بعثت عیسوی کے بعد فترت طویلہ گذرنے پر آخری رسول خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلاح عالم کے لئے منجانب اللہ تعالی مبعوث ہوئے۔ آپؐ نے تعلیم الٰہی کے مطابق اپنی امت کو متحد ومتفق رہ کر دین اسلام پر قائم رہنے کا حکم دیا اور امم سابقہ کی طرح اختلاف وافتراق اختیار کرنے سے منع کیا اپنی جملہ تعلیمات کے ساتھ آپ نے یہ پیش گوئی بھی کی تھی کہ میری امت بھی گذشتہ سابقہ امتوں کی طرح غلط روی اور تفرق وپارٹی بندی کی شکار ہوگی بلکہ سابقہ امتوں سے اس معاملہ میں بڑھ جائے گی، اس نبوی پیش گوئی پر کسی قدر تفصیلی تحقیق ہماری کتاب میں آگے چل کر پیش کی گئی ہے۔

اس نبوی پیش گوئی کے مطابق آپؐ کی امت میں سے کچھ لوگوں نے رہبانیت والی بدعت تو ایجاد ہی کی مگر انہوں نے یہود ونصاری وامم سابقہ والی رہبانیت سے زیادہ ضلالت والی بدعت دوسرے ناموں سے ایجاد کی اور اس کے علاوہ بھی بہت ساری خود ساختہ بدعات کے مجموعہ کو آپؐ کی امت میں پیدا ہونے والے مختلف فرقوں نے اپنے اپنے طور پر اپنا دین ومذہب اور ایمان قرار دے لیا۔ اور مدعی رہے کہ ہم ہی درحقیقت آپؐ کی لائی ہوئی شریعت وسنت کے صحیح معنوں میں پیرو ہیں۔

جس طرح قرآنی بیان کے مطابق سابقہ امتوں نے بدعت رہبانیت ایجاد کر کے اسے اپنا دین ومذہب قرار دیا پھر اپنے ایجاد کردہ اس دین ومذہب پر وہ قائم نہیں رہ سکے اسی طرح نبوی پیش گوئی کے مطابق آپ کی امت کے بہت سے لوگوں نے "تقلید پرستی" نام کی ایک

بدعت نصوص واحکام شریعت کے خلاف ایجاد کر لی ۔ یہ نو ایجاد بدعت یعنی تقلید پرستی ان لوگوں نے نہ صرف نصوص واحکام شریعت کے خلاف ایجاد کی بلکہ آپ کی خیر القرون قرار دی ہوئی تین صدیوں (طبقوں مراد صحابہ وتابعین واتباع تابعین) کے اجماع کے بالکل خلاف اسے ایجاد کر لیا اور اپنی ایجاد کردہ اس تقلید پرستی کے لئے انہوں نے بہت سارے حیرت انگیز اصول وضوابط اور قوانین ودساتیر وضع کئے جن کی پابندی کا ان تقلید پرست لوگوں کو دعوی ہے مگر حقیقت امر یہ ہے کہ جس طرح قرآنی بیان کے مطابق سابقہ امتوں نے اپنی ایجاد کردہ بدعت رہبانیت اور اس کے اصول وضوابط کی پابندی کے دعوی کے باوجود ان کا لحاظ وخیال نہیں رکھا اسی طرح آپ کی امت میں تقلید پرستی کو ایجاد کر لینے والوں کا حال ہے حتی کہ تقلید پرستی کے مدعی بعض فرقے در حقیقت غیر مقلد بھی ہیں اور انہیں اپنے غیر مقلد ہونے پر ناز وفخر بھی ہے اس کے باوجود وہ اپنی غیر مقلدیت پر نازاں وفرحاں ہونے کے برخلاف اپنے کو تقلید پرست بھی کہتے ہیں اور اس پر بھی ناز وفخر اور نخرے کرتے ہیں، متضاد ومتعارض قسم کے اوصاف جمع کر لینے کے باوجود یہ لوگ اپنے ہی کو حق پرست بھی کہتے ہیں اور دوسروں پر اسلام سے انحراف کا الزام لگاتے ہیں ۔ اللہ تعالی ہم کو حق فہمی وحق کوشی وحق پرستی کی توفیق دے اور اس سے مختلف تمام باتوں سے محفوظ رکھے، آمین ۔

ہمارے اس کام میں جس کسی نے کسی قسم کی معاونت کی ہے اللہ تعالی اسے دونوں جہاں میں اجر عظیم سے نوازے، آمین ۔

بریلوی جماعت اور بانی بریلوی جماعت کا تعارف

ہمارے ملک ہندوستان میں فرقہ بریلوی نامی ایک بدعت پرست وبدعت ساز فرقہ پایا جاتا ہے ۔ جس کے بانی وقائد اعظم کو بریلوی لوگ "اعلی حضرت حضور پر نور عظیم البرکہ جلیل المنزلہ امام اہل سنت مجدد دین وملت احمد رضا خاں بریلوی کہتے ہیں ۔ اپنے بانی وقائد اعظم وامام اکبر کی نسبت ونام کی طرف منسوب ہونے کے سبب یہ فرقہ "فرقہ بریلویہ" یا "فرقہ رضا خانیہ" یا "فرقہ رضویہ" یا "فرقہ رضائی" کہلاتا ہے ۔ اس فرقہ اور اس کے مذہب کی تولید وتخلیق اور تاسیس وتنظیم کرنے والے اس کے امام اعلی حضرت ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۸ء میں پیدا

ہوئے۔ اور ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں فوت ہوئے۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ اپنی عمر کے پچیسویں سال امام فرقہ بریلویہ نے اس فرقہ اور اس کے مذہب کی تاسیس و تنظیم کی تو لازم آتا ہے کہ اس فرقہ ومذہب کی تخلیق و تولید پر ابھی سواسو (۱۲۵) سال سے بھی کم مدت گذری ہے۔ اس کے باوجود اس نومولود فرقہ والے خصوصا اس کے بانی اپنے کو عہد نبوی سے پائے جانے والے مذہب اہل سنت وجماعت کا پیرو و متبع کہتے ہیں اور انہوں نے اپنا نام اہل سنت وجماعت یا سنی اور اپنے مذہب کا نام سنی مذہب اور مذہب اہل سنت رکھ لیا۔ ظاہر ہے کہ اس نومولود بدعتی فرقے کا اپنا یہ نام رکھ لینا سراسر دھاندلی بازی ہے۔ کیونکہ یہ بدعتی فرقہ سرتاسر اہل سنت وجماعت سے مختلف ومعارض اپنے خود ساختہ عقائد ونظریات اور دین ومذہب کا حامل ہے۔

بریلوی مفتی جلال الدین امجدی اور ان کی کتاب

غیر مقلدوں کے فریب

اس نومولود فرقے کے ایک مفتی جلال الدین احمد امجدی مولود ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء (جو ابھی بقید حیات ہیں) کی تصنیف کردہ ایک کتاب "غیر مقلدوں کے فریب" ہم کو چند مہینے پیشتر دیکھنے کے لئے ہمارے بعض عزیزوں اور دوستوں نے اس خواہش ومطالبہ کے ساتھ دی کہ میں اس پر تحقیقی نقد ورد لکھ کر اس کی دسیسہ کاریوں اور تلبیسات کا پردہ چاک کروں کتاب مذکور کے سرورق کے پشت والے صفحہ یعنی ان ٹائیٹل پیج کی تحریر کے مطابق یہ بریلوی کتاب یعنی "غیر مقلدوں کے فریب" پہلی بار ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء باہتمام مولانا نور احمد قادری امجدی منیجر مدرسہ امجدیہ اہل سنت ارشد العلوم اوجھا گنج بستی سے طبع ہوئی ہے اس کے مصنف نے بعنوان "نگاہ اولین" ایک صفحہ پر مشتمل اپنی تحریر کے آخر میں تاریخ تحریر ۲۵ / محرم الحرام ۱۴۱۵ھ / ۶ / جولائی ۱۹۹۴ء لکھی ہے۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ چھپ کر منظر عام پر آنے کے تقریبا سال بھر بعد کتاب مذکور مجھے دیکھنے کو ملی۔ عام بریلوی کتابوں کی طرح اسے بھی ناقابل التفات سمجھ کر میں نے اسے ایک طرف ڈال دیا تھا مگر ماہ جمادی الاولی مطابق اکتوبر ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء کے اواخر میں ہم کو خبر لگی کہ اس بدعتی کتاب کے سبب ملک کے بعض حصوں میں خصوصا صوبہ راجستھان کے

بھیلواڑہ شہر اور اس کے مضافات میں اچھا خاصا فتنہ برپا ہے دریں صورت زیادہ فتنے والے علاقہ بھیلواڑہ (راجستھان) کے ذمہ دار بدعت پرست مولویوں سے بالمشافہ گفتگو کر کے اس کتاب کی تلبیسات کی پردہ دری کے لئے ہم اپنے ایک رفیق کار عزیزم مولانا اصغر علی سلفی مدنی بہاری سلمہ اللہ کی معیت میں منگل ۲۱ / جمادی الاولی ۱۴۱۶ھ ۱۷ / اکتوبر / ۱۹۹۵ء کو گئے مگر بہت ساری تدابیر کے باوجود بریلوی علماء اصول وضابطہ کے مطابق حسب عادت ہمارے سامنے آکر اس سلسلے میں بات چیت پر کسی طرح بھی آمادہ وراضی نہ ہوئے بالآخر ہم کو وہاں سے چند دنوں بعد واپس آنا پڑا لیکن متعدد مخلصین وغیرت مند سلفی حضرات نے مجھ خاکسار کو حکم دیا کہ اس فتنہ انگیز رضاخانی کتاب کا تحقیقی رد لکھ کر رضاخانی حقیقت واضح کر دی جائے ۔ اس حکم ومطالبہ کی تعمیل میں میں مذکورہ بریلوی کتاب پر یہ تحقیقی رد ونقد لکھ کر حقائق کو واشگاف کر رہا ہوں اللہ تعالی میری اس تحریر سے حق وصواب لوگوں کے سامنے واضح کر دے اور بندگان خدا اس کے ذریعہ حقائق تک پہونچ سکیں اور دنیا وآخرت میں ہم کو من جانب اللہ اجر جزیل سے نوازا جائے ، آمین ۔

ہماری اس کتاب کی ترتیب وتصنیف میں اللہ تعالی کے جس بندہ نے بھی جتنی معاونت کی ہے اسے اللہ تعالی دنیا وآخرت میں اجر جزیل وانعام سے نوازے ، آمین ۔

سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ اور بریلوی کتاب غیر مقلدوں کے فریب کا زمانہ تصنیف

فرقہ بریلویہ کے حکم سے بریلوی مفتی جلال الدین امجدی کی لکھی ہوئی اس کتاب میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ یہ بریلوی کتاب مشہور ومعروف بدعت شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ کا بریلوی رد وجواب ہے ۔ یہ عجیب معاملہ ہے کہ بدعت شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ کو طبع ہو کر منظر عام پر آئے ہوئے پچھتر (۷۵) سالوں سے زیادہ طویل عرصہ گذر گیا مگر فرقہ بریلویہ کو اس کا رد وجواب لکھنے کی توفیق پچھتر (۷۵) سالوں کی خاموشی کے بعد ہوئی ۔ لطف کی بات یہ ہے کہ حقیقۃ الفقہ کے جواب میں لکھی جانے والی اس بریلوی کتاب میں یہ صراحت کر دی گئی ہے کہ اس کتاب حقیقۃ الفقہ میں مندرج تمام باتوں میں سے صرف چالیس باتوں کا جواب بریلوی

فرقہ کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔ (غیر مقلدوں کے فریب بعنوان نگاہ اولین طبع ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۴ء ص ۵) حالانکہ اس بدعت شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ میں مختلف عناوین کے تحت ڈھائی ہزار سے بھی زیادہ مسائل نمبروار لکھے ہوئے ہیں۔

ایضاح وتنبیہ

اس کتاب حقیقۃ الفقہ میں رد تقلید میں ص ۳۹ تا ۸۴ دو سو سے زیادہ دفعات کے تحت تقلید شکن باتیں لکھی ہیں اور محولہ صفحات سے پہلے اور بعد میں بھی مختلف انداز میں مختلف عناوین سے مجموعی طور پر مزید ایک ہزار سے زیادہ باتیں مندرج ہیں۔ پھر اس کتاب کے حصہ اول میں چھ سو انیس (۶۱۹) اور دوم میں چھ سو سینتیس (۶۳۷) اور ان سے ملحق سو سے زیادہ فقہی وغیر فقہی باتیں منقول ہیں جن کی مجموعی تعداد بہر حال ڈھائی ہزار سے اوپر ہو جاتی ہے مگر ان میں سے صرف چالیس ہی کو بریلوی مفتی نے اپنی بریلویت کا نشانہ بنایا باقی ہزاروں مسائل کے جواب سے بالکل عاجز و قاصر ولاجواب رہے محض اسی بات سے فرقہ بریلویہ اور اس کے بریلوی مذہب کی حقیقت سمجھ میں آ جاتی ہے۔ ان چالیس مسائل پر جو بریلویانہ لب کشائی کی گئی ہے اس پر ہم نے سب سے پہلے تحقیقی نظر ڈالی ہے اور ہماری اس تحقیقی نظر ہی سے بریلوی فرقہ ومذہب کی حقیقت واضح ہے۔

وما توفیقی إلا باللہ وھو المستعان۔

حقیقۃ الفقہ کے "پہلے مسئلہ" پر بریلوی رد وقدح کا تحقیقی جائزہ

بریلوی مفتی نے حقیقۃ الفقہ کے ہزاروں مسائل میں سے جن چالیس مسائل پر بریلویانہ رد وقدح کی گنجائش اپنے اندر پائی ہے ان کے لئے موصوف بریلوی مفتی نے "غیر مقلدوں کے چالیس فریب" کا عنوان قائم کیا ہے حالانکہ دیانت داری کا تقاضا تھا کہ بریلوی مفتی عنوان مذکور کے بجائے "فرقہ بریلویہ ورضا خانیہ کے چالیس فریب" قائم کرتے کیونکہ اس عنوان کے تحت موصوف بریلوی مفتی کی تحریر سے صرف بریلوی مذہب اور بریلوی فرقہ کے فریب ظاہر ہوتے ہیں بلکہ پوری کتاب کی تحریروں سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے۔ اپنے قائم

کردہ اس بریلویانہ عنوان کے تحت پہلے بطور تمہید بریلوی مفتی نے کہا :۔

"کتاب حقیقۃ الفقہ تصنیف غیر مقلدو مولوی یوسف جے پوری جو دوسرے غیر مقلد مولوی داود کی تصحیح واضافہ کے بعد ادارہ دعوت الاسلام مومن پورہ بمبئی سے شائع ہوئی ہے وہ حنفیوں کو ان کے مذہب سے نفرت دلانے اور انھیں غیر مقلد وہابی بنانے کے لئے شروع سے آخر تک پوری کتاب فریب سے بھری ہوئی ہے" (اغیر مقلدوں کے فریب ص ۶۵)

ہم کہتے ہیں کہ اس بریلوی عبارت کی بریلوی اردو ہی اہل زبان کے طریق تعبیر سے مختلف ہے جیساکہ اس کے خط کشیدہ الفاظ "وہ حنفیوں" اور "پوری کتاب" سے۔ ظاہر ہے۔ اس بریلوی عبارت میں بریلوی مفتی نے اپنے مذہب اور اپنے فرقہ کا حنفی مذہب اور حنفی فرقہ ہونا ظاہر کیا ہے جبکہ فرقہ بریلوی کی تولید و تخلیق سے سیکڑوں سال پہلے حنفی مذہب یہ صراحت، پوری وضاحت سے کر چکا ہے کہ جس طرح کے عقائد و نظریات بریلوی مذہب و بریلوی فرقہ رکھتا ہے وہ کافروں کے عقائد و نظریات ہیں جیساکہ تفصیل تحقیق کے ساتھ آرہی ہے دریں صورت بریلوی مفتی کا اپنے مذہب کو اور اپنے فرقہ کو حنفی مذہب و فرقہ کہنا محض بریلوی دھاندلی ہے پھر بریلوی مفتی کا یہ ظاہر کرنا کہ بدعت شکن و تقلید شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ حنفیوں کو ان کے مذہب سے نفرت دلانے اور انھیں غیر مقلد وہابی بنانے کے لئے لکھی گئی ہے بہت معنی خیز بریلوی تلبیس کاری ہے جس کی حقیقت ہماری پیش کردہ آنے والی تفصیل سے معلوم ہوگی۔

اپنی مذکورہ بالا بریلوی تمہید کے بعد بریلوی مفتی نے اپنے بریلوی فریب کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے کہا :۔

"ہم اس مقام پر اس کتاب یعنی حقیقۃ الفقہ کے صرف چالیس فریب نقل کرتے ہیں (۱) حقیقۃ الفقہ ص ۳۹ پر حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین کے حوالہ سے حنفیہ کو گمراہ فرقوں میں شمار کیا ہے ....

اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی غیر مقلدوں کے اس فریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ صریح غلط اور افتراء بر افتراء ہے کہ تمام حنفیہ کو ایسا لکھا ہے غنیۃ الطالبین کے یہاں صریح لفظ یہ ہیں کہ "هم بعض الحنفية" وہ بعض حنفی ہیں اس سے نہ

حنفیہ پر الزام آسکتا ہے نہ معاذ اللہ حنفیت پر الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۵)

ہم کہتے ہیں کہ ناظرین کرام فرقہ بریلویہ کی صدق مقالی وحق پرستی کی حقیقت جاننے کے لئے یہ بات ملحوظ رکھیں کہ فرقہ بریلویہ اس بات کا مدعی ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی چاروں اماموں میں سے امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے زیر نظر اس بریلوی کتاب میں بھی اس بات کا دعوی کیا گیا ہے۔

اہل سنت اور مرجئہ کا تعارف امام احمد بن حنبل کی زبانی

اب ناظرین کرام امام احمد بن حنبل کا ایک نہایت صریح اور واضح بیان ملاحظہ فرمائیں

امام احمد نے فرمایا :۔

"اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ وَیَسْتَثْنِیْ فِی الْاِیْمَانِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِیْمَانَ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ فَهُوَ مُرْجِیٌّ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِیْمَانَ هُوَ الْقَوْلُ وَالْاَعْمَالُ شَرَائِعُ فَهُوَ مُرْجِیٌّ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِیْمَانَ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ فَقَدْ قَالَ بِقَوْلِ الْمُرْجِئَةِ وَمَنْ لَمْ یَرَ الْاِسْتِثْنَاءَ فِی الْاِیْمَانِ فَهُوَ مُرْجِیٌّ اِلٰی اَنْ قَالَ وَهٰذِهِ الْاَقَاوِیْلُ وَالْمَذَاهِبُ مَذَاهِبُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَلِاَصْحَابِ الْبِدَعِ اَلْقَابٌ وَاَسْمَاءٌ لَا تُشْبِهُ اَسْمَاءَ الصَّالِحِیْنَ وَلَا الْعُلَمَاءِ فَمِنْ اَسْمَائِهِمِ الْمُرْجِئَةِ الَّذِیْنَ یَزْعَمُوْنَ اَنَّ الْاِیْمَانَ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ الخ"

یعنی " اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے اور یہی ہمارا بھی عقیدہ ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور ایمان کی بابت ان شاء اللہ بھی کہا جاتا ہے اس کے برعکس جو لوگ ایمان میں کمی بیشی نہیں مانتے اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں اور ان شاء اللہ معاملہ ایمان میں کہنے کے قائل نہیں وہ مرجئہ ہیں اہل سنت وجماعت کے برخلاف اہل بدعت ایسے القاب اور ناموں سے موسوم ہوتے ہیں جو علماء اور صالحین کے القاب اور ناموں سے مشابہت نہیں رکھتے چنانچہ اہل بدعت کے مختلف فرقوں میں سے ایک فرقہ کا نام مرجئہ اور اہل الرای ہے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں اور یہ مرجئہ واہل الرای امام ابو حنیفہ کو اپنا امام قرار دیکر موصوف امام ابو حنیفہ کی تقلید کرتے ہیں " (ملاحظہ ہو طبقات الحنابلة لابن أبی یعلی مطبوع بیروت ۲ / ۲۴-۳۶)

امام احمد بن حنبل کا یہ بیان بہت طویل اور مفصل ہے اسے ہم نے اپنی اس کتاب میں

دوسری جگہ تفصیل سے نقل کیا ہے ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ امام احمد بن حنبل صاف طور سے اہل سنت کا یہ عقیدہ بیان کیے ہوئے ہیں کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور ایمان میں اعمال داخل ہیں اور ایمان کے سلسلے میں ان شاء اللہ کہنا صحیح ہے اس کے برعکس عقیدہ رکھنے والے اہل بدعت ہیں جن کے مختلف نام ہوتے ہیں اہل بدعت کے مختلف فرقوں میں سے ایک فرقہ کا نام مرجئہ ہے جو عقیدہ اہل سنت کے خلاف یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں اور ایمان میں اعمال داخل نہیں نہ ایمان میں انشاء اللہ کہنا صحیح ہے فرقہ مرجئہ والا یہ عقیدہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کی تقلید کرنے والوں کا عقیدہ ہے یعنی کہ نہایت واضح طور پر امام احمد نے علی الاطلاق تمام حنفیہ کو اور حنفیہ کے امام ابو حنیفہؒ کو مرجئہ کہا ہے اور موصوف نے جو اوصاف مرجئہ کے بتلائے ہیں وہ اوصاف کسی استثناء کے بغیر تمام حنفیہ میں بشمول فرقہ بریلویہ میں پائے جاتے ہیں۔ یعنی کہ شیخ عبد القادر جیلانی کی ولادت سے سیکڑوں سال پہلے منصب امامت وقیادت پر فائز ہونے والے امام احمد کسی استثناء کے بغیر تمام حنفیہ کو مرجئہ قرار دے چکے ہیں اور فرقہ بریلویہ شیخ عبد القادر جیلانی کو انھیں امام احمد بن حنبلؒ کا مقلد بتلاتا ہے جس کا لازمی مطلب یہ ہوا کہ امام احمد بن حنبل کی طرح شیخ عبد القادر جیلانیؒ بھی تمام حنفیہ کو مرجئہ کہتے ہیں۔ آگے چل کر اس مسئلہ کی زیادہ وضاحت کی گئی ہے۔

بدعت شکن جس سلفی کتاب کے فریب ظاہر کرنے کے دعوی کے ساتھ زیر نظر بریلوی کتاب لکھی گئی ہے اس بدعت شکن سلفی کتاب میں مصنف حقیقتہ الفقہ نے فرقہ بریلویہ کی طرح خود ساختہ جھوٹے دعاوی کرتے ہوئے بحوالہ غنیۃ الطالبین مذکورہ بالا بات نہیں لکھی ہے بلکہ حقیقتہ الفقہ میں لکھی ہوئی یہ بات فی الواقع شیخ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین میں نہایت واضح وصریح طور پر موجود ہے اور شیخ جیلانی کی اس کتاب کی بہت ساری تصریحات وتوضیحات سے اس کی مزید در مزید تصدیق ہوتی ہے جیسا کہ تفصیل آرہی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ غنیۃ الطالبین کے حوالہ سے جو بات بدعت شکن سلفی کتاب میں لکھی ہے وہ بات نہایت واضح طور پر غنیۃ الطالبین کی تصنیف سے سیکڑوں سال پہلے ان چاروں تقلیدی اماموں میں سے امام احمد نے لکھی اور کہی ہے جن میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو ہر مسلمان پر فرقہ بریلویہ فرض وواجب اور لازم قرار دئے ہوئے ہے صرف یہی نہیں بلکہ آنے والی تفصیل سے معلوم

ہوگا کہ امام احمد نے کہا ہے کہ امام مالک وامام شافعی اور تمام اہل سنت ائمہ کرام وصحابہ وتابعین بھی اہل سنت ومرجئہ کے جو اوصاف بیان کئے ہوئے ہیں ان سے تمام حنفیہ کا مرجئہ ہونا لازم آتا ہے ان تمام امور کی تفصیل اس کتاب میں تحقیق کے ساتھ ہم نے پیش کی ہے۔ ناظرین کرام منتظر رہیں۔

فرقۂ حنفیہ بتصریح شیخ عبد القادر جیلانی مرجئہ ہے

جس کتاب غنیۃ الطالبین للشیخ الجیلانی کے حوالہ سے بدعت شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ میں زیر نظر بات لکھی گئی ہے اور فرقہ بریلویہ اس پر حسب عادت بہت چراغ پا ہے اور اس کی تکذیب وتردید اپنی عادت وفطرت کے مطابق کر رہا ہے اس کتاب غنیۃ الطالبین کو متصل سند کے ساتھ شیخ جیلانی سے روایت کرنے والے محدث کبیر وحید الزماں بن مسیح الزماں عمری ملتانی حیدر آبادی مولود ۱۲۶۷ھ ومتوفی ۱۳۳۸ھ نے کہا کہ :۔

" قَالَ شَيْخُنَا عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيُّ فِي كِتَابِهِ الْغُنْيَةِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ مُسَلْسَلًا عَنْهُ أَنَّ مِنَ الْمُرْجِئَةِ الْحَنَفِيَّةَ أَصْحَابَ أَبِي حَنِيفَةَ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ زَعَمُوا أَنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْمَعْرِفَةُ وَالْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَرَسُولِهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِهِ جُمْلَةً يَعْنِي أَخْرَجُوا الْأَعْمَالَ مِنَ الْإِيمَانِ وَهُوَ يُخَالِفُ اعْتِقَادَ أَهْلِ الْأَثَرِ "

یعنی " ہم نے شیخ جیلانی سے جو کتاب غنیۃ الطالبین سند متصل کے ساتھ روایت کی ہے اس میں منقول ہے کہ بدعتی فرقوں میں فرقہ مرجئہ کا ایک ذیلی فرقہ حنفیہ بھی ہے۔ حنفی کہلانے والے مرجی لوگ امام ابو حنیفہؒ نعمان بن ثابت کے ہم مذہب اصحاب ہیں ان کا خیال ونظریہ ہے کہ ایمان معرفت واقرار کا نام ہے یعنی کہ ان لوگوں نے اعمال کو ایمان سے خارج قرار دے رکھا ہے حالانکہ یہ عقیدہ "اہل اثر" کے خلاف ہے" (ھدیۃ المہدی ص ۱۲۱-۱۲۲)

شیخ جیلانی کے بیان پر بریلوی ردوقدح

ناظرین کرام دیکھ رہے کہ متصل سند کے ساتھ شیخ جیلانی سے مروی شدہ کتاب غنیۃ الطالبین میں حنفیہ کو گمراہ فرقوں میں شمار کیا گیا ہے جس کا نہایت واضح وصریح مطلب یہ ہے کہ شیخ جیلانی نے حنفیہ کو مطلقاً کسی استثناء کے بغیر مشہور گمراہ فرقہ " مرجئہ " کی ایک شاخ قرار دیا

ہے۔ شیخ جیلانی سے متصل سند کے ساتھ مروی غنیۃ الطالبین کی یہی بات بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں مصنف حقیقتہ الفقہ نے نقل کر دی ہے جو ہمارے پاس والے نسخہ حقیقتہ الفقہ کے ص ۲۷ پر اور بریلوی مفتی کے پاس والے نسخہ حقیقتہ الفقہ کے ص ۳۹ پر موجود ہے۔ غنیۃ الطالبین کی اس بات کو نقل کر دینے کا نام بریلوی مفتی نے "غیر مقلدین کے فریب" رکھ لیا جس سے فرقہ بریلویہ کی علمی ودینی امانت ودیانت اور تلبیس کاری میں فنی مہارت کا پتہ لگتا ہے۔ غنیۃ الطالبین کی عبارت نقل کر دینے کو "غیر مقلدین کے فریب" قرار دینے والے بریلوی مفتی نے بزعم خویش غیر مقلدین کے اس فریب کا پردہ اپنی مندرجہ ذیل بریلوی تحریر کے ذریعہ چاک کیا ہے :۔

" اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی غیر مقلدوں کے اس فریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ صریح غلط ، افتراء بر افتراء ہے کہ تمام حنفیہ کو ایسا لکھا ہے غنیۃ الطالبین کے یہاں صریح لفظ یہ ہیں "هم بعض أصحاب أبي حنيفة رحمه" وہ بعض حنفی ہیں اس سے نہ حنفیہ پر الزام آسکتا ہے نہ معاذ اللہ حنفیت پر۔ آخر یہ تو قطعا معلوم ہے اور سب جانتے ہیں کہ حنفیہ میں بعض معتزلہ تھے جیسے زمخشری صاحب کشاف وعبد الجبار ومطرزی صاحب مغرب وزاہدی صاحب قنیہ وحاوی ومجتبی پھر اس سے حنفیت وحنفیہ پر کیا الزام آیا؟ بعض شافعیہ زیدی رافضی ہیں اس سے شافعیہ وشافعیت پر کیا الزام آیا؟ نجد کے وہابی سب حنبلی ہیں پھر اس سے حنبلیہ وحنبلیت پر کیا الزام آیا؟ جانے دو رافضی ، خارجی ، معتزلی ، وہابی سب اسلام ہی سے نکلے اور اسلام کے مدعی ہوئے پھر معاذ اللہ اس سے اسلام ومسلمین پر کیا الزام آیا؟ (فتاوی رضویہ ۹ / ۲۸) خلاصہ یہ کہ حضور سیدنا غوث اعظم نے صرف بعض حنفیوں کو گمراہ فرمایا جو فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ کی تقلید کرتے تھے اور غلط عقیدہ رکھتے تھے جیسے کہ آج کل دیوبندی اور مودودی وغیرہ فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم کی پیروی کرنے کے سبب حنفی کہلاتے ہیں اور غلط عقیدہ رکھنے کی وجہ سے گمراہ وبد مذہب ہیں " (ملاحظہ ہو غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۵-۶۶)

ہم کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں نبوی پیش گوئی کے مطابق پیدا ہونے والے بہتر (۷۲) گمراہ وبدعتی فرقوں کا تعارف جس طرح متعدد اہل علم نے کر لیا ہے اسی طرح شیخ عبد القادر جیلانی نے بھی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں کر لیا ہے اور موصوف شیخ جیلانی نے ان بہتر گمراہ

فرقوں میں سے ایک کا نام " فرقہ مرجئہ " بتلایا ہے اور صراحت کی ہے کہ یہ فرقہ مرجئہ بارہ ذیلی چھوٹے چھوٹے فرقوں میں منقسم ہے اور فرقہ مرجئہ کی ان بارہ چھوٹی چھوٹی پارٹیوں ، جماعتوں اور شاخوں میں ایک کا نام " الحنفیہ " ہے۔ بریلوی مفتی جلال الدین امجدی کی مذکورہ بالا تحریر کے مطابق ان کے اپنے فرقہ بریلویہ کے اعلی حضرت امام احمد رضا خاں کا دعوی ہے کہ شیخ جیلانی نے علی الاطلاق تمام حنفیہ کو مرجئہ نہیں کہا ہے بلکہ بعض حنفیہ کو کہا ہے جس سے لازم نہیں آتا کہ تمام ہی حنفیہ کو شیخ جیلانی نے مرجئہ کہا مگر غیر مقلدوں نے شیخ جیلانی کی مقید بات کو مطلق قرار دے لیا اس سلسلے میں ہمارا کہنا یہ ہے کہ بریلوی مفتی جلال الدین امجدی کے محولہ مقام والے فتاوی رضویہ میں ہم کو یہ تحریر رضا خانی نظر نہیں آئی اور دروغ بر گردن راوی کے مطابق ہم عرض کرتے ہیں کہ غنیۃ الطالبین کی زیر نظر عبارت کے علاوہ غنیۃ الطالبین میں بہت ساری ایسی تصریحات موجود ہیں جن سے احناف کا علی الاطلاق کسی قید کے بغیر مرجئہ ہونا لازم آتا ہے ہم شیخ جیلانی کی ان واضح وناقابل تاویل بعض تصریحات کو آگے چل کر نقل کیے ہوئے ہیں جس سے بریلوی مفتی جلال الدین امجدی اور ان کے اعلی حضرت احمد رضا خاں بریلوی کی تلبیس پر قائم مذکورہ سخن سازی وحیلہ بازی وتحریف کاری کی حقیقت واضح ہو کر نکھر گئی ہے لیکن اس جگہ ہم زیر نظر بریلوی ورضا خانی وامجدی بات پر ایضاح حقیقت کرنے والی کچھ تفصیل پیش کر رہے ہیں جس سے بریلوی مفتی جلال الدین امجدی کی اس کتاب کی حقیقت سمجھنے میں ناظرین کرام کو مدد ملے گی جس کا نام فرقہ بریلویہ کے مفتی جلال الدین نے " غیر مقلدوں کے فریب " لکھا ہے۔

شیخ جیلانی کی عبارت میں فرقہ بریلویہ کی مغالطہ اندازی

اس سلسلے میں ہمارا کہنا یہ ہے کہ غنیۃ الطالبین کے جس نسخہ کے حوالہ سے سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں مذکورہ بات کہی گئی ہے اس میں " هم بعض أصحاب أبي حنيفة " کی قید کے بغیر علی الاطلاق " وَأَمَّا الْحَنَفِيَّةُ فَهُمْ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيفَةَ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ الخ " کے الفاظ صریح طور پر مرقوم ہیں جس کا مطلب واضح طور پر یہ ہے کہ شیخ جیلانی نے کسی استثناء وقید کے بغیر علی الاطلاق تمام حنفیہ کو مرجئہ کہا ہے دریں صورت یہ معلوم کرنا لازم ہو جاتا ہے کہ شیخ

جیلانی کی بات کو قید مذکور کے ساتھ مقید قرار دینے میں فرقہ بریلویہ سچا ہے یہ اسے قید مذکور سے مقید ہونے کے بجائے مطلق قرار دینے میں بشمول مصنف حقیقتہ الفقہ سلفی لوگ سچے ہیں یا کہ دونوں کے دونوں اپنی اپنی جگہ پر اس وجہ سے سچے ہیں کہ شیخ جیلانی کی اس کتاب کے مختلف نسخوں میں سے بعض نسخوں میں فرقہ بریلویہ کی کہی ہوئی بات مرقوم ہے اور بعض نسخوں میں مصنف حقیقتہ الفقہ والی بات مرقوم ہے اور ہر فرقہ کے پاس جو نسخہ غنیۃ الطالبین موجود تھا اس سے ہر فرقہ نے اپنی اپنی بات نقل کی۔ دریں صورت اس بات کی تحقیق لازم ہو جاتی ہے کہ غنیۃ الطالبین کے دونوں مختلف نسخوں سے کس نسخہ والی بات صحیح ہے ؟

زیر نظر بریلوی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ فرقہ بریلویہ کے امام واعلی حضرت احمد رضا کو خوب معلوم تھا کہ شیخ جیلانی اور ان کی کتاب غنیۃ الطالبین کے حوالہ سے " صریح غلط اور افتراء بر افتراء " والی یہ بات لوگوں میں مشہور ہے کہ شیخ جیلانی نے قید مذکور کے بغیر علی الاطلاق تمام حنفیہ کو مرجئہ کہا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ فرقہ بریلویہ کے اعلی حضرت موصوف اپنی ولادت سے پہلے شائع وذائع شدہ غنیۃ الطالبین کے ان نسخوں پر مطلع نہ ہو سکے ہوں جن میں قید مذکور کے بغیر عبارت جیلانی موجود ہے مگر اس کے باوجود فرقہ بریلویہ کے اعلی حضرت کا غنیۃ الطالبین میں قید مذکور کے بغیر واقع عبارت جیلانی کی طرف کوئی دھیان نہ دے کر دعوی مذکورہ کر بیٹھنا بہت غیر معمولی بات ہے پھر اس سے بھی زیادہ غیر معمولی بات یہ ہے کہ اگر فی الواقع بریلوی اعلی حضرت کے پاس غنیۃ الطالبین کا کوئی ایسا نسخہ موجود تھا جس میں قید مذکور کے ساتھ عبارت جیلانی موجود ہے تو انہوں نے اپنے پاس والے اس نسخہ غنیۃ الطالبین کے مطبع وسنہ طبع کا ذکر کر کے اس کے صحیح ومعتبر اور تحریف وتدخیل والحاق سے محفوظ ہونے کی کوئی معتبر سند ودلیل کیوں نہیں پیش کی جبکہ انہیں معلوم تھا کہ ان کے ایجاد کردہ بریلوی مذہب اور بریلوی فرقہ کے مخالفین یہ " صریح غلط اور افتراء بر افتراء والا دعوی رکھتے ہیں کہ شیخ جیلانی کی عبارت میں قید مذکور کے بغیر علی الاطلاق تمام حنفیہ کو مرجئہ کہا گیا ہے ؟ ظاہر ہے کہ بریلوی مذہب اور بریلوی فرقہ کے جن مخالفین نے یہ بات کہی ہے انہوں نے یہ بات شیخ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین ہی کے حوالہ سے کہی ہے دریں صورت بریلوی اعلی حضرت پر لازم تھا کہ وہ اپنے مخالفین کی اس بات کے " صریح غلط اور افتراء بر افتراء " ہونے کا کوئی ٹھوس اور معتبر ثبوت

دیتے مگر افسوس کہ بریلوی اعلیٰ حضرت نے حسب عادت یہ ضروری کام کئے بغیر اتنا بڑا دعوی کر دیا اور اپنی عادت ہی کے مطابق موصوف نے قید مذکور کے بغیر غنیۃ الطالبین والی بات کو " صریح غلط اور افتراء بر افتراء " محض منہ زوری کی بنا پر اتہام بازی و تکذیب حقائق کرتے ہوئے کہہ دیا

ہم تھوڑی دیر کے لئے اس بریلوی تلبیس سے صرف نظر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ برادران یوسف نے قمیص یوسف کو بناوٹی خون میں آلودہ کر کے روتے ہوئے اپنے باپ یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا اس جعل سازی کو دیکھ کر یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا کہ وہ کیسا بھیڑیا تھا کہ یوسف کو کھا گیا مگر ان کی قمیص پر خراش تک نہ آئی موصوف نے صراحت سے اسے برادران یوسف کی سازش قرار دیا یعنی کہ برادران یوسف سے چوک ہو گئی کہ قمیص کو صحیح وسالم رہنے دیا تھا بالکل اسی طرح کی دوسری باتوں کی طرح بریلوی اعلیٰ حضرت کی زیر نظر سخن سازی کا حال کہ موصوف بریلوی اعلیٰ حضرت کے زیر بحث الفاظ شیخ جیلانی میں " بعض " کا اختراعی لفظ شامل کر دیا مگر شیخ جیلانی کی پوری کتاب غنیۃ الطالبین میں جن متعدد صریح عبارتوں سے حقیقتہ الفقہ والی بات ہی کی تصدیق ہوتی ہے اور بریلوی بات کی تکذیب ہوتی ہے اس میں مذکورہ بالا قسم کی بریلوی سخن سازی سے غافل رہ گئے۔ اس معاملہ میں ناظرین کرام بریلویوں کا یہ دعوی ملحوظ رکھیں کہ شیخ جیلانی امام احمد کے مقلد تھے اور ہم آگے چل کر بتلائے ہوئے ہیں کہ امام احمد نے مرجئہ کے جو اوصاف وعقائد ونظریات بتلائے ہیں وہ عام احناف پر منطبق ہوتے ہیں پھر کیسے ممکن ہے کہ جو شیخ جیلانی بدعویٰ بریلویہ امام احمد کے مقلد ہوں وہ اپنے امام کے واضح وصریح مطلق بیان وفرمان کو " بعض " کی قید سے مقید کر دیں ؟ صرف اتنی بات سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ عبارت جیلانی میں جس قید کا دعوی بریلوی اعلیٰ حضرت نے کر رکھا ہے وہ موصوف بریلوی اعلیٰ حضرت کی ان کارستانیوں میں سے ایک بھیانک کارستانی ہے جن کے موصوف بریلوی اعلیٰ حضرت عادی تھے۔

تنبیہ بلیغ

شیخ جیلانی امام احمد کی تقلید کی بنا پر نہیں بلکہ ان کے ذکر کردہ نصوص شرعیہ اور صحابہ واہل سنت کے اجماعی موقف کی موافقت کرتے ہوئے اہل سنت کے جو عقائد ونظریات بتلائے

ہیں نیز اہل سنت کے مخالف مرجئہ کے جو عقائد و نظریات بتلائے ہیں وہ واضح طور پر عام احناف پر بشمول فرقہ بریلویہ منطبق ہوتے ہیں دریں صورت اصول و قاعدہ کی بات یہی ہے کہ یہ مانا اور سمجھا جائے کہ شیخ جیلانی نے علی الاطلاق تمام احناف کو مرجئہ کہا ہوگا اس کے برعکس بریلوی اعلی حضرت والا مذکورہ دعوی خلاف اصول وخلاف قاعدہ ہونے کے سبب مردود ومکذوب وباطل ہے الا یہ کہ اس بریلوی دعوی پر کوئی نہایت مستحکم اور ٹھوس ثبوت فرقہ بریلویہ کے پاس ہو کیونکہ یہ ضابطہ اور قاعدہ کی بات ہے کہ خلاف ضابطہ وخلاف قاعدہ وخلاف اصول کیا گیا صرف وہی دعوی قابل قبول مانا جا سکتا ہے جس پر شک وشبہ سے بالا تر کوئی ٹھوس اور مستحکم ثبوت ہو حقیقتہ الفقہ کی تصدیق اور بریلوی اعلی حضرت کی تکذیب پر ایک بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ بریلوی اعلی حضرت کی ولادت سے دو صدی کے بھی پہلے فوت ہو جانے والے بہت مشہور ومعروف ہندوستانی حنفی عالم وفقیہ شیخ عبدالحکیم سیالکوئی متوفی ۱۰۶۷ھ اور شیخ عبد الحق دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ نے شیخ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے، ظاہر ہے کہ شیخ عبد الحکیم وعبد الحق کا یہ فارسی میں ترجمہ بریلوی اعلی حضرت کی ولادت سے دو صدیوں سے بھی کہیں پہلے کیا گیا ہے۔ شیخ عبد الحکیم سیالکوئی وشیخ عبد الحق نے غنیۃ الطالبین کے جس نسخے کا فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس میں قید مذکور والا وہ لفظ یعنی " بعض أصحاب أبی حنیفة " نہیں موجود، شیخ عبد الحکیم سیالکوئی وشیخ عبد الحق دہلوی نے غنیۃ الطالبین میں قید مذکور کے بغیر والی بات کو برقرار رکھتے ہوئے ہی اس عبارت غنیۃ الطالبین کا ترجمہ کیا ہے، اگر چہ انہوں نے غنیۃ الطالبین کی اس عبارت پر اپنے طور پر نقد ونظر کیا ہے، مگر موصوف نے اسے قید مذکور سے مقید ہونے کی طرف کسی قسم کا کوئی اشارہ تک نہیں کیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ بریلوی اعلی حضرت سے صدیوں پہلے حنفی اہل علم تک غنیۃ الطالبین والی اس عبارت کو قید مذکور سے مقید ہونے کا وہم وگمان بھی نہیں رکھتے تھے، بلکہ بریلوی اعلی حضرت سے عمر وزمانہ اور علم وفضل میں کہیں تقدم رکھنے والے شیخ عبد الحی فرنگی محلی نے اپنی کتاب " الرفع والتکمیل " مطبوع انوار محمدی ۱۳۰۱ھ ص ۲۵-۲۶ میں اعتراف کیا ہے کہ شیخ جیلانی کی عبارت مذکورہ میں کسی کو مستثنی کئے بغیر علی الاطلاق تمام حنفیہ کو مرجئہ قرار دیا ہے، اس اعتراف کے ساتھ شیخ فرنگی محلی نے اپنے طور سے شیخ جیلانی کی اس صریح عبارت کی تاویل وتوجیہ کر کے

حنفیہ کی طرف سے دفاع کیا ہے ، نیز اس سلسلے میں شیخ فرنگی محلی نے اپنے سے مقدم حنفی علماء کی باتیں بھی نقل کی ہیں ، اور اس بات کی طرف اشارہ تک نہیں کیا ہے کہ غنیۃ الطالبین کی اس عبارت میں " بعض " کا لفظ بھی پایا جاتا ہے ، اگر یہ لفظ اس عبارت جیلانی میں پایا ہی جاتا تو پھر بہت ساری تاویلات وتوجیہات کی ضرورت بریلوی امام کی ولادت سے صدیوں پہلے پیدا ہونے والے حنفی علماء کو پیش ہی نہیں آتی جس کا لازمی مطلب ہے کہ یہ لفظ غنیۃ الطالبین کی عبارت مذکورہ میں حسب عادت بریلوی امام نے اختراع کر کے داخل وشامل کر دیا ہے ، لیکن جیساکہ ہم نے کہا کہ بریلوی امام غنیۃ الطالبین کی ان ساری عبارتوں میں تحریف نہیں کر سکے ہیں جو صریح طور پر موصوف کے مزاعم واکاذیب کی تکذیب کرتی ہیں ۔

شیخ جیلانی کا بیان کردہ اپنا عقیدہ اہل سنت

شیخ جیلانی نے اپنی زیر نظر عبارت سے پہلے جہاں مسلمانوں کے تہتر (۷۳) فرقوں کا تعارف کراتے ہوئے بہتر (۷۲) گمراہ فرقوں کا ذکر کیا ہے ، وہاں فرقہ مرجئہ کی بارہ شاخوں میں سے ایک شاخ کا نام " الحنفیة " لکھا ہے ، یہاں بعض کا لفظ نہیں ہے ، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ شیخ جیلانی نے تہتر مسلم فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ کو نجات یافتہ قرار دیا ہے ، اور اس کا نام " اهل السنة والجماعة " بتلایا ہے اور اسی جگہ یہ کہا ہے کہ :۔

" وَقَدْ بَيَّنَّا مَذْهَبَهُمْ وَاعْتِقَادَهُمْ عَلٰى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ الخ " یعنی ہم فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت کے مذہب واعتقاد کا ذکر پہلے کر آئے ہیں (غنیۃ الطالبین مع فارسی ترجمہ شیخ عبد الحکیم سیالکوٹی ص ۲۱۱)

شیخ کا عقیدہ تھا کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے

چنانچہ اپنی اس بات کے پہلے اپنے طور پر مختصر الفاظ میں مذہب اہل سنت وجماعت کا ذکر کر چکنے کے بعد شیخ جیلانی فرماتے ہیں :۔

" هٰذَا آخِرُ مَا أَفْنَاهُ فِي مَعْرِفَةِ الصَّانِعِ وَالْاِعْتِقَادِ عَلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ " یعنی مذہب اہل سنت وجماعت کے اعتقاد اور معرفت صانع کے سلسلے میں ہماری تحریر کردہ بات اب ختم ہو گئی "۔

شیخ جیلانی کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کے پہلے اہل سنت وجماعت والے

مذہب کے اعتقاد اور معرفۃ الصانع یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت لکھ چکے ہیں، چنانچہ اس کے پہلے شیخ جیلانی نے مذہب اہل سنت و جماعت کے جس اعتقاد کا ذکر کیا ہے، اس میں موصوفؒ نے یہ صراحت کر رکھی ہے کہ :۔

وَنَعْتَقِدُ اَنَّ اَلاِیْمَانَ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَمَعْرِفَةٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ یَزِیْدُ بِالطَّاعَةِ وَیَنْقُصُ بِالْعِصْیَانِ وَیُقْوِیٰ بِالْعِلْمِ وَیَضْعُفُ بِالْجَهْلِ وَبِالتَّوْفِیْقِ یَقَعُ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ : " فَاَمَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِیْمَاناً وَهُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ وَمَا جَازَ عَلَیْهِ الزِّیَادَةُ جَازَ عَلَیْهِ النُّقْصَانُ " وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ : " وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ آیَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَاناً " وَقَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ : " لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِیْمَاناً " وَمَارُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّهُمْ قَالُوْا " اَلاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ وَغَیْرُ ذٰلِکَ مِمَّا یَطُوْلُ شَرْحُهٗ اِلیٰ اَنْ قَالَ : فَالْاِیْمَانُ اِسْمٌ یَتَنَاوَلُ مُسَمَّیَاتٌ کَثِیْرَةٍ اَفْعَالاً وَاَقْوَالاً، فَیَعُمُّ جَمِیْعَ الطَّاعَاتِ الخ ۔

" یعنی ہم اہل سنت و جماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے اور دل سے معرفت و یقین رکھنے اور ارکان اسلام پر عمل کرنے کو کہتے ہیں، نیز ہمارا یہ عقیدہ بھی ہے کہ ایمان طاعت والے کام کرنے سے بڑھتا اور معصیت سے گھٹتا اور علم سے قوی ہوتا اور جہل سے ضعیف ہوتا اور توفیق الٰہی سے حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسی طرح سے فرما رکھا ہے کہ ایمان والوں کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور جس چیز میں زیادتی ہوا کرتی ہے اس میں کمی بھی ضرور ہوتی ہے، نیز اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ مومنوں پر جب آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے، نیز حضرت ابن عباس و ابو ہریرہ و ابو درداء جیسے صحابہ نے کہا کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے، اور ان دلائل کے علاوہ بھی بہت سارے دلائل اس عقیدہ کا اثبات کرتے ہیں کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے، ان دلائل کا تفصیلی ذکر طویل ہے، شیخ جیلانی نے آگے چل کر مزید کہا کہ ایمان کا اطلاق بہت ساری چیزوں پر ہوتا ہے، ان چیزوں میں اقوال و اعمال سب شامل ہیں، لہٰذا تمام طاعت والے کام ایمان میں داخل ہیں" ۔(غیتہ الطالبین مع فارسی ترجمہ للشیخ عبدالحکیم سیالکوٹی ص ۱۴۸ تا ۱۵۰!)

شیخ جیلانی کے اس بیان صریح سے واضح ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ بتلاتے ہوئے ہیں کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں مگر اہل سنت و جماعت ہونے کا دعویٰ دار فرقہ بریلویہ

شیخ جیلانی کے اس عقیدہ و نظریہ کے خلاف و بر عکس اپنا خود ساختہ دوسرا عقیدہ و نظریہ رکھتا ہے،
حالانکہ شیخ جیلانی کی تصریح کے مطابق قرآنی آیات و نصوص شرعیہ اور صحابہ واسلاف فرقہ بریلویہ
کے عقیدہ و نظریہ کے خلاف اہل سنت و جماعت کا عقیدہ و نظریہ بتلانے پر متفق ہیں، اور اس
واضح تصریح جیلانی کے باوجود اہل سنت وجماعت کے بالکل خلاف خود ساختہ عقیدہ و نظریہ کو اپنا
دین وایمان و عقیدہ بتلانے والے فرقہ بریلویہ کا اپنے کو اہل سنت و جماعت کے نام سے موسوم کرنا
اور شیخ جیلانی کے مذہب کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت کا راستہ اختیار کرنے کے ساتھ ہر سال
دھوم دھام سے شیخ جیلانی سے عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدعات کثیرہ پر مشتمل گیارہویں
شریف کا طویل و عریض تہوار منانا کون سا طریقہ عمل ہے ؟۔

بہت ساری آیات و حادیث میں ایمان گھٹنے بڑھنے کی صراحت ہے

قرآن مجید کی کم سے کم سات آٹھ آیتوں میں صریح طور پر وضاحت کی گئی ہے کہ ایمان بڑھتا
ہے، جس کا لازمی مطلب ہے کہ وہ گھٹتا بھی ہے، ہم ان آیتوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں: (سورۃ التوبۃ
: ۲٤ والأنفال : ۲، وآل عمران : ۱۷۳، والاء حزاب : ۲۲، ومریم : ۷٦ والمدثر
: ۳۱، وآل عمران : ۱۷۸، والفتح : ٤)

یہ معلوم ہے کہ ہر چیز اپنی ضد سے بھی پہچانی جاتی ہے اور کفر ایمان کی ضد ہے، اور متعدد آیات میں کفر و
نفاق میں زیادتی ہونے کی صراحت ہے، جس کا مطلب ہے کہ کفر و نفاق میں کمی بھی ہوتی ہے، لہذا یہ
آیات بھی ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ لہذا یہ آیات بھی ایمان میں کمی بیشی پر واضح دلائل ہیں، اور اس معنی
و مفہوم کی احادیث نبویہ و آثار صحابہ و اقوال تابعین و دیگر اسلاف بہت زیادہ ہیں، جن کے خلاف عقیدہ
و نظریہ کی پیروی کے باوجود بھی فرقہ بریلویہ کا اپنے کو اہل سنت و جماعت کہنا حیرت انگیز معاملہ ہے۔ ہم
اپنی اس کتاب کے ص ۹، ۱۰ پر بیان کر آئے ہیں کہ شیخ جیلانی کو فرقہ بریلویہ جن امام احمد کا مقلد کہتا ہے
اور جن کو آئمہ اربعہ سمیت اہل سنت کے اماموں میں شمار کرتا ہے، وہ اور آئمہ اربعہ میں سے دوسرے امام
مالکؒ اور تیسرے امام شافعیؒ صاف اور واضح طور پر امام ابو حنیفہؒ اور ان کے ہم مذہب اصحاب کو مرجئہ
قرار دیئے ہوئے ہیں، جس کی مختلف وجوہ میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے ہم

مذہب اصحاب ایمان میں اعمال کو داخل نہیں مانتے، اور نہ اس میں کمی بیشی ہونے کے قائل ہیں، اور نہ مومن کو " انا مومن إن شاء اللہ " کہنے کے قائل ہیں، نیز ان کے علاوہ بھی کچھ وجوہ ہیں ناظرین کرام وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

فرقہ بریلویہ بتصریح خویش غیر مقلد ہے

یہاں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو فخر کے ساتھ اصول عقائد میں غیر مقلد قرار دینے والے بریلوی زعماء جب دیکھ رہے ہیں کہ جن شیخ جیلانی کی گیارہویں شریف لوگ ہر سال دھوم دھام سے مناتے اور جن کی عقیدت کے بہت زیادہ راگ الاپتے ہیں، وہ صاف وصریح طور پر فرما رہے ہیں کہ قرآن مجید کے بہت سارے نصوص اور احادیث نبویہ کی تصریحات اور صحابہ واسلاف کے بیان میں وضاحت کی گئی ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے۔ اور اس معاملہ میں کسی بھی صحابی سے موقف مذکور کے خلاف کوئی بات نہیں ثابت ہے، یعنی کہ موقف مذکور پر صحابہ کرام کا اجماع سکوتی ہے تو نصوص کتاب وسنت واجماع سلف امت کے خلاف خروج وبغاوت کر کے فرقہ بریلویہ کا موقف مذکورہ کے برعکس دوسرا موقف اختیار کرنا بنیاد پر قائم ہے پھر اسلام کی اس بنیادی بات میں صحابہ کے اجماعی موقف سے منحرف نے کے باوجود فرقہ بریلویہ کا اپنے کو اہل سنت وجماعت کہتے پھرنا چہ معنی دارد؟

ایمان میں کمی بیشی کا عقیدہ رکھنے والے صحابہ

(حضرت عمیر بن حبیب خطمی)

عمیر بن حبیب خطمی صحابی سے اسانید کثیرہ مشہورہ کے ساتھ مروی ہے کہ :۔ " قَالَ الْإِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ قِيْلَ لَهُ وَمَا زِيَادَتُهُ وَمَا نُقْصَانُهُ قَالَ: إِذَا ذَكَرْنَا اللّٰهَ وَحَمِدْنَاهُ وَسَبَّحْنَاهُ فَتِلْكَ زِيَادَتُهُ وَإِذَا غَفَلْنَا وَنَسِيْنَا فَتِلْكَ نُقْصَانُهُ " یعنی ایمان گھٹتا بڑھتا ہے تو موصوف عمیر نے فرمایا کہ ہم جب ذکر الٰہی اور حمد وثنائے الٰہی کرتے ہیں تو بڑھتا ہے اور جب اس سے غافل ہو جاتے اور بھول جاتے ہیں تو گھٹتا ہے

(کتاب الایمان ابن تیمیہ، مطبوعہ مکتبہ انس بن مالک ۱۴۰۰ھ بتحقیق الالبانی ص ۲۱۱) اس سے صاف ظاہر ہے کہ صحابی مذکور اعمال کو جزو ایمان مانتے تھے اور اعمال کی کمی بیشی کے باعث ایمان میں کمی بیشی کا عقیدہ رکھتے تھے، مگر صحابہ میں سے کسی نے بھی اس کے خلاف کوئی لب کشائی نہیں کی، بلکہ بقول شیخ جیلانی دوسرے متعدد صحابہ بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے۔

حضرت عمر فاروق ایمان میں کمی بیشی کا عقیدہ رکھتے تھے

زر بن عبد اللہ ہمدانی سے مروی ہے کہ :۔

" عُمَرَ بْنُ الْخَطَّاب يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : هَلُمُّوا نَزْدَدْ إِيمَانًا ، فَيَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ " یعنی " حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سے کہتے کہ آؤ ذکر الٰہی کے ذریعہ ہم اپنے ایمان کو زیادہ کریں اور اس میں اضافہ کریں " (رواه الامام أحمد بن حنبل كما فی كتاب الإيمان لابن تيمية ص ۲۱۱)

اس روایت کی سند کے سبھی رواۃ بقول علامہ البانی ثقہ ہیں، البتہ عمر فاروق وزر کے درمیان انقطاع ہے، مگر ہم کہتے ہیں کہ اس کی معنوی متابعت صحیح متصل سندوں کے ساتھ موجود ہے (کما سیاتی) اس لئے یہ روایت بطور استشہاد مقبول ہے، نیز اس معنی کی روایت مشہور جلیل القدر صحابی عبد اللہ بن مسعود سے بسند صحیح مروی ہے، لہذا اس سند والی روایت سے تائید یافتہ ہونے کے سبب بھی روایت عمر فاروق معتبر قرار پاتی ہے، نیز اس معنی ومفہوم کی روایت صحیح بخاری میں تعلیقا حضرت عمار بن یاسر سے مروی ہے، جسے ابن ابی شیبہ نے متصل صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے، نیز حنفی مذہب میں اس طرح کی منقطع السند روایت مقبول ومعتبر ہے۔

حضرت علی مرتضی ایمان میں کمی بیشی کا عقیدہ رکھتے تھے

امام احمد بن حنبل کے صاحب زادے امام عبد اللہ نے کہا :۔

" حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ (هُوَ السَّبِيعِيُّ) عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِي ، قَالَ : رَأَى حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ ابْنًا لَهُ يَتَهَاوَنُ بِالْوُضُوءِ ، فَقَالَ : هَاتِ الصَّحِيفَةَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَّ الْوُضُوءَ نِصْفُ الْإِيمَانِ ، وَحَدَّثَنِي أَبِي نَا وَكِيعٌ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ غُلَامٍ لِحجرِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ حجراً رَأَى ابْنًا لَهُ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَقَالَ: يَا غُلَامُ! نَاوِلْنِي الصَّحِيفَةَ مِنَ الْكُوَّةِ، سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: اَلطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ، وَحَدَّثَنِي أَبِي نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ) عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِي عَنْ حجر بن عَدِي حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ الطُّهُورَ شَطْرُ الْإِيمَانِ "یعنی کہ حضرت علی بن ابی طالب خلیفہ راشد نے فرمایا کہ وضو وطہارت نصف ایمان ہے، (کتاب السنۃ لعبد اللہ بن احمد بن حنبل حدیث نمبر ۸۰۱ و ۸۰۲ ج ۱ ص ۳۶۹ تا ۳۷۰ وکتاب الایمان لابن ابی شیبۃ ص ۴۱)

روایت علیؓ مرتضیٰ کی تصحیح

مذکورہ بالا حدیث کی سند معتبر ہے اسے خلیفہ راشد علی بن ابی طالب سے نقل کرنے والے حجر بن عدی کندی بذات خود صحابی ہیں (اسد الغابہ ۱ / ۲۶۱ واصابہ واستیعاب) جب موصوف صحابی ہیں تو ان کی توثیق کے ثبوت کی ضرورت نہیں، کیونکہ صحابی ہونا بذات خود ثقہ ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے، اور یہ بات اجماعی ہے، مگر علامہ البانی موصوف کے صحابی ہونے سے واقف نہیں ہو سکے، اور انہیں موصوف حجر بن عدی کندی کی توثیق کا علم نہیں ہو سکا، اس لئے انہوں نے حجر کندی کی توثیق سے لاعلمی کا اظہار کیا (تعلیق الالبانی علی کتاب الایمان لابن أبی شیبۃ ص ۴۱ وحاشیۃ کتاب السنۃ لعبد اللہ بن احمد) حجر کندی سے اسے نقل کرنے والے ابو یعلی کندی ثقہ ہیں ۔ تقریب التہذیب میں انہیں حافظ ابن حجر نے مطلقا ثقہ کہا ہے ۔ امام ابن معین نے انہیں "ثقۃ مشہور" کہا جس کے بالمقابل ایک دوسرا قول ابن معین کا موصوف کی بابت مروی ہے کہ "کان ضعیفا" مگر یہ قول جرح مبہم ہے جو ابن معین ہی کی توثیق صریح کے معارض ہونے کے سبب کالعدم ہے، اسی لئے اس کا کوئی اعتبار نہ کرتے ہوئے حافظ ابن حجر نے تقریب میں انہیں مطلقا ثقہ کہا ہے، امام عجلی نے بھی انہیں "تابعی ثقۃ" کہا ہے (تہذیب التہذیب وغیرہ)

حجر بن عدی سے روایت مذکورہ کی نقل میں حجر بن عدی کے ایک غلام نے ابو یعلی کندی کی پہلی والی سند کے مطابق متابعت کر رکھی ہے، مگر حجر بن عدی کا یہ غلام مجہول ہے، پھر بھی چونکہ حجر بن عدی سے روایت مذکورہ کے ناقل ابو یعلی کندی ثقہ ہیں، اس لئے مجہول

غلام کی متابعت اس روایت کے لئے کچھ نہ کچھ مفید ہو سکتی تھی ، بشرطیکہ اس غلام تک پہنچنے والی سند معتبر ہوتی ، لیکن غلام مذکور سے روایت کنندہ عمیر بن نمیر کا حال بھی نامعلوم ہے ، اس لئے یہ متابعت کوئی خاص وزن نہیں رکھتی ، البتہ چونکہ حجر سے اس کے ناقل ابو یعلی کندی ثقہ ہیں اس لئے یہ روایت معتبر ہے۔

ابو یعلی کندی سے اس کے ناقل ابو اسحاق سبیعی عمرو بن عبد اللہ صحیحین کے رواۃ میں سے ثقہ ہیں ، اور ان سے نقل کرنے والے امام سفیان بن عیینہ ثقہ ہیں اور سفیان بن عیینہ سے اسے دو ثقہ رواۃ امام یحیی بن سعید اور امام عبد الرحمان بن مہدی نے نقل کیا ہے ، اور ان دونوں حضرات سے اسے امام احمد نے نقل کیا ہے۔ لہذا یہ روایت ہماری نظر میں حسن درجہ کی معتبر ہے اس میں اگر خفیف قسم کا ضعف ہے تو وہ اس کے معنوی متابع سے دور ہو جاتا ہے۔

حضرت جندب صحابی اور ان کے ساتھی ایمان میں کمی بیشی کا عقیدہ رکھتے تھے

صحیح سند کے ساتھ حضرت جندب صحابی سے مروی ہے کہ :۔

"كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ ، فَتَعَلَّمْنَا الْإِيْمَانَ ، ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ ، فَازْدَدْنَا بِهِ إِيْمَانًا" یعنی ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے اس وقت ہم قوی نوجوان لوگ تھے ، ہم نے آپؐ سے ایمان کی تعلیم حاصل کی ، پھر ہم نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی پس ہم ایمان میں بڑھ گئے (کتاب السنة للامام عبد اللہ بن احمد بن حنبل حدیث نمبر ۸۲۵ ج ۱ ص ۳۹۹ نیز ملاحظہ ہو کتاب السنة حدیث نمبر ۷۹۹ ج ۱ ص ۳۶۹ ومقدمة سنن ابن ماجة ج ۱ ص ۲۳ وکتاب الکبری لابن بطہ نمبر ۱۱۰۲۲ (۱۱۰۲۲))

مذکورہ بالا روایت صحیحہ میں صراحت ہے کہ حضرت جندب صحابی ایمان میں کمی بیشی کے قائل تھے اور کوئی بھی صحابی اس نظریہ کا مخالف نظر نہیں آتا۔

حضرت عمر فاروق رضؓ پوری دنیا کے مومنوں کے ایمان سے ابو بکر صدیق رضؓ کا ایمان زیادہ سمجھتے ہیں

خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق کا ارشاد ہے کہ :۔

"لَوْ وُزِنَ إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ بِإِيمَانِ أَهْلِ الْأَرْضِ لَرَجَحَ بِهِمْ" یعنی اگر حضرت ابو بکر صدیق کا ایمان پوری دنیا والوں کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ایمان صدیقی کا وزن سب پر بھاری ہو جائیگا (کتاب السنة للامام عبد اللہ بن احمد بن حنبل حدیث نمبر ۸۲۱ - ۸۲۲ ج ۱ ص ۳۷۸ وعقیدۃ السلف للامام الصابونی ص ۵۹ وفضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۴۱۸ وشعب الایمان للبیھقی کما فی تمییز الطیب من الخبیث ص ۱۳۷ واسنادہ صحیح) اس کا لازمی مطلب ہے کہ خلیفہ راشد عمر بن الخطاب نصوص کتاب وسنت کی پیروی میں ایمان میں کمی وبیشی نیز ایمان میں اعمال کے دخول وشمول کے معتقد تھے اور عام صحابہ ودیگر اسلاف کا بھی یہی مسلک ہے اس کے خلاف کسی بھی صحابی سے کچھ منقول نہیں یعنی کہ اس پر تمام صحابہ کا اجماع سکوتی ہے کہ اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ونظریہ ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور اس میں اعمال داخل ہیں جیساکہ اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب محدثین سے صاف ظاہر ہے، خصوصاً امام احمد بن حنبل کی صریح تحریر میں یہ بات موجود ہے جیساکہ ہم بیان کر آئے ہیں۔

اس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ نصوص کتاب وسنت اور اجماع سلف امت کے خلاف خروج وانحراف پر فرقہ بریلویہ کا دین قائم ہے پھر اس فرقہ کو اہل سنت وجماعت ہونے کا دعوی کیونکر ہے؟

فرقہ بریلویہ بتصریح خویش ایمان میں کمی بیشی والے عقیدہ کا مخالف ہے

فرقہ بریلویہ کے سر کردہ امام وسرغنہ مولوی امجد علی اعظمی رضوی بریلوی اپنی کتاب بہار شریعت میں لکھتے ہیں کہ :۔

" اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے اعمال جزو ایمان نہیں (بہار شریعت حصہ اول

ص ۳۸) عمل جوارح داخل ایمان نہیں (بہار شریعت جلد اول ص ۳۹) ایمان قابل زیادتی ونقصان نہیں اس لئے کہ کمی بیشی اس میں ہوتی ہے جو مقدار لمبائی، چوڑائی، موٹائی یا گنتی رکھتا ہو الخ (بہار شریعت حصہ اول ص ۳۹ سطر ۲۰) فرقہ بریلویہ کی اس تصریح کا لازمی مطلب یہ ہے کہ شیخ جیلانی کے قرار دیئے ہوئے عقیدہ اہل سنت وجماعت کے بالکل بر خلاف وبر عکس عقیدہ ونظریہ فرقہ بریلویہ نے اختیار کر رکھا ہے۔ دریں صورت اس فرقہ بریلویہ کو اپنا نام اہل سنت وجماعت کے بجائے کچھ اور رکھنا چاہئے مگر افسوس کہ اس فرقہ نے یہ ضروری کام کرنے کے بجائے زبردستی اپنا نام اہل سنت وجماعت رکھ لیا ہے۔

اہل سنت وجماعت کے عقیدہ ومسلک ومذہب کے بالکل خلاف دوسرا عقیدہ ومسلک ومذہب رکھنے کے باوجود اگرچہ فرقہ بریلویہ نے اپنا نام ناجائز طور پر اہل سنت وجماعت رکھ لیا ہے حالانکہ اسے اپنا دوسرا نام رکھنا ضروری تھا، مگر شیخ جیلانی سمیت دوسرے اسلاف نے اہل سنت وجماعت کے عقیدہ ومسلک ومذہب کے خلاف دوسرا عقیدہ ومسلک ومذہب رکھنے والے فرقہ بریلویہ کا دوسرا نام رکھ چھوڑا ہے کیونکہ شیخ جیلانی سمیت عام اسلاف اور مسلک اہل سنت وجماعت کو یہی کرنا بھی چاہئے تھا کہ جو فرقہ وگروہ ان کے بیان کردہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کے خلاف دوسرا عقیدہ ومسلک ومذہب رکھے اس کا نام اہل سنت وجماعت کے بجائے کچھ دوسرا نام تجویز کیا جائے۔

بقول خویش فرقہ بریلویہ عقیدہ مذکورہ رکھنے میں نیز تمام عقائد میں غیر مقلد ہے

یہ ایک واضح بات ہے عقیدہ میں فرقہ بریلویہ تقلید کا روادار نہیں، اس لئے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ عقیدہ اختیار کرنے میں وہ اپنے سے پہلے والے بعض لوگوں یا زیادہ لوگوں کا مقلد ہے مگر اس میں شک نہیں کہ فرقہ بریلویہ والا عقیدہ مذکورہ ایام قدیم سے بعض افراد واشخاص کا عقیدہ رہتا آیا ہے فروعی مسائل میں جن امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کا فرقہ بریلویہ دعویدار ہے ان امام ابو حنیفہ کا عقیدہ اس معاملہ میں وہی تھا جو فرقہ بریلویہ کا ہے۔ لہذا فرقہ بریلویہ عقیدہ مذکورہ اختیار کرنے میں اگر بالفرض اپنے دعوی کے مطابق امام ابو حنیفہ کا مقلد نہ ہو تو اس میں شک نہیں کہ وہ یعنی فرقہ بریلویہ مذکورہ عقیدہ اختیار کرنے میں امام ابو حنیفہ کی موافقت کئے ہوئے ہے اور عقیدہ مذکورہ رکھنے کے سبب امام ابو حنیفہ کے معاصر اہل سنت وجماعت اماموں میں سے

عام ائمہ اہل سنت و جماعت موصوف امام ابو حنیفہؒ کے متعدد اساتذہ و ساتھی و تلامذہ سبھی قسم کے لوگ شامل ہیں شیخ جیلانی تو پانچویں چھٹی صدی ہجری کے امام اہل سنت و جماعت ہیں اور ان کی کتاب غنیۃ الطالبین چھٹی صدی ہجری کی تصنیف ہے۔ مگر ان کے صدیوں پہلے امام ابو حنیفہ کے معاصر ائمہ اہل سنت و جماعت امام ابو حنیفہ اور ان کے ہم عقیدہ لوگوں کو "مرجئہ" قرار دے چکے ہیں۔ خود شیخ جیلانی نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں حنفیہ کو جو "مرجئہ" کہا ہے تو انہوں نے یہ بات ذاتی طور پر نہیں کہی ہے بلکہ اسے موصوف شیخ جیلانی بتصریح خویش اپنے سے مقدم اپنے معتمد علیہ مصنف "برہوتی" کی کتاب الشجرہ سے نقل کیا ہے افسوس کہ تلاش بسیار کے باوجود بھی ہم شیخ جیلانی کے معتمد علیہ اور موثق مصنف کتاب الشجرہ برہوتی کے ترجمہ وحالات پر واقف نہیں ہو سکے بنا بریں ہم کو یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ حنفیہ کو "مرجئہ" قرار دینے والے شیخ جیلانی کے یہ معتمد علیہ برہوتی کس زمانہ کے صاحب علم تھے اور انہوں نے شیخ جیلانی کے ظہور پذیر ہونے سے کتنا زمانہ پہلے مذکورہ بات تحریری طور پر کہی ہے لیکن حنفیہ اور ان کے امام متبوع کو "مرجئہ" قرار دینے والے معاصرین ابی حنیفہ اور دوسری تیسری صدی اور بعد والے زمانہ کے ائمہ اہل سنت و جماعت میں سے متعدد حضرات سے ہم پوری طرح واقف ہیں۔ اختصار کے پیش نظر ہم صرف بعض معتبر روایات ہی کی نقل پر اس جگہ اکتفاء کریں گے اور ہم کو یقین ہے کہ ہماری یہ مختصر سی تحقیق بھی اصل معاملہ سمجھنے کے لئے بہت کافی اور وافی ہوگی۔

فرقہ بریلویہ کے امام کوثری کی مستدل روایت سے

امام ابو حنیفہ کا مرجی ہونا ثابت ہوتا ہے

بعض روایت میں یہ صراحت موجود ہے کہ امام ابو حنیفہ نے بزبان خویش اپنے کو فرقہ مرجئہ کا ایک فرد قرار دیا ہے جیسا کہ اس سلسلے میں تھوڑی سی تفصیل ہماری اس کتاب میں بھی آرہی ہے زیر نظر بریلوی کتاب "غیر مقلدوں کے فریب" کے مصنف بریلوی مفتی نے اپنے ہم مذہب ایک غالی حنفی مقلد اور ترویج تقلید پرستی اور تبلیغ حنفیت کے بہت پرجوش نہایت مشہور ومعروف کثیر التصنیف صاحب قلم زاہد الکوثری چرکسی کو "بحر العلوم علامہ محمد زاہد کوثری ترکی

"کہتے ہوئے کوثری کے حوالہ سے "غیر مقلدین" پر رد وقدح کی ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۳۷) بریلوی مفتی کے بحر العلوم علامہ محمد زاہد کوثری نے مندرجہ ذیل روایت کو دلیل وحجت بنایا ہے اور اسے امام ابو حنیفہ کے فضائل کے دلائل میں بطور ثبوت پیش کیا ہے ملاحظہ ہو کوثری ناقل ہیں کہ :۔ " قَالَ الْعُقَیْلِیُ فِی الضُّعَفَاءِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْاَصْبَهَانِی قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِیْمُ اِجْتَمَعَ خَمْسَةٌ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ فِیْهِمْ عُمَرُ بْنُ قَیْسٍ الماصر وَاَبُوْ حَنِیْفَةَ فَجَمَعُوْا أَرْبَعِیْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَجَاؤُا إِلَى الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَةَ فَقَالُوْا إِنَّا قَدْ جَمَعْنَا أَرْبَعِیْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ نَأْتِیْكَ بِهَا وَتَکُوْنُ رَئِیْسَنَا فِی الْإِرْجَاءِ فَأَبَى عَلَیْهِمُ الْحَکَمُ فَأَتَوْا حَمَّادَ بْنَ أَبِی سُلَیْمَانَ فَقَالُوْا لَهُ فَأَجَابَهُمْ وَأَخَذَ الْأَرْبَعِیْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ "یعنی محمد بن سلیمان اصبہانی نے کہا کہ جب امام اہل کوفہ ابراہیم بن یزید نخعی متوفی ۹۶ ھ کا انتقال ہوگیا تو عمر بن قیس اور ابو حنیفہ سمیت کوفہ کے پانچ اشخاص نے اکٹھا ہو کر چالیس ہزار درہم جمع کئے اور یہ پانچوں حضرات امام ابراہیم نخعی کے شاگرد حکم بن عتیبہ کے پاس آکر بولے کہ ہم نے چالیس ہزار درہم جمع کر رکھے ہیں، ہم جمع شدہ یہ درہم آپ کو لاکر دیں گے اس شرط پر کہ آپ مرجی مذہب میں ہمارے صدر وسرپرست بن کر ہمارے مرجی مذہب کی سرپرستی کریں، ان پانچوں آدمیوں کی اس مشروط پیش کش کو قبول کرنے سے حکم بن عتیبہ نے انکار کر دیا تب یہ پانچوں حضرات امام ابراہیم نخعی کے دوسرے شاگرد حماد بن ابی سلیمان کے پاس آئے اور ان سے بھی لوگوں نے یہی بات کہی تو حماد بن ابی سلیمان نے ان پانچوں آدمیوں کے جمع کردہ چالیس ہزار درہم لے لئے اور موصوف حماد مرجی مذہب اور اس کی پیروی کرنے والے فرقہ مرجئہ کے سرپرست وصدر بن گئے (ملاحظہ ہو تعلیق الکوثری علی مناقب أبی حنیفة للذهبی ص ۷ وتانیب الخطیب ص ۲۰ نیز ملاحظہ ہو مطبوع کتاب الضعفاء للامام العقیلی ج ۱ ص ۳۰۴ ترجمہ نمبر ۳۷۵)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ بریلوی فرقہ کے امام علامہ بحر العلوم کوثری کی مستدل اور حجت بنائی ہوئی مذکورہ بالا روایت میں واضح طور پر امام ابو حنیفہ اور ان کے ہم مذہب ساتھیوں کا یہ قول منقول ہے کہ " تکون رئیسنا فی الإرجاء " جس کا نہایت واضح اور صاف وظاہر مطلب ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے بذات خود اپنی زبان سے پوری صراحت کے ساتھ اپنے کو

مرجی مذہب کا پیرو وپابند کہا اور اپنے کو موصوف امام ابو حنیفہ نے فرقہ مرجئہ میں سے شمار کیا اور صاف طور پر کہا کہ میں فرقہ مرجئہ کا ایک فرد ہوں ، اس کا مطلب یہ ہوا کہ فرقہ بریلویہ کے بحر العلوم کی مستدل اور حجت بنائی ہوئی روایت کے مطابق خود امام ابو حنیفہ نے اپنے آپ کو فرقہ مرجئہ میں شمار کیا اور موصوف امام ابو حنیفہ نے فرقہ مرجئہ کی سر بلندی وترویج واشاعت وتنظیم کے لئے چالیس ہزار درہم حماد بن ابی سلیمان کو دے کر اپنے فرقہ مرجئہ کا سرپرست ومربی بنایا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس امام ابو حنیفہ کی تقلید کا دم فرقہ بریلویہ بھرتا ہے اور جن کے مذہب کا پیرو اپنے آپ کو کہتا ہے وہ امام ابو حنیفہ بتصریح خویش مرجی المذہب تھے ، یعنی کہ بقول خود امام ابو حنیفہ فرقہ مرجیہ کے ایک فرد اور مرجی مذہب کے سرگرم مشنع ومبلغ ومعاون تھے ، دریں صورت غنیۃ الطالبین والی زیر نظر عبارت سے تھوڑی دیر کے لئے صرف نظر کر کے فرقہ بریلویہ کو اپنے معتمد علیہ بحر العلوم کوثری کی مستدل روایت کی بنا پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ حنفیہ کے امام ابو حنیفہ نے بذات خود اپنے کو "مرجیہ" میں شمار کیا ہے ۔

امام ابو حنیفہؒ کے استاذ خاص ومربی بقول خویش مرجی المذہب تھے

فرقہ بریلویہ کے بحر العلوم کوثری کی مستدل روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ نے اپنے مرجی المذہب ساتھیوں سے مل کر جن حماد بن ابی سلیمان کو اپنے مرجئہ فرقہ کا صدر وسرپرست بنایا تھا ، وہ حماد فرقہ مرجئہ کا صدر وسرپرست بنائے جانے سے پہلے فرقہ مرجئہ کے دم چھلا اور تابع وفرمان یعنی سنی المذہب اور اہل سنت وجماعت میں سے تھے ، اور وفات نخعی کے بعد جانشیں نخعی قرار پاکر کوفہ کے اہل سنت وجماعت کے سربراہ وقائد تھے پھر نہ جانے کیا ہوا کہ موصوف حماد مذہب اہل سنت اور جماعت اہل سنت کا ساتھ چھوڑ کر مرجی المذہب بن گئے ، اور فرقہ مرجئہ کے دم چھلا وتابع بن کر زندگی گذارنے لگے ، اس زمانہ میں حماد سے امام معمر بن ازدی نے کہا کہ :۔ "كُنْتُ رَأْسًا فِي السُّنَّةِ فَصِرْتُ ذَنَبًا فِي الْبِدْعَةِ قَالَ لِأَنْ أَكُونَ ذَنَبًا فِي الْخَيْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكُونَ رَأْسًا فِي الشَّرِّ" یعنی آپ پہلے اہل سنت کے سردار وامام تھے ، پھر اب آپ اہل بدعت کے دم چھلا اور تابع فرمان بن کر رہ گئے ہیں اس کا باعث کیا

ہے ؟ حماد نے کہا کہ اچھی چیز میں دم چھلہ و تابع فرمان بن کر رہنا میرے نزدیک شر میں سردار بن کر رہنے سے کہیں زیادہ بہتر اور اچھا ہے " (تاریخ ابی زرعہ ج ۲ ص ۶۷۵ والضعفاء للعقیلی ۱ / ۳۰۴)

مذکورہ بالا روایت ایک سے زیادہ صحیح و معتبر سندوں سے مروی ہے ، جس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ حماد شروع میں ایک زمانہ تک اہل سنت کے امام و سردار اور سنی المذہب آدمی تھے پھر موصوف حماد نہ جانے کیوں سنی مذہب چھوڑ کر مرجی المذہب بن کر فرقہ مرجئہ کے تابع فرمان ہو گئے ۔

مذکورہ بالا روایت مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے : ۔

" قَالَ مَعْمَرٌ ، فَقُلْتُ لَهُ يَعْنِيْ حَمَّاداً كُنْتَ رَأْساً فِي النَّاسِ وَعَلَماً وَصِرْتَ تَابِعاً لِهٰؤُلَاءِ الْمُرْجِئَةِ ، فَقَالَ : إِنِّيْ أَكُوْنُ تَابِعاً فِي الْحَقِّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُوْنَ رَأْساً فِي الْبَاطِلِ " یعنی معمر نے حماد سے کہا کہ پہلے آپ عام لوگوں یعنی اہل سنت کے سردار و نشان تھے ، مگر اب آپ فرقہ مرجئہ کے تابع فرمان بن گئے ، اس پر حماد نے کہا کہ حق پرستی میں تابع فرمان بن کر رہنا میرے لئے باطل پرستی کا سردار بن کر رہنے کے بالمقابل کہیں زیادہ پسندیدہ ہے ۔ (الضعفاء للعقیلی ۱ / ۳۰۴-۳۰۵)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے ہم مذہب استاذ حماد جن کو امام ابو حنیفہ نے فرقہ مرجئہ کے لوگوں سے مل کر فرقہ مرجئہ کا سردار و سرپرست بنایا تھا وہ فرقہ مرجئہ کا سردار بننے سے پہلے فرقہ مرجئہ کا دم چھلہ اور تابع فرمان بن کر رہنے کو نہ صرف یہ کہ ترجیح دیتے تھے بلکہ مذہب اہل سنت کو شر اور باطل مذہب قرار دیتے تھے ۔ اور مرجی مذہب کو حق و خیر کہا کرتے تھے ، انہیں حماد کے ہم مذہب امام ابو حنیفہ بھی تھے ، اور امام ابو حنیفہ ہی کی کوشش سے حماد مرجئہ کے سردار و صدر بنے تھے ۔ مگر فرقہ بریلویہ نے آج معاملہ کو الٹ دیا اور وہ اپنے کو اہل سنت کہنے لگے ، اور حقیقی اہل سنت کو اہل سنت سے خارج قرار دے دیا ۔

امام ابو حنیفہؒ کے استاذ خاص اپنے استاذ نخعی کو

مرجی بنا لینے کے خواہاں تھے

امام ابو ہشام نے کہا : ۔

" أَتَيْتُ حَمَّادَ بْنَ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، فَقُلْتُ : مَا هٰذَا الرَّأْيُ الَّذِيْ أَحْدَثْتَ ، لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ

إِبْرَاهِيمُ ، فَقَالَ : لَوْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ حَيًّا لَتَابَعَنِي عَلَيْهِ يَعْنِي الْإِرْجَاءَ" یعنی میں نے حماد سے کہا کہ مرجی مذہب والا یہ نیا نظریہ جو آپ نے اختیار کر لیا ہے ، آپ کا یہ مرجی والا نیا نظریہ ومذہب آپ کے استاذ ابراہیم نخعی کے زمانہ میں نہیں تھا یعنی کہ عہد نخعی میں آپ کا مذہب مرجی مذہب نہیں تھا ۔ پھر آپ نے یہ نیا مذہب کیوں اختیار کر لیا ؟ اس پر حماد نے کہا کہ اگر میرے استاذ نخعی میرے مرجی المذہب بن جانے کے بعد میرے سامنے زندہ ہوتے تو وہ میری پیروی ومتابعت کرتے ہوئے میرے اختیار کردہ نئے مرجی مذہب کے پیرو بن جاتے ۔
(الضعفاء للعقیلی ۱ / ۳۰۲)

کتنی عجیب بات ہے کہ فرقہ بریلویہ کے جس مذہب کو امام ابو حنیفہ کے اساتذہ نیا مذہب کہا کرتے تھے ۔ اسی نئے مذہب کی پیروی کے دعویدار فرقہ بریلویہ کے لوگ آج اہل حدیث پر طعن کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ غیر مقلدوں کا مذہب ایک نیا مذہب ہے ۔ ہم نے اپنی کتاب اللمحات میں تفصیل سے بتلایا ہے کہ جب امام ابو حنیفہ کے ہم مذہب استاذ حماد مذہب اہل سنت چھوڑ کر مرجی المذہب بن گئے تو عام تلامذہ نخعی وصیت نخعی کے مطابق حماد سے بیزار رہنے لگے اور انہوں نے حماد سے ترک تعلق کر لیا حتی کہ سلام وکلام بند کر دیا ۔

امام ابو حنیفہؒ کے استاذ خاص کی تبلیغ مذہب مرجئہ

ادھر حماد کا حال یہ تھا کہ اہل سنت کے اماموں کے پاس جاکر انہیں اپنے اختیار کردہ نئے بدعتی مذہب کو قبول کر لینے کی دعوت دیا کرتے تھے ۔ چنانچہ امام ابو اسحاق سبیعی نے اپنے بیٹے یونس سے کہا کہ :۔

"يَا بُنَيَّ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْإِرْجَاءِ بِالْكُوفَةِ ذَرٌّ الْهَمْدَانِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، فَقَالَ : جَاءَا إِلَى حَدِّكَ أَبِي إِسْحَاقَ ، فَسَأَلَاهُ ، فَقَالَ : هَذَا أَمْرٌ لَا أَعْرِفُهُ وَلَمْ أُدْرِكِ النَّاسَ عَلَيْهِ " یعنی اے میرے پیارے بیٹے ! کوفہ میں سب سے پہلے نئے مرجی مذہب کو اختیار کرنے والے حماد اور ذر ہمدانی تھے ، یہ دونوں میرے پاس آئے کہ میں بھی ان کے نئے مرجی مذہب کو قبول کر لوں ، مگر میں نے کہا کہ میں اس نئے نظریہ والے مرجی مذہب سے ناآشنا ہوں اور میں نے لوگوں کو اس نئے مذہب کی پیروی کرتے ہوئے پایا بھی نہیں ہے ، میں اس نئے مرجی مذہب کو قبول نہیں

کر سکتا۔ (الضعفاء للعقیلی ۱/ ۳۰۴)

حافظ ابن عبد البر کیا فرماتے ہیں ؟

شیخ جیلانی کی ولادت سے بہت پہلے فوت ہو جانے والے امام اہل مغرب حافظ ابو عمر یوسف بن عبد البر (مولود ۳۶۸ھ ومتوفی ۴۶۳ھ) نے اپنے سے متقدم اہل علم کی طرح صراحت کی ہے کہ موصوف حماد کی تعلیم وتربیت کے زیر اثر امام ابو حنیفہ بھی مرجی مذہب کے متبع تھے (جامع البیان لابن عبد البر ۲/ ۱۵۴ نیز ملاحظہ ہو کتاب الایمان لابن تیمیہ ص ۳۱۳ بتحقیق العلامہ الالبانی بحوالہ تمہید لابن عبد البر)

ظاہر ہے کہ شیخ جیلانی سے بہت پہلے فوت ہو جانے والے حافظ ابن عبد البر ؒ نے اپنی مذکورہ بالا بات ہماری نقل کردہ گذشتہ روایات اور ان کی ہم معنی دوسری روایات جنہیں ہم نے بنظر اختصار قلم انداز کر دیا ہے کی بنیاد پر کہی ہے اور جب معاملہ یہ ہے تو امام ابو حنیفہ کی تقلید کے دعویدار تمام لوگوں کو علی الاطلاق شیخ جیلانی کا مرجئہ کہنا بالکل قرین قیاس ہے۔ اور شیخ جیلانی کی کتاب کے غیر بریلوی نسخوں میں بریلوی اعلی حضرت کی قید سے مقید کردہ عبارت کے بجائے علی الاطلاق یہ صراحت موجود بھی ہے کہ حنفیہ مرجئہ ہیں، پھر اس حقیقت ثابتہ کے خلاف بریلوی فرقہ اور بریلوی فرقہ کے اعلی حضرت کا شور وغل کیا معنی رکھا ہے ؟۔ جبکہ بطریق معتبر امام ابو حنیفہ کا یہ قول مروی ومنقول ہے۔ اعمال ایمان میں داخل نہیں اور نہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے۔ اور اسی نظریہ وعقیدہ کو امام ابو حنیفہ کے عام معاصر اہل سنت ائمہ کرام عقیدہ مرجئہ قرار دیتے تھے۔ خصوصا وہ امام احمد بن حنبل جن کی بابت فرقہ بریلویہ مدعی ہے کہ شیخ جیلانی انہیں امام احمد کے مقلد تھے ؟ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ فرقہ بریلوی ودیوبندی کے امام زاہد کوثری کی مستدل روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ کا مرجی ہونا لازم آتا ہے، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ صحیح سندوں کے ساتھ ثابت ہے کہ امام ابو حنیفہ کو یحیی بن معین، ابن المبارک وفضیل بن عیاض، معمر، ثوری، ابن عیینہ، عبد اللہ بن یزید بن عبد الرحمان وغیرہم نے مرجی کہا ہے، تفصیل کے لئے امام احمد بن حنبل کے صاحب زادے امام عبد اللہ کی کتاب السنہ اور ہماری کتاب اللمحات دیکھیں۔ اختصار کے پیش نظر ہم ان اماموں سے مروی

الفاظ نہیں نقل کر رہے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ امام صاحب کے متعدد شاگردوں سے معتبر سندوں کے ساتھ یہ بات مروی ہے کہ موصوف امام ابو حنیفہ مرجی تھے۔ ان متواتر المعنی روایات میں سے کچھ روایات کو ہم نے اپنی کتاب اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات میں نقل کر رکھا ہے۔

امام بخاری کیا فرماتے ہیں؟

امام بخاری کی علمی عظمت سے فرقہ بریلویہ کو بھی انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی، انہوں نے اپنی مشہور و معروف کتاب تاریخ کبیر میں کہا :۔

"نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ اَبُوْ حَنِيْفَةَ الْكُوْفِيُّ مَوْلٰى لِبَنِيْ تَيْمٍ ...... كَانَ مُرْجِئًا الخ یعنی امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت مرجی تھے" (تاریخ کبیر للبخاری ۷ / ۸۱ ترجمہ نمبر ۲۲۵۳) اس میں کوئی شک نہیں کہ امام ابو حنیفہ کو امام بخاری نے معاصرین سے تواتر معنوی کے ساتھ مروی روایات کی بناء پر مرجی قرار دیا ہے۔

اور جب معاملہ یہ ہے تو امام ابو حنیفہ کی تقلید کا دم بھرنے والے اور ان کے مذہب کی پیروی کے دعویدار حنفیہ کا مرجئہ ہونا لازمی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ یہی بات چھٹی صدی ہجری کے امام عبد القادر جیلانی نے بھی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں اپنی معتمد علیہ وباوثوق کتاب الشجرہ للبرہوتی سے نقل کر دی ہے، مگر غنیۃ الطالبین کی واضح وصریح عبارت میں حسب عادت فرقہ بریلویہ کے امام اعلی حضرت احمد رضا خاں نے تحریف وترمیم کرتے ہوئے اپنی طرف سے ایک لفظ "بعض" کو شامل کر کے حقیقت حال پر پردہ ڈالنے اور بذریعہ تلبیس معاملہ کو الٹ پلٹ دینے کی ناکام ونامراد کوشش کر ڈالی، جبکہ غنیۃ الطالبین کی بہت ساری صریح عبارتیں فرقہ بریلویہ کے امام موصوف کی اس کارستانی کی حقیقت واضح کرنے کے لئے موجود ہیں، اور امام ابو حنیفہ کے معاصر اہل سنت وجماعت کے ائمہ کرام نے اہل سنت اور مرجئہ کی جو تعریف کر رکھی ہے، اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ فرقہ بریلویہ سمیت تمام حنفیہ اہل سنت وجماعت سے مختلف ومتعارض عقیدہ فرقہ مرجئہ کے معتقد ہیں، یہی بات شیخ جیلانی نے اپنے پیشرو برہوتی کی کتاب الشجرہ سے نقل کر رکھی ہے، اور شیخ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین کی

اسی بات کو بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں نقل کر دیا گیا ہے ۔ غنیتہ الطالبین کا جو نسخہ مصنف حقیقتہ الفقہ کو دستیاب تھا ، اس میں شیخ جیلانی کی تحریر کردہ جس عبارت کو مصنف حقیقتہ الفقہ نے نقل کیا ہے ، بعینہ وہی عبارت شیخ عبد الحی لکھنوی فرنگی محلی نے بھی نقل کر رکھی ہے ، جیساکہ تفصیل گذری ، اور موصوف فرنگی محلی نے اشارۃً بھی یہ بات نہیں آنے دی کہ غنیتہ الطالبین کے اس بیان کے سلسلہ میں کوئی ایسا بھی نسخہ ہے جس میں " بعض الحنفیہ " کا لفظ ہے کیونکہ فرقہ بریلویہ کے بانی کی ولادت سے پہلے احناف کے تراجم والے نسخے غنیتہ الطالبین میں اس لفظ کے بغیر علی الاطلاق " الحنفیہ " کا لفظ موجود ہے ، دریں صورت بریلوی مفتی جلال الدین اگر اپنے بریلوی مذہب کے موجد وبانی کی زیر نظر عبارت کو صحیح مانتے ہیں تو انسانی علمی شرافت سے کام لیکر مصنف حقیقتہ الفقہ کو کم از کم معذور قرار دیتے ہوئے کہہ سکتے تھے کہ موصوف مصنف حقیقتہ الفقہ نے یہ بات غنیتہ الطالبین کے اس نسخہ سے نقل کی جو انہیں دستیاب تھا ، مگر سلیم الطبعی سے محروم فرقہ بریلویہ کے مفتی مذکور کو اس کی توفیق کہاں سے ہوتی ، انہوں نے جھٹ سے اپنے بریلوی امام کے طریق کار کی تقلید کرتے ہوئے حقیقتہ الفقہ والی بات کو غیر مقلدوں کا فریب وصریح غلط بیانی وافتراء قرار دے ڈالا ۔ اور یہ نہیں سوچا کہ بریلوی مذہب کے بانی وامام کی اس تحریف بازی کی پردہ دری ونقاب کشائی کے لئے غنیتہ الطالبین کی دوسری تصریحات موجود ہیں ، جن میں فرقہ بریلویہ اور اس کے بانی وامام تحریف نہیں کرپائے ہیں ۔

شیخ جیلانی کی تعریف مرجئہ

شیخ جیلانی نے فرقہ مرجئہ کے عقائد واوصاف بحوالہ کتاب الشجرہ للبرہوتی بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ صریح بھی استعمال کئے ہیں : ۔

" وَالْإِيْمَانُ قَوْلٌ مُجَرَّدٌ وَالنَّاسُ لَا يَتَفَاضَلُوْنَ فِي الْإِيْمَانِ وَإِنَّ إِيْمَانَهُمْ وَإِيْمَانَ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَاحِدٌ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يستثنى فِيْهِ فَمَنْ أَقَرَّ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ " یعنی ایمان قول مجرد کا نام ہے ، اس میں اعمال شامل نہیں اور لوگوں کے ایمان میں تفاوت وتفاضل نہیں ، بلکہ عام لوگوں اور ملائکہ وانبیاء کا ایمان یکساں ہے ، اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی اور نہ

اس کے سلسلے میں ان شاء اللہ کہا جا سکتا ہے، چنانچہ جو آدمی زبان سے توحید و رسالت کا اقرار کرے، مگر کوئی عمل نہ کرے وہ مومن ہے " (غنیۃ الطالبین مع فارسی ترجمہ از شیخ سیالکوٹی ص ۲۲۸)

صاف ظاہر ہے کہ شیخ جیلانی "کی مذکورہ باتیں امام ابو حنیفہ اور ان کے مقلدین حنفیہ پر منطبق ہوتی ہیں۔

مصنف حقیقتہ الفقہ کی شیخ جیلانی کی موافقت میں نقل کردہ روایت

مصنف حقیقتہ الفقہ نے حنفی کتاب ہدایہ ۱/ ۲۰ حنفیہ کا یہ عقیدہ نقل کیا ہے کہ :۔

" ایمان اہل آسمان کا واہل زمین کا نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے ، مومن ایمان و توحید میں برابر ہیں" (حقیقتہ الفقہ ص ۱۴۳، مسئلہ نمبر ۴۷-۴۸)

حقیقتہ الفقہ کے فریب ظاہر کرنے کے مدعی بریلوی مفتی نے حقیقتہ الفقہ کی مذکورہ بالا بات کی کوئی تردید نہیں کی ، کیونکہ یہی فرقہ بریلویہ کا ایمان و عقیدہ ہے۔ اور ہماری پیش کردہ تفصیل سے واضح ہو چکا ہے کہ اہل سنت کے ائمہ کرام نے عقیدہ مذکورہ کو مرجئہ کا عقیدہ قرار دیا ہے۔ جو عقیدہ اہل سنت سے بالکل مختلف و متباین ہے، اس بات کی وضاحت کرنے والے ائمہ اہل سنت میں شیخ جیلانی سمیت امام ابو حنیفہ کے معاصر حضرات بھی شامل ہیں ، دریں صورت اہل سنت وجماعت سے مختلف عقیدہ رکھنے والے بریلوی فرقہ کا اپنے کو اہل سنت کے نام سے موسوم کرنا کیونکر جائز ہوا ؟ حد یہ ہے ہدایہ یعنی عین الہدایہ میں صراحت ہے کہ محققین احناف صرف دلی تصدیق کو ایمان کہتے ہیں۔ (عین الہدایہ ۱/ ۲۰-۲۱)

شیخ جیلانی کی عبارت میں تحریف کی کوشش بریلویہ ناکام ہے

اس میں شک نہیں کہ اگر غنیۃ الطالبین للشیخ الجیلانی میں فی الواقع " ہم بعض اصحاب حنیفۃ " کا لفظ ہوتا تو فرقہ بریلویہ کے اعلیٰ حضرت سے صدیوں پہلے والے حنفی علماء کو عبارت جیلانی سے اسی طرح کوئی الجھن و پریشانی نہیں ہوتی ، جس طرح کہ بریلوی اعلیٰ حضرت

نے بظاہر اس لفظ کے ذریعہ مذکورہ سخن سازی کر کے اپنے نفس اور اپنے مریدین و متبعین کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کر رکھی ہے۔

جب بریلوی اعلی حضرت کی یہ بات بریلوی مفتی جلال الدین یہاں نقل کئے ہوئے ہیں کہ عبارت جیلانی میں واقع لفظ " هم بعض اصحاب ابی حنفیه " سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شیخ جیلانی نے تمام حنفیہ کو یعنی کہ خصوصیت کے ساتھ فرقہ بریلویہ کو فرقہ مرجئہ نہیں کہا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اگر بعض اہل حدیث سلفی لوگ سلفیت سے منحرف ہو کر بالفرض منکرین حدیث یا نیچری و قادیانی وغیرہ ہو گئے تو فرقہ بریلویہ نے مذہب سلفیت اور تمام سلفیوں کو کیوں مطعون کر رکھا ہے کہ ان میں سے لوگ منکرین حدیث وغیرہ ہو گئے ؟

حقیقۃ الفقہ کے دوسرے مسئلہ پر بریلوی مفتی کے ردو قدح کا جائزہ

بریلوی مفتی جلال الدین نے اپنی اس کتاب میں نمبر ۲ کے تحت کہا :۔

" حقیقۃ الفقہ کے ص ۱۹۰ پر عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا ---------------------- یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ یہ مسئلہ فتاوی عالمگیری میں ہر گز نہیں ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ٦٦)۔

ہم کہتے ہیں کہ حقیقۃ الفقہ کے مصنف نے وضاحت کر دی ہے کہ :۔

میں نے حنفی مذہب کے فقہی مسائل ان کتب فقہ حنفیہ سے نقل کئے ہیں جن کا ترجمہ اردو ہو گیا ہے اور جن کے موءلف و مترجم حنفی علماء ہی ہیں۔ نیز میری یہ محولہ کتب فقیہ حنفی خواص و عوام کے یہاں مقبول بھی ہیں۔ اور معمول بہا ہیں (ماحصل از حقیقۃ الفقہ مطبوع منجانب ادارہ اشاعت دین مومن پورہ بمبئی ص ۸، ۱۳۸۱ھ)

" میری اس کتاب حقیقۃ الفقہ میں جن کتب فقہیہ مترجمہ کا اقتباس لیا گیا ہے ان کا مطبع و سنہ طبع قلم بند کر دیتا ہوں تاکہ ناظرین کو اصل کتاب سے مقابلہ کرنے میں آسانی ہو (یہاں مصنف حقیقۃ الفقہ نے اپنی محولہ کتب فقہیہ حنفیہ کے مطبعہ و سنہ طبع کی تفصیل پیش کر دی ہے ملاحظہ ہو۔

حقیقتہ الفقہ ص ۱۳۷) حقیقتہ الفقہ میں منقول مسائل صفیہ حنفی کتابوں کے تراجم اور شروح سے پیش کئے گئے ہیں اس لئے ناظرین ہماری محولہ کتب تراجم جدید مطبع وسنہ طبع ہی میں ہمارے نقل کردہ مسائل دیکھیں اور مغالطہ میں نہ پڑیں (ما حصل از حقیقتہ الفقہ ص ۱۳۸) بریلوی مفتی جلال الدین نے صراحت کر رکھی ہے کہ حقیقتہ الفقہ از غیر مقلد مولوی یوسف جے پوری دوسرے غیر مقلد مولوی داود کی تصحیح واضافہ کے بعد بمبئی میں شائع ہوئی ہے الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۵) باعتراف بریلوی مفتی جس غیر مقلد مولوی داود کی تصحیح واضافہ کے بعد حقیقتہ الفقہ شائع ہوئی ہے انہوں نے یعنی مولانا داود راز نے مصنف حقیقتہ الفقہ کی وضاحت مذکورہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حاشیہ حقیقتہ الفقہ ص ۱۳۸ پر صاف صاف لکھ دیا ہے کہ "حوالہ تلاش کرنے والے حضرات انہیں کتابوں کو سامنے رکھیں۔ نیز حقیقتہ الفقہ میں جہاں سے مسائل حنفیہ کا ذکر شروع کیا گیا ہے وہاں سے اس کتاب کے ہر صفحہ پر مصحح کتاب مولانا داود راز نے حاشیہ پر صراحت کر دی ہے کہ "کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں" اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مصنف حقیقتہ الفقہ نے نہایت صراحت کے ساتھ وضاحت کر دی ہے کہ :۔

احقر نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ کوئی بات خلاف واقع اور کوئی حوالہ غیر صحیح درج نہ ہو جائے لیکن خطا ونسیان خاصہ انسان ہے اس لئے اس کتاب کو ملاحظہ فرمانے والے ارباب علم بے دریغ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں اور اس میں واقع ہر نقص وسقم سے آگاہی بخشیں طبع ثانی میں ان شاء اللہ ضرور اس کی اصلاح کر دی جائے گی" (ما حصل از حقیقتہ الفقہ بعنوان التماس ص ۲۲۴)

کتاب مذکور کے مصحح مولانا داود نے مصنف کتاب کے اس بیان پر نہایت وضاحت کے ساتھ یہ صراحت کر دی ہے کہ مصنف حقیقتہ الفقہ اللہ کو پیارے ہو گئے (مصنف حقیقتہ الفقہ بریلوی اعلی حضرت کی وفات کے بعد تقریبا دس سال زندہ رہ کر ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۰ء میں فوت ہوئے تھے) لہذا اب ناشر کی طرف سے یعنی مولانا داود کی طرف سے اس التماس کو تصور کیا جائے (حاشیہ حقیقتہ الفقہ ص ۲۲۴)

مصحح حقیقتہ الفقہ مولانا داود نے کتاب مذکور کے آخری صفحہ پر بعنوان تعارف" مذکورہ بالا باتیں مکرر واضح طور پر اس طرح لکھ دی ہیں کہ :۔

" مصنف حقیقتہ الفقہ نے اس التماس میں نقل کردہ حوالجات کی تشریح فرما دی ہے

لہذا اصل سے مقابلہ کرتے وقت ان ہی کتابوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے جن کا حوالہ مولانا مرحوم نے دیا ہے پھر بھی اگر کسی صاحب کو کسی مقام میں تردد ہو تو خادم کو لکھیں ان شاء اللہ رفع شک کے لئے کوشش کی جائے گی (حقیقتہ الفقہ کا آخری صفحہ) مصنف حقیقتہ الفقہ ومصحح حقیقتہ الفقہ کی مذکورہ بالا صریح وضاحتوں کے ہوتے ہوئے یہ لازم تھا کہ اس پر رد لکھنے کے لئے کمر بستہ ہونے والے بریلوی مفتی جلال الدین حقیقتہ الفقہ کی محولہ کتابوں میں مسائل مذکورہ نہ دیکھ پائے تو مصحح کتاب مولانا داود کی طرف رجوع کرتے کیونکہ مصنف حقیقتہ الفقہ بریلوی مفتی جلال الدین کی ولادت سے دو ڈھائی سال پہلے فوت ہو چکے تھے اس لئے ان کی طرف رجوع کرنا موصوف بریلوی مفتی کے لئے ممکن نہیں رہ گیا تھا اور مصنف حقیقتہ الفقہ کی زندگی میں کسی بھی بریلوی کو حقیقتہ الفقہ کے خلاف کسی قسم کی زور آزمائی دیاوہ گوئی کی ہمت نہ ہو سکی تھی ، فرقہ بریلویہ کے تمام خواص وعوام دم دبائے بیٹھے رہے مگر مصحح حقیقتہ الفقہ مولانا داود راز متوفی ۱۴۰۱ھ سے بریلوی مفتی جلال الدین کو پچاس سال کی طویل وعریض معاصرت حاصل رہی حقیقتہ الفقہ کے حوالوں یا کسی بھی اشکال وشک کے لئے مصحح کتاب کی طرف رجوع کرنے کے بجائے مصحح کتاب کی وفات کے کئی سال بعد ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۴ء میں حقیقتہ الفقہ کے رد میں اپنی لکھی ہوئی اس کتاب میں بریلوی مفتی نے حقیقتہ الفقہ کے ڈھائی ہزار سے زیادہ مسائل میں سے صرف چالیس پر لب کشائی کی اور وہ بھی ایسی جس کی حقیقت جلد ہی ناظرین کرام پر آشکارا ہو جانے والی ہے۔ اگر بریلوی مفتی کو فی الواقع دیانت داری کے ساتھ حقیقتہ الفقہ کے محولہ مراجع سے حقیقتہ الفقہ میں منقول مسائل کا مقابلہ کرنا تھا تو انہوں نے اس کام کے لئے حقیقتہ الفقہ کے ذکر کردہ مراجع مع تصریح مطبعہ وسنین طبع وجلد وصفحہ کی طرف مراجعت کے بجائے دوسرا طریق کیوں اختیار کیا؟ بریلوی مفتی کے ہم مشرب بھیلواڑہ راجستھان میں کچھ بریلوی مولویوں سے ہماری ملاقات ہوئی جو بریلوی مفتی جلال الدین کی زیر نظر کتاب کے بل بوتے پر اہل حدیث کے خلاف ہنگامہ بپا کئے ہوئے تھے ہم نے ان بریلوی مولویوں سے کہا کہ مطابع وسنین کے قید کے ساتھ جن کتابوں کے حوالہ سے بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں جس مسئلہ کے جو حوالے دیئے گئے ہیں وہ مسئلہ ہم انہیں ان محولہ مقامات پر دکھانے کے ذمہ دار ہیں اور یہ کام ہر وقت کرنے

کو تیار ہیں آپ لوگ ابھی یہ حوالے ہر ہر مسئلہ کے دیکھ لیں مگر یہ بریلوی مولوی اپنے اس اصرار پر اڑے رہے کہ مسائل غیر مترجم عربی والے مراجع میں دکھلائے جائیں۔ ہم نے کہا کہ جن تراجم والی کتابوں کے حوالہ سے حقیقتہ الفقہ میں مسائل درج ہیں انہیں کتابوں میں یہ مسائل دکھلانے کے شرعا ذمہ دار ہیں مگر بریلوی مولوی اپنی عادت بریلویانہ کے مطابق یہ بات ماننے پر اس لئے آمادہ نہیں ہوئے کہ ان کے پول واضح طور پر عوام وخواص کے سامنے کھل جاتے آخر ہم نے کہا کہ اگر ہمارا کوئی برتن کسی کنواں میں گرا ہوا موجود ہو اور ہم اس کنویں میں برتن کی نشاندہی کر کے کہیں کہ ہمارا یہ برتن اس کنویں میں گرا ہے مگر آپ اس برتن کی تلاش ہمارے نشاندہی کئے ہوئے کنویں سے مختلف کسی دوسرے کنویں میں کریں اور نہ ملنے پر ہم کو کذب بیانی وغلط بیانی والزام تراشی سے متہم کریں اور اپنے سچے ہونے پر اصرار کریں تو یہ بات کہاں تک قرین عقل وشعور ہوگی ؟ پھر بھی یہ بریلوی مولوی نہیں مانے مگر ان کے عوام میں سے بہت سارے لوگ حقیقت حال سمجھ گئے - یہ واقعہ ۲۲ / جمادی الاولی ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۸ / اکتوبر ۱۹۹۵ء کا ہے۔ اس طرح کے عجوبہ روزگار قسم کے مفتی مدعیان علم سے اصول وضوابط اور عقل شعور والی باتیں کون اور کیسے کر سکے گا ؟

بریلوی حنفی مذہب میں جانور اور کم عمر لڑکی کے ساتھ

جماع سے وضو نہیں ٹوٹتا

اب ہم بریلوی مفتی جلال الدین کے ذکر کردہ اس مسئلہ پر تحقیقی بحث پیش کرتے ہیں یہ مسئلہ جسے بریلوی مفتی نے نمبر ۲ کے تحت ذکر کیا ہے حقیقتہ الفقہ حصہ اول ص ۱۴۵ میں مسئلہ نمبر ۷۷ کے تحت فتاوی عالم گیری ج ۱ ص ۸۳ کے حوالہ سے منقول ہے۔ اور فرقہ بریلویہ کے نزدیک فتاوی عالم گیری سے کہیں زیادہ مقدم ومعتبر کتاب در مختار کے اصل عربی نسخہ میں مسئلہ مذکورہ اس طرح مرقوم ہے :۔

"وَلَا عِنْدَ وَطْیِ بَهِیْمَةٍ أَوْ مَیْتَةٍ أَوْ صَغِیْرَةٍ غَیْرِ مُشْتَهَاةٍ بِأَنْ تَصِیْرَ مُفْضَاةً بِالْوَطْیِ وَإِنْ غَابَتِ الْحَشَفَةُ وَلَا یَنْتَقِضُ الْوُضُوْءُ فَلَا یَلْزَمُ إِلَّا غَسْلُ الذَّکَرِ الخ" یعنی" مردہ یا زندہ جانور اور کم عمر لڑکی سے جماع کرنے پر نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ غسل واجب ہوتا " (ملاحظہ ہو در مختار شرح تنویر الابصار

مطبوع ہند ج ا ص ۱۶ سطر ۱۶ و ۱۷ نیز ملاحظہ ہو غایہ الاوطار اردو ترجمہ در المختار مطبوع نول کشور لکھنؤ ا / ۳ ۸ ۲ ۸ ۱۸۷ء)

مصنف در المختار نے اپنا بیان کردہ مذکورہ بالا مسئلہ اپنے سے کہیں مقدم اپنے ہم مذہب امام قہستانی کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور قہستانی موصوف محمد شمس الدین ۹۵۳ھ مطابق ۱۵۴۶ء میں فوت ہوئے جبکہ صاحب در مختار محمد علاء الدین بن شیخ علی ۱۰۷۱ھ میں فوت ہوئے ۔ یہ مسئلہ فرقہ بریلویہ کی معتبر کتاب رد المحتار شرح در المختار المعروف بفتاوی شامی ج ا ص ۱۱۲ مطبوع مجتبائی ۱۲۸۷ھ میں مزید تفصیل کے ساتھ موجود ہے جس کی تصنیف سے مصنف در المختار ظاہر ہے کہ اپنی موت ۱۲۶۰ھ سے پہلے فارغ ہوئے یعنی کہ فرقہ بریلویہ کی معتبر کتاب رد المحتار فرقہ بریلویہ کے اعلی حضرت کی ولادت سے کئی سال پہلے لکھی جا چکی تھی۔

رد المحتار میں فرقہ بریلویہ والا یہ مسئلہ صرف ایک ہی جگہ ج ا ص ۱۱۲ میں نہیں مذکور ہے بلکہ اس سے تیرہ صفحہ پہلے ج ا ص ۹۹ پر بہت صراحت کے ساتھ مرقوم ہے کہ :۔

"لَا يَجِبُ الْغُسْلُ بِوَطْيِ صَغِيْرَةٍ غَيْرِ مُشْتَهَاةٍ وَلَا يَنْتَقِضُ الْوُضُوْءُ الخ "یعنی کم عمر لڑکی کے ساتھ وطی کرنے والے پر نہ غسل واجب ہوتا ہے نہ اس کا وضو ہی ٹوٹتا ہے" (رد المحتار ج ا ص ۹۹) پھر یہی مسئلہ ذرا اختصار کے ساتھ رد المحتار ج ا ص ۱۰۹ میں بھی مرقوم ہے ۔

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ حقیقۃ الفقہ میں مذکور شدہ یہ مسئلہ بریلویوں کی عام کتب معتبرہ میں پوری صراحت کے ساتھ مرقوم ہے دریں صورت بریلوی مفتی جلال الدین کی مندرجہ بالا غوغہ آرائی چہ معنی دارد ؟ نیز مذکورہ مسئلہ قہستانی کی کتاب جامع الرموز مطبوع نول کشور لکھنؤ ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۷۴ء ج ا ص ۱۸ میں موجود ہے ۔ جامع الرموز والی عبارت ذرا مختصر ہے جس کی تفصیل در مختار اور رد مختار میں کر دی گئی ہے ۔ الحاصل زیر نظر مسئلہ کے معاملہ میں فرقہ بریلویہ اور اس کے مفتی جلال الدین کا یہ کہنا کہ یہ غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے بالکل لغو ہے جس سے فرقہ بریلویہ کے ذریعہ خود فرقہ بریلویہ کی کتب معتبرہ کی تکذیب لازم آتی ہے یہ کتنی ڈھٹائی یا جہالت کی بات ہے کہ فرقہ بریلویہ اپنی کتب معتبرہ کی تصریحات سے تجاہل وتغافل برت رہا ہے یا جہل مرکب کا شکار ہے ؟

جب زندہ مردہ جانور اور مردہ عورت اور کم سن لڑکی کے ساتھ وطی وجماع سے فرقہ بریلویہ کے حنفی مذہب میں نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ غسل واجب ہوتا تو ظاہر ہے کہ یہ سارے کام کرنے سے روزہ دار آدمی کا روزہ بھی نہیں ٹوٹتا ہے چنانچہ بریلوی مذہب کی معتبر کتاب در مختار

میں صراحت ہے کہ :۔

"أَوْ وَطِيَ اِمْرَأَةً مَيِّتَةً أَوْ صَغِيْرَةً لَا تُشْتَهٰى أَوْ بَهِيْمَةً الخ" یعنی حنفی مذہب کا فتویٰ یہ ہے کہ مردہ عورت اور کم عمر لڑکی اور زندہ ومردہ جانور سے وطی وجماع کرے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا یہ فتویٰ اس صورت میں ہے کہ انزال نہ ہو اور اگر انزال ہوگیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس ٹوٹنے ہوئے روزہ کی قضا اگرچہ واجب ہوگی مگر کفارہ لازم نہ آئے گا (در مختار مع غایۃ الاوطار کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ ج ۱ ص ۵۱۵ وعین الہدایہ شرح وترجمہ ہدایہ ج ۱ ص ۱۱۲۵ وعام کتب احناف)

ناظرین کرام یہ بات یاد رکھیں کہ مردہ عورت وکم عمر لڑکی اور زندہ ومردہ جانور کے ساتھ وطی کرنے پر حنفی مذہب میں انزال نہ ہونے کی صورت میں نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ غسل لازم آتا ہے نہ روزہ ٹوٹتا ہے نہ روزہ کی قضا وکفارہ لازم آتا ہے اور انزال ہونے کی صورت میں اگرچہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر کفارہ لازم نہیں آتا ۔ اس طرح کی بہت ساری عجیب باتیں ہیں ہم ان کے ذکر سے اعراض کر رہے ہیں ۔

نیز حنفی مذہب کا فتویٰ یہ بھی ہے "اگر بالغہ عورت نے کسی نابالغ لڑکے سے وطی کرائی تو عورت کا حج فاسد ہوجائے گا لڑکے کا حج نہیں فاسد ہوگا اور اگر کسی بالغ آدمی نے کسی نابالغہ سے یا چوپایہ سے وطی وجماع کیا تو مرد کا حج فاسد نہیں ہوگا اگر انزال نہیں ہوا اور کوئی کفارہ بھی مرد پر نہیں عائد ہوگا (عین الہدایہ ج ۱ ص ۳۵۸ وعام کتب احناف)

حتی کہ امام ابو حنیفہ[71] کا یہ فتویٰ منقول ہے کہ بحالت احرام حج کے دوران کسی مرد نے اگر کسی عورت کے ساتھ لواطت واغلام بازی کیا اور اس کے مقعد میں وطی وجماع کیا تو بھی حج فاسد نہیں ہوگا (عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۲۵۶) یہ مسئلہ اور فتویٰ عجیب ہے کیونکہ اس کا سبب کتب حنفیہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ لواطت میں وطی کا معنیٰ پورا نہیں پایا جاتا بلکہ ناقص پایا جاتا ہے پھر معلوم نہیں کیوں لواطت واغلام بازی کو حنفی مذہب میں ناقض وضو اور موجب غسل قرار دے لیا گیا ہے ؟ یہ سارے مسائل بریلویہ بہت زیادہ قابل غور وتامل ہیں اور ان سارے امور کے باوجود بریلوی مفتی کا اہل حدیث کے خلاف لغو طرازی پر کمربستہ رہنا جیسا کہ عام تقلید پرستوں کا کام ہے عجوبہ ہے ۔

تنبیہ وایضاح

مذکورہ بالا بریلوی حنفی فتوی ملحوظ رکھنے کے ساتھ یہ بھی واضح رہے کہ کم عمر لڑکی کے ساتھ مرد جماع وطی کرنے کے باوجود بھی وضو وغسل حتی کہ عضو تناسل کو دھونے سے چھٹی پائے ہوئے ہے اسی طرح زندہ ومردہ جانور کے ساتھ بھی ایسا کرنے کے باوجود وہ باوضو وطاہر رہتا ہے اس پر غسل ووضو فرض نہیں اسی حالت میں اس کے لئے مسجد میں آنا جانا، ہر طرح کی فرض وغیر فرض، عید وبقر عید وجنازہ کی نمازیں پڑھنا قرآن مجید کا پڑھنا اور سجدہ تلاوت کرنا اور قرآن مجید کا چھونا، اٹھا کر رکھنا ہاتھ لگانا سبھی کچھ جائز وحلال ہے یہ سارے موقف رکھنے والا فرقہ بریلویہ علی الاطلاق اہل حدیث کا یہ مذہب بتلا کر کہ ناپاک آدمی کا قرآن شریف چھونا، اٹھا کر رکھنا جائز ہے اہل حدیث اور مذہب اہل حدیث پر طعن و تشنیع کرتا ہے جیسا کہ تفصیل آرہی ہے ہر شخص کی سمجھ میں یہ بات بہت آسانی سے آسکتی ہے کہ جو مرد کم عمر یا زیادہ عمر والی زندہ یا مردہ عورت کے ساتھ وطی کرے گا وہ لازمی طور پر اس کم عمر یا زیادہ عمر والی زندہ یا مردہ عورت کو شہوت سے ضرور چھوئے گا کیونکہ شہوت کے بغیر یہ ممکن نہیں کہ وہ جماع اور وطی کر سکے دریں صورت بریلوی مذہب کا یہ فتوی ناظرین کرام ملحوظ رکھیں کہ جو مرد کسی عورت کو شہوت کے ساتھ بلا وطی وجماع محض چھو دے اس پر اس عورت کی ماں اور اس کے پیٹ سے دوسرے مرد سے پیدا ہونے والی لڑکی حرام ہو جاتی ہے اس کا اس سے نکاح نہیں جائز ہے مگر اس مرد کا مسجد میں آنا جانا نماز پڑھنا تلاوت قرآن کرنا قرآن کا چھونا سب کچھ جائز ہے لیکن چھوٹی لڑکی کو اگر شہوت کے ساتھ چھویا بلکہ وطی وجماع حتی کہ لواطت واغلام کیا تو اس کی لڑکی اور اس کی ماں کے ساتھ اس مرد کا نکاح حلال ہے۔ اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

نیز دس سالہ لڑکے نے کسی بالغہ عورت کے ساتھ جماع ووطی کیا تو لڑکے پر نہ وضو فرض ہے نہ غسل نہ شرمگاہ کا دھونا نیز اس کے لئے اس عورت کی ماں، دادی لڑکی وپوتی سبھی سے نکاح کرنا جائز وحلال ہے جبکہ شہوت کے ساتھ محض چھو دینے سے ہی حنفی مذہب میں اس طرح کی عورتوں سے نکاح حرام ہو جاتا ہے تفصیل آگے آرہی ہے۔

ہر شخص آسانی کے ساتھ یہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ ایسا کرنے والے مرد پر جب وضو

غسل وعضو تناسل کا دھونا ضروری نہیں وہ نماز وقرآن پڑھ سکتا ہے اور مسجد میں جا سکتا ہے تو اس مرد پر حنفی مذہب بدکاری وزناکاری کی حد جاری کرنے کا روادار کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ غیر منکوحہ نابالغہ لڑکی اور زندہ یا مردہ جانور کے ساتھ وطی وجماع زناکاری وبدکاری کی بدترین صورت ہے اور شریعت نے اس پر حد مقرر کر رکھی ہے۔

ایک طرف عورت کو محض شہوت کے ساتھ چھونے سے عورت کی ماں اور لڑکی مرد پر حرام ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ نکاح جائز وحلال نہیں دوسری طرف مرد اگر عورت کے ساتھ جماع ووطی کر کے اس کی شرمگاہ پھاڑ ڈالے اور پھٹنے کے سبب شرمگاہ کا سوراخ پائخانہ کے سوراخ سے مل جائے تو اس عورت کی ماں یا لڑکی میں سے کسی کے ساتھ اس مرد کا نکاح کرنا حرام نہیں ہوگا بلکہ سراسر جائز وحلال ہوگا۔ کیا ایسا کرنے کی صورت میں لازم نہیں آتا کہ مرد نے عورت کو شہوت کے ساتھ چھوا ہے؟ دونوں صورتوں میں تفریق پر نیز ان تمام ہی مسائل میں حنفی موقف پر کون سی شرعی دلیل قائم ہے؟

لطف کی بات یہ ہے کہ جماع کر کے عورت کی شرمگاہ کو پھاڑ کر مقعد کے ساتھ ملا دینے والے پر مذکورہ عورت کی لڑکی یا ماں کے ساتھ مرد مذکور کا نکاح صحیح ہوگا مگر اس کی شرمگاہ کو محض دیکھ لینے سے اس کی لڑکی اور اس کی ماں کے ساتھ اس مرد کا نکاح حرام وممنوع وناجائز ہوگا حتی کہ عورت کی شرمگاہ کو براہ راست چھونے یا دیکھنے کے بجائے محض آئینہ میں دیکھ لیا شہوت کے ساتھ تو اس کی لڑکی اور ماں سے اس مرد کا نکاح حرام ہوگا۔ ان سب باتوں کی کسی قدر تفصیل تحقیق سے آگے آرہی ہے۔

ہر صاحب عقل بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ زندہ یا مردہ جانور وکم عمر لڑکی کے ساتھ جماع کرنے والے مرد کا جب وضو تک نہیں ٹوٹتا تو اس پر غسل بدرجہ اولی واجب نہیں ہوگا یہی بات حقیقتہ الفقہ ص ۱۴۶ پر نمبر ۸۹ کے تحت در مختار ج ۱ ص ۸۰ و ۸۳ وعالمگیری ج ۱ ص ۱۹ ومنیہ المصلی ص ۸ وہدایہ ج ۱ ص ۴۷ کے حوالہ سے لکھی ہے۔ مگر فرقہ بریلویہ کے مفتی جلال الدین حقیقتہ الفقہ کا رد لکھنے کے دعوی کے باوجود حقیقتہ الفقہ کی اس حقیقت بیانی کے بالمقابل چپ سادھے ہوئے حواس باختہ ہو کر آگے بڑھ گئے اور اس پر کچھ بھی نہ بول سکے جبکہ موصوف بریلوی مفتی نے اپنی عادت تکذیب حقائق کے مطابق ایسا کرنے والے کا وضو نہ ٹوٹنے

کی بات حنفی کتابوں سے نقل کرنے پر نہایت لغویت کے ساتھ بکواس کی اور موصوف کو اپنی کتب معتبرہ کی تصریحات سے ذرا بھی شرم نہیں آئی ۔ اور اس سے زیادہ بے شرمی کا مظاہرہ فرقہ بریلویہ کے بریلوی مفتی نے یہ کیا کہ اس مسئلہ کے معا بعد حقیقتہ الفقہ ص ۱۴۶ پر نمبر ۹۰ کے تحت جو یہ حقیقت بیان کی گئی کہ حنفی مذہب کا فتوی ہے کہ دس برس کا لڑکا عورت بالغہ کے ساتھ جماع کر لے تو لڑکے پر غسل واجب نہیں پھر نمبر ۹۲ کی تحت حقیقتہ الفقہ میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ حنفی مذہب کا فتوی ہے کہ مرد اگر اپنی دبر (پائخانہ کا مقام یعنی مقعد) میں حشفہ داخل کرے تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا " تو بریلوی مفتی حقیقتہ الفقہ کی اس حقیقت بیانی کے خلاف بھی لب کشائی نہ کر سکے ۔

اگرچہ عام کتب حنفیہ میں یہ نہیں بتلایا کہ آدمی اگر اپنی دبر میں خود اپنا حشفہ داخل کرے تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں ؟ مگر اصول حنفیہ سے لازم آتا ہے کہ ایسی صورت میں وضو بھی نہیں ٹوٹے گا کیونکہ جب زندہ و مردہ جانوروں اور کم عمر لڑکی کے ساتھ جماع و وطی سے حنفی مذہب میں وضو نہیں ٹوٹتا تو اپنی دبر میں محض حشفہ داخل کرنے سے وضو کیوں کر ٹوٹ سکتا ہے ؟

عجیب بات یہ ہے کہ ان سب باتوں سے حنفی مذہب میں وضو نہیں ٹوٹتا مگر آشوب چشم کے مریض کی آنکھوں سے آنسو نکلنے پر حنفی مذہب میں وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ آنسو نجس بھی ہیں (حقیقتہ الفقہ مسئلہ ۸۷ ص ۱۴۵ بحوالہ بہشتی زیور ج ۱ ص ۱۴۵ نیز ملاحظہ ہو بریلوی مفتی جلال الدین کے پیر مرشد اور امام بریلویہ کی کتاب بہار شریعت حصہ دوم ص ۲۲ مع حواشی وعام کتب حنفیہ) حالانکہ بریلوی مذہب کا یہ فتوی خانہ ساز فتوی ہے اس پر کوئی بھی شرعی دلیل نہیں اس کے برعکس حدیث نبوی میں ارشاد ہے کہ عضو تناسل ذکر یا قبل یعنی شرمگاہ چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر حنفی مذہب کا فتوی ہے کہ ایسا کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۔ ظاہر ہے کہ جس حنفی مذہب کا وضو اتنا مضبوط ہو کہ زندہ و مردہ جانوروں اور بچیوں کے ساتھ جماع کرنے سے بھی وضو نہ ٹوٹے اس کے یہاں بھلا فرمان نبوی پر عمل کرتے ہوئے عضو تناسل چھونے اور اس طرح کی چیز سے کیونکر ٹوٹ سکتا ہے ؟ مگر نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے بریلوی مذہب میں وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن کسی لڑکے کو بوسہ دینے سے نہیں ٹوٹتا نہ گالی گلوچ دینے سے اور اس طرح کی بہت سی حیرت انگیز حرکات سے وضو ٹوٹتا ہے البتہ اگر ایک مرد کی شرمگاہ کسی امرد

(نوخیز) لڑکے سے شہوت کے ساتھ چھو جائے یا کسی بھی مرد کی شرم گاہ کسی بھی مرد یا عورت سے چھو جائے یا عورت کی شرم گاہ عورت کی شرم گاہ سے چھو جائے تو حنفی مذہب میں وضو ٹوٹ جاتا ہے (غایہ الاوطار وعام کتب احناف) لطف کی بات یہ ہے کہ آشوب زدہ کی آنکھوں سے نکلا ہوا آنسو بریلوی مذہب میں نجس ہے اور وہ ناقض وضو بھی ہے مگر عورت کے مقام مخصوص سے نکلنے والی رطوبت بالکل پاک ہے وہ ہرگز ناپاک نہیں اور نہ اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے (ملاحظہ ہو بریلوی کتاب بہار شریعت حصہ دوم ص ۱۸ وعام کتب حنفیہ)

ایک طرف بریلوی شریعت میں مرد یا عورت کا ہاتھ سے اپنا یا غیر کا عضو مخصوص شہوت وبلا شہوت چھونا ناقض وضو نہیں لیکن اگر مرد وعورت اپنے اپنے مقام مخصوص سے ایک دوسرے کا مقام مخصوص بلا شہوت چھوئیں تو عورت کا وضو ٹوٹ جائے گا اور مرد کا نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر شہوت کے ساتھ دونوں ایسا کریں تو دونوں ہی کا وضو ٹوٹ جائے گا ہاتھ سے اور مقام مخصوص سے چھونے کے درمیان نیز مرد وعورت کے درمیان بریلوی مذہب نے جو حیرت انگیز تفریق کر رکھی ہے اس پر کوئی بھی شرعی دلیل نہیں بلکہ اس بریلوی مسئلہ کے خلاف نص شرعی موجود ہے جب مرد یا عورت کا ہاتھ سے اپنا یا دوسرے کا مقام مخصوص چھونا نص شرعی کے مطابق ناقض وضو ہے خواہ شہوت کے ساتھ ہو یا بے شہوت تو ایک دوسرے کی شرمگاہ چھونے سے مرد کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن عورت کا وضو ٹوٹ جائے گا ایک بہت بڑا عجوبہ ہے اور اس سے بڑا عجوبہ یہ ہے کہ مرد چھوٹی بچی کے ساتھ یا مردہ وزندہ جانور کے ساتھ جماع ووطی بھی کر ڈالے تو اس کا وضو بریلوی مذہب میں نہیں ٹوٹے گا۔ فرقہ بریلویہ سے لوگ پوچھیں کہ زندہ یا مردہ جانور یا بچی کے ساتھ جماع کرنے والا مرد شہوت کے بغیر کیونکر جماع کر سکتا ہے اگر یہ قابل اشتہا نہیں تو ایسا کرنے والا کیسے جماع کر سکا؟

اس طرح کے کتنے حنفی وبریلوی مذہب کے مسائل وفتاوی کا ذکر سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں ہے مگر کسی ایک سے کسی قسم کا تعرض کرنے کی ہمت بریلوی مفتی کو نہیں ہوئی نہ احساس شرم ہوا دم غلادے چپ چاپ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی تصویر بنے رہے پھر اس خواب خرگشی کے عالم میں یک بیک رگ بریلویت پھڑکی تو کافی آگے نکل کر حقیقتہ الفقہ کے "باب غسل لازم ہونے اور دیگر مسائل کے بیان میں" مذکور مندرجہ ذیل حنفی مسئلہ پر

بد حواسی والی یاوہ گوئی اور بریلوی ہرزہ سرائی شروع کردی ۔ ملاحظہ ہو

حقیقتہ الفقہ کے تیسرے مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی جلال الدین نے نمبر ۳ کے تحت کہا :۔

"اور پھر اسی کتاب حقیقتہ الفقہ کے ص ۹۳ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ بغیر جماع کے منی فرج میں داخل ہو گئی اور عورت حاملہ ہو گئی تو اسی وقت غسل لازم ہوگا " ------ ------ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب اور جھوٹ ہے کیونکہ ہدایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے لہذا لعنة اللہ علی الکاذبین پڑھیں ۔ (غیر مقلدوں کا فریب ص ٦٦) ہم کہتے ہیں کہ لوگ لعنة اللہ علی الکاذبین ضرور پڑھیں بلکہ اس سے بہتر یہ کہ کاذبین ومبتدعین کے لئے توفیق ہدایت کی دعا کریں ۔ سب سے پہلے ناظرین کرام نمبر ۲ والے مسئلہ کے سلسلے میں ہماری بیان کردہ عام باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے اس مسئلہ کے لئے حقیقتہ الفقہ میں دیئے گئے حوالہ کی طرف رجوع کریں پھر فرقہ بریلویہ خصوصا اس کے مفتی جلال الدین کی کارستانیوں کا تماشہ دیکھیں فرقہ بریلویہ کا یہ مسئلہ تو فرقہ بریلویہ کے اعلیٰ حضرت کے فتاوی رضویہ میں فرقہ بریلویہ کے اعلیٰ حضرت کے ہاتھ سے لکھا ہوا موجود ہے (فتاوی رضویہ ج ۱ ص ۱۳۰ - ۱۳۱) فرقہ بریلویہ والا یہ مسئلہ فرقہ بریلویہ کے صدر الشریعہ اور فرقہ بریلویہ کے مفتی جلال الدین کے پیر مرشد مولوی امجد علی کی کتاب بہار شریعت میں بھی موجود ہے جس کا ذکر بریلوی مفتی جلال الدین نے اپنی کتاب انوار الحدیث ص ۵۰۲ میں کر رکھا ہے ۔

بہار شریعت کے الفاظ ملاحظہ ہوں :۔

" عورت کی ران میں جماع کیا جائے اور انزال کے بعد منی فرج میں گئی یا کنولری سے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا مگر بکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غسل واجب نہیں ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غسل واجب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور وقت مجامعت سے جب تک غسل نہیں کیا تمام نمازوں کا اعادہ کرے " (بہار شریعت حصہ دوم ص ۳۱)

ناظرین کرام بریلوی مفتی جلال الدین کے پیر مرشد کی مذکورہ بالا عبارت بغور پڑھیں خصوصا خط کشیدہ عبارت پھر سوچیں کہ فرقہ بریلویہ کے مفتی لوگ کذب بیانی اور تکذیب

حقائق میں کتنے ماہر اور جری واقع ہیں ؟ مسئلہ مذکورہ بریلوی کی مشہور کتاب در مختار عربی ج ا ص ۱۶ اور رد المختار ج ا ص ۱۱۲ وفتاوی عالم گیری ج ا ص ۱۱ میں بھی ہے ، ہدایہ کی مشہور شرح فتح القدیر میں صراحت ہے کہ :۔

"وَلَوْ جُوْمِعَتْ فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ فَسَبَقَ الْمَاءُ فِيْ فَرْجِهَا أَوْ جُوْمِعَتِ الْبِكْرُ لَا غُسْلَ عَلَيْهِمَا إِلَّا إِذَا ظَهَرَ الْحَبَلُ الخ" یعنی اگر عورت کے ساتھ فرج میں جماع نہیں کیا گیا بلکہ فرج میں منی داخل بھی ہو جائے پھر دوسری جگہ ذکر رگڑا گیا یا باکرہ عورت کے ساتھ ایسا کیا گیا تو خواہ عورت کی فرج میں منی داخل بھی ہو جائے پھر بھی غسل واجب نہیں ہو گا مگر ایسا کرنے سے عورت حاملہ ہو جائے تو حاملہ ہونے کا علم ہونے کے وقت اس پر غسل واجب ہو گا اور یہ وجوب فرج سے باہر جماع کے وقت ہی سے واجب مانا جائے گا لہذا اس وقت سے لیکر علم حمل ہونے تک کے درمیان والی مدت کی ساری نمازیں عورت غسل جنابت کر کے قضا پڑھے گی ۔ (فتح القدیر شرح ہدایہ مطبوع نول کشور ج ا ص ۲۶)

فرقہ بریلویہ کی مذکورہ کتب والی ہماری نقل کردہ بات در اصل بریلویوں کی کتاب ہدایہ کی مندرجہ ذیل عبارت کی شرح ہے ۔

" يَجِبُ عَلَى الْمَفْعُوْلِ بِهِ اِحْتِيَاطاً بِخِلَافِ الْبَهِيْمَةِ وَمَا دُوْنَ الْفَرْجِ " اس کا حاصل یہ ہے کہ جانور اور عورت کی فرج کے علاوہ ران یا پیٹ وغیرہ میں جماع کرنے یعنی عضو تناسل کو رگڑنے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے (ہدایہ مع فتح القدیر ج ا ص ۲۶ وہدایہ مع بنایہ ج ا ص ۱۷۲)

ہدایہ کی اس تصریح سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی فرج میں جماع کرنے کے بجائے اس کے جسم کے کسی بھی عضو پر عضو تناسل محض رگڑا جائے اور مرد کا مادہ منویہ خارج ہو کر بہہ پڑے اور بہتے بہتے عورت کی فرج میں داخل بھی ہو جائے پھر وہ عورت حاملہ بھی ہو جائے تو بھی اس عورت پر غسل لازم نہیں مگر ہدایہ کی عبارت سے بظاہر مستفاد ہونے والی اس بات کے سلسلے میں شارحین ہدایہ نے یہ صراحت کر دی ہے کہ اگر اس صورت میں عورت کو حمل ٹھہر جائے تو اس پر غسل کا وجوب اسی وقت سے ماننا لازم ہوگا جس کے ساتھ مرد نے یہ کارستانی کی تھی یعنی اس کے ساتھ جماع اور وطی نہیں کی تھی بلکہ اس کے جسم کے کسی بھی حصہ پر اپنا عضو تناسل محض رگڑ کر اس نے اپنی منی کو خارج کر دیا تھا ۔ لطف کی بات یہ ہے کہ فرقہ

بریلویہ کی متعدد معتبر کتابوں میں اس کی تصریح بھی موجود ہے کہ صورت مذکورہ میں حمل ٹھہرنے پر بھی عورت پر غسل لازم نہیں ہوتا جیساکہ رد المحتار اور در المختار وغیرہ میں منقول ہے اگر بریلویہ کی ان معتبر کتابوں کی اسی بات کا ذکر مصنف حقیقتہ الفقہ نے کیا ہوتا تو بریلوی پارہ اہل حدیث کے خلاف کس قدر چڑھا ہوتا (ملاحظہ ہو غایہ الاوطار ترجمہ در مختار مطبوع نول کشور لکھنؤ ۱/ ۸۳ - ۸۴ ، ۱۸۷۶ء ورد المحتار عربی ۱/ ۱۱۲)اس تفصیل سے ظاہر طور پر یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ صورت مذکورہ میں مرد کی منی عورت کی فرج میں اگر داخل ہو جائے مگر اسے حمل نہ ٹھہرے تو عورت پر کسی حال میں بھی غسل واجب نہیں ہوگا۔

اس مسئلہ کا ذکر کرنے کے بعد مصنف حقیقتہ الفقہ نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسا ہونا عقل کے نزدیک بھی محال ہے اگر ممکن ہے تو دلیل لازم ...... (ملاحظہ ہو حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۱۱۰ ص ۱۴۸) فرقہ بریلویہ پر لازم ہے کہ وہ یہ دلیل دے کہ فرج میں مرد کے جماع اور عضو تناسل داخل کئے بغیر جبکہ وہ فرج کے علاوہ عورت کے جسم کے کسی حصہ پر عضو تناسل رگڑ کر اپنی منی خارج کردے تو یہ خارج شدہ منی عورت کی فرج میں داخل ہو کر حمل کی صورت اختیار کر سکتی ہے بلکہ فرقہ بریلویہ یہی ثبوت دے کہ ایسی صورت میں مرد کی خارج کردہ منی عورت کی فرج کے اندر رحم میں داخل ہو سکتی ہے۔

ہماری پیش کردہ اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ اس مسئلہ میں بھی مصنف حقیقتہ الفقہ کے خلاف یاوہ گوئی میں بریلوی مفتی نے حسب عادت بے راہ روی اختیار کر رکھی ہے کیونکہ ہدایہ ہی کے بیان سے واضح طور پر مسئلہ مذکور مستفاد ہوتا ہے جس کی صراحت متعدد حنفی علماء نے کر رکھی ہے۔

حقیقتہ الفقہ کے چوتھے مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی جلال الدین نے کہا :-

"حقیقتہ الفقہ کے ص ۱۹۷ پر در مختار کے حوالہ سے ہے کہ پیشاب حلال جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے " -------------- یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری ہے اس لئے کہ در مختار میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس میں یہ ہے کہ حلال جانوروں کا

پیشاب نجاست ہے وہ نجاست ہرگز نہیں دور کر سکتی " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۷)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس کاری بھی اپنی سابقہ اور آئندہ تلبیس کاریوں کی طرح ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بریلوی مفتی نے بدعت شکن سلفی کتاب کی یہ بات عمداً یا سہواً پوری نقل نہیں کی حقیقتہ الفقہ کی پوری بات اس طرح ہے :۔

" پیشاب اور دودھ حلال جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے " (حقیقتہ الفقہ مطبوع کوہ نور پرنٹنگ پریس دہلی ۱۲۸۱ھ حصہ اول ص ۱۵۰ مسئلہ نمبر ۱۷۲)

بریلوی مفتی نے حقیقتہ الفقہ کی اصل عبارت سے ایک اہم لفظ " دودھ " یا تو فرقہ بریلویہ کی عادت کے مطابق عمداً وقصداً اپنی کسی بریلویانہ مصلحت وضرورت کی بنا پر حذف وساقط کر دیا جیسا کہ یہ اس کی عادت وپالیسی ہی ہے یا عمداً وقصداً نہیں تو سہواً خود بریلوی مفتی سے یہ لفظ حذف ہو گیا یا کہ موصوف کے اصل مسودہ میں یہ لفظ موجود تھا مگر کاتب سے غلطی ہوئی جس کی وجہ سے یہ لفظ حذف وساقط ہو گیا جیسا کہ ایسا عام طور سے ہو جایا کرتا ہے اور پروف ریڈنگ کے وقت رواروی میں اس کی اصلاح نہ ہو سکی ہم مفتی بریلوی کے ساتھ حسن ظن سے کام لیتے ہوئے اسے ان کے سہواً یا کاتب وپروف ریڈر کے سہو پر محمول کرتے ہیں جیسا کہ خود اس سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ حصہ اول کے مسئلہ نمبر ۱۸۲ میں صادر ہو گیا ہے مگر بریلوی مفتی نے کاتب وپروف ریڈر کی اس فروگذاشت کو بھی حقیقتہ الفقہ پر اپنی بریلویانہ تنقید کا نشانہ بنا لیا بلکہ صرف حقیقتہ الفقہ ہی نہیں پوری جماعت اہل حدیث کو نشانہ ملامت بنا لیا۔ اس مسئلہ کے بعد والے مسئلہ میں اس بریلوی عشوہ گری کی حقیقت واضح کی گئی ہے ۔

اب ناظرین کرام زیر نظر مسئلہ یعنی کہ " پیشاب اور دودھ حلال جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے " سے متعلق بریلوی تلبیس کاری کی حقیقت ہماری پیش کردہ آنے والی تفصیل سے معلوم کریں ۔

بدعت شکن اور تقلید شکن اس سلفی کتاب یعنی حقیقتہ الفقہ میں یہ حنفی مسئلہ در مختار میں اس کے اردو ترجمہ وشرح غایہ الاوطار از مولینا خرم علی حنفی و مولینا احسن نانوتوی حنفی مطبوع نول کشور لکھنؤ ۱۹۲۵ء ، ۱ / ۱۵۰ سے نقل کیا گیا ہے ۔ ناظرین کرام حقیقتہ الفقہ کی حقیقت بیانی پر اطمینان خاطر کے لئے اس حنفی کتاب یعنی غایہ الاوطار اردو ترجمہ وشرح در مختار

مطبوع نول کشور لکھنؤ ۱۹۲۵ء ۱/ ۱۵۰ کھول کر دیکھیں جس کی آٹھویں سطر کے اواخر سے لیکر نویں سطر میں یہ حنفی عبارت مرقوم و منقول ہے کہ :-

"بعضوں نے کہا ہے کہ دودھ اور حلال جانوروں کا پیشاب نجاست کا دور کرنے والا ہے"

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ حقیقتہ الفقہ کی محولہ حنفی کتاب میں مسئلہ مذکورہ نہایت واضح و صریح طور پر موجود ہے مگر اتنی واضح و صریح بات کی موجود گی کا انکار کر دینا فرقہ بریلویہ کی اپنی بریلویانہ عادت کا آئینہ دار ہے۔

مذکورہ بالا حنفی عبارت میں واقع لفظ "بعضوں" کا مطلب بتلاتے ہوئے اسی حنفی کتاب کی نویں سطر میں کہا گیا ہے کہ :-

"یہ ابو یوسف کا قول ہے"۔

ناظرین کرام پر واضح رہے کہ ابو یوسف حنفی مذہب کے رکن رکین اور فقہ حنفی کے مرتب مانے جاتے ہیں اور حنفی مذہب کے امام ابو یوسف نیز دیگر تلامذہ ابی حنیفہ کی صراحت ہے کہ "جو فتاوی ہم نے دیئے ہیں وہ ہمارے استاد امام ابو حنیفہ کے بھی فتاوی ہیں" (ملاحظہ ہو حنفی مذہب کی معتبر ترین کتاب ہدایہ کے اردو ترجمہ وشرح عین الہدایہ کا مقدمہ بعنوان فروع وظہور اجتہاد ۱ / ۹۲ - ۹۳ نیز متعدد کتب حنفیہ) اور ملاحظہ ہو خاص طور پر فتاوی عزیزی ص ۱۰۷ - ۱۰۸) دریں صورت در مختار کے جس ترجمہ غایہ الاوطار کے حوالہ سے حقیقتہ الفقہ میں زیر نظر بات لکھی گئی ہے اس کی بابت بریلوی مفتی کا یہ کہنا کہ یہ بات حقیقتہ الفقہ کے حوالہ مذکور میں نہیں ہے کذب خالص اور سفید جھوٹ کے علاوہ کیا ہے ؟

البتہ حقیقتہ الفقہ کی محولہ کتاب نیز اصل در مختار میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا حنفی فتوی حنفی مذہب کے قول مختار کے خلاف ہے لیکن اس سے مصنف حقیقتہ الفقہ کی تحریر کردہ بات کی تغلیط لازم نہیں آتی کیونکہ مصنف حقیقتہ الفقہ اس کے مدعی نہیں کہ کتب حنفیہ میں قول مختار کہے گئے ہی اقوال لکھے گئے ہیں نیز حنفی مذہب کے قول مختار کا حال عجیب ہے کیونکہ خود مصنف حقیقتہ الفقہ نے اپنی اسی کتاب کے ص ۱۴۲ دفعہ نمبر ۳۰ باب متعلق اختلاف اقوال در مختار یعنی غایہ الاوطار ج ۱ ص ۲۹ و عالمگیری ۱ / ۱۱۶ لکھا ہے کہ :-

"جب صاحبین اور امام باہم مختلف ہوں تو مفتی مختار ہے"۔

اس سے معلوم ہوا کہ تینوں حنفی اماموں میں سے جس امام کی طرف جو فتوی بھی منسوب ہو اسے حنفی مذہب کا مسئلہ وفتوی کہہ کر قبول کیا جا سکتا ہے۔ نیز یہ تفصیل عن قریب آ رہی ہے کہ امام ابو حنیفہ ہی کے اصول سے مذکورہ بالا بات ثابت ہوتی ہے۔ پہلے ناظرین کرام یہ بات پیش نظر رکھیں کہ حقیقتہ الفقہ میں یہ مسئلہ در مختار کے حنفی ترجمہ غایہ الاوطار سے نقل کیا گیا ہے اور در مختار سے کئی صدی پہلے لکھی جانے ولی معتبر حنفی کتاب منیہ المصلی میں صراحت ہے کہ :۔

" وَيَجُوْزُ إِزَالَةُ النَّجَاسَةِ بِالْمَاءِ الْمُقَيَّدِ وَبِكُلِّ مَائِعٍ طَاهِرٍ يُمْكِنُ إِزَالَتُهَا كَاللَّبَنِ وَالْخَلِّ وَالْعَصِيْرِ

" یعنی مقید پانی اور ایسی طاہر سیال (پتلی ورقیق) چیز سے نجاست زائل کرنا جائز ہے جس سے نجاست زائل ہو سکے مثلا دودھ، سرکہ اور پھلوں کا نچوڑا ہوا رس اور عرق (منیہ المصلی مطبوع قیوی کانپور ۱۳۲۶ھ ص ۷۷ ومنیہ المصلی کا اردو ترجمہ المعروف بصلوۃ الرحمان مطبوع مصطفائی لاہور ۱۸۶۵ء ص ۷۴)

فرقہ بریلویہ کی مذکورہ معتبر کتاب کی اس تصریح سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فرقہ اپنے کو جس حنفی مذہب کی طرف منسوب کرتا ہے اس کا یہ فتوی ہے کہ دودھ، سرکہ، پھلوں کے جوس وعرق وشربت نیز مقید پانی مثلا گلاب، درختوں سے نچوڑ کر نکالے گئے پانی وغیرہ سے نجاست دور ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے میں مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔ غالبا اسی وجہ سے بریلوی مفتی نے عمدا یہاں سے حقیقتہ الفقہ کے لفظ " دودھ " کو چھوڑ دیا مگر یہ محض ہمارا ایک خیال ہے ورنہ حسن ظن سے کام لیتے ہوئے ہم اسے کتابت والی غلطی پر محمول کرتے ہیں۔ منیہ المصلی والی اس بات پر بعض محشی وشارحین نے نظر کی ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ اگر کسی محشی کی نظر میں کوئی مسئلہ قابل نظر ہو تو دوسروں کی نظر میں بھی اسے قابل نظر سمجھا گیا ہو۔ آخر منیہ المصلی میں اسے صحیح ہی سمجھ کر لکھا گیا ہے یہ بات کچھ علماء احناف کے یہاں صحیح ہے دوسروں کی نظر میں غیر صحیح ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ مذکورہ بالا حنفی عبارت میں یہ صراحت ہے کہ " ہر طاہر سیال چیز سے ازالہ نجاست جائز ہے " اور یہ معلوم ہے کہ پیشاب سیال چیز ہی ہے اور حلال جانوروں کا پیشاب حنفی امام محمد کی تصریح کے مطابق طاہر یعنی پاک ہے (کما سیاتی) اور یہ بتلایا

جا چکا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں خصوصا ابو یوسف و محمد کا کہنا ہے کہ ہم نے جو فتاوی دیئے ہیں وہی فتاوی امام ابو حنیفہ نے بھی دیئے ہیں اس حنفی تصریح کے مطابق امام ابو حنیفہ کا بھی یہ فتوی قرار پاتا ہے کہ حلال جانور کا پیشاب پاک وطاہر ہے اس کا لازمی مطلب یہ ہوا کہ حنفی مذہب کے اصول سے لازم آتا ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب نجاست دور کرنے والا ہے۔

بریلوی مفتی جلال الدین کا یہ کہنا کہ در مختار میں ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب نجاست ہے اور جو چیز نجاست ہے وہ نجاست ہرگز دور نہیں کر سکتی قطعی طور پر خالص بریلویانہ تلبیس کاری اور دھاندلی بازی ہے کیونکہ اولا یہ بتلایا جا چکا ہے کہ مشہور حنفی امام محمد حلال جانوروں کا پیشاب پاک وطاہر بتلاتے ہیں جس کا مطلب حنفی اصول سے یہ ہے کہ حنفی مذہب میں حلال جانوروں کا پیشاب طاہر ہے ثانیا جس حنفی مذہب کی تقلید پر فرقہ بریلویہ نازاں وفرحاں ہے اس کے بہت بڑے وکیل اور ترجمان علامہ عینی نے شرح ہدایہ یعنی بنایہ میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ نجاست دور کرنے والی چیز کے غیر نجس اور طاہر ہونے کی قید لگانی لغو ولا یعنی بات ہے کیونکہ حنفی مذہب میں مستعمل پانی کو نجاست دور کرنے والا کہا گیا ہے مگر اسے امام ابو حنیفہ نے اپنے ایک قول میں نجس غلیظ اور دوسرے میں نجس خفیف کہا ہے پھر نجاست دور کرنے والی چیز کے لئے غیر نجس و طاہر ہونے کی قید لگانی محض لا یعنی بات ہے (بنایہ شرح ہدایہ ج ۱ ص ۴۳۶ - ۴۳۷) حافظ ابن حزم نے کہا کہ امام ابو حنیفہ سے نصاً وصراحتہً مروی ہے کہ مستعمل پانی نجس ہے یہی وجہ ہے کہ امام ابو حنیفہ وابو یوسف نے کہا کہ اگر مستعمل پانی کنویں میں حتی کہ سات کنویں بلکہ بیس کنویں میں پڑ گیا تو سارے کنویں کا پانی نجس وناپاک ہو گیا (المحلی لابن حزم ۱ / ۱۸۵ - ۱۸۶) اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ فرقہ بریلویہ کے مفتی مذکور کی یہ بات محض تلبیس کاری ہے کیونکہ اولا حنفی مذہب میں مستعمل پانی کو نجاست دور کرنے والا بتلایا گیا ہے - حالانکہ امام ابو حنیفہ کا ایک قول یہ ہے کہ مستعمل پانی نجاست غلیظ ہے اور امام ابو حنیفہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ مستعمل پانی نجاست خفیفہ ہے (عام کتب احناف) دریں صورت جب غلیظ یا خفیف نجاست والا مستعمل پانی حنفی مذہب میں نجاست دور کرنے والا ہے تو بریلوی مفتی جلال الدین کا یہ کہنا کہ "جو چیز نجاست ہے وہ نجاست ہرگز نہیں دور کر سکتی" سراسر بریلوی دھاندلی بازی وتلبیس کاری، وکذب بیانی ودروغ بافی ہے۔ ثانیا

حلال جانوروں کے پیشاب کی بابت بریلوی مفتی جلال الدین نے در مختار کے جس مقام کے حوالہ سے یہ بات کہی ہے اس میں یہ صراحت ہے کہ :۔

"وَبَوْلُ مَاکُوْلُ اللَّحْمِ نَجْسٌ نَجَاسَۃٌ خَفِیْفَۃٌ وَطَھْرۃٌ مُحَمَّدٌ" یعنی حلال جانوروں کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے ۔ اور امام محمد نے اسے مطلقا پاک وطاہر قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو در مختار مع رد المختار ج ۱ ص ۱۴۰) یہ بتلایا جا چکا ہے کہ کتب فقہ حنفی میں صراحت ہے کہ امام محمد اور ان کے ساتھیوں نے کہا کہ ہمارا دیا ہوا ہر فتوی خود امام ابو حنیفہ کا بیان کردہ فتوی ہے خواہ بظاہر فتوی امام ہمارے فتوی سے مختلف ہو ۔

ناظرین کرام ملاحظہ کر رہے ہیں کہ حنفی مذہب میں حلال جانوروں کے پیشاب کا نجس یا طاہر ہونا بذات خود اختلافی مسئلہ ہے اسے فقہ حنفی کے رکن رکین امام محمد مطلقا طاہر وپاک کہتے ہیں اور ان کے علاوہ بعض حنفی فقہاء اسے صرف خفیف نجس کہتے ہیں اور جب یہ معاملہ ہے تو بریلوی مفتی کی اس معاملہ میں تلبیس کاری بہت واضح ہے کہ حنفی مذہب کے اختلافی مسئلہ کو موصوف نے مطلقا غیر اختلافی ظاہر کیا اور "نجس خفیف "کو" نجس خفیف "کہنے کے بجائے مطلقا نجاست کہا حالانکہ نجاست خفیفہ اور نجاست غلیظہ میں حنفی مذہب کے یہاں بہت زیادہ فرق ہے اس تفصیل سے بریلوی مفتی کی دھاندلی بازی بہت زیادہ ظاہر ہوتی ہے ثالثا حنفی مذہب میں حلال جانوروں کا پیشاب خواہ پاک وطاہر ہو خواہ نجس خفیف ہو مگر مستعمل پانی کا نجاست دور کرنے والا مسئلہ حنفی مذہب کا تسلیم شدہ ہے اور مستعمل پانی امام ابو حنیفہ کے ایک قول کے مطابق نجس غلیظ اور دوسرے قول کے مطابق نجس خفیف ہے دریں صورت یہ دونوں چیزیں حنفی مذہب میں اس معاملہ میں ایک طرح سے مساوی ہیں کہ دونوں حنفی مذہب میں مختلف فیہ ہیں پھر بریلوی مفتی اب کیا فرماتے ہیں ؟ حنفی مذہب کے ان دونوں متعارض فتاوی کے بالمقابل ایک حنفی فتوی یہ بھی ہے کہ مستعمل پانی طاہر ہے (عام کتب حنفیہ) مگر اس سے ہمارے استدلال پر کوئی فرق نہیں پڑتا جس در مختار کے حوالہ سے مسئلہ مذکورہ حقیقتہ الفقہ میں منقول ہے وہ حنفی مذہب کی مشہور کتاب تنویر الابصار کی شرح ہے اور تنویر الابصار میں یہ صراحت موجود ہے کہ :۔

" یَجُوْزُ رَفْعُ نَجَاسَۃٍ حَقِیْقِیَّۃٍ عَنْ مَحَلِّھَا بِمَاءٍ وَلَوْ مُسْتَعْمَلاً وَبِکُلِّ مَائِعٍ طَاھِرٍ قَالِعٍ کَخَلٍّ وَمَاءِ وَرْدٍ" یعنی "مستعمل پانی اور ازالہ کرنے والا ہر طاہر سیال مادہ حقیقی نجاست دور کرتا ہے مثلا

سرکہ اور گلاب"

تنویر الابصار والی یہ بات معنوی طور پر حنفی مذہب کی معتبر ترین کتاب ہدایہ مع فتح القدیر مطبوع نول کشور لکھنؤ ج ۱ ص ۷۶ - ۷۷ وہدایہ مع بنایہ مطبوع نول کشور لکھنؤ ج ۱ ص ۴۳۶ - ۴۳۷ اور عام کتب حنفیہ میں موجود ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ کتب احناف اس بات پر متفق ہیں کہ مستعمل پانی نجاست دور کرنے والا ہے ۔ اور یہ معلوم ہے کہ مستعمل پانی امام ابو حنیفہ کے ایک قول کے مطابق نجس غلیظ اور دوسرے کے مطابق خفیف ہے اور جس مستعمل پانی کی بابت نجس غلیظ و نجس خفیف دونوں ہونے کا قول امام ابو حنیفہ سے مروی ہے وہ جب حنفی مذہب میں حقیقی نجاست دور کرنے والا ہے تو حلال جانوروں کا پیشاب امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف نجس خفیف ہے نجس غلیظ نہیں بلکہ حقیقتہ الفقہ کے اس زیر نظر مسئلہ یعنی مسئلہ نمبر ۱۷۲ سے تھوڑا ہی پہلے مصنف حقیقتہ الفقہ نے در مختار ج ۱ ص ۱۰۶ وہدایہ ج ۱ ص ۱۱۸ - ۱۱۹ وشرح وقایہ ج ۱ ص ۵۱ ومنیہ ص ۴۸ کے حوالہ سے مسئلہ نمبر ۱۷۰ کے تحت لکھا کہ حنفی مذہب میں امام محمد کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے پھر مصنف حقیقتہ الفقہ نے مسئلہ ۱۷۱ کے تحت بحوالہ در مختار ج ۱ ص ۱۰۶ وہدایہ ج ۱ ص ۱۱۹ وشرح وقایہ ج ۱ ص ۵۱ لکھا کہ حنفی مذہب میں امام محمد کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب پینا بلا عذر جائز ہے" پھر مصنف حقیقتہ الفقہ نے مسئلہ ۱۷۴ کے تحت بحوالہ ہدایہ ج ۱ ص ۱۰۶ لکھا کہ حنفی مذہب میں امام محمد کے نزدیک بکری کا پیشاب پاک ہے پھر مسئلہ نمبر ۱۷۵ کے تحت بحوالہ در مختار ۱ / ۱۵۳ وعالم گیری ۱ / ۳۱ وہدایہ ۱ / ۱۱۷ و بہشتی زیور ۲ / ۱۴ لکھا کہ حنفی مذہب میں چمگادڑ کا پیشاب پاک ہے پھر مصنف حقیقتہ الفقہ نے مسئلہ نمبر ۱۷۶ کے تحت بحوالہ در مختار ۱ / ۱۵۳ لکھا کہ حنفی مذہب میں چوہے کا پیشاب پاک ہے (حالانکہ چوہا حنفی مذہب میں حلال جانور نہیں) پھر مسئلہ نمبر ۱۸۷ کے تحت بحوالہ در مختار ۱ / ۱۵۳ وعالم گیری ۱ / ۳۱ وہدایہ ۱ / ۱۱۷ و بہشتی زیور ۱ / ۱۴ لکھا کہ چمگادڑ کا پائخانہ پاک ہے اور مسئلہ نمبر ۱۹۲ کے تحت لکھا کہ فرج کی رطوبت حنفی مذہب میں بالاتفاق پاک ہے اس طرح تھوک اور رینٹ بھی (در مختار ۱ / ۸۳ - ۱۵۱ وہدایہ ۱ / ۲۴۱) بریلوی مفتی جلال الدین نے حقیقتہ الفقہ کے بیان کردہ ان مسائل حنفیہ پر کوئی نکیر نہیں کی بلکہ بذریعہ سکوت ان کی تصدیق اور توثیق کی اور جب یہ معاملہ ہے تو امام ابو حنیفہؒ کے اصول سے

حلال جانوروں کا پیشاب مستعمل پانی کے بالمقابل بدرجہ اولی نجاست زائل کرنے والا ہونا چاہیے جس کا حاصل یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے اصول سے لازم آتا ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب نجاست دور کرنے والا ہے ۔ اور عام کتب حنفیہ میں جو یہ کہا گیا ہے کہ طاہر سیال چیز سے ازالہ نجاست کرنا جائز ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ غیر طاہر نجس سیال چیز سے ازالہ نجاست ناجائز ہے جیساکہ حنفی امام عینی کی شرح ہدایہ سے ہم بتلا آئے ہیں کہ ازالہ نجاست کرنے والی چیز کا طاہر ہونا ضروری نہیں کیونکہ مستعمل پانی اگر چہ حنفی مذہب میں ناپاک ونجس ہے پھر بھی اس سے ازالہ نجاست جائز ہے لطف کی بات یہ ہے حقیقتہ الفقہ کے محولہ نسخہ در مختار میں صراحت ہے کہ اگر یہ نہ معلوم ہو کہ کپڑا وبدن وخوردنی چیز میں کہاں نجاست لگی ہے تو جس چیز میں نجاست لگی ہے اس کی کسی بھی جگہ کو دھو لینے سے نجاست زائل ہو جاتی ہے (در مختار اردو ترجمہ وشرح غایۃ الاوطار ۱ / ۱۵) ہدایہ کی شرح بنایہ از عینی میں صراحت ہے کہ :۔

"وَفِي الذَّخِيْرَةِ رَوَى الْحَسَنُ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ لَوْ غَسَلَ الدَّمَ مِنَ الثَّوْبِ بِدُهْنٍ اَوْ سَمَنٍ اَوْ زَيْتٍ حَتّٰى اَذْهَبَ اَثَرَهٗ جَازَ وَمِثْلُهٗ رِوَايَةُ بِشْرٍ عَنْهُ فِي اللَّبَنِ وَفِيْ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ اِخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ فِيْهِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ لَا يُطَهِّرُ ذَكَرَهُ السَّرْخَسِيُّ وَفِي الْمُحِيْطِ فِي اللَّبَنِ رِوَايَتَانِ " یعنی" کتاب الذخیرہ" میں امام حسن بن زیاد نے امام ابو یوسف سے روایت کی ہے کہ اگر کپڑے میں لگے ہوئے خون کو تیل یا گھی یا روغن زیتون سے دھویا گیا اور خون کا اثر ختم ہو گیا تو جائز ہے نیز اسی طرح کی بات امام ابو یوسف سے امام بشر بن ولید نے دودھ سے بھی نجاست دور ہونے کے جائز ہونے کی نقل کی ہے اور حلال جانوروں کے پیشاب سے نجاست دور ہونے کے مسئلہ میں حنفی مشائخ (علماء وفقہاء وائمہ) کے درمیان اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے یعنی بدعویٰ مصنف مذکور کہ حلال جانوروں کے پیشاب سے نجاست دور کرنی جائز نہیں اس کا ذکر سرخسی نے کیا ہے اور محیط میں دودھ سے نجاست دور کرنے کے جائز ہونے کے بارے میں دو روایتیں منقول ہیں (بنایہ شرح ہدایہ ۱ / ۳۴۷)

اس حنفی عبارت کا حاصل بھی یہ ہے کہ حنفی مذہب میں حلال جانوروں کے دودھ اور پیشاب سے نجاست دور کرنے اور زائل کرنے کے جائز ہونے میں دو مختلف اقوال ہیں ۔ کتاب مذکور کے مصنف نے اگرچہ دعوی کیا ہے کہ حنفی مذہب کی ان دونوں مختلف باتوں میں سے صحیح

یہ ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب سے نجاست دور کرنا جائز نہیں ہے مگر اعتراف پھر بھی یہ کیا گیا ہے کہ حنفی مذہب کا ایک فتویٰ بہر حال یہ ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب سے نجاست دور کرنی جائز ہے۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ جواز والا فتویٰ دینے والے حنفی فقہاء وائمہ اپنے دیئے ہوئے اسی فتویٰ کو صحیح مانتے ہیں بس یہی بات حقیقتہ الفقہ میں کتب حنفیہ کے حوالہ سے مرقوم ہے یہ بھی حنفی مذہب کا عجیب فتویٰ ہے کہ کھائی جانے والی روٹی یا اس قسم کی کسی بھی خوردنی چیز اور کپڑے وغیرہ کے کسی حصہ پر نجاست لگ جائے مگر یہ نہ معلوم ہو کہ نجاست کس جگہ لگی ہے تو کہیں بھی اس کے کسی حصہ کو دھو لینے سے نجاست دور ہو جائے گی۔ اس حنفی مسئلہ کا ذکر بھی حقیقتہ الفقہ میں ہے مگر بریلوی مفتی نے حقیقتہ الفقہ کی اس بات پر کسی قسم کی کوئی لب کشائی نہیں کی۔

نیز حقیقتہ الفقہ میں مرقوم ہے کہ حنفی مذہب میں نشہ آور نبیذ سے بھی وضو جائز ہے مگر بریلوی مفتی اس پر بھی حسب عادت خاموش ہیں حالانکہ "كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ" والی حدیث نبوی کے مطابق نشہ آور نبیذ شراب ہے اور باعتراف حنفی مذہب شراب نجس ہے دریں صورت جب شراب جیسی نجس چیز سے فرقہ بریلویہ کے حنفی مذہب میں وضو جائز ہے تو حلال جانوروں کے پیشاب سے ازالہ نجاست کا جائز ہونا حنفی مذہب میں کیونکر مستبعد ہے؟

بریلوی مفتی نے مسئلہ نمبر ۱۰ کے تحت دعویٰ کیا ہے کہ بہت سارے بدعت پرست فرقے بشمول فرقہ دیوبندیہ ومودودیہ (اسلامی جماعت) فروع میں حنفی ہیں۔ کیا بریلوی مفتی نے اپنی اس بات پر غور کیا کہ کہیں وہ خود بھی بدعت پرست ہونے کے باوصف فروع میں حنفی المذہب ہونے کا مدعی ہونے کے باوجود (حنفی مذہب) کی طرف اپنے کو منسوب کرنے کے دعویٰ میں جھوٹا ہو؟ کیونکہ یہ تفصیل عن قریب آنے والی ہے کہ فرقہ بریلویہ نے حنفی مذہب کے مسائل سے بکثرت اختلاف وانحراف کیا ہے۔ در مختار کے ترجمہ غایۃ الاوطار میں کہا:۔

"وَمَا قِيلَ أَنَّ اللَّبَنَ وَبَوْلَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ مُزِيلٌ فَخِلَافُ الْمُخْتَارِ" یعنی ہمارے حنفی مذہب میں جو یہ مسئلہ بتلایا گیا ہے کہ پیشاب اور دودھ حلال جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے وہ حنفی مذہب کے فتویٰ مختار کے خلاف ہے" (غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار ۱ / ۱۵۰ نیز ملاحظہ ہو اصل در مختار ۱ / ۱۴۲)

در مختار کی اس صریح عبارت کا نہایت واضح مطلب یہ ہے کہ حنفی مذہب میں ایک مسئلہ یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ پیشاب اور دودھ حلال جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ حنفی کتاب در مختار میں حنفی مذہب کا جو مسئلہ در مختار کی عبارت مذکور میں منقول ہے اسی مسئلہ کو حنفی مذہب کا ایک مسئلہ قرار دیا گیا ہے۔

در مختار کی اس عبارت کا یہ مطلب اگر چہ بہت واضح ہے کہ حنفی مذہب کا ایک مسئلہ یہ بھی کتب مذہب حنفی میں بتلایا گیا ہے کہ دودھ اور پیشاب حلال جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے پھر بھی در مختار کے شارح مصنف رد المحتار نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ :۔

" وَلَمْ يَقُلْ تُطَهِّرُ لِمَا عَلِمْتَ مِنْ اَنَّ بَوْلَ الْمَاكُوْلِ لَا يُطَهِّرُ اِتِّفَاقًا وَاِنَّمَا الْخِلَافُ فِي اِزَالَتِهِ لِنَجَاسَةِ الْكَائِنَةِ " یعنی مصنف در مختار نے حلال جانوروں کے دودھ اور پیشاب کو " مطہر " (پاک کنندہ) کہنے کے بجائے " مزیل " (نجاست دور کرنے والا) صرف اس لئے کہا کہ تم کو یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب نجاست کا صرف دور کرنے والا ہے طاہر وپاک کرنے والا نہیں ہے اس لئے اس مسئلہ میں حنفی مذہب متفق اللسان ہے اور حنفی مذہب میں اختلاف صرف اس مسئلہ میں ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب نجاست دور کرنے والا ہے یا نہیں " (رد المحتار مع در المختار ۱ / ۲۰۵-۲۰۶) معلوم نہیں کہ مصنف رد المحتار نے یہاں حلال جانوروں کے صرف پیشاب کا ذکر ہی کیوں کیا اور دودھ کا ذکر چھوڑ دیا جبکہ جس عبارت در مختار کی مصنف رد المحتار شرح کر رہے ہیں اس میں صاف طور پر دودھ کا ذکر بھی ہے زیر نظر عبارت در مختار کی تشریح کرنے والے مصنف رد المحتار کی مندرجہ بالا عبارت کا بھی واضح مفاد یہ ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب کو نجاست کا دور کرنے والا قرار دینے میں حنفی مذہب کے ایک سے زیادہ اختلافی مسائل واقوال ہیں یعنی کہ حنفی مذہب کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب اور دودھ نجاست دور کرنے والا ہے اور اس مسئلہ سے مختلف بھی بعض مسائل اس معاملہ میں حنفی مذہب میں ہیں۔ ظاہر ہے کہ مصنف حقیقتہ الفقہ نے یہاں حنفی مذہب والے اسی مسئلہ کا ذکر کیا ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب اور دودھ نجاست دور کرنے والا ہے۔

مصنف رد المحتار نے اپنی اس عبارت میں جو یہ کہا کہ تم جان چکے ہو کہ حلال جانوروں کا پیشاب بالاتفاق نجاست کا طاہر کنندہ نہیں ہے اختلاف صرف اس میں ہے کہ حلال جانوروں کا

پیشاب ازالۂ نجاست کرنے والا ہے یا نہیں تو موصوف مصنف رد المحتار قارئین رد المحتار کو اپنی یہ بات اپنی اس عبارت سے صرف چھ سات سطروں کے پہلے اس طرح بتلا چکے ہیں کہ :۔
" فَبَوْلُ مَا یُؤکَلُ لَا یُطَهِّرُ مَحَلَّ النَّجَاسَةِ اِتِّفَاقاً وَلَا یُزِیْلُ حُکْمَ الْغَلِیْظِ فِی الْمُخْتَارِ الخ " یعنی حلال جانوروں کا پیشاب محل نجاست کو بالاتفاق طاہر نہیں کرتا اور مذہب مختار کے مطابق یہ پیشاب غلیظ کو دور بھی نہیں کرتا الخ (رد المحتار ۱ / ۳۵) عبارت در مختار کے شارح کی اس بات کا حاصل بھی یہ ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب اگرچہ حنفی مذہب میں بالاتفاق نجاست کا طاہر کنندہ نہیں مگر حلال جانوروں کے پیشاب کے ازالہ نجاست کرنے میں اتفاق نہیں بلکہ اختلاف ہے اگرچہ ازالہ نجاست والے اختلافی مسئلہ میں ازالہ نجاست والا قول قول مختار کے خلاف ہے ۔

اب ہم کہتے ہیں کہ ازالہ نجاست والے جس حنفی مسئلہ کو مصنف رد المحتار اور مصنف در المختار حنفی مذہب کے " قول مختار " کے خلاف قرار دے رہے ہیں مگر تسلیم بہر حال یہ کر رہے ہیں کہ حنفی مذہب کا ایک فتوی ومسئلہ یہی ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب نجاست دور کرنے والا ہے وہ حنفی مسئلہ وفتوی ہی در اصل اصول کے مطابق مختار مسئلہ وفتوی قرار پاتا ہے جیسا کہ تفصیل گذر چکی ہے اور معاملہ خواہ کچھ ہو جب حنفی مذہب کا ایک فتوی ومسئلہ یہ ہے کہ حلال جانور کا پیشاب اور دودھ نجاست دور کرنے والا ہے تو اسے حنفی فتوی ومسئلہ کہہ کر نقل کر دینے سے سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کی حقیقت بیانی مجروح ومتاثر نہیں ہو سکتی کیونکہ حنفی مذہب کے اکثر وبیشتر فتاوی ومسائل کا یہی حال ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک سے زیادہ متعدد اقوال ہیں کوئی حنفی فقیہ ان میں سے کسی کو " قول مختار " قرار دیتا ہے تو دوسرا حنفی فقیہ اسے غیر مختار بتلاتا ہے اور زیر بحث مسئلہ بہر حال حنفی اصول سے اسی تفصیل کے ساتھ " مذہب مختار وقول مختار " قرار پاتا ہے جس طرح حقیقتہ الفقہ میں منقول ہے لہذا اس معاملہ میں مصنف حقیقتہ الفقہ کو مطعون کرنا قطعا لغو طرازی وبے راہ روی ہے جب حلال وحرام جانوروں میں تفریق کے بغیر حنفی مذہب کا کہنا ہے کہ زندہ ومردہ ہر طرح کے جانوروں کے ساتھ فرج میں وطی کرنے والے مرد پر وضو تک واجب نہیں ہوتا چہ جائیکہ غسل واجب ہو حتی کہ حنفی مذہب کے ایک قول کے مطابق عضو خاص کا دھونا بھی ضروری نہیں اور یہ محض اس لئے کہ بریلوی

فرقہ کے حنفی مذہب میں فرج کی رطوبت پاک ہے تو حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہونے سے فرقہ بریلویہ کو کیوں انکار ہے ؟ اور وہ اسے نجاست دور کرنے والا کیوں نہیں مانتا ؟ حاصل یہ کہ دودھ اور حلال جانوروں کے پیشاب کو نجاست کا دور کنندہ نہ ماننے والے حنفی فقہاء اپنے اصول سے خروج وانحراف کے شکار ہوئے ہیں اور انہیں حنفی فقہاء کی بات حنفی اصول کے مطابق ہے جو حلال جانوروں کے پیشاب کو نجاست دور کرنے والا مانتے ہیں اس تفصیل کے باوجود بھی اگر بریلوی مفتیوں اور خواص وعوام کو تسکین وتسلی وتشفی نہ ہو تو حیرت کی بات ہے ۔

حقیقۃ الفقہ کے پانچویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے پانچویں نمبر کے تحت کہا ہے کہ :۔

" حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۸ پر فتاوی عالم گیری کے حوالہ سے ہے کہ پائخانہ یا لید لگ کر خشک ہوگئی تو رگڑنے سے پاک ہے ------------- عالم گیری میں یہ مسئلہ صرف چمڑے کے موزہ کے لئے بیان کیا گیا ہے اس کی اصل عبارت یہ ہے الی ان قال ۔ "لہذا غیر مقلدوں کا اسے مطلقا لکھنا کہ ہر چیز میں پائخانہ یا لید لگے تو یہی حکم ہے یہ بھی ان کا فریب ہے " (غیر مقلدوں کا فریب ص ۶۷) ہم کہتے ہیں کہ بات صرف اتنی ہے کہ اس بدعت شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ کے اصل مسودہ سے کتابت کرنے والے کی کتابتی غلطی سے لفظ پائخانہ سے پہلے دو لفظ "چرمی موزہ پر" چھوٹ گئے ہیں جیسا کہ کاتبوں سے اکثر ہوا کرتا ہے اور کتابت شدہ کاپیوں کی پروف ریڈنگ کرنے والے کو کاتب کی اس غلطی پر تنبہ نہیں ہو سکا اور کتاب یوں ہی چھپ گئی اس طرح کی فروگذاشت سرزد ہونے پر مصنف حقیقۃ الفقہ ومصحح حقیقۃ الفقہ کی طرف سے یہ گزارش والتماس کردی گئی تھی کہ ہم کو اس طرح کی فروگذاشت پر مطلع کر دیا جائے تو اصلاح کر دی جائے گی مگر اس کتاب حقیقۃ الفقہ کو دیکھ کر حواس باختہ ہو جانے والے فرقہ بریلویہ کو اس کا رد لکھنے اور لکھانے کا تو شوق ہوا لیکن اس کی کتابت والی اس غلطی کی طرف توجہ دلا کر اصلاح کرنے کا کوئی خیال نہ آیا اور نہ اس طرح کی غلطی پر مواخذہ

کرنے سے چشم پوشی ہی سے کام لیا گیا جبکہ مواخذہ سے چشم پوشی اور اصلاح کی طرف توجہ دہانی کی درخواست سلفی مصنف ومصحح کی طرف سے کر دی گئی ہے اس لئے کتابت والی اس غلطی کی اصلاح کرانے کی طرف توجہ نہ دلانے کے سبب فرقہ بریلویہ بھی مجرم ہے بلکہ اس کا جرم بڑھا ہوا ہے کہ ناقدانہ نظر ڈالنے کے باوجود اسے اس ضروری سنجیدہ بات کی فکر نہ ہوئی لیکن لغو طرازی جو فرقہ بریلویہ کا خاصہ ہے خوب دکھلائی گئی کتابت کی اس غلطی پر فرقہ بریلویہ کا یہ واویلا اور حقیقتہ الفقہ کی سینکڑوں حقیقت بیانیوں کے بالمقابل لب کشائی سے بالکلیہ عاجز وقاصر رہنے اور حواس باختگی میں اول فول بکنے پر بریلوی مفتی کی یہ حالت زار عجائب روزگار میں سے ہے۔

آخر فرقہ بریلویہ یہ کیوں نہیں بتلاتا کہ اس نے اپنی زیر نظر کتاب میں نمبر ۴ کے تحت حقیقتہ الفقہ کی عبارت میں سے "اور دودھ" کا لفظ کیوں نہیں نقل کیا ؟ بس اس سوال کے بریلوی جواب میں اس مسئلہ کا حل مضمر ہے ؟

حقیقتہ الفقہ کے چھٹے مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقتہ الفقہ ص ۲۰۲ پر بحوالہ در مختار ہے کہ سور (خنزیر) نجس العین نہیں " ۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا افتراء وبہتان اور حنفی مذہب سے عوام کو بھڑکا کر غیر مقلد وہابی بنانے کے لئے کھلا ہوا فریب ہے ، یہ مسئلہ در مختار میں ہرگز نہیں بلکہ فقہ حنفی کی ہر کتاب میں یہ ہے کہ سور نجس العین ہے ۔ (غیر مقلدوں کا فریب ص ۶۷)

ہم کہتے ہیں کہ بدعت شکن اور تقلید شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کی تصریحات کے مطابق حنفی مذہب کا مسئلہ مذکورہ حنفی مذہب کی مشہور ومعروف معتبر ومقبول کتاب در مختار کے اردو ترجمہ غایۃ الاوطار میں منقول ومرقوم ہے ۔ اب ناظرین کرام بریلوی مفتی کی تلبیس وفریب کاری وتکذیب حقائق پر واقف ہونے کے لئے حقیقتہ الفقہ کے محولہ مقام یعنی غایہ

الاوطار اردو ترجمہ در مختار کتاب الصید ج ۴ ص ۲۷۱ مطبوع نول کشور لکھنؤ طبع چہارم ۱۹۰۰ء ج ۴ ص ۲۷۱ نیز مطبوع نول کشور لکھنؤ ماہ محرم ۱۲۹۳ھ مطابق فروری ۱۸۷۶ء ج ۴ ص ۲۷۱ سطر ۴ - ۵ میں مندرجہ ذیل تحریر ملاحظہ فرمائیں :۔

"وَالْخِنْزِيْرُ لَيْسَ بِنَجِسِ الْعَيْنِ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلٰى مَا فِي التَّجْرِيْدِ وَغَيْرِهِ فَتَأَمَّلْ" یعنی" امام ابو حنیفہ کے نزدیک خنزیر (سور و خوک) نجس العین نہیں ہے جیسا کہ ہماری معتبر کتاب تجرید وغیرہ میں لکھا ہوا ہے"

ناظرین کرام ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ کہ تقلید شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کی محولہ کتاب میں ۔نہایت صراحت اور وضاحت کے ساتھ یہ حنفی مسئلہ موجود ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں خنزیر (سور) نجس العین نہیں ہے۔ سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں حنفی مذہب کی محولہ کتاب میں مسئلہ مذکورہ حنفی مذہب کی نہایت معتبر کتاب تجرید وغیرہ کے حوالہ سے لکھا گیا ہے اور حنفی مذہب کی یہ کتاب یعنی تجرید مشہور حنفی امام محمد بن شجاع ثلجی مولود ۱۸۱ھ ومتوفی ۲۶۶ھ کی تصنیف ہے جو بیک واسطہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں۔ تجرید کے مصنف حنفی امام محمد بن شجاع ثلجی کی سیرت پر چودھویں صدی کے حنفی جھمی امام زاہد الکوثری ممدوح فرقہ بریلویہ نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ یہ حنفی مسئلہ در مختار کے اصل عربی نسخہ مطبوع ہندی کتاب الصید ج ۴ ص ۵۵۱ میں نہایت واضح وصریح طور پر موجود ہے جس کا اردو ترجمہ معتبر ومعروف حنفی مترجمین نے غایہ الاوطار کے نام سے کیا ہے اور اردو داں طبقہ کے لئے سہل الحصول وسہل الفہم ہونے کے باعث اسی غایہ الاوطار اردو ترجمہ در مختار کے حوالہ سے یہ بات سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ حصہ اول ص ۱۵۴ میں مسئلہ نمبر ۲۴۹ کے تحت لکھی گئی ہے نیز حنفی مذہب کا مسئلہ مذکورہ در مختار سے پہلے لکھی جانے والی حنفی مذہب کی معتبر کتاب جامع الرموز از محمد شمس الدین قہستانی متوفی ۹۵۳ھ میں بھی صراحت کے ساتھ مرقوم ہے ۔ (ملاحظہ ہو جامع الرموز کتاب الصید مطبوع نول کشور لکھنؤ ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۷۴ء ج ۳ ص ۴۵۹ - ۴۶۰) نیز یہ حنفی مسئلہ در مختار کی مشہور شرح رد المحتار المعروف بہ فتاوی شامی ج ۵ ص

۲۹۸ میں موجود ہے اور ان محولہ کتابوں کے علاوہ بھی متعدد حنفی کتابوں میں یہ مسئلہ مذکور ہے۔

اس تفصیل سے ناظرین کرام پر واضح ہو گیا کہ مسئلہ مذکورہ میں سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کی تکذیب کرنے والا فرقہ بریلویہ بذات خود بہت بڑا کذاب وافتراء پرداز اور تکذیب حقائق کا عادی ہے۔

ناظرین کرام مذکورہ بالا تفصیل کو پیش نظر رکھتے ہوئے بریلوی مفتی کا یہ بیان ملاحظہ فرمائیں کہ سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں در مختار کے حوالہ سے لکھی گئی یہ بات غیر مقلدوں کا افتراء وبہتان اور حنفی عوام کو بھڑکا کر غیر مقلد بنانے کے لئے کھلا ہوا فریب ہے یہ مسئلہ در مختار میں ہر گز نہیں بلکہ فقہ حنفی کی ہر کتاب میں یہ ہے کہ سور نجس العین ہے۔ ہماری پیش کردہ تفصیل کو دیکھنے سے ناظرین کرام پر واضح ہو جائے گا کہ بریلوی مفتی نے بڑے پیمانے پر افتراء وبہتان وفریب کاری کی تحریک چلا رکھی ہے اور اپنی اس تحریک کو کامیاب بنانے کی خاطر بریلوی مفتی نے در مختار میں موجود عبارت کی موجودگی کا انکار کر کے اپنی ہر فقہی کتاب پر افتراء پردازی کر ڈالی کہ فقہ حنفی کی ہر کتاب میں یہ ہے کہ سور نجس العین ہے حالانکہ فقہ حنفی کی عام معتبر باتوں میں صراحت ہے کہ سور نجس العین نہیں ہے۔ اگر کسی حنفی کتاب میں سور کو نجس العین کہا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس مسئلہ میں عام مسائل کی طرح حنفی مذہب متضاد ومتعارض ومتناقض ومضطرب موقف اختیار کئے ہوئے ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے جس تلمیذ التلمیذ محمد بن شجاع ثلجی نے کہا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں خنزیر نجس العین نہیں ان کے نہایت ثقہ ومعتبر معاصر امام محمد بن اسماعیل بخاری صاحب الصحیح مولود ۱۹۴ھ ومتوفی ۲۵۶ھ نے اپنی کتاب جزؤ القراءۃ میں تجرید ودر مختار ورد مختار وجامع الرموز وغیرہ سے کہیں بڑی بات لکھ رکھی ہے یعنی کہ "حنفی مذہب میں خنزیر" لاباس بہ " ہے (جزؤ القراءۃ مطبوع علمی ص ۱۹) یہ معلوم ہے کہ امام بخاری حنفی امام محمد بن شجاع ثلجی سے کہیں زیادہ زیادہ ثقہ ومعتبر ہیں جن کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حنفی مذہب میں خنزیر بھی کتے کی طرح پاک وطاہر ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کچھ اور ہے۔ دریں صورت فرقہ بریلویہ خصوصا اس کے مفتی مذکور کیا فرماتے ہیں ؟

حقیقۃ الفقہ کے ساتویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی جلال الدین نے کہا :۔

"حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۳ پر منیہ المصلی کے حوالہ سے کہا ہے کہ سور کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے"۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے اس لئے کہ منیہ المصلی میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں بلکہ اس کے ص ۶۶ پر یہ ہے کہ سور اور آدمی کے علاوہ ہر چیز کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اصل عبارت یہ ہے "کُلُّ اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ جَازَتِ الصَّلٰوۃُ فِیْهِ اِلَّا جِلْدَ الْخِنْزِیْرِ وَالْاٰدَمِیِّ" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۷-۶۸)

ہم کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا مسئلہ بدعت شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ میں مسئلہ نمبر ۲۶۵ کے تحت منقول ہے اس سلفی کتاب میں یہ حنفی مسئلہ منیہ المصلی کے اردو ترجمہ صلوۃ الرحمان مطبوع مصطفائی لاہور ۱۸۶۵ء کے ص ۴۷ سے منقول ہے اور حقیقۃ الفقہ کے محولہ مقام پر اسی طرح کا حنفی مسئلہ لکھا ہوا ہے لیکن ہم ناظرین کرام کے اطمینان کے لئے منیہ المصلی اور اس کی شرح صغیری کی اصل عبارت یہاں نقل کر رہے ہیں ملاحظہ ہو :۔

"قَالَ یَعْقُوْبُ یَعْنِیْ اَبَا یُوْسُفَ لَوْ صَلّٰی فِیْ جِلْدِ خِنْزِیْرٍ مَدْبُوْغٍ جَازَ بِنَاءً عَلٰی اَنَّهٗ یَطْهُرُ بِالدِّبَاغِ عِنْدَهٗ فِیْ غَیْرِ ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ كَمَا تَقَدَّمَ" یعنی حنفی اماموں میں سے یعقوب ابو یوسف نے فرمایا کہ اگر آدمی نے خنزیر (سور) کے دباغت دیئے ہوئے چمڑے میں ملبوس ہو کر نماز پڑھی تو اس لئے جائز ہے کہ غیر ظاہر روایت میں ان کے یہاں دباغت سے خنزیر کا چمڑا پاک ہو جاتا ہے ، جیسا کہ یہ مسئلہ پہلے بھی گذر چکا ہے ۔ (منیہ المصلی مع شرح صغیری مطبوع محمدی لاہور ص ۱۹۵ ، سن ۱۳۰۳ھ)

مصنف منیہ المصلی اور اس کے شارح نے اپنی مذکورہ بالا عبارت میں جو یہ کہا کہ یہ بات پہلے گذر چکی ہے تو اپنی اس عبارت یعنی ص ۱۹۵ والی عبارت سے پہلے یہ بات مصنف منیہ المصلی و شارح منیہ المصلی نے اس طرح کہی ہے کہ :۔

"وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ فِیْ غَیْرِ ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ اَنَّهٗ اَیْ جِلْدَ الْخِنْزِیْرِ اَیْضًا یَطْهُرُ بِالدِّبَاغِ وَیَجُوْزُ بَیْعُهٗ وَالْاِنْتِفَاعُ بِهٖ وَالصَّلٰوۃُ فِیْهِ" یعنی غیر ظاہر الروایہ میں امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ

دباغت سے خنزیر (سور) کی کھال بھی پاک ہو جاتی ہے اور اس کی بیع وشرا وخرید وفروخت اور اسے اپنے کام میں لانا اور اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے (منیہ المصلی مع شرح صغیری ص ۱۴۵ نیز ملاحظہ ہو اصل منیہ المصلی مطبوع قیوی ۱۳۵۶ھ ص ۶۴ و ۹۰ ۔ ناظرین کرام منیہ المصلی کی یہ دونوں صریح اور واضح المعنی عبارتیں فرقہ بریلویہ کے پاس لے جا کر دکھائیں اور اس کا معنی ومطلب پوچھیں اور دریافت کریں کہ مصنف حقیقتہ الفقہ نے کون سی غلط بات کہہ دی کہ اس قدر بریلوی فرقہ نے اس کے خلاف واویلا مچا رکھا ہے ؟ ہم بتلا آئے ہیں کہ بتصریح فقہ حنفی امام ابو یوسف اور دوسرے حنفی لاموں کا بیان کردہ ہر فتوی امام ابو حنیفہ کا بھی بیان کردہ ہے ۔ حافظ ابن العربی متوفی ۵۴۳ھ نے لکھا ہے کہ " زعم بعض الغفلة أن جلد الخنزير يطهر بالدباغ وهو أبو يوسف " یعنی حنفی امام ابو یوسف کا کہنا ہے کہ دباغت دینے سے خنزیر کی کھال پاک ہو جاتی ہے ۔ (عارضہ الاحوذی شرح ترمذی کتاب اللباس ج ۷ ص ۲۳۵)

اس کے پہلے نمبر ۶ والے مسئلہ میں ہم بتلا چکے ہیں کہ حنفی مذہب میں خنزیر نجس العین نہیں بلکہ بتصریح امام بخاری حنفی مذہب میں خنزیر پاک ہے مگر اس کے خلاف فرقہ بریلویہ کی اسی معتبر کتاب منیہ المصلی اور اس کی شرح نیز متعدد کتب حنفیہ میں حنفی مذہب کا جو ایک قول یہ منقول ہے کہ "خنزیر" (سور) نجس عین ہے اس کی علت اور وجہ حنفی مذہب میں یہ بیان کی گئی ہے کہ چونکہ خنزیر نجس العین ہے اس لئے دباغت دینے سے اس کی کھال پاک وطاہر نہیں ہو سکتی ہے مگر حنفی مذہب میں عام مسائل کی طرح اس مسئلہ میں بھی ایک سے زیادہ اقوال موجود ہیں ایک یہ کہ دباغت سے خنزیر کی کھال پاک نہیں ہوتی دوسرا یہ کہ پاک ہو جاتی ہے تیسرا یہ کہ خنزیر کی کھال دباغت قبول ہی نہیں کرتی اس لئے پاک نہیں ہوتی حنفی کتابوں میں منقول ومرقوم اس تیسرے والے قول کا مقتضی یہ ہے کہ اگر خنزیر کی کھال دباغت قبول کرے تو پاک ہو جاتی ہے لیکن جب حنفی مذہب کے دوسرے والے قول میں صراحت ہے کہ خنزیر کی کھال دباغت دینے سے طاہر ہو جاتی ہے تو اس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ حنفی مذہب کی نظر میں خنزیر کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جاتی ہے ۔ نیز حنفی مذہب میں جو یہ صراحت ہے کہ :-

" كل اهاب دبغ فقد طهر الا جلد الخنزير والآدمي " " خنزیر اور آدمی کی ...

علاوہ جس کھال کی دباغت دے دی جائے وہ طاہر و پاک ہو جاتی ہے "

اس کا لازمی معنی یہ ہے کہ خنزیر اور آدمی کی کھال بھی دباغت قبول کر لیتی ہے ورنہ حنفی مذہب دباغت دی ہوئی کھالوں میں سے خنزیر اور آدمی کی کھالوں کو پاک ہو جانے والے قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ نہیں کرتا اور جب یہ معاملہ ہے تو حنفی اصول سے خنزیر کی دباغت دی ہوئی کھال کا پاک ہونا لازم آتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو منیہ المصلی اور اس کی شرح غنیۃ المستملی المعروف بالکبیری میں یہ صراحت نہ ہوتی کہ حنفی مذہب کے رکن رکین امام ابو یوسف نے کہا کہ خنزیر کی مدبوغ کھال طاہر ہے اس کے بنے ہوئے لباس میں ملبوس ہو کر نماز پڑھنی اور اسے دوسرے کاموں میں استعمال کرنا اور اس کی خرید و فروخت اور تجارت سب جائز ہے۔ نیز بریلوی مفتی کا نقل کیا ہوا یہ کلیہ بریلوی مذہب کی کتابوں میں بیان کردہ اس مسئلہ سے بھی باطل قرار پاتا ہے کہ :۔ " آدمی کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے " (حقیقۃ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۲۶۶ ص ۱۵۵ بحوالہ در مختار ج ۱ ص ۱۰۴ وہدایہ ج ۱ ص ۱۰۹ وشرح وقایہ ج ۱ ص ۴۷۔ بریلوی مفتی نے حقیقۃ الفقہ کی مذکورہ بالا حقیقت بیانی کے خلاف کسی لب کشائی کی جرأت نہیں کی جس کا مطلب لازمی طور پر یہ ہوا کہ حنفی مذہب کا بیان کردہ یہ کلیہ کہ "كُلُّ اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ اِلَّا جِلْدَ الْخِنْزِيْرِ وَالْاٰدَمِيِّ" خود حنفی مذہب کی اپنی تصریحات کے ذریعہ باطل ہے کیونکہ حنفی مذہب نے یہ صراحت کے ساتھ کہہ رکھا ہے کہ آدمی کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ نیز یہ بھی کہا کہ خنزیر کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

یہ بہت واضح بات ہے کہ حنفی مذہب کے اس مسئلہ کہ " خنزیر کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے " سے خنزیر کے نجس عین ہونے کی نفی حنفی مذہب میں لازم آتی ہے کیونکہ اپنے جس قول میں حنفی مذہب نے یہ کہا کہ خنزیر اس لئے نجس عین ہے کہ دباغت دینے سے اس کی کھال پاک نہیں ہوتی وہ حنفی قول اپنے دوسرے والے اس بیان سے باطل قرار پاتا ہے کہ خنزیر کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے یعنی کہ حنفی مذہب کی جس تعلیل پر خنزیر کو نجس العین کہا گیا ہے وہ تعلیل بذات خود اس بات کی دلیل ہے کہ حنفی مذہب میں خنزیر نجس العین نہیں ہے اس لئے حنفی مذہب میں خنزیر کی دباغت دی ہوئی کھال دوسرے قول کے مطابق پاک ہے۔

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ زیر نظر اس ایک ہی مسئلہ میں حنفی مذہب کے ایک سے

زیادہ اقوال وفتاوی ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ومتعارض ومضطرب ہیں جیساکہ خود امام ابو حنیفہ نے نہایت صراحت کے ساتھ فرمادیا ہے کہ :۔

" إِنِّي أَرَى الرَّأْيَ الْيَوْمَ فَأَتْرُكُهُ غَدًا وَأَرَى الرَّأْيَ غَدًا فَأَتْرُكُهُ بَعْدَ غَدٍ " یعنی میں اپنی رائے وقیاس سے آج ایک فتوی دیتا ہوں تو دوسرے دن اس فتوی کو چھوڑ کر اس سے مختلف دوسرے فتوی دینے لگتا ہوں پھر تیسرے دن سابقہ دونوں فتاوی کو چھوڑ کر ان دونوں مختلف فتاوی کے بالمقابل تیسرا فتوی دینے لگتا ہوں (ملاحظہ ہو اللمحات إلی ما فی انوار الباری من الظلمات ج ۱ ص ۴۹۰-۴۹۱ وج ۲ ص ۳۱۹-۳۲۰ بحوالہ تاریخ ابن معین ج ۲ ص ۶۰۷ وخطیب ج ۱۳ ص ۴۰۲) فرقہ بریلویہ کے ظہور پذیر ہونے سے بہت پہلے والے ائمہ احناف امام ابو حنیفہ کے اس طریق کو فضائل ومناقب ابی حنیفہ میں شمار کرتے رہے ہیں (اللمحات ج ۱ ص ۲۲۳-۲۲۵ ومناقب ابی حنیفہ للصیمری ص ۷۲ وعقود الجمان ص ۲۰۲ تا ۲۰۴)

امام بخاری نے اپنی کتاب جزؤ القراءۃ میں احناف کی طرف خنزیر کے غیر نجس العین ہونے اور اس کی مدبوغ کھال کے پاک ہونے سے کہیں زیادہ بھاری بات منسوب کی ہے جس کا ذکر ہم نے اسی کتاب میں کر رکھا ہے۔ یہ تو خیر امام بخاری کی بات ہے مصنف حقیقتہ الفقہ نے اس مسئلہ سے پہلے حنفی مذہب کا مسئلہ یہ بیان کیا ہے کہ :۔

" سور نمک سار (نمک کی کان اور ذخیرہ) میں گر کر نمک ہو جائے تو پاک ہے "
(حقیقتہ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۲۵۰ ص ۱۵۴ بحوالہ عالم گیری ج ۱ ص ۶۰) نیز یہ کہ :۔

" مسلمان دار الحرب میں حربی کو شراب وغیرہ کی بیع کریں تو جائز ہے " (حقیقتہ الفقہ حصہ اول ص ۱۷۱ مسئلہ نمبر ۵۳۱) دو حربی دار الحرب میں مسلمان ہونے کے بعد باہم شراب وخنزیر وغیرہ کی بیع کریں تو جائز ہے (حقیقتہ الفقہ حصہ اول ص ۱۷۱ مسئلہ نمبر ۵۳۲) سور کی مدبوغ کھال کی بیع جائز ہے (حقیقتہ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۲۵۱ بحوالہ منیہ المصلی ص ۴۷) سور وشراب کے بدلے غلام خرید لے تو بیچنا اور ہبہ کرنا جائز ہے (حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۵۳۳ حصہ اول ص ۱۷۱ بحوالہ ہدایہ ج ۳ ص ۹۴)

بریلوی مفتی نے حقیقتہ الفقہ میں مذکورہ پانچوں حنفی مسائل پر اسی طرح بات کرنے سے فرار اختیار کیا ۔ جس طرح سیکڑوں مسائل پر کچھ بولنے سے فرار اختیار کیا بریلوی مفتی نے

اسی طرح اگر پوری حقیقتہ الفقہ کی طرف بریلویانہ نظر اٹھانے سے فرار اختیار کیا ہوتا جس طرح پچھتر سالوں سے ان کے فرقہ نے کر رکھا تھا تو یہی سکوت ان کے لئے بہتر رہتا۔

فرقہ بریلویہ حقیقتہ الفقہ میں منقول اس حنفی مسئلہ پر بھی توجہ دے :۔

" مسلمان نے ذمی کو شراب وسور (خنزیر) فروخت کرنے کے لئے وکیل بنایا تو جائز ہے " (حقیقتہ الفقہ حصہ اول ص ١٧١ مسئلہ نمبر ٥٢٧ بحوالہ در مختار ج ٣ ص ٨٥ و ٣٢٦ وعالمگیری ج ٢ ص ١٨٠ وکنز الدقائق ص ٢٣٩)

کیا اس کے باوجود بھی فرقہ بریلویہ حنفی مذہب کی طرف حقیقتہ الفقہ کی منسوب کردہ زیر نظر بات پر خفا ہی رہے گا ؟

حقیقتہ الفقہ کے آٹھویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

حقیقتہ الفقہ ص ٢٥ پر بحوالہ ہدایہ ہے کہ سور یا کتے کی پیٹھ پر غبار ہو تو تیمم جائز ہے ---------------- یہ بھی غیر مقلدین کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ مسئلہ ہر گز نہیں جھوٹوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے صاحب ہدایہ پر جھوٹا الزام لگایا ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ٦٨)

ہم کہتے ہیں کہ بریلوی مفتی کی مذکورہ بالا بات بھی فرقہ بریلویہ کے جملہ اکاذیب میں سے ایک بھاری اکذوبہ ہے کیونکہ حقیقتہ الفقہ میں مسئلہ مذکورہ حنفی مذہب کی مشہور ومعتبر کتاب ہدایہ سے منقول ہے یعنی کہ اس بدعت شکن سلفی کتاب میں فرقہ بریلویہ کے حنفی مذہب کا زیر نظر مسئلہ ہدایہ کے اردو ترجمہ عین الہدایہ از جسٹس سید امیر علی مرحوم متوفی ١٣٣٧ھ مطبوع نول کشور لکھنؤ بار اول ١٨٩٦ء کے ص ١٤٧ ج ١ میں مرقوم ہے اور ہر شخص حقیقتہ الفقہ کی محولہ کتاب کے محولہ مقام پر دیکھ کر اطمینان کر سکتا ہے کہ سلفی کتاب والا حوالہ وبیان مطابق اصل اور صحیح ہے۔ عین الہدایہ کے تازہ ترین ایڈیشن جنوری ١٩٩٢ء مکتبہ ترجمان اردو بازار لاہور کِتَابُ الطَّہَارَاتِ بَابُ التَّیَمُّمِ ج ١ ص ١٨٢ سطر ٦ و ٧ میں یہ صراحت موجود ہے کہ

"اسی طرح اگر کتے اور سور کی پیٹھ پر تیمم کیا غبار سے جس کے بال خشک ہیں تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اگر اجنبی عورت (نامحرم خاتون) کے غبار آلود چہرہ پر ہاتھ مارا تو تیمم جائز ہے"

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ حقیقتہ الفقہ کی محولہ کتاب کی مذکورہ بالا عبارت سے حقیقتہ الفقہ کی تصدیق اور فرقہ بریلویہ کی بھرپور تکذیب ہو رہی ہے اور روز روشن کی طرح واضح ہو رہا ہے کہ فرقہ بریلویہ بہت بڑا کذاب اور تکذیب حقائق کا عادی ہے۔ ناظرین کرام غور فرمائیں کہ ایک طرف حنفی مذہب میں کتے اور سور کی پیٹھ پر لگے ہوئے غبار سے تیمم کرنا جائز قرار دیا گیا ہے اور دوسری طرف نامحرم اجنبیہ عورت کے غبار آلود چہرہ پر دونوں ہاتھوں کو مار کر تیمم کرنا کتنا بڑا گناہ ہے؟ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ حصول طہارت کے لئے اتنے بڑے بھاری گناہ وجرم عظیم کے ارتکاب کو حنفی مذہب میں جائز کہا گیا ہے؟ الحاصل ہماری پیش کردہ تفصیل سے فرقہ بریلویہ کی فریب کاری بہت زیادہ واضح ہو گئی۔

حقیقتہ الفقہ کے نویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا:۔

" حقیقتہ الفقہ کے ص ۲۴۷ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ عمامہ پر مسح جائز ہے" - یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلم کھلا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں اس طرح مسئلہ نہیں بلکہ اس کے ص ۴۴ پر یوں ہے " لَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ " "یعنی عمامہ پر مسح جائز نہیں" (غیر مقلدوں کا فریب ص ۶۸)

ہم کہتے ہیں کہ بریلوی مفتی کی مذکورہ بالا تحریر بھی موصوف کی سابقہ اور آئندہ آنے والی تلبیسات اور فریب کاریوں نیز تکذیب حقائق پر مشتمل ہے۔ ناظرین کرام بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کی حقیقت بیانی معلوم کرنے کے لئے اس کی محولہ حنفی کتاب یعنی ہدایہ کا اردو ترجمہ عین الہدایہ مطبوع نول کشور لکھنؤ ۱۸۹۶ء ج ۲ ص ۱۰ ملاحظہ فرمائیں حنفی مذہب کی کتاب مذکور عین الہدایہ کے تازہ ترین ایڈیشن میں مرقوم ہے کہ:۔

"اور عبد الرحمٰن بن عوف ؓ نے بلال سے وضو رسول ؐ دریافت کیا تو کہا کہ آپ ؐ اپنی

قضائے حاجت کے لئے جاتے پھر میں پانی لاتا پھر آپ وضو کرتے پھر عمامہ و موقین (موزوں پر پہنے جانے والے موزے) پر مسح کرتے تھے رواہ ابو داود اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بلال سے روایت کی کہ حضرت ﷺ موقین (موزوں پر پہنے جانے والے موزوں) اور خمار (اوڑھنی جو معنوی طور پر عمامہ کے قائم مقام ہے) پر مسح کرتے تھے رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ اور انس ؓ کی روایت ہے کہ آپ ؐ موقین اور خمار پر مسح کرتے رواہ البیہقی اور ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ؐ کو دیکھا کہ آپ موقین و خمار پر مسح کرتے تھے رَوَاہُ الطِّبْرَانِیُ فِی الْاُوْسَطِ (عین الہدایہ ج ۱ ص ۲۱۸ - ۲۱۹ سطر ۲۵ تا ۳۰ الی آخرہ) مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا اور اپنے ناصیہ (پیشانی) و عمامہ اور دونوں موزوں پر مسح کیا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُو دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالطَّحَاوِیُّ وَالدَّارُ قُطْنِیُ وَالْبَیْہَقِیُّ وَالطِّبْرَانِیُّ وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ مُتَطَوِّلًا وَمُخْتَصِرًا اور یہ حدیث بلا نزاع صحیح ہے (عین الہدایہ ج ۱ ص ۹ سطر ۲۱، ۲۲، ۲۳) پھر حدیث مغیرہ میں عمامہ پر مسح کرنا مروی ہے اور اس میں اختلاف ہے ایک جماعت سلف سے جواز منقول ہے اور فقہاء میں سے اوزاعی واحمد واسحاق وابو ثور و داود جواز کے قائل ہیں (عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۲ سطر ۳، ۴، ۵) اور اگر کہا جاوے کہ مسح عمامہ حدیث بلال و ثوبان میں وارد ہوا اور یہ بخاری و ابو داود وغیرہ کی اسانید صحیح سے مروی ہیں تو جواب یہ کہ بعض سر کا مسح کیا اور عمامہ پر ہاتھ پھیر لیا بتفسیر حدیث مغیرہ کہ ناصیہ و عمامہ پر مسح کیا اور یہ بطریق استحباب ہے اور خالی عمامہ پر اقتصار (اکتفاء) نہیں جائز ہے الخ (عین الہدایہ ج ۱ ص ۲۲۲ سطر ۲۵ تا ۲۸)

ناظرین کرام بدعت شکن و تقلید شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں حنفی مذہب کی محولہ معتبر کتاب عین الہدایہ میں مرقوم و منقول شدہ تحریروں میں یہ صراحت دیکھ رہے ہیں کہ کئی صحیح سندوں سے علی الاطلاق منقول ہے کہ آپ ؐ بوقت وضو مسح سر کے موقع پر صرف عمامہ کے اوپر مسح کرنے پر اکتفا کرتے تھے اور کئی دوسری صحیح سندوں سے یہ مروی ہے کہ آپ ؐ ناصیہ اور عمامہ دونوں پر مسح کرتے تھے اور دونوں طرح کی ان احادیث صحیحہ کا ماحصل یہ ہے کہ بوقت وضو عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے اور حنفی مذہب کی معتبر کتاب عین الہدایہ کی نقول سے مستفاد ہونے والی اسی بات کو مختصر الفاظ میں حقیقتہ الفقہ میں نقل کر دیا گیا ہے جو خود عین الہدایہ کی صراحت کے مطابق سلف کی ایک جماعت امام اوزاعی واحمد واسحاق وابو ثور و داود کا

مذہب ومسلک ہے ۔ دریں صورت بریلوی مفتی کا سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کے زیر نظر بیان پر مذکورہ تبصرہ بریلوی فریب وتلبیس کے علاوہ کچھ نہیں رہ جاتا ۔

احادیث صحیحہ سے بہر حال ثابت ہے کہ ہمارے رسول ﷺ عمامہ پر مسح کرتے تھے اور بریلوی مذہب جس حنفی مذہب کا مقلد اپنے کو کہتا ہے اس کی معتبر فقہی کتابوں میں اعتراف واقرار کیا گیا ہے کہ آپ عمامہ پر مسح کرتے تھے اور یہی نہیں آپ کی سنت وطریق پر عمل کرتے ہوئے آپ کے سب سے زیادہ صحبت یافتہ وافضل صحابی وخلیفہ راشد ابو بکر صدیق نیز دوسرے خلیفہ راشد عمر بن خطاب اور چوتھے خلیفہ راشد علی مرتضیٰ اور عام صحابہ عمامہ پر مسح جائز مانتے تھے ۔ حافظ ابن حزم خلفائے راشدین وعام صحابہ سے منقول مذکورہ فتویٰ کی بابت فرماتے ہیں کہ :۔

" هٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ فِيْ غَايَةِ الصِّحَّةِ " (المحلی لابن حزم ج ۲ ص ۶۰)

علاوہ ازیں فقہ حنفی کے اس اعتراف واقرار کا ذکر اوپر آچکا ہے کہ جن ائمہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو فرقہ بریلویہ واجب بتلاتا ہے ان میں سے امام احمد بن حنبل عمامہ پر مسح کو جائز مانتے ہیں (نیز ملاحظہ ہو الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف ج ۱ ص ۱۸۵ - ۱۸۶ وعام کتب شروح حدیث وفقہ) نیز ان ائمہ اربعہ میں سے امام شافعی کا ارشاد ہے کہ مسئلہ مذکورہ میں وارد شدہ حدیث نبوی کی سند اگر صحیح ثابت ہو جائے تو میرا بھی فتویٰ یہی ہوگا ۔ اہل علم نے کہا کہ حدیث مذکور کئی صحیح سندوں سے ثابت ہے لہذا امام شافعی کا مذہب یہی ہے کہ عمامہ پر مسح جائز ہے (المحلی لابن حزم ج ۲ ص ۶۱ - ۶۲ والمغنی لابن قدامہ ج ۱ ص ۳۰۰ تا ص ۳۰۲ وکتب فقہ وشروح حدیث) فرقہ بریلویہ کے بڑے پیر شیخ عبد القادر جیلانی بھی عمامہ پر مسح کے قائل تھے (غنیۃ الطالبین) دریں صورت کیا فرقہ بریلویہ شیخ جیلانی کے نام پر گیارہویں کے مرغے اور پلاؤ ہی کھانے کے لئے اپنے کو شیخ جیلانی کا معتقد ظاہر کرتا ہے اور شیخ جیلانی کے جو فتاوی نصوص شرعیہ کے عین مطابق ہیں ان پر نکیر وتنقید کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہے ؟

حقیقتہ الفقہ کے دسویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

" حقیقتہ الفقہ ص ۲۰۵ پر بحوالہ در مختار ہے کہ نماز جنازہ اور عید کے واسطے تیمم کرنا

جائز ہے اگر چہ پانی موجود ہو ---------------- یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا فریب ہے اس لئے کہ اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ پانی ہوتے ہوئے ہر صورت میں نماز جنازہ وعید کے لئے تیمم جائز ہے حالانکہ پانی ہوتے ہوئے نماز جنازہ وعید کے واسطے صرف اس صورت میں تیمم جائز ہے جب کہ وضو یا غسل کرنے میں ان کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو ۔ جلد اول ص ۱۶۱ پر در مختار کی اصل عبارت یہ ہے کہ " جَازَ لِخَوْفِ صَلٰوةِ جَنَازَةٍ أَوْ فَوْتِ عِيْدٍ بِفَرَاغِ إِمَامٍ أَوْ زَوَالِ شَمْسٍ اھ تلخیصا "(غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۸)

ہم کہتے ہیں کہ اس بریلوی تلبیس کاری وکذب بیانی وتکذیب حقائق کی حقیقت جاننے کے لئے ناظرین کرام بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کا وہ حوالہ دیکھیں جس کا ذکر اس سلفی کتاب میں ہے یعنی در مختار کا اردو ترجمہ غایہ الاوطار ج ۱ ص ۱۱۵ حقیقتہ الفقہ کے اس محولہ مقام پر مندرجہ ذیل اصل عبارت ترجمہ کے ساتھ اس طرح موجود ہے :۔

" من عجز مبتدأ خبره تيمم عن استعمال الماء المطلق الكافي لطهارته تفوت الى خلف لبعده ولو مقيما في المصر ميلا " جو شخص عاجز ہو اس آب مطلق کے استعمال سے جو کافی ہو اس کی طہارت کو اس نماز کے واسطے جو فوت ہوتی ہے اپنا خلیفہ چھوڑ کر اس کا عاجز ہونا پانی کے بعید ہونے سے ایک میل اگرچہ وہ شخص شہر کا مقیم ہو الخ (غایہ الاوطار ترجمہ وشرح در مختار ج ۱ ص ۱۱۵)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہے کہ در مختار کی اس عبارت میں وہ بات موجود نہیں جس کا ذکر بریلوی مفتی نے کر کے سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کے خلاف اپنی رضاخانی غوغا آرائی کا مظاہرہ کیا ہے اس میں صرف یہ مذکور ہے کہ جس نماز کا کوئی بدل ونائب نہیں یعنی نماز جنازہ وعیدین اس کے لئے آدمی کو تیمم کر کے نماز پڑھ لینی جائز ہے اگرچہ پانی موجود ہو - در مختار کی بات کو جیوں کا تیوں نقل کر دینے کے جرم میں بریلوی مفتی نے صرف مصنف حقیقتہ الفقہ ہی نہیں پوری جماعت اہل حدیث کے خلاف آسمان سر پر اٹھا لیا یہاں در مختار کی عبارت میں ہر گز اس کا ذکر نہیں کہ دونوں نمازوں کے فوت ہونے کا خوف ہونے کی صورت میں پانی رہتے ہوئے بھی تیمم کر کے یہ دونوں نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں مگر در مختار اور در مختار جیسی دوسری کتب حنفیہ کی اس بات پر عرض ہے کہ اولا حنفی کتابوں کا یہ کہنا کہ نماز جنازہ ونماز عید کا کوئی خلیفہ یعنی بدل نہیں نصوص شرعیہ کے بالکل خلاف ہے کیونکہ متواتر المعنی روایات سے ثابت ہے کہ ایک بار نماز

جنازہ ہو چکنے اور میت کے مدفون ہو چکنے کے بعد ہمارے رسول ﷺ اور آپ ؐ کے اصحاب نے نماز جنازہ متعدد بار پڑھی ہے نیز نماز عید فوت ہو جانے کی صورت میں جن کی نماز فوت ہوئی ہو ان کے لئے دو بارہ نماز عید پڑھ لینے کا ثبوت شریعت میں موجود ہے جس کی تفصیل کا موقع و محل دیگر ہے ثانیا پانی رہتے ہوئے اور اس کے استعمال پر مانع نہ رہتے ہوئے نصوص کتاب وسنت میں علی الاطلاق تیمم کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت کی گئی ہے کسی بھی شرعی دلیل سے نماز عید وجنازہ کا استثنا ثابت نہیں لہذا بریلوی مذہب کا اپنی طرف سے شریعت کے خلاف خود ساختہ اضافہ شریعت کی نظر میں قطعی طور پر غلط طریق عمل ہے۔ ثالثا دونوں نمازوں کے فوت ہونے کے خوف کی صورت میں پانی رہتے ہوئے حنفی مذہب میں بذریعہ تیمم دونوں نمازوں کو پڑھنے کے جواز والے فتوی سے اگر چہ زیر نظر معاملہ کا کوئی تعلق نہیں مگر خوف مذکور والی بریلوی یا غیر بریلوی حنفی قید کا شریعت کی نظر میں لغو ولا یعنی ہونا ہماری اوپر والی ابتدائی دونوں باتوں سے ظاہر وباہر ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ فرقہ بریلویہ کی تولید و تخلیق سے سیکڑوں سال پہلے لکھی جانے ولی حنفی کتابوں میں پانی رہتے ہوئے نماز جنازہ و نماز عید سے متعلق جو دلیل و تفصیل پیش کی گئی ہے اس میں بھی قید مذکور کا کوئی ذکر نہیں ہے چنانچہ حنفی مذہب کے فقہی اقوال وفتاوی کا دار ومدار جن حنفی اماموں کی روایات اور تحریروں پر ہے ان میں سے بہت بڑے امام محمد بن حسن شیبانی شاگرد ابی حنیفہ وابی یوسف اپنی مشہور ومعروف اور متداول و مروج کتاب موطا میں صراحت کر گئے ہیں کہ :۔

"اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلٰى جَنَازَةٍ اِلَّا .... وَهُوَ طَاهِرٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ اِلَّا طَاهِرٌ، فَاِنْ فَاجَاَتْهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ طُهُوْرٍ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ" یعنی " حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب نے کہا کہ طاہر آدمی ہی نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے امام محمد نے کہا کہ ہم ابن عمر کے اس قول پر عمل پیرا ہیں کہ نماز جنازہ طاہر آدمی ہی کو پڑھنی چاہئے لیکن اگر کسی غیر طاہر آدمی کے پاس اچانک کوئی جنازہ آگیا تو وہ تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھ لے " (موطا امام محمد مع تعلیق المجد مطبوع لکھنو ۱۹۸۲ء بَابُ الرَّجُلِ تُدْرِكُهُ الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ ص ۱۶۲)

ناظرین کرام دیکھ رہے کہ حنفی مذہب کے امام محمد اپنا اور اپنے شیخ امام ابو حنیفہ کا یہ مسلک علی الاطلاق کسی قید وشرط کے بغیر بتلائے ہوئے ہیں کہ بے وضو آدمی کے پاس اگر اچانک جنازہ آجائے تو وہ تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھ لے اس حنفی فتوی میں نماز جنازہ فوت ہونے کے خوف وخطر والی اس قید کا اشارۃً کوئی ذکر نہیں جس کا ذکر بڑے دعوی کے ساتھ بریلوی حنفی نے کر رکھا ہے اور بزعم خویش اپنی موافقت میں اپنے مذہب کی معتبر کتاب در مختار کا حوالہ بھی دے رکھا ہے حنفی مذہب نے بغیر وضو تیمم سے نماز پڑھ لینے کی جو وجہ اور علت بیان کی ہے وہ نماز عیدین کے لئے بھی بیان کی ہے یعنی کہ نماز جنازہ کی طرح نماز عیدین کا بھی کوئی خلیفہ مراد بدل نہیں ہے اس سے لازم آتا ہے کہ نماز جنازہ ونماز عیدین کو صورت مذکورہ میں وضو کے بغیر بذریعہ تیمم پڑھ لینے کا فتوی حنفی مذہب نے خطرہ فوت کی قید کے بغیر علی الاطلاق دے رکھا ہے اور جب معاملہ یہ ہے تو حنفی لوگوں کی تصنیف ابی حنیفہ قرار دی ہوئی یہ روایت بھی ملاحظہ ہو :۔

" اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا حَضَرَتِ الْجَنَازَةُ وَكَانَ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى " یعنی " امام ابو حنیفہ نے اپنے استاذ حماد کے واسطہ سے اپنے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے کہ موصوف امام نخعی نے فرمایا کہ اگر جنازہ حاضر ہو اور کوئی بے وضو ہو تو تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھ لے (جامع مسانید ابی حنیفہ ج ۱ ص ۳۵۴ نیز ملاحظہ ہو شرح معانی الآثار للطحاوی باب ذکر الجنب والحائض والذی لیس علی الوضوء ج ۱ ص ۸۶)

امام نخعی سے مروی یہی قول حنفی مذہب کے مسئلہ مذکورہ کی بنیاد ہے اس میں بھی وضو کے بغیر بذریعہ تیمم نماز جنازہ پڑھنے کا فتوی بریلوی مفتی کی ذکر کردہ شرط کے بغیر دیا گیا ہے۔ شرط مذکور والی بات امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ کے بعد حنفی لوگوں نے اپنی طرف سے کسی مصلحت کی بنا پر بڑھالی ہے۔ اور سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں اس قید وشرط کا ذکر نہ آنے پر فرقہ بریلویہ نے واویلا مچا رکھا ہے ----- حالانکہ بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ حصہ اول میں مذکورہ بالا بات مسئلہ نمبر ۲۸۵ کے تحت جس در مختار ج ۱ ص ۱۱۵ کے حوالہ سے لکھی گئی ہے اس سے مراد مصنف حقیقتہ الفقہ اور مصحح حقیقتہ الفقہ کی تصریحات کے مطابق فرقہ بریلویہ کے بانی واعلی حضرت کی ولادت سے پہلے فوت ہو جانے والے مشہور ہندوستانی عالم مولوی خرم علی بلہوری لکھنوی متوفی ۱۲۷۰ھ - ۱۲۷۱ھ کا ترجمہ در مختار المعروف بغایۃ الاوطار

مطبوع نول کشور لکھنو ۱۹۰۰ء ہے۔ اس کی ج ۱ ص ۱۱۵ کی دسویں سطر میں نہایت صاف اور واضح طور پر بالکل وہی بات موجود ہے جو حقیقتہ الفقہ میں صفحہ وجلد، مطبعہ وسنہ طبع کی قید کے ساتھ نقل کی گئی ہے یعنی" نماز جنازہ اور عیدین کے واسطے تیمم کرنا درست ہے اگر چہ پانی موجود ہو" ترجمہ در مختار کی عبارت کو جیوں کا تیوں نقل کر دینا بریلوی مفتی اور فرقہ بریلویہ کی نظر میں صرف مصنف حقیقتہ الفقہ ہی کا نہیں بلکہ پوری جماعت اہل حدیث کا ایسا جرم بن گیا ہے جس پر فرقہ بریلویہ خصوصا اس کے بریلوی مفتی نے واویلا مچا کر آسمان سر پر اٹھا لیا۔ پانی ہوتے ہوئے نماز جنازہ ونماز عیدین کو تیمم کر کے پڑھ لینے کا جائز ہونا حنفی مذہب کا مسلّم شدہ معروف ومشہور مسئلہ ہے یہی بات تمام حنفی کتابوں میں لکھی ہے اور حنفی مذہب کی یہی بات حنفی حوالہ سے حقیقتہ الفقہ میں نقل کر دی گئی ہے، یہاں اس پر بحث نہیں کی گئی ہے کہ پانی رہتے ہوئے مذکورہ نمازوں کو بذریعہ تیمم پڑھنے کو جائز بتلانے والا حنفی مذہب اپنی جائز بتلائی ہوئی اس بات کے لئے کسی قسم کی شروط وقیود رکھتا ہے کیونکہ یہاں اس کی ضرورت ہی نہیں اس لئے کہ حنفی مذہب کا یہ مسئلہ بہر حال نصوص شرعیہ کے بالکل خلاف ہے خواہ وہ اس کے لئے کتنی ہی قیدیں اور شرطیں لگائے ہوئے ہو جیسا کہ بیان کیا گیا کہ امام ابو حنیفہ کے اس مسئلہ میں ان قیود وشروط کا کوئی ذکر نہیں یہ بعد کی بڑھائی ہوئی باتیں ہیں جب بنیادی طور پر یہ حنفی مسئلہ نصوص شرعیہ کے خلاف ہے تو اس کی جملہ قیود وشروط بھی خلاف نصوص شرعیہ ہیں نیز حنفی مذہب کا یہ مسئلہ اس کے عملی تضاد کا بھی شاہکار ہے کیونکہ نمازوں میں سے کسی نماز کو مستثنیٰ کئے بغیر ہر نماز کو نصوص شرعیہ میں وضو کر کے ہی پڑھنے کا حکم ہے جبکہ پانی موجود ہو اور اس پر شرعی قدرت آدمی کو حاصل ہو صرف پانی نہ ہونے یا پانی استعمال کرنے سے معذور ہونے کی صورت میں تیمم سے نماز پڑھنے کی شریعت میں اجازت ہے شریعت کے اس حکم کو حنفی مذہب نے عام نمازوں پر خود بھی لاگو کیا مگر عملی وعلمی تضاد کا شکار ہو کر اس شرعی قانون کو محض رائے وقیاس سے کسی شرعی دلیل کے بغیر بلکہ نصوص شرعیہ کے خلاف نماز جنازہ اور عیدین وغیرہ پر لاگو نہیں کیا اس کے لئے الگ سے دوسرا قانون بنا لیا جس کی شریعت نے اجازت نہیں دی ہم صرف اس اشارہ پر اکتفا کرتے ہیں ورنہ اس سلسلے میں باتیں بہت ساری ہیں البتہ حنفی امام محمد کی یہ بات قابل توجہ ہے کہ ہم حضرت ابن عمر کی حدیث پر عمل پیرا ہیں کیونکہ حدیث ابن عمر پر عمل پیرا

ہونے کا یہ انوکھا اور نرالا ڈھنگ ہے مگر ہم صرف اشارہ ہی پر اکتفا کر رہے ہیں یعنی کہ مذکورہ حنفی موقف پر دلیل بنائی ہوئی امام محمد کی نقل کردہ اس حدیث ابن عمر میں اشارۃً بھی اس کا ذکر نہیں کہ پانی موجود ہوتے ہوئے پانی کے استعمال پر قادر غیر معذور آدمی تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھ لے بلکہ ایسا کرنا کسی بھی طرح جائز نہیں ۔ پانی رہتے ہوئے اور پانی کے استعمال پر قدرت بھی رہتے ہوئے تیمم کر کے نماز پڑھنے کا کوئی اشارہ روایت ابن عمر میں نہیں ۔

حقیقتہ الفقہ کے گیارہویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقتہ الفقہ ص ۲۰۵ پر در مختار و ہدایہ وقدوری اور منیہ المصلی کے حوالہ سے ہے کہ بجائے اللہ اکبر کے اللہ اکبار یا اللہ الاکبار کہنا جائز ہے (یعنی تکبیر تحریمہ میں)

__________ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو اس لئے کہ مذکورہ چاروں کتابوں میں سے کسی میں یہ مسئلہ نہیں ہے اور اللہ اکبار یا اللہ الاکبار کہنا کیسے جائز ہو سکتا ہے جبکہ اکبار کبر کی جمع ہے جس کا معنی ہے ڈھول اور وہ یا تو حیض کا نام ہے یا شیطان کا دیکھئے شامی ج ۱ ص ۳۰۴ و منیہ المصلی ص ۱۱۲ میں ہے کہ " اِنْ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَارُ لَا یَصِیْرُ شَارِعًا وَاِنْ قَالَ فِیْ خِلَالِ الصَّلٰوۃِ تَفْسُدُ صَلٰوتُہٗ لِاَنَّہٗ اِسْمُ شَیْطَانٍ " یعنی " اگر ابتدا میں اللہ اکبار کہا تو نماز شروع نہ ہو گی اور اگر درمیان میں کہا تو نماز فاسد ہو گی اس لئے کہ اکبار شیطان کا نام ہے " واضح ہو گیا کہ یہ بھی غیر مقلدوں کا اتہام والزام وکھلا فریب ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۸ - ۶۹)

ہم کہتے ہیں کہ جس اصل سے حقیقتہ الفقہ میں یہ مسئلہ لکھا گیا ہے اس میں " کُبَّار اور الکُبَّار کا لفظ ہے اس کے شروع میں الف نہیں ہے الف کتابت کی غلطی ہے نیز ہم کہتے ہیں کہ بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں یہ مسئلہ نمبر ۲۹۱ کے تحت مرقوم ہے جس کے لئے چار حنفی کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے سب سے پہلے در مختار ج ۱ ص ۲۲۴ کا حوالہ ہے جس کا مطلب تصریح مصنف حقیقتہ الفقہ کے مطابق در مختار کا اردو ترجمہ غایۃ الاوطار ہے در مختار کا یہ ترجمہ حنفی عالم مولوی خرم علی بلہوری متوفی ۱۲۷۱ھ - ۱۲۷۲ھ ۱۲۵۸ھ میں فرقہ بریلویہ کے اعلیٰ حضرت کی ولادت سے بہت پہلے شروع کر چکے تھے اور اپنی وفات تک اس کا بیشتر حصہ ترجمہ کر

چکے تھے صرف کتاب الاذان سے لیکر کتاب الحج سے پہلے تک کے حصہ کا ترجمہ نہیں کر سکے اسے مشہور حنفی عالم مولانا محمد احسن نانوتوی متوفی ۱۳۲۰ھ نے اپنے بعض معاونین سے ملکر مکمل کیا حاصل یہ کہ در مختار کا یہ ترجمہ بریلوی اعلی حضرت کی وفات سے کئی سال پہلے کیا گیا اور ان کی وفات کے کئی سال پہلے شائع ہو کر منظر عام پر آگیا (ملاحظہ ہو مقدمہ غایہ الاوطار احمد حسن نانوتوی) در مختار کے اسی ترجمہ سے بتصریح خویش مصنف حقیقتہ الفقہ نے مسئلہ مذکورہ نقل کیا ہے مصنف حقیقتہ الفقہ نے اس مسئلہ کے لئے غایہ الاوطار یعنی ترجمہ در مختار کی جلد اول ص ۲۲۴ کا حوالہ دیا ہے اور اس کتاب کے صفحہ مذکورہ پر یہ عبارت اس طرح مرقوم ہے :۔

" وَخَصَّهُ الثَّانِيْ بِاَكْبَرُ وَكَبِيْرٍ مُنْكَرًا وَمُعَرَّفًا زَادَ فِي الْخَلَاصَةِ وَالْكِبَارِ مُنَقَّلًا وَمُخَفَّفًا كَمَا صَحَّ لَوْ شَرَعَ بِغَيْرِ عَرَبِيَّةٍ "یعنی " مخصوص کیا ہے نماز شروع کرنے والے کام یعنی تحریمہ کو امام ابو یوسف نے لفظ اکبر وکبیر سے خواہ اس کو نکرہ بولے یا معرفہ یعنی چاہے اللہ اکبر " اور اللہ کبیر کہے یا اللہ الاکبر اور اللہ الکبیر بولے اور حنفی مذہب کی کتاب خلاصہ میں اتنا زیادہ لکھا ہے کہ " الکبار " مخففا اور مثقلا کہنے سے بھی نماز شروع کرنا صحیح ہو جائے گا اور الفاظ سے صحیح نہیں ہوگا شامی نے کہا کہ اس باب میں صحیح طرفین کا قول ہے الخ (غایہ الاوطار ج ۱ ص ۲۲۴) اس کا حاصل یہ ہے کہ تحریمہ کا باندھنا ابو یوسف کے قول کے مطابق اللہ اکبر واللہ اکبر واللہ الاکبر واللہ الکبیر واللہ کبار واللہ الکبار " جیسے چھ الفاظ میں سے کسی لفظ کے ساتھ صحیح ہوگا۔ در مختار کی اصل عبارت بھی اسی طرح موجود ہے (ملاحظہ ہو در مختار ج ۱ ص ۴۶) در مختار کی اس صریح اور واضح المعنی عبارت کے مطابق مصنف حقیقتہ الفقہ نے کہا کہ شروع کرنا نماز کا بجائے اللہ اکبر کے اللہ الاکبر یا اللہ کبیر یا اللہ کبار یا اللہ الکبار جیسے الفاظ میں سے کسی کے ساتھ بقول ابو یوسف جائز ہے اور یہ بات بہت واضح ہے کہ در مختار کی اس صراحت کے ناقل مصنف حقیقتہ الفقہ کی یہ نقل سو فیصدی مطابق اصل ہے۔ حقیقتہ الفقہ کی اس حقیقت بیانی سے مخبوط الحواس ہو کر فرقہ بریلویہ کے بریلوی مفتی کا وہ گھناؤنا طرز تکلم اختیار کرنا جسے ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں فرقہ بریلویہ کی عادت ثانیہ کے عین مطابق ہے حنفی مذہب کی اس صراحت کو نقل کر دینے پر سلفی مصنف حقیقتہ الفقہ کے خلاف جو ساری یاوہ گوئی بریلوی مفتی نے کی ہے اس کا تکذیب حقائق ہونا بہت واضح ہے۔

بریلوی مفتی نے جو یہ کہا کہ " اللہ اکبار یا اللہ الاکبار " کہنا کیسے جائز ہو سکتا ہے جبکہ اکبار کبیر کی جمع ہے جس کا معنی ڈھول ہے اور وہ یا تو حیض کا نام ہے یا شیطان کا الخ خالص بریلوی دھاندلی بازی و تلبیس کاری ہے کیونکہ غایہ الاوطار ترجمہ در مختار نیز در مختار کی اصل عبارت میں جس لفظ " اللہ کُبَار " یا اللہ الکبَار " یا اللہ کبَارُ کے ساتھ تحریمہ باندھنے کو صحیح وجائز کہا ہے وہ " اللہ اکبار " یا " اللہ الاکبار " سے بالکل مختلف ہے کیونکہ اللہ کبار یا اللہ الکبار میں لفظ کبار کے شروع میں الف نہیں جبکہ " اکبار " یا " الاکبار " کے شروع میں الف موجود ہے نیز اللہ کبار یا اللہ الکبار میں کاف کو ضمہ یعنی پیش ہے جبکہ اکبار یا الاکبار میں کاف ساکن ومجزوم ہے کہ وہ اپنے سے پہلے والے الف مفتوح کے ساتھ مل کر " اکبار " یا الاکبار ہوتا ہے اس واضح فرق کو بریلوی مفتی کا نہ سمجھنا یا سمجھنے کے باوجود محض بریلوی تلبیس کاری کی بناء پر مذکورہ یاوہ گوئی کرنا بیحد افسوسناک بات ہے جس اکبار یا الاکبار کی بابت کتب لغات حدیث اور خود در مختار کی شروح میں کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یا تو ڈھول ہیں یا یہ حیض کا نام ہے یا شیطان کا وہ زیر بحث لفظ سے بالکل مختلف دوسری چیز ہے پھر بھی معنی ڈھول ، یا معنیٔ حیض ، یا معنیٔ شیطان رکھنے والے لفظ " اکبار یا الاکبار کی بابت محض بعض عبارتوں کا سارا لیکر بریلوی مفتی کا یہ کہنا کہ اس لفظ کو تکبیر تحریمہ میں استعمال کرنے سے حنفی مذہب میں نماز فاسد ہو جاتی ہے محض دھاندلی اور تلبیس ہے کیونکہ غایہ الاوطار میں حلبی کی شرح منیہ سے نقل کیا ہے کہ " اکبار یا الاکبار " کہنے سے بھی حنفی مذہب میں نماز صحیح ہو جاتی ہے (ملاحظہ غایہ الاوطار ج ۱ ص ۲۲۲ وشرح منیۃ المصلی للشیخ ابراہیم بن محمد الحلبی الحنفی متوفی ۹۶۳ھ)۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ تمام امور کی طرح اس معاملہ میں بھی فرقہ بریلویہ نے اپنی عادت افتراء پردازی اور اتہام بازی وتکذیب حقائق ورد ومسخ حقائق کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا ہے۔

ناظرین کرام فرقہ بریلویہ کے تمام مدعیان علم سے پوچھیں کہ کیا لغت کی کسی کتاب میں "کبار " کے معنی ڈھول یا حیض یا شیطان کے بچے لکھے ہیں ۔ کُبَار والا لفظ قرآن مجید پ ۲۹ سورہ نوح - ۲۲ میں آیا ہوا ہے تمام مترجمین نے اس لفظ کا ترجمہ بہت بڑا لکھا ہے کیا فرقہ بریلویہ اس قرآنی لفظ کا ترجمہ ڈھول ، حیض ، شیطان یا شیطان کا بچہ لکھتا اور پڑھتا پڑھاتا

ہے اگر ایسا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس نو مولود غالی بدعتی فرقے کی اصلاح کرے آمین۔

یہاں سوال یہ ہے کہ اللہ اکبر کے علاوہ کسی بھی دوسرے لفظ کے ساتھ شریعت کی کسی دلیل سے تحریمہ باندھنا ثابت ہے؟ ایسا ہرگز ثابت نہیں پھر بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں یہی دکھلایا گیا ہے کہ حنفی فقہ کے یہ مسائل نصوص شرعیہ کے خلاف ہیں جن کو فرقہ بریلویہ نے دین ومذہب بنا لیا ہے اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ زیر نظر مسئلہ میں اتنی تلبیس کاریوں اور مسخ ورد حقائق کے باوصف بدعت شکن سلفی کتاب میں مذکورہ سیکڑوں بریلوی حنفی مسائل کا ذکر ہے ان میں سے صرف چالیس ہی کو فرقہ بریلویہ کا اپنی تلبیس کاریوں کا نشانہ بنانا اور باقی سیکڑوں مسائل کے معاملہ میں خبط الحواس رہ کر ساکت ولا جواب رہنا کون سا طریق عمل ہے؟ مثلاً یہ کہ غیر عربی زبان میں اذان وتحریمہ جائز ہے اور اللہ اکبر کے بجائے زیر نظر مسئلہ میں مذکور شدہ الفاظ کے علاوہ "الحمد اللہ" تبارک اللہ، سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ وغیرہ جیسے الفاظ عربی کے علاوہ اور دنیا کی ہر زبان انگریزی، سنسکرت، فرانسیسی وغیرہ میں اس قسم کے الفاظ کا ترجمہ کہہ دینے سے تحریمہ صحیح ہو جائے گا (حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۲۸۷، ۲۹۲، ۲۹۳ و ۲۹۴ حتی کہ بعض اقوال حنفیہ کے مطابق غیر عربی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ نماز میں پڑھ لینے سے نماز صحیح ہو جاتی ہے اور اسی پر بہت سارے ائمہ احناف کا فتویٰ ہے جیسا کہ عام کتب احناف میں صراحت ہے اور نماز میں غیر عربی زبان میں تمام ہی اذکار نماز کا پڑھنا جائز ہے۔ اس سے نماز صحیح ہو جاتی ہے۔ (حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۲۹۵، ۲۹۷ و۲۹۹) فرقہ بریلویہ حقیقتہ الفقہ کی ان تمام حقیقت بیانیوں سے مبہوت وحواس باختہ ہو کر لاجواب وساکت ودم بخود ومہر بلب ہے اور ان تمام امور کے باوصف فرقہ بریلویہ کے مفتی موصوف کے پیر ومرشد وامام بریلویہ مولوی امجد علی بہار شریعت حصہ چہارم ص ۸۰ میں فرماتے ہیں کہ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے ایک طرف پوری نماز غیر عربی میں ہو سکتی ہے صرف قرأت قرآن میں تھوڑا بہت حنفی لوگوں کے درمیان اختلاف ہے ورنہ یہ بھی غیر عربی میں صحیح ہے دوسری طرف وعظ وتذکیر پر مشتمل خطبہ جمعہ وعیدین سامعین کی زبان میں بریلوی فرقہ جائز نہیں مانتا جبکہ وعظ وتذکیر پر مشتمل خطبہ جمعہ وعیدین کا اصل مقصد سامعین وحاضرین کو سمجھانا ہے اگر خطبہ سامعین کی زبان میں نصوص کے

ترجمہ کے ساتھ نہ ہوگا تو مقصود خطبہ ہی فوت ہو جائے گا یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بتصریح خویش تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جن امتوں اور قوموں میں مبعوث کیا ان کی زبان ہی میں وعظ وتذکیر وخطبہ دینے والا ان انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا ۔ (پ ۱۳ سورہ ابراہیم : ۴) ہمارے رسول ﷺ نے خود دعوتی وتبلیغی خطوط غیر عربوں کو بھیجے کیا ان کے تراجم غیر عربی زبان میں کیے بغیر ہی مقصود دعوت وتبلیغ حاصل ہونا ممکن تھا ؟

حقیقۃ الفقہ کے بارہویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقۃ الفقہ ص ۲۰۷ پر عالم گیری کے حوالہ سے ہے کہ امام قرأت شروع کرے تو مقتدی سبحانک اللھم الخ پڑھ لے ---------------------- فتاوی عالم گیری میں یوں ہے کہ جب امام آہستہ قرآت کرتا ہو تو مقتدی ثنا پڑھ لے اور جب وہ بلند آواز سے قرآت کرے تو نہ پڑھے (دیکھئے ج ۱ ص ۸۵) لہذا یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۹)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ کی یہ تلبیس کاری بھی قابل ملاحظہ ہے کہ بدعت شکن سلفی کتاب میں مذکورہ مسئلہ کے لئے فتاوی عالمگیری کے علاوہ منیۃ المصلی کا حوالہ بھی دیا ہے ۔ مگر از راہ تلبیس کاری بریلوی مفتی نے حسب عادت مذکورہ بالا لغو طرازی کر رکھی ہے اب ہم پہلے منیہ المصلی کی اصل عبارت پیش کر رہے ملاحظہ ہو :۔

" وَإِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَهُوَ يَجْهَرُ يَسْتَمِعُ وَيُنْصِتُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَأْتِي بِالثَّنَاءِ عِنْدَ سَكَتَاتِ الْإِمَامِ كَلِمَةً كَلِمَةً وَعَنِ الْفَقِيهِ أَبِي جَعْفَرٍ إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ فِي الْفَاتِحَةِ يُثْنِي بِالْفَاتِحَةِ يُثْنِي بِالْإِتِّفَاقِ ذَكَرَهُ فِي الذَّخِيرَةِ " یعنی امام جہری قرأت کر رہا ہو تو مقتدی سنے اور ساکت رہے مگر بعض دوسرے حنفی اماموں نے کہا کہ امام کے سکتوں کے درمیان سبحانک اللھم مقتدی پڑھ لیا کرے اور فقیہ ابو جعفر نے جہری وسری قرأت میں کسی تفریق کے بغیر علی الاطلاق کہا کہ حنفی مذہب کا یہ متفق علیہ فتوی ہے کہ امام سورہ فاتحہ پڑھ رہا ہو تو مقتدی سبحانک اللھم پڑھ لیا کرے (منیہ المصلی مطبوع قیومی کانپور ۱۳۳۶ھ ص ۱۲۷)

ناظرین کرام دیکھ رہے کہ پہلے منیہ المصلی میں یہ بتلایا گیا ہے کہ امام جہری قرآت کر رہا ہو تو مقتدی کے لئے سبحانک اللھم پڑھنا حنفیوں کے یہاں اختلافی مسئلہ ہے پھر فقیہ ابو جعفر سے نقل کرتے ہوئے علی الاطلاق کہا گیا ہے کہ حنفیہ کا یہ متفق علیہ فتوی ہے کہ امام قرأت کر رہا ہو تو مقتدی ثنا پڑھے ۔ فقیہ ابو جعفر والے قول میں جہری وغیر جہری قرآت میں کسی تفریق کو ظاہر کئے بغیر مطلقا یہ بات کہی گئی ہے جس میں جہری وغیر جہری قرائتیں شامل ہیں عالم گیری کے اصل نسخہ میں یہ صراحت ہے کہ غیر جہری قرأت کی صورت میں مقتدی امام کے پیچھے ثنا پڑھے صرف جہری قرأت میں نہ پڑھے جس کا حاصل یہ ہے کہ حنفی مذہب کسی اختلاف کے بغیر اس بات پر متفق ہے کہ غیر جہری قرأت کی صورت میں مقتدی امام کے پیچھے ثنا پڑھ لے چونکہ منیہ المصلی میں فقیہ ابو جعفر والی بات جہری وغیر جہری کی تفریق کے بغیر متفق علیہ بتلائی گئی ہے ۔ اس لئے تفریق کا ذکر کئے بغیر مصنف حقیقتہ الفقہ نے بھی یہ بات نقل کر دی لیکن جب مصنف حقیقتہ الفقہ نے تفریق نہیں کی تو ان پر بریلوی الزام بیجا ہونے کے ساتھ مصنف حقیقتہ الفقہ کا اعتراض حنفی مذہب پر بہرحال قائم ہے کیونکہ حنفی مذہب جہری وسری کی تفریق کئے بغیر ہر قرأت کی صورت میں مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتا ہے جبکہ احادیث نبویہ میں مقتدی کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم علی الاطلاق ہے مگر حنفی مذہب ان احادیث نبویہ کے خلاف ایک طرف فاتحہ پڑھنے سے منع کرتا ہے دوسری طرف فاتحہ کے بالمقابل ثنا پڑھنے کی اجازت دیتا ہے جبکہ احادیث نبویہ ودلائل شرعیہ سے یہ بات ثابت نہیں۔ مصنف حقیقتہ الفقہ نے اس مسئلہ کا ذکر کرنے کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ :۔

"اب آیت "وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ الخ" کا حکم کہاں گیا"

فرقہ بریلویہ اپنے زیر نظر فتوی پر مصنف حقیقتہ الفقہ کے اس سوال پر اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا کیونکہ غیر جہری یعنی سری قرأت کے معاملہ میں بھی اس بریلویہ وحنفی فتوی پر یہ سلفی اعتراض اپنی پوری قوت کے ساتھ قائم ہے کہ جس آیت کا بریلویانہ سہارا لیکر تم مقتدی کو جہری وغیر جہری ہر قرأت میں سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہو اس آیت کا حکم اپنے اس فتوی کے وقت بھول گئے ؟ کیا سورہ فاتحہ پڑھنے کا معاملہ ثنا پڑھنے کے بالمقابل اتنا زیادہ فرق والا ہے کہ بریلوی مذہب میں فاتحہ پڑھنے کی اجازت نہ ہو اور ثنا پڑھنے کی اجازت ہو ؟ ظاہر ہے کہ یہ

بدعت شکن سلفی اعتراض وسوال فرقہ بریلویہ کے ہوش وحواس اڑائے ہوئے ہے اسی لئے وہ خبط الحواسی میں "بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ" والے مصرعے کا مصداق بن گیا ہے حقیقتہ الفقہ والی مذکورہ بالا بات فرقہ بریلویہ کی تولید و تخلیق سے صدیوں پہلے اس مذہب والوں کے سامنے امام بخاری صاحب صحیح مولود ۱۹۴ھ متوفی ۲۵۶ھ کر چکے ہیں جس کی طرف بریلوی فرقہ اپنے کو منسوب کرتا ہے چنانچہ امام بخاری نے فرمایا کہ :۔

"وَاحْتَجَّ بَعْضُ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ لَا يَقْرَؤُا خَلْفَ الْإِمَامِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى " فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَانْصِتُوا " فَقِيْلَ لَهُ فَيُثْنِيْ عَلَى اللّٰهِ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ ؟ قَالَ نَعَمْ. قِيْلَ لَهُ فَلَمَّا جَعَلْتَ عَلَيْهِ الثَّنَاءَ وَالثَّنَاءُ عِنْدَكَ تَطَوُّعٌ تَتِمُّ الصَّلَاةُ بِغَيْرِهٖ وَالْقِرَاءَةُ فِي الْأَصْلِ وَاجِبَةٌ أَسْقَطْتَ الْوَاجِبُ الخ " یعنی احناف نے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کا فتویٰ دینے پر قرآنی آیت فاستمعوا له وانصتوا " سے استدلال کیا ہے جس کا یہ سلفی جواب دیا گیا کہ کیا حنفی مذہب میں مقتدی اس وقت ثنا پڑھ سکتا ہے جس وقت اس کا امام قرأت کر رہا ہو ؟ احناف نے کہا کہ ہاں ایسا مقتدی ثنا پڑھ ہی سکتا ہے جس کا یہ سلفی جواب دیا گیا کہ ثنا پڑھنا تمہارے مذہب میں نفل ہے جبکہ نص شرعی سے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے پھر تم نے سورہ فاتحہ کو مقتدی کے حق میں پڑھنا ناجائز کیوں کہا اور ثنا کو مشروع کہا ؟ تم نے فرض کو نفل کے بالمقابل بہت کمتر قرار دے کر بھاری جرم کا ارتکاب کیا ؟ وَقِيْلَ لَهُ مَنْ اَبَاحَ لَكَ الثَّنَاءَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ بِخَبَرٍ اَوْ قِيَاسٍ وَحَظَرَهَا عَلٰى غَيْرِكَ الْفَرْضَ الخ یعنی احناف سے کہا گیا کہ امام کی قرأت کے وقت مقتدی کو ثنا پڑھنے کو مباح تمہارے لئے کس نے بھلا کس حدیث یا قیاس کے ذریعہ قرار دیا اور دوسرے کے لئے فرض چیز یعنی فاتحہ کا پڑھنا ممنوع کہا۔ (ملاحظہ ہو جزء القراءۃ للامام البخاری مکتبہ سلفیہ لاہور پاکستان مطبوع ۱۹۸۰ ص ۸ و ۱۲)

امام بخاری کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ احناف اس زمانہ میں اور اس کے پہلے جہری وسری نمازوں میں تفریق کے بغیر سب میں مقتدی کے لئے امام کی قرأت کے وقت ثنا پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے تھے اور حنفی لوگ اس زمانہ میں اس موقع پر سلفی اعتراض کے جواب سے لاجواب تھے جس طرح آج بریلویہ فرقہ کا حال ہے ؟

البتہ احناف نے اس سلفی اعتراض سے اپنے حنفی مذہب کو بچانے کے لئے بعد میں یہ کہنا شروع کیا کہ جہری قرأت کے وقت تو امام کے پیچھے مقتدی کو ثنا پڑھنا جائز نہیں مگر سری

میں ہے لیکن اپنے حنفی مذہب میں یہ زبردست تغیر وتبدل کرنے کے باوجود بھی مذکورہ سلفی بات اپنی جگہ قائم ہے سری وجہری قرأت میں مطلقاً قرأت خلف الامام کو ممنوع قرار دینے والے حنفی مذہب نے نہ جانے دونوں میں تفریق والی بات کیوں اور کب پیدا کی ؟

حقیقۃ الفقہ کے تیرہویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی جلال الدین نے کہا :۔

حقیقۃ الفقہ کے ص ۲۱۱ پر در مختار وہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ "کتے یا بلی کو بلانے یا گدھے کو ہانکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی " ------------- حنفی عوام کو بھکانے کے لئے یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ دونوں کتابوں میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے " فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۹)

ہم کہتے ہیں کہ بریلوی مفتی نے یہ بات بھی فرقہ بریلویہ والی عادت تکذیب حقائق اور رد و مسخ حقائق کے مطابق کہی ہے کیونکہ بدعت شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ کے مسئلہ نمبر ۳۳۹ میں یہ بات حنفی کتاب در مختار یعنی اس کے اردو ترجمہ غایۃ الاوطار ج ۱ ص ۲۸۶ اور ہدایہ یعنی اس کے ترجمہ اردو یعنی عین الہدایہ ج ۱ ص ۴۸۹ کے حوالہ سے لکھی ہے اور حقیقۃ الفقہ کے محولہ مقام غایۃ الاوطار میں اصل عربی عبارت کے ساتھ اردو ترجمہ اس طرح منقول ہے :۔

" لَوْ اِسْتَعْطَفَ كَلْباً اَوْ هِرَّةً اَوْ سَاقَ حِمَاراً لَا تَفْسُدُ لِاَنَّهٗ صَوْتٌ لَا هِجَاءَ لَهٗ " اور اگر نماز پڑھنے والے نے کتے یا بلی کو بلایا یا گدھے کو ہانکا تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ آوازیں ہیں جن کے ہجے نہیں اور کلام میں حروف کا ہونا چاہئے (در مختار مع غایۃ الاوطار ج ۱ ص ۲۸۶ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا)

حنفی مذہب کی یہ بات در اصل در مختار عربی ج ۱ ص ۲۰۰ میں پوری طرح موجود ہے اور در مختار کی شرح رد المحتار ج ۱ ص ۴۱۲ میں یہی عبارت اس تشریح کے ساتھ موجود ہے کہ در مختار والی یہ بات معنوی طور پر فتاوی ہندیہ یعنی فتاوی عالم گیری نیز متعدد کتب حنفیہ میں موجود ہے (ملخص رد المحتار ج ۱ ص ۴۱۲ - ۴۱۳)

اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ مصنف حقیقۃ الفقہ اور اہل حدیثوں پر جھوٹ وفریب کا اتہام وبہتان لگانے والے فرقہ بریلویہ کے لوگ بذات خود کذاب ہیں اور حقائق ثابتہ کی تکذیب اور ردو مسخ کے عادی ہیں ۔

حقیقۃ الفقہ کے چودہویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

"حقیقۃ الفقہ کے ص ۲۱۲ پر مالا بد منہ کے حوالہ سے ہے کہ "لکھے ہوئے پر نظر کی اور اس کے معنی دریافت کیے تو نماز فاسد نہیں ہوئی" ------------ فارسی زبان میں دریافت کا معنی ہے سمجھنا مگر اردو میں اس کا معنی ہے پوچھنا مالابد منہ جو فارسی میں ہے اس کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ کچھ لکھا ہوا دیکھا اور اس کا معنی سمجھ گیا تو نماز فاسد نہ ہوئی خدائے تعالی ایسے مکاروں کے فریب سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۰)

ہم کہتے ہیں کہ بدعت شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ کے محولہ مقام پر مسئلہ مذکورہ نمبر ۳۵۴ کے تحت منقول ہے اور مصنف حقیقۃ الفقہ نے یہ صراحت کردی ہے کہ ہم نے جن حنفی کتابوں کے حوالہ سے حنفی مسائل نقل کیے ہیں ان سے ہماری مراد ان کے اردو تراجم ہیں لہذا انہیں اردو تراجم والے حنفی کتابوں کے نسخے ملحوظ رکھے جائیں اور مسئلہ مذکورہ جس کتاب مالابد منہ سے حقیقۃ الفقہ میں منقول ہے اس کی بابت اسی حقیقۃ الفقہ میں خصوصی صراحت ہے کہ مالابد منہ سے مراد اس کا اردو ترجمہ "کشف الحاجۃ ترجمۃ ما لا بد منہ" مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ۱۸۸۴ء ہے۔ (حقیقۃ الفقہ ص ۱۳۸)

کشف الحاجہ کے نام سے مالا بد منہ کا اردو ترجمہ کرنے والے مشہور حنفی عالم نور الدین ولد محمد اشرف اسلام آبادی عرف چاٹگامی ہیں جنہوں نے مالابد منہ کا یہ اردو ترجمہ فرقہ بریلویہ کے اعلی حضرت احمد رضا خاں کی ولادت سے دس سال پہلے ۱۲۶۳ھ میں کشف الحاجہ کے نام سے کیا، جیسا کہ خود مترجم حنفی عالم نور الدین نے مقدمہ کشف الحاجہ میں صراحت کر رکھی ہے اس میں شک نہیں کہ مالا بد منہ کے مترجم موصوف فرقہ بریلویہ کے بانی اور جملہ بریلوی لوگوں سے کہیں زیادہ اردو داں اور عربی وفارسی داں تھے نیز مترجم موصوف زمانہ وعلم وفضل میں بانی بریلوی فرقہ سمیت بریلوی فرقہ کے تمام لوگوں سے مقدم ہیں اور بدعت شکن کتاب حقیقۃ الفقہ میں بعینہ وہی عبارت مالا بد منہ سے نقل کی گئی ہے جو اس کے اردو مترجم مولانا نور

الدین نے لکھی ہے اس میں شک نہیں کہ کشف الحاجۃ ترجمہ مالا بد منہ مختصر سی مروج ومتداول کتاب ہے اور وہ بریلوی اعلیٰ حضرت کی زندگی میں ایک سے زیادہ بار چھپ کر منظر عام پر آچکی تھی اور یہ کتاب ہندوستان کے بہت سارے تعلیمی اداروں میں درسی کتاب کے طور پر پڑھی پڑھائی جاتی ہے مگر کشف الحاجہ کی تصنیف کے ڈیڑھ صدی سے بھی زیادہ زمانہ بیت جانے کے بعد فرقہ بریلویہ اپنے نو مولود مذہب کی طرح نو مولود قسم والی اردو دانی ایجاد کر کے اس کتاب کی اس اردو عبارت پر محض اس وجہ سے معترض ہے کہ اسے ایک سلفی مصنف نے نقل کر دیا ہے اس نو مولود فرقہ بریلویہ کی اس حنفی اردو عبارت پر اعتراض کا وہ انداز کتنا گھناؤنا اور پلید ہے جو اس نے اختیار کر رکھا ہے ؟ اللہ تعالیٰ ایسی اوچھی طبیعت رکھنے والے اس فرقہ کی اصلاح فرمائے ، آمین ۔

فرقہ بریلویہ کی جہالت وتلبیس کاری کا اندازہ مالا بد منہ کی اصل فارسی عبارت سے ناظرین کرام لگائیں ، مصنف مالا بد منہ فرماتے ہیں :۔

" اگر در مکتوب نظر کرد ومعنیش فہمید نماز فاسد نہ شود " (مالا بد منہ مطبوع تیج کمار پریس صیفہ بک ڈپو لکھنؤ ۱۹۵۶ء مع حاشیہ قاضی سجاد حسین مدرس مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی ص ۴۶)

ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ مالا بد منہ کی اصل فارسی عبارت میں " دریافت " کا لفظ نہیں ہے بلکہ " فہمید " کا لفظ ہے جس کا اردو ترجمہ حنفی عالم نور الدین نے دریافت کئے لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تحریف وتلبیس والی اپنی بریلوی عادت یہاں بھی بریلوی مفتی نے نہیں چھوٹنے دی ہے ۔ حاصل یہ کہ مالا بد منہ کی اصل عبارت میں بریلوی مفتی نے تحریف بھی کی اور سلفی کتاب پر بہتان بازی اتہام تراشی سے کام لیکر اپنے جذبہ یاوہ گوئی کو تسکین دینے کی ناپاک کوشش بھی کی ہے ۔

حقیقۃ الفقہ کے پندرہویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

اس مسئلہ پر مفصل بحث بریلوی مفتی کے بعنوان غیر مقلدین کے پوشیدہ راز کے تحت پندرہویں مسئلہ میں کی گئی ہے ۔

حقیقتہ الفقہ کے سولھویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

"حقیقتہ الفقہ ص ۲۱۳ پر در مختار اور عالم گیری وغیرہ کے حوالہ سے جمعہ کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ شہر جہاں حدود شرعیہ قائم ہوں" ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب ہے اس لئے کہ ہماری کتابوں میں ہر گز نہیں ہے کہ ایسا شہر ہو جہاں حدود شرعیہ قائم ہوں بلکہ شہر میں ایسا حاکم ہو جو حدود شرعیہ قائم کرنے پر قدرت رکھتا ہو در مختار ج ۱ ص ۵۳۶ اور فتاوی عالم گیری جلد اول ص ۱۳۵ میں مرقوم عبارت کا حاصل یہ ہے کہ جس شہر میں جمعہ پڑھنے کا حکم ہے اس سے مراد وہ شہر ہے جہاں حاکم ہو اور حدود شرعیہ قائم کرنے پر قدرت رکھتا ہو (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۰)

ہم کہتے ہیں کہ بتصریح علامہ عینی حنفی امام ابو حنیفہ کے شاگرد خاص حسن بن زیاد نے اپنی کتاب الصلوۃ میں اپنے استاذ امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ :۔

"اَلْمِصْرُ الْجَامِعُ مَا اُقِيْمَتْ فِيْهِ الْحُدُوْدُ وَنُفِّذَتْ فِيْهِ الْاَحْكَامُ" یعنی جس شہر میں نماز جمعہ پڑھنی جائز ہے اس کی تعریف یہ ہے کہ اس میں حدود شرعیہ قائم ہوں اور احکام شرعیہ نافذ ہوں (بنایہ شرح ہدایہ باب صلوۃ الجمعہ ج ۱ ص ۹۸۳)

بتصریح ہدایہ "مصر جامع" کی یہی تعریف امام ابو یوسف وکرخی نے بھی کی ہے اور صاحب ہدایہ نے بھی اس کو ظاہر المذہب اور قول مختار قرار دیا ہے (ہدایہ مع بنایہ ج ۱ ص ۹۸۲ - ۹۸۳ وہدایہ مع فتح القدیر ج ۱ ص ۲۵۷ - ۲۵۸ وغیرہ)

فتاوی قاضی خاں میں یہ صراحت ہے کہ :۔

"وَلَا يَكُوْنُ الْمَوْضِعُ مِصْرًا فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ مُفْتٍ وَقَاضٍ يُنَفِّذُ الْاَحْكَامَ وَيُقِيْمُ الْحُدُوْدَ وَبَلَغَتْ اَبْنِيَتُهُ اَبْنِيَةَ مِنًى" یعنی حنفی مذہب کی ظاہر روایت یہی ہے کہ جس شہر میں جمعہ کی نماز جائز ہے اس کی تعریف یہ ہے کہ وہاں حدود شرعیہ واحکام شرعیہ قائم ونافذ ہوں اور وہاں کی عمارتوں کی تعداد منی کی عمارتوں کی تعداد کو پہنچتی ہو (فتاوی قاضی خاں ۱ / ۸۴)

الغرض حنفی مذہب میں نماز جمعہ کے واجب ہونے کے لئے جس شہر کا ہونا شرط قرار

دیا گیا ہے اس کی تعریف امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف و کرخی وغیرہ نے یہی کی ہے۔ مگر حنفی مذہب میں حنفی مذہب کی طرف منسوب لوگ حسب مصالح بعد والے زمانہ میں بتدریج رد و بدل اور تغیر و ترمیم بہت سارے مسائل میں کرتے رہے ہیں انہیں مسائل میں سے زیر نظر مسئلہ بھی ہے فرقہ بریلویہ کی بہت معتبر کتاب غنیۃ المستملی المعروف بہ حلبی کبیری شرح منیۃ المصلی میں کہا کہ :۔

" وَالْحَدُّ الصَّحِيْحُ مَا اخْتَارَهُ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ اَنَّهُ الَّذِيْ فِيْهِ اَمِيْرٌ وَقَاضِيْ يُنَفِّذُ الْاَحْكَامَ وَيُقِيْمُ الْحُدُوْدَ وَتَزْيِيْفُ صَدْرِ الشَّرِيْعَةِ لَهُ مُزَيَّفٌ بِاَنَّ الْمُرَادَ الْقُدْرَةُ عَلٰى اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ عَلٰى مَا صَرَّحَ بِهٖ فِيْ تُحْفَةِ الْفُقَهَاءِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ " یعنی نماز جمعہ کے لئے حنفی مذہب میں جس شہر کی شرط ہے اس کی وہی تعریف صحیح ہے جسے صاحب ہدایہ نے اختیار کیا ہے کہ جہاں حدود و احکام شرعیہ قائم ہوں اور صدر الشریعہ کا اسے ضعیف قرار دینا بذات خود کمزور ہے جیسا کہ حنفی کتاب تحفۃ الفقہاء میں صراحت ہے (غنیۃ المستملی المعروف بہ کبیری ص ۵۱۱ و رد مختار شرح در مختار ج ۱ ص ۵۳۶) اس سے معلوم ہوا کہ بعد والے کچھ احناف نے اپنے حنفی مذہب میں بذریعہ تاویل تحریف کر ڈالی ورنہ حنفی مذہب میں شہر کی وہی تعریف مختار قرار دی گئی ہے جس کا ذکر اوپر ہوا اور اسی میں نماز جمعہ حنفی مذہب جائز مانتا ہے۔

اپنے اس مذہب حنفی میں اس تحریف و ترمیم کی وجہ بھی بعض احناف نے بتلا دی ہے کہ :۔ لِظُهُوْرِ التَّوَانِيْ فِيْ اَحْكَامِ الشَّرْعِ لَا سِيَّمَا فِيْ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ فِي الْاَمْصَارِ " یعنی ظاہر مذہب والی تعریف شہر سے ہم نے اس لئے انحراف کیا کہ شہروں میں احکام شرعیہ و حدود شرعیہ قائم کرنے میں سستی و کاہلی پائی جانے لگی ہے (شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایہ باب الجمعہ ۱ / ۱۹۹ و غنیۃ المستملی ص ۵۱۱ و رد مختار شرح در مختار ۱ / ۵۳۶ و عام کتب احناف) کیا اس تفصیل کے بعد بھی فرقہ بریلویہ کی مذکورہ بالا بات کے خالص سفید جھوٹ اور افتراء و اتہام و بہتان و امزلت المبتدعہ ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے جو مذہب حسب مصلحت و ضرورت اپنے تقلیدی مذہب کی تصریحات میں رد و بدل کرتا رہتا ہو اس کا اپنی ترمیمات پر نازاں و فرحاں ہو کر دوسروں کو نشانۂ طعن و تشنیع بنانا نہایت حیرت انگیز بات ہے پھر ان ترمیمات ہی کو اصل دین وایمان قرار دے کر اس کو صحیح شکل میں پیش کرنے والوں کے خلاف طویل و عریض [illegible] کرتی

کو شیوہ وشعار بنالینا عجوبہ در عجوبہ ہے۔

بدعت شکن سلفی کتاب میں بریلوی فرقہ کی اس بات کو نقل کر کے کہا گیا ہے کہ :۔

" یہ شرط دنیا بھر میں مفقود ہے لہذا جمعہ ناجائز " حقیقتہ الفقہ مطبوع دہلی ۱۳۸۰ھ ص ۱۶۱ مسئلہ نمبر ۳۷۳) حاصل یہ کہ جس حنفی مذہب کی طرف فرقہ بریلویہ اپنے کو منسوب کرتا ہے اس کی تصریحات کے مطابق پوری دنیا میں کہیں نماز جمعہ پڑھنی جائز نہیں بڑی مشکل سے کسی جگہ کو مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے ان شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ نماز جمعہ پڑھنے کی عام اجازت ہو اور ایک شہر میں صرف ایک ہی مسجد میں نماز جمعہ پڑھی جائے اور یہ کہ مسلم حکمراں یا اس کا نائب موجود ہو حنفی مذہب کی یہ ساری باتیں حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶ و ۳۷۷ میں موجود ہیں جن میں صرف مسئلہ نمبر ۳۷۳ ہی کو بریلوی مفتی نے اپنی بریلویانہ تلبیسات کا نشانہ بنایا جس کی حقیقت ہم نے واضح کر دی ہم نے نماز جمعہ کے موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے جو زیر طبع ہے (۱) اس سے فرقہ بریلویہ اور ان کے ہم مزاج لوگوں کی باتوں کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

ناظرین کرام بریلوی فرقہ خصوصا بریلوی مفتی جلال الدین سے پوچھیں کہ آپ نے بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کے ذکر کردہ سیکڑوں حنفی مسائل پر بریلویانہ جارحیت اختیار کرنے کے بجائے صرف چالیس ہی مسائل کا انتخاب کیوں کیا ؟ اور اپنے اس انتخاب کے ذریعہ بھی اپنے آپ کو میدان تحقیق میں رسوا کیا۔

حقیقتہ الفقہ کے سترہویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقتہ الفقہ ص ۲۱۴ میں بحوالہ شرح وقایہ ہے کہ خطبہ ایک تسبیح (سبحان اللہ) کے برابر ہو ---------- یہ بھی غیر مقلدین کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہماری (فرقہ بریلویہ کی) کسی کتاب میں نہیں ہے کہ خطبہ ایک تسبیح کے برابر ہو الخ (غیر

---

(۱) یہ کتاب اب بنام " اسلام میں نماز جمعہ کا حکم " شائع ہو کر منظر عام پر آگئی ہے شائقین جامعہ سلفیہ بنارس کے ادارۃ البحوث سے حاصل کر کے مطالعہ کریں۔

غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۰ - ۷۱)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بھی سابقہ بریلوی تلبیسات کی طرح ایک بریلوی تلبیس ہے حقیقتہ الفقہ کی بیان کردہ تفصیل کے مطابق حنفی مذہب کا یہ مسئلہ شرح وقایہ یعنی نور الهدایہ کے محولہ مقام پر بہت واضح طور پر موجود ہے اور مالا بد منہ ص ۵۲ میں ہے کہ "نزد ابی حنیفہ خطبہ مقدار یک تسبیح کفایت می کند" اس سے قطع نظر فرقہ بریلویہ کے تمام مدعیان علم سے ناظرین کرام پوچھیں کہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد خاص امام محمد حنفی مذہب کے امام ہیں یا نہیں ؟ اگر ہیں اور ضرور ہیں تو امام محمد کی کتاب جامع صغیر میں یہ صراحت موجود ہے کہ :۔

"اِمَامٌ خَطَبَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ تَسْبِیْحَۃً أَجْزَأَتْہُ" یعنی امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ جمعہ کا خطبہ اگر امام نے صرف ایک بار سبحان اللہ کہہ کر دیا تو یہ خطبہ کافی اور وافی ہے (ملاحظہ ہو جامع صغیر للامام محمد بن الحسن مطبوع علوی لکھنؤ ۱۳۱۰ ھ ص ۲۰)

حنفی امام محمد بن حسن کے اس صریح بیان سے فرقہ بریلویہ کی اس بات کی بھی تکذیب ہو رہی ہے ۔

صرف اتنی ہی بات نہیں ہے بلکہ بریلوی مفتی جلال الدین کے پیر مرشد مولوی امجد علی نے کہا :۔

" خطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے اگر چہ صرف ایک بار " الحمد للہ " یا " سبحان اللہ " کہا اس سے فرض ادا ہو گیا الخ (بہار شریعت از مولوی امجد علی ۴ / ۷۸)

تعجب ہے کہ اس کے باوجود بھی اپنے ہی فتوی پر مفتی جلال الدین بہت برہم ہیں ۔

حقیقتہ الفقہ کے اٹھارہویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقتہ الفقہ کے ص ۲۴۸ پر ہدایہ وشرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تیمم میں ایک ضرب کی احادیث صحیحین میں بطرق کثیرہ ہیں اور صحیح ہیں " -------------- یہ بھی غیر مقلدوں کا اتہام والزام اور واضح فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ وشرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں "۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۱)

ہم کہتے ہیں کہ حقیقتہ الفقہ کی تصریح کے مطابق ہدایہ سے مراد عین الہدایہ ترجمہ ہدایہ اور شرح وقایہ سے مراد نور الہدایہ ہے " اور ان دونوں ہی کتابوں میں حقیقتہ الفقہ والی بات موجود ہے ۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ ؟

عین الہدایہ کے الفاظ ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں :۔

" اور حدیث عمار بن یاسر جو صحیحین میں بطرق کثیرہ اور حدیث ابی موسیٰ اشعری بھی صحیحین وسنن میں ہے اس میں البتہ ایک ہی ضرب چہرہ اور دونوں ہاتھوں کے پہونچوں کے لئے مذکور ہے " (عین الہدایہ مطبوع نول کشور لکھنو ۱۸۹۷ء وطبع جدید ۱۹۹۲ء سنگ شکر پریس مکتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان ج ۱ ص ۱۷۵ سطر ۹، ۱۰)

یہی بات شرح وقایہ کے اردو ترجمہ نور الہدایہ میں بھی معنوی طور پر موجود ہے ۔
ناظرین کرام فرقہ بریلویہ خصوصا بریلوی مفتی جلال الدین امجدی کے پاس ان دونوں ہی کتابوں کے محولہ مقامات کو لے جائیں اور انہیں دکھلا کر پوچھیں کہ تمہاری معتبر کتابوں میں موجود اس عبارت کا کیا معنی ومطلب ہے ؟ اس کا مطلب واضح ہے کہ بہت ساری صحیح سندوں کے ساتھ صحیح بخاری ومسلم وغیرہ میں مروی ہے کہ ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تیمم کے لئے صرف ایک ضرب کافی ہے چونکہ اس ایک ضرب کے خلاف دو ضرب والی روایت کی بابت خود ان حنفی کتابوں میں صراحت ہے کہ اہل حدیث (یعنی محدثین کرام) اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں (نیز ملاحظہ ہو حنفی مذہب کی معتبر کتاب بنایہ الاوطار ج ۱ ص ۱۱۷) اس لئے صحیح سندوں سے مروی حدیث کے بالمقابل دو ضرب والی ضعیف روایت ساقط الاعتبار ہے ۔ صاحب عین الہدایہ نے اپنی عصبیت کے سبب دو ضرب والی ساقط الاعتبار روایت پر ہونے والی جرح قادح سے جو دفاع کیا ہے تو دفاع مذکور ناقابل التفات ہے کیونکہ اس کی سند اس طرح ہے :۔

" عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْمَاطِیُّ عَنْ حَرَمِیِّ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعاً " (عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۷۴ ولسان المیزان ج ۴ ص ۱۵۲) اس سند میں بہت بڑی علت قادحہ یہ ہے کہ حضرت جابر سے اسے نقل کرنے والے ابو الزبیر مدلس ہیں اور

موصوف ابو الزبیر مدلس نے اسے بلا تصریح تحدیث معنعن نقل کیا اور مدلس کی معنعن روایت ساقط الاعتبار ہوتی ہے۔ نیز ابو الزبیر سے نیچے والے رواۃ پر بھی تھوڑا بہت کلام ہے جس کے مجموعہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ روایت مذکورہ سندا ساقط الاعتبار ہونے کے ساتھ متواتر المعنی احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف کسی ساقط الاعتبار سند والی روایت کا میدان تحقیق میں کوئی وزن نہیں۔

اس ساقط سند کے علاوہ روایت مذکورہ معنوی طور پر دوسری سندوں کے ساتھ بھی مروی ہے جس کی تفصیل نصب الرایہ وتحفہ الاحوذی وابکار المنن وعون المعبود وغیرہ میں ہے اور اس تفصیل کا حاصل یہی ہے کہ متواتر المعنی احادیث نبویہ کے خلاف علل قادحہ سے معلول ہونے کے باعث روایت مذکورہ ساقط الاعتبار ہے۔

حقیقۃ الفقہ کے انیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

پھر اسی صفحہ یعنی حقیقۃ الفقہ ص ۲۴۸ پر بحوالہ ہدایہ وشرح وقایہ ہے کہ " تیمم میں دو ضرب کی احادیث ضعیف ہیں اور موقوف بھی " ------------- یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے۔ اس لئے کہ مذکورہ کتابوں میں یہ بات ہرگز نہیں (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۱)

ہم کہتے ہیں کہ اس بریلوی تلبیس کا بھی وہی حال ہے جو اس کے پہلے والی کا ہے نیز اس طرح کی متعدد بریلوی تلبیسات کا یہی حال ہے۔ اس کے پہلے والے مسئلہ سے اس کی حقیقت واضح ہو چکی ہے۔

حقیقۃ الفقہ کے بیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

حقیقۃ الفقہ ص ۲۴۹ میں بحوالہ ہدایہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے ایک مثل کی روایت لائق صحیح ہے " ------------- یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے کیونکہ ہدایہ میں یہ بات ہرگز نہیں (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۱)

ہم کہتے ہیں کہ اس بریلوی تلبیس کاری کا حال بھی سابقہ بریلوی تلبیسات کی طرح ہے۔ نیز ناظرین کرام کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ جس بدعت شکن اور تقلید شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کے رد ونقد میں بریلوی مفتی یہ ساری تلبیسات کر رہے ہیں اس میں سب سے پہلے اس زیر نظر مسئلہ کے سلسلے میں مصنف حقیقتہ الفقہ نے امام ابو حنیفہ سے مروی یہ قول نقل کیا کہ ظہر کا وقت دو مثل تک ہے (حقیقتہ الفقہ نمبر ۲۱۵ ج ۱ ص ۱۹۲ بحوالہ شرح وقایہ ج ۱ ص ۷۹) اور امام ابو حنیفہ سے مروی اس قول پر مصنف حقیقتہ الفقہ نے یہ حاشیہ آرائی کی کہ :۔

" حاشیہ نور التجلی ترجمہ منیہ المصلی ص ۱۱۰ میں ہے کہ بعض علماء نے کہا کہ امام صاحب اخیر عمر میں اس مسئلہ سے رجوع کر کے ایک مثل کے قائل ہو گئے " (ملاحظہ ہو حقیقتہ الفقہ مطبوع ادارہ اشاعت دین دہلی ۱۳۸۱ھ ص ۱۹۲ مسئلہ نمبر ۲۱۵)

اس کے بعد مصنف حقیقتہ الفقہ نے امام ابو حنیفہ سے منقول فتوی مذکورہ کے بالکل برخلاف حنفی مذہب کا یہ فتوی نقل کیا کہ :۔ " ظہر کا وقت ایک مثل تک ہے (صاحبین) امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت ہے اور یہی مذہب زفر وامام شافعی وامام مالک اور امام احمد کا ہے " (حقیقتہ الفقہ نمبر ۲۱۶ ص ۱۹۲ بحوالہ در مختار ج ۱ ص ۱۹۸ وکنز ص ۲۷ وعالمگیری ج ۱ ص ۶۹ وہدایہ ج ۱ ص ۲۵۶ وشرح وقایہ ج ۱ ص ۷۹ وقدوری ص ۱۸ ومالا بد منہ ص ۱۸)

امام ابو حنیفہؒ سے منقول دو متضاد و مختلف فتاوی کی نقل بحوالہ معتبر کتب حنفیہ لکھنے کے ساتھ مصنف حقیقتہ الفقہ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اپنے دونوں متعارض فتاوی میں سے بعض حنفی علماء کے بیان کے مطابق دو مثل والے فتوی سے رجوع کر لیا اور تمام حنفی وغیر حنفی علماء کی موافقت کرتے ہوئے ایک مثل والا مذہب اختیار کر لیا نیز یہ کہ مطابق حدیث حنفی مذہب کے دونوں اماموں امام ابو یوسف ومحمد کا فتوی ہے کہ عصر کا وقت ایک مثل سے شروع ہوتا ہے (حقیقتہ الفقہ نمبر ۲۱۸ ص ۱۹۲ بحوالہ در مختار ج ۱ ص ۱۶۷ وہدایہ ج ۱ ص ۲۵۷ ومنیہ ۶۸) حقیقتہ الفقہ پر رد لکھنے کے لئے بیٹھنے والے بریلوی مفتی جلال الدین امجدی حقیقتہ الفقہ کی ان تمام حقیقت بیانیوں پر خاموش رہے اور اس کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں بول سکے مگر شامت کے مارے ہوئے بریلوی مفتی صاحب معلوم نہیں کیوں حقیقتہ

الفقہ کی ان حقیقت بیانیوں سے تعرض کئے بغیر نمبر ۲۱۷ کے تحت حقیقتہ الفقہ کی اس حقیقت بیانی پر چراغ پا ہو گئے کہ "امام ابو حنیفہ کی ایک مثل کی روایت لائق تصحیح ہے" حقیقتہ الفقہ کی جس بات پر بریلوی مفتی چراغ پا ہیں اس بات کو مصنف حقیقتہ الفقہ نے بحوالہ ہدایہ نقل کیا ہے ۔ اور ناظرین کرام کو معلوم ہو چکا ہے کہ بدعت شکن سلفی کتاب میں جس حنفی کتاب ہدایہ کے حوالہ سے مذکورہ بالا بات لکھی گئی ہے اس سے مراد ہدایہ کا اردو ترجمہ مع شرح موسوم بہ "عین الہدایہ" مطبوع نول کشور لکھنؤ ۱۸۹۶ء ہے ناظرین کرام عین الہدایہ کے محولہ نسخہ کے ج ۱ ص ۲۵۷ پر سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کی لکھی ہوئی بات دیکھ کر اطمینان کر لیں اور فرقہ بریلویہ خصوصا مفتی جلال الدین امجدی سے پوچھیں کہ تکذیب حقائق اور ترویج اکاذیب کی عادت اختیار کرنے میں آپ اور آپ کے فرقہ کو کس چیز نے کمر بستہ و مستعد بنا رکھا ہے ؟

عین الہدایہ کے تازہ ترین ایڈیشن مطبوع ۱۹۹۲ء میں بحوالہ ہدایہ حقیقتہ الفقہ میں منقول بات ہم سیاق عبارت کے ساتھ یہاں ناظرین کرام کے سامنے نقل کر رہے ہیں تاکہ وہ فرقہ بریلویہ کی دسیسہ کاریوں اور افترا پردازیوں کو جان سکیں ۔ ملاحظہ ہو :۔

"اور رد المحتار میں ہے کہ امام ابو حنیفہ سے ایک مثل کی روایت ہے وہی صاحبین وزفر وباقی ائمہ ثلاثہ (امام مالک وشافعی واحمد) کا قول ہے اور امام طحاوی (حنفی امام) نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور غرر الاذکار میں ہے کہ یہی قول لیا گیا ہے اور برہان میں ہے کہ یہی قول اظہر ہے کیونکہ جبرئیل علیہ السلام کا بیان موجود ہے اور وہی اس مسئلہ میں نص ہے اور فیض میں ہے کہ آج اسی پر لوگوں کا عمل ہے اور اسی پر فتوی دیا جاوے (الدر مترجما) بحر الرائق میں کہا کہ اور جن معتبرات سے دو مثل کی تصحیح مذکور ہو چکی ان کے بعد امام طحاوی کا قول منفرد ہے اور اس پر دلالت کرتا ہے کہ ایک مثل مذہب صحیح ہے میں کہتا ہوں کہ حق یہ ہے کہ اہل تصحیح نے کوئی استدلال نقل نہیں کیا خالی تصحیح ہے پس اگر خالی تقلید پر مدار ہو تو مقلد مختار ہوگا اور رہا دلیل کے ساتھ تو شک نہیں کہ امام ابو حنیفہ کی ایک مثل روایت جس پر صاحبین نے اور دیگر ائمہ نے اتفاق کیا ہے لائق تصحیح ہے جیسا کہ در المختار میں جزم کیا الخ (عین الہدایہ کتاب الصلوۃ ج ۱ ص ۳۳۰ آخری پیراگراف)

ناظرین کرام حنفی مذہب کی محولہ کتاب کی مذکورہ بالا عبارت غور اور توجہ سے پڑھ کر بہت آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ بریلوی مفتی نے ڈھونگ بازی ودھاندلی وتکذیب حقائق وتولید اکاذیب کو اپنا پیشہ وشیوہ وشعار بنا رکھا ہے۔ بدعت شکن سلفی کتاب کی محولہ حنفی کتاب میں نہایت واضح طور پر کہا گیا ہے کہ خود امام ابو حنیفہ کا بھی یہ مذہب تھا کہ ظہر کا وقت ایک مثل سایہ ہونے تک رہتا ہے پھر ختم ہو جاتا ہے حتی کہ جو بعض حنفی حضرات دو مثل والی روایت ابی حنیفہ کی تصحیح کے درپے ہیں ان کی تغلیط وتردید کرتے ہوئے اس حنفی کتاب عین الھدایہ میں کہا گیا ہے کہ دو مثل والی روایت ابی حنیفہ کی تصحیح پر کوئی استدلال نہیں کیا گیا نہ کوئی شرعی دلیل پیش کی گئی اور ایک مثل والی روایت کی موافقت میں نص موجود ہے اس لئے یہی لائق تصحیح ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں ناظرین کرام فرقہ بریلویہ سے پوچھیں کہ اپنے مفتی جلال الدین امجدی کو تم نے کس طرح کا جواب حقیقتہ الفقہ لکھنے کی فرمائش کر رکھی تھی کہ موصوف بریلوی مفتی اس شعر کے مصداق بنے ہوئے ہیں ؎

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ　　　کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

ہم نے اپنی کتاب اللمحات میں پوری تحقیق وتفصیل سے بتلایا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اپنے فقہی اقوال وفتاوی سے بکثرت رجوع کے عادی تھے حتی کہ ایک دن میں پانچ پانچ مرتبہ ایک ہی مسئلہ میں پانچ قسم کے مختلف فتاوی مختلف اوقات میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے دے کر ہر ایک سے رجوع کر لیا کرتے تھے نیز اسی کتاب میں ہم نے یہ بھی بتلایا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے خصوصی تلامذہ امام ابو یوسف ومحمد وغیرہ کا کہنا ہے کہ ہم نے امام ابو حنیفہ کے فتاوی سے مختلف جو فتاوی بھی دیئے ہیں ان پر خود امام ابو حنیفہ بھی عمل پیرا تھے اور امام ابو حنیفہ وہی فتاوی خود بھی دیتے تھے اس کا لازمی مطلب ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ بذات خود ایک مثل پر نماز ظہر کا وقت ختم ہو جانے والی بات کو از روئے دلائل شرعیہ اس لائق سمجھ گئے تھے کہ اس سے مختلف دو مثل والے اپنے فتوی سے رجوع کر لیں اور انہوں نے یہی کیا بھی۔ جب یہ معاملہ ہے تو حقیقتہ الفقہ کی مذکورہ حقیقت بیانی پر یہ بریلویانہ رائے زنی چہ معنی دارد؟

جب خود امام ابو حنیفہ بتصریح علمائے احناف اپنی ایک مثل والی بات کو قابل تصحیح سمجھ

کر دو مثل والی بات سے رجوع کر کے ایک مثل والی بات کے قائل ہو گئے جیسا کہ نصوص شرعیہ کی صراحت ہے تو امام ابو حنیفہ کی لائق تصحیح قرار دی ہوئی ایک مثل والی بات پر فرقہ بریلویہ کا بد زبانی پر اپنی عادت کے مطابق اتر آنا کیا معنی رکھتا ہے ؟

فرقہ بریلویہ کے ممدوح و معتبر امام شیخ احمد زینی دہلان متوفی سن ۱۳۰۱ھ نے مشہور و معروف حنفی کتابوں مثلاً خزانہ المفتیین و فتاوی ظہیریہ سے نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اپنے دو مثل والے قول سے ایک مثل کی طرف رجوع کر لیا (ملاحظہ ہو فتاوی نذیریہ جلد اول ص ۲۰۰ بحوالہ کتب کثیرہ حنفیہ) اور یہ معلوم ہے کہ خزانہ المفتین و فتاوی ظہیریہ نامی کتابیں فرقہ بریلویہ کے ظہور پذیر ہونے سے صدیوں پہلے لکھی جا چکی ہیں سن ۱۰۸۸ھ میں یعنی فرقہ بریلویہ کے ظہور پذیر ہونے سے دو صدی پہلے در مختار کے مصنف شیخ علاء الدین محمد بن علی حصفکی حنفی فوت ہوئے اور انہوں نے اپنی کتاب در مختار میں یہ صراحت کی ہے کہ :-

" وَعَنْهُ مِثْلُهُ وَهُوَ قَوْلُهُمَا وَزُفَرَ وَالْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ قَالَ الْإِمَامُ الطَّحَاوِي وَبِهِ نَأْخُذُ وَفِي غُرَرِ الْأَذْكَارِ وَهُوَ الْمَأْخُوذُ بِهِ وَفِي الْبُرْهَانِ وَهُوَ الْأَظْهَرُ لِبَيَانِ جِبْرَئِيلَ وَهُوَ نَصٌّ فِي الْبَابِ .... وَفِي الْفَيْضِ وَعَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ الْيَوْمَ وَبِهِ يُفْتٰی "یعنی امام ابو حنیفہ نے بھی کہا ہے کہ ختم وقت ظہر ایک مثل پر ہے یہی قول امام ابو یوسف و محمد و زفر اور ائمہ ثلاثہ (امام مالک و شافعی و احمد) کا بھی ہے امام طحاوی نے کہا کہ ہمارا عمل و فتوی امام ابو حنیفہ کے اسی قول (یعنی وقت ظہر ایک مثل پر ختم ہو جاتا ہے) پر ہے اور حنفی کتاب غرر الاذکار میں ہے کہ امام ابو حنیفہ کا ایک مثل والا قول ہی احناف کا اختیار کردہ قول ہے اور اسی پر ہم حنفیہ کا فتوی بھی ہے " (در مختار ج ۱ ص ۲۴۰ و ترجمہ در مختار المعروف بغایۃ الاوطار ج ۱ ص ۱۶۸ و در مختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۴۰ و عام کتب احناف) فرقہ بریلویہ کی اس معتبر کتاب کی مذکورہ بالا تصریح سے صاف ظاہر ہے کہ فرقہ بریلویہ کی تولید و تخلیق سے بہت زمانہ پہلے اور مصنف در مختار سے بھی بہت زمانہ پہلے حنفی اماموں نے امام ابو حنیفہ کے ایک مثل والے قول کو ہی قابل قبول و لائق عمل قرار دے کر اسی کو حنفی مذہب کا فتوی بتلایا ہے پھر فرقہ بریلویہ کے اس واویلا و شور و شغب کا کیا معنی و مطلب ہے ؟

فرقہ بریلویہ کے بہت معتبر قرار دیئے ہوئے امام طحاوی حنفی مولود ۲۲۹ھ - ۲۳۰ھ

ومتوفی ۳۲۰ھ ۳۲۱ھ نے کہا : " حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ الثَّلْجِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِ وَقْتِهَا إِذَا صَارَ الظِّلُّ مِثْلَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَبِهِ نَأْخُذُ " یعنی امام ابو حنیفہ نے کہا کہ ظہر کا وقت ایک مثل سایہ ہونے پر ختم ہو جاتا ہے امام ابو حنیفہ کی اسی بات کی موافقت امام ابو یوسف و محمد نے بھی کی ہے اور ہمارا عمل وفتوی بھی یہی ہے ۔ (ملاحظہ ہو شرح معانی الآثار للطحاوی مطبوع بیروت لبنان ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء باب مواقیت الصلوۃ ج ۱ ص ۱۵۹ کی آخری دو سطریں)

صاف ظاہر ہے کہ جس طرح امام ابو حنیفہؒ نے اپنے دو مثل والے قول وفتوی کو قابل ترک درجوع مان کر ایک مثل والی بات کی طرف رجوع کر لیا اسی طرح امام طحاوی نے بھی سمجھا۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حنفی کتاب الفیض للکرکی کی تصریح یہ ہے کہ اسی ایک مثل والے قول ابی حنیفہ پر آج کل احناف کا عمل بھی ہے اور اسی پر احناف کا فتوی بھی ہے اور جب یہ معاملہ ہے کہ فرقہ بریلویہ کے ظہور پذیر ہونے سے صدیوں پہلے اسی قول ابی حنیفہ پر احناف کا عمل وفتوی تھا تو اس حنفی عمل وفتوی سے فرقہ بریلویہ نے کس زمانہ میں اور کب انحراف وخروج واعراض اختیار کر کے اس معاملہ میں حنفی مذہب کو خیر باد کہہ دیا ؟

تنبیہ

اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ فرقہ بریلویہ بہت زیادہ حب نبوی رکھنے کا اور اہل سنت وجماعت ہونے کا دعویدار ہے اور تواتر معنوی کے ساتھ یہ فرمان نبوی ثابت ہے کہ ایک مثل سایہ ہونے پر ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت آ جاتا ہے اور اسی پر تمام صحابہ کا اجماعی عمل تھا۔ خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق نے خلافت اسلامیہ کے تمام عمال وامراء کو یہ تحریری فرمان بھیجا تھا کہ :-

" صَلُّوا الظُّهْرَ إِذَا كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا إِلَى أَنْ يَكُونَ ظِلُّ أَحَدِكُمْ مِثْلَهُ الخ " یعنی تم لوگ زوال سے لیکر ایک مثل سایہ ہونے تک نماز ظہر پڑھا کرو " (موطا امام مالک ۱ / ۱ وعام کتب حدیث)

حضرت خلیفہ راشد عمر فاروق کے اس فرمان سے کسی بھی امیر یا غیر امیر صحابی یا غیر صحابی کا اختلاف عہد صحابہ میں ثابت نہیں جس کا لازمی مطلب ہے کہ اس پر تمام صحابہ کا اجماع تھا حکم

نبوی و سنت نبویہ و سنت صحابہ و اجماع صحابہ کے خلاف خروج و بغاوت کا عادی فرقہ بریلویہ اپنی خبط الحواسی میں غیر شعوری طور پر اپنے کو سنت نبویہ اور اہل سنت کے مسلک سے بکثرت اختلاف رکھنے کے باوجود اہل سنت کہتا ہے اور بدعات پر مشتمل باتوں کو دین و مذہب بتا کر حب نبوی کا بے معنی و لغو دعوی و مظاہرہ کرتا پھرتا ہے۔

اللہ تعالی بدعات میں غرق اس بدعتی فرقہ کی اصلاح کرے اور اسے فی الواقع اہل سنت و جماعت بنا دے اور اسے حقیقی حب نبوی کی توفیق سے بہرہ ور کرے، آمین یا رب العالمین۔

حقیقۃ الفقہ کے اکیسویں مسئلہ پر بریلوی رد و قدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقۃ الفقہ ص ۲۴۹ پر بحوالہ شرح وقایہ یہ ہے کہ صحیح حدیث سے تو ان کے کلمے دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار ہیں" ---------------- یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور کھلا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۱)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بارہا ہماری طرف سے بتایا جا چکا ہے کہ مصنف حقیقۃ الفقہ نے صراحت کر دی ہے اور حقیقۃ الفقہ کے ہر صفحہ پر نمایاں طور سے لکھ دیا گیا ہے کہ "کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں" اور مصنف حقیقۃ الفقہ نے یہ صراحت بھی کر دی ہے کہ شرح وقایہ سے ہماری مراد شرح وقایہ کا اردو ترجمہ نور الہدایہ از نواب وحید الزماں ولد مولوی مسیح الزماں لکھنوی فاروقی حنفی مولود ۱۲۶۷ھ و متوفی ۱۳۳۸ھ ہے جو مطبعہ مجیدی کانپور میں ۱۹۱۴ء میں طبع ہوئی۔ اس کتاب کے مترجم موصوف نے یہ ترجمہ بخیال خویش حنفی مذہب اور حنفی مقلدین کی طرف سے دفاع کے لئے لکھا تھا (ملاحظہ ہو مقدمہ نور الہدایہ ص ۹ تا ۱۶)

اس مختصر سی تمہید کے بعد ناظرین کرام حقیقۃ الفقہ کے محولہ مقام یعنی نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ حقیقۃ الفقہ میں نور الہدایہ کے حوالے سے جو عبارت منقول ہے بالکل بعینہ وہی عبارت اس محولہ کتاب میں موجود ہے اس سے بریلوی مفتی کی

تکذیب حقائق والی عادت اور زیادہ نکھر کر سامنے آ جاتی ہے پھر شرح وقایہ کے اس حنفی ترجمہ ہی پر کیا موقوف ہے عام کتب حدیث وشروح حدیث سے یہی بات مستفاد ہوتی ہے۔ ناظرین کرام سلفی شروح حدیث نیز ابکار المنن تنقید آثار السنن ملاحظہ فرمائیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حقیقتہ الفقہ کے زیر بحث جس مسئلہ کو بریلوی مفتی نے نشانہ اعتراض بنایا ہے وہ حقیقتہ الفقہ کے حصہ دوم میں مرقوم ہے اور بریلوی مفتی حقیقتہ الفقہ کے پہلے حصہ والی باتوں سے مخبوط الحواس ومبہوت ہو کر لغو طرازیاں کرتے ہوئے بریلوی چھلانگ لگاتے ہوئے حصہ اول کو پھلانگ گئے اور حصہ دوم میں پہونچ کر بریلویانہ باتیں کرنے لگے۔ اللہ تعالی فرقہ بریلویہ کی اصلاح کرے۔ آمین۔

حقیقتہ الفقہ کے بائسویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

"حقیقتہ الفقہ ص ۵۰ میں بحوالہ منیہ المصلی کہا کہ جب منہ کعبہ کی طرف ہے تو کعبہ کی نیت کرنی جائز نہیں" ——————— منیہ المصلی میں یہ ہرگز نہیں بلکہ اس میں یہ ہے کہ امام ابو بکر محمد بن حامد نے فرمایا کہ جب منہ کعبہ شریف کی طرف ہو تو کعبہ کی نیت کرنا شرط نہیں اور شیخ ابو بکر محمد بن فضل نے فرمایا کہ شرط ہے دیکھئے منیہ المصلی ص ۹۹ (غیر مقلدوں کے فریب ۷۲)

ہم کہتے ہیں کہ اپنے اس بیان میں بریلوی مفتی معترف ہیں کہ حنفی امام ابو بکر محمد بن حامد نے حنفی مذہب کا یہ فتوی بتلا رکھا ہے کہ منہ کعبہ کی طرف ہو تو نیت کعبہ شرط نہیں اور معاملہ یہ ہے کہ حنفی امام ابو بکر محمد بن حامد کے بیان کردہ اس حنفی فتوی سے اگرچہ دوسرے حنفی امام ابو بکر محمد بن فضل نے مختلف فتوی جاری کیا ہے مگر حنفی مذہب کی معتبر کتابوں مضمرات اور بدائع وغیرہ میں صراحت ہے کہ صحیح وراجح بات یہ ہے کہ حنفی مذہب میں نیت کعبہ شرط نہیں اور اسی پر حنفی مذہب کا فتوی بھی ہے بلکہ شرائط نماز میں سے کسی بھی چیز کے لئے حنفی مذہب میں نیت شرط نہیں نہ وضو وغسل میں نہ اور چیز میں۔ یہی بات حنفی مذہب کی کتاب ہدایہ کے اردو ترجمہ مع شرح عین الھدایہ میں اس طرح لکھی ہے :۔

حاصل یہ کہ قبلہ کا استقبال فرض ہے لو اس کے ہوتے ہوئے استقبال قبلہ کی نیت کرنے کی ضرورت نہیں (کما فی العینی عن المبسوط) اور اس کی تصحیح ہوئی اور اسی پر فتویٰ ہے پس نیت نہ کرنا روا یعنی جائز ہے (ملاحظہ ہو عین الہدایہ مطبوع لاہور ۱۹۹۲ء کتاب الصلوۃ ج ۱ ص ۴۱۶)

حنفی مذہب کی دوسری معتبر کتاب در مختار میں ہے کہ :۔

"وَنِيَّةُ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ مُطْلَقًا عَلَى الرَّاجِحِ" یعنی راجح و صحیح بات یہ ہے کہ حنفی مذہب میں نیت قبلہ وکعبہ شرط نہیں " (در مختار مع غایۃ الاوطار ۱ / ۱۹۷ نیز عام کتب احناف)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بریلوی مفتی نے اپنے مذہب کے راجح و صحیح فتویٰ کو چھپایا اور ظاہر نہیں ہونے دیا نیز حنفی مذہب میں جو یہ صراحت بتصریح عین الہدایہ موجود ہے کہ منہ کعبہ کی طرف ہو تو نیت کعبہ کی ضروت نہیں نیز یہ کہ اس صورت میں نیت کعبہ نہ کرنا روا اور جائز ہے اس کو بھی بریلوی مفتی نے چھپایا اور ظاہر نہیں ہونے دیا ۔ اب سوال یہ ہے کہ حنفی کتابوں کی تصریحات کے مطابق منہ کعبہ کی طرف ہونے کی صورت میں جب نیت کعبہ کی ضروت نہیں اور کعبہ کی نیت نہ کرنی جائز وروا ہے تو اس حنفی موقف سے کیا لازم آتا ہے کہ صورت مذکورہ میں کعبہ کی نیت کی شرعی حیثیت حنفی اصول سے کیا متعین ہوتی ہے جائز یا ناجائز مباح یا غیر مباح ، مشروع یا غیر مشروع ، افضل و اولیٰ یا مستحب و مستحسن یا کیا ؟ بریلوی مفتی جلال الدین سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اس مسئلہ کی وضاحت حنفی مذہب کے اصول وضوابط کے دائرہ میں رہتے ہوئے کریں اور اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ مذکورہ بالا معتبر حنفی کتابوں میں صراحت کی گئی ہے کہ اگر آدمی نے قبلہ وکعبہ کے بجائے عمارت کعبہ ومقام ابراہیم ومحراب مسجد کی نیت کی تو نماز فاسد ہوگی اور گناہ لازم آئے گا ۔ بریلوی مفتی کا حنفی مذہب ایک طرف اس بات کا روادار نہیں کہ نماز پڑھتے وقت جس قبلہ وکعبہ کی طرف منہ کرنا صحت نماز کے لئے شرط ہے اس کی عمارت ومقام ابراہیم وغیرہ کی طرف منہ کرنے کی نیت کی جائے دوسری طرف بریلوی مفتی جلال الدین امجدی کے امام اکبر حاجی احمد یار خاں اور دوسرے بریلوی قائدین غیر اللہ کے لئے کسی نہ کسی معنی والا سجدہ کرنے کے روادار ہیں اور اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں

(جاء الحق از حاجی احمد یار ص ۳۵۱ - ۳۵۲)

اب ہم کہتے ہیں کہ اگر حقیقتہ الفقہ کی زیر نظر عبارت پر بریلوی مفتی معترض ہیں تو کعبہ کی طرف رخ ہونے کی صورت میں نیت کعبہ کی شرط نہ ہونے پر دلیل پیش کریں جبکہ ہر عبادت کے لئے نیت کا فرض وشرط ہونا نصوص سے ثابت ہے۔

حقیقتہ الفقہ کے تیئسویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

"حقیقتہ الفقہ کے اسی ص ۲۵۰ پر بحوالہ ہدایہ ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث بالاتفاق ائمہ محدثین ضعیف ہے" ---------------- ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے لہذا یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۲)

ہم کہتے ہیں کہ بریلوی مفتی کی یہ بات بھی سابقہ اور آئندہ تلبیس کاریوں میں سے۔ ایک ہے اس بریلوی تلبیس کاری پر پوری واقفیت حاصل کرنے کے لئے ناظرین کرام حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۲۲۴ کے محولہ مقام یعنی ترجمہ ہدایہ الموسوم بہ عین الہدایہ مطبوع نول کشور لکھنؤ ۱۸۹۶ء ج ۱ ص ۳۵۰ ملاحظہ فرمائیں ۔ فرقہ بریلویہ کی تولید وتخلیق سے صدیوں پہلے فرقہ بریلویہ کے نہایت معتبر ومعتمد امام ابن الھمام فرما چکے ہیں کہ :۔

"لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ اَنَّ مِنَ السُّنَّۃِ وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّۃِ لَا یُعْرَفُ مَرْفُوْعًا بَلْ عَنْ عَلِیٍّ مِنَ السُّنَّۃِ فِی الصَّلَاۃِ وَضْعُ الْاَکُفِّ عَلَی الْاَکُفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَاَحْمَدُ وَھٰذَا لَفْظُہٗ ' قَالَ النَّوَوِیُّ اِتَّفَقُوْا عَلٰی تَضْعِیْفِہٖ لِاَنَّہٗ مِنْ رِوَایَۃِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ الْوَاسِطِیِّ مُجْمَعٌ عَلٰی ضُعْفِہٖ "یعنی نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو سنت قرار دینے والی جس مرفوع حدیث کو صاحب ہدایہ نے حنفی مذہب کی دلیل بتلایا ہے وہ معروف نہیں البتہ اس مفہوم کی ایک موقوف روایت حضرت علی بن ابی طالب سے سنن ابی داود ومسند احمد میں مروی ہے مگر بقول امام نووی اسے ضعیف قرار دینے میں تمام اہل علم متفق ہیں کیونکہ وہ عبد الرحمٰن بن اسحاق واسطی سے مروی ہے جس کے ضعیف ہونے پر تمام لوگ متفق ہیں (فتح القدیر مع ہدایہ باب صفۃ الصلاۃ ج ۱ ص ۱۱۷) نیز ملاحظہ ہو فرقہ بریلویہ کی نہایت معتبر کتاب غنیۃ المستملی

شرح منیہ المصلی للشیخ ابراہیم بن محمد الحلبی المتوفی ۹۵۶ھ مطبوع محمدی لاہور سن ۱۳۰۱ھ ص ۲۹۴ ونصب الرایہ للزیلعی الحنفی ۱/) فرقہ بریلویہ کے یہ تینوں امام ابن الھمام اور ابراہیم بن محمد الحلبی وزیلعی فرقہ بریلویہ کے عالم وجود میں آنے سے صدیوں پہلے اپنی مندرجہ بات لکھ کر فوت ہو چکے ہیں اس سے فرقہ بریلویہ کی بھرپور تکذیب ہوتی ہے کہ خود اس کے اماموں نے اس کی دلیل قرار دی ہوئی روایت مرفوعہ کو غیر معروف اور موقوفہ کو متفق علیہ ضعیف قرار دیا ہے ، امام ابن الھمام وابراہیم حلبی سے بھی پہلے بریلویہ کے امام عینی حنفی بھی یہی بات کہہ چکے ہیں (ملاحظہ ہو بنایہ شرح ہدایہ للعینی ج ۱ ص ۷۰۹) اس کا حاصل یہ ہے کہ اس بریلوی موقف پر بتصریح ائمہ احناف کوئی بھی حدیث نبوی نہیں اور اس بریلوی موقف کی موافقت میں موقوف روایت علی متفقہ طور پر ضعیف ہے۔

حقیقتہ الفقہ کے چوبیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

"حقیقتہ الفقہ کے اسی ص ۲۵۰ پر بحوالہ شرح وقایہ ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین صحیح ہے" ----------------- یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب اور جھوٹ ہے لہذا لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھیں "(غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۲)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس کاری بھی سابقہ و آئندہ بریلوی تلبیس کاریوں کی طرح ہے مسئلہ مذکورہ کے لئے حقیقتہ الفقہ میں مسئلہ نمبر ۲۳۵ کے تحت دو حنفی کتابوں ہدایہ یعنی ہدایہ کے اردو ترجمہ عین الہدایہ ج ۱ ص ۲۵۰ وترجمہ شرح وقایہ نور الہدایہ ج ۱ ص ۹۳ کا حوالہ دیا گیا ہے مگر بریلوی مفتی نے اپنی عادت بریلویت کے مطابق حوالہ اول کو چھوڑ کر صرف شرح وقایہ کا ذکر کیا ہے اس سے قطع نظر حقیقتہ الفقہ کی ان دونوں ہی محولہ کتابوں میں معنوی طور پر وہ بات موجود ہے جو مصنف حقیقتہ الفقہ نے لکھی ہے۔

اس سے قطع نظر فرقہ بریلویہ کی تولید و تخلیق سے کئی صدی پہلے فرقہ بریلویہ کے معتبر و معتمد امام بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ مصنف ہدایہ کے مندرجہ قول پر سخت معترض ہیں پہلے ہدایہ کی عبارت ملاحظہ ہو۔

" ويعقد بيده اليمنى على اليسرى تحت السرة لقوله عليه السلام ان من السنة وضع اليمين على الشمال تحت السرة وهو حجة على مالك فى الارسال وعلى الشافعى فى الوضع على الصدر " یعنی نمازی بحالت قیام اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے کیونکہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ داہنے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے اور یہ ارشاد نبوی امام مالک " کے خلاف حجت ہے جو کہتے ہیں کہ بحالت قیام نمازی اپنے ہاتھ باندھنے کے بجائے لٹکائے رکھے اور مذکورہ ارشاد نبوی امام شافعی کے بھی خلاف حجت ہے جو کہتے ہیں کہ بحالت قیام نمازی اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے پر باندھے " علامہ عینی حنفی صاحب ہدایہ کے اس قول وبیان پر رد بلیغ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :۔

" وَقُلْتُ كَيْفَ يَكُوْنُ الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلَى الشَّافِعِيِّ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ لَا يُقَاوِمُ الْحَدِيْثَ الصَّحِيْحَ وَالْآثَارَ الَّتِي احْتَجَّ بِهِ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ هُوَ حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَخْرَجَهُ اِبْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِهِ الخ " یعنی صاحب ہدایہ کی ذکر کردہ حدیث مذکور امام شافعی کے خلاف کیونکر حجت ہو سکتی ہے جبکہ صاحب ہدایہ کی ذکر کردہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اپنے سے معارض حدیث صحیح اور آثار صحابہ کے بالمقابل ٹکنے اور ٹھہرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی جنہیں امام مالک وشافعی نے دلیل بنا رکھا ہے ان احادیث صحیحہ میں ایک حدیث صحیح وائل بن حجر والی ہے جسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کر رکھا ہے اور اس کی تائید میں متعدد دوسری احادیث و آثار ہیں (ملاحظہ ہو بنایہ شرح ہدایہ ج ۱ ص ۶۰۹ - ۶۱۰)

ناظرین کرام دیکھ رہیں کہ فرقہ بریلویہ کے امام عینی نماز میں بحالت قیام ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی حنفیہ کی مستدل روایت کو ضعیف قرار دیتے ہوئے اسے سینے پر ہاتھ باندھنے والی حدیث صحیح کے معارض بتلائے ہوئے ہیں صاف ظاہر ہے کہ فرقہ بریلویہ کے امام موصوف کی یہ صراحت فرقہ بریلویہ کے مزعومات کی تکذیب کے لئے بہت کافی اور وافی ہے۔

ہم نے اپنی لکھی ہوئی ایک کتاب میں متعدد مسائل کے ساتھ اس مسئلہ پر بھی مفصل بحث کردی ہے جس کا مسودہ بنارس کے ایک مولوی صاحب اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں اسے طبع کرا کے لوگوں کے سامنے نہیں لاتے حالانکہ اسے چھپوانے میں موصوف کے لئے کوئی مانع نہیں اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طبع کرانے کی موصوف کو یا کسی کو توفیق دے ، آمین۔

ہم نے اس غیر مطبوع کتاب میں بحالت قیام نماز میں مردوں اور عورتوں کے درمیان

کسی تفریق کے بغیر سینے پر ہاتھ باندھنے کے بہت سارے دلائل پیش کرنے کے ساتھ یہ بھی بتلایا ہے کہ متعدد صحابہ کرام بشمول خلیفہ راشد علی بن ابی طالب کا کہنا ہے کہ قرآنی حکم "فصل لربک وانحر" (پ ۳۰، سورۃ الکوثر : ۲) کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارے نبی ﷺ کو اور آپ ؐ کی متابعت میں آپ ؐ کی پوری امت کو مردوں اور عورتوں کے درمیان کسی تفریق کے بغیر سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم دے رکھا ہے :۔

اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ ایک طرف حنفیہ کے موقف پر دلیل بنائی ہوئی روایت باتفاق ائمہ حدیث ساقط الاعتبار ہے اور دوسری طرف یہ ساقط الاعتبار روایت سینے پر ہاتھ باندھنے والی احادیث صحیحہ و آثار صحابہ کے بالکل خلاف و معارض ہے تیسری طرف ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت جن حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے ان سے بطریق معتبر یہ ثابت ہے کہ قرآن مجید نے بحالت قیام نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم دے رکھا ہے چوتھی طرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ بریلویہ اپنے دعاوی میں کذاب ہوا کرتا ہے کیونکہ اپنی اس کتاب میں ہم بتلائے ہوئے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع سکوتی اور عام احناف کی تصریح کے مطابق لازم آتا ہے کہ فرقہ بریلویہ بہت بڑا کذاب اور افتراء پرداز واتہام باز ہے۔ اپنے ان اکاذیب کے باوصف فرقہ بریلویہ نے اپنے مصطلح "غیر مقلدوں" پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھنے کا حکم دے رکھا ہے حالانکہ فرقہ بریلویہ کی یہ بات خود اسی پر منطبق ہوتی ہے بریلوی فرقہ متواتر المعنی ان احادیث نبویہ سے واقف نہیں کہ غیر مستحق آدمی پر لعن وطعن کرنے والے پر خود لعن طعن لوٹ کر چسپاں اور منطبق ہو جایا کرتا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ کاذبین پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے طریق کذب بیانی سے تائب نہ ہو جائیں ہم لعن وطعن کرنے کے بجائے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی فرقہ بریلویہ کی اصلاح کر کے صحیح معنوں میں اہل سنت وجماعت یعنی مسلک اہل حدیث کا پیرو و پابند بنادے ، آمین۔

تنبیہ

واضح رہے کہ صاحب ہدایہ نے اگرچہ امام مالک کا یہ مذہب نقل کیا ہے کہ نماز میں بحالت قیام ہاتھوں کو باندھنے کے بجائے نیچے چھوڑے رکھا جائے مگر امام مالک سے یہ محض ایک روایت ہے اور باعتبار سند قوی بات یہ ہے کہ امام مالک بحالت قیام نماز میں دونوں ہاتھوں

کو نیچے چھوڑنے کے بجائے ناف سے کافی اوپر سینے سے ذرا نیچے باندھتے تھے اور اسی کا فتویٰ بھی دیتے تھے سینے سے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنے والی روایت مالک سینے پر باندھنے کے منافی نہیں ہے جیسا کہ ہم نے اپنی محولہ کتاب کے مسودہ میں تفصیل پیش کی ہے۔ امام مالک نے اپنی کتاب الموطا " بَابُ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الْيَسَارِ فِي الصَّلٰوةِ " میں حضرت سہل بن سعد ساعدی کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ :۔

" كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ يَنْمِيْ ذٰلِكَ "

ہم نے اپنی مذکورہ محولہ کتاب میں بتلایا ہے کہ امام مالک کی نقل کردہ اس حدیث صحیح کا لازمی مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرام کو رسول اللہ نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ بحالت قیام نماز میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھا کریں اور امام مالک کا عمل اپنی نقل کردہ اسی حدیث پر تھا جس کا مقتضی ہے کہ امام مالک کا مذہب بھی یہی تھا کہ بحالت قیام نماز میں نمازی اپنے ہاتھ سینے پر باندھے (یسر اللہ طبع هذا الكتاب)

زیر نظر مسئلہ کے فوراً ہی بعد مصنف حقیقتہ الفقہ نے مسئلہ نمبر ۲۴۷ کے تحت کہا کہ :۔ "حضرت مرزا مظہر جان جاناں مجددی حنفی سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کو بسبب قوی ہونے کے ترجیح دیتے تھے اور خود سینے پر ہاتھ باندھتے تھے" (حقیقتہ الفقہ ص ۱۹۳ مسئلہ نمبر ۲۴۷ بحوالہ مقدمہ ہدایہ المعروف بہ عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۱۱ و ۳۵۱ نیز ملاحظہ ہو نزھہ الخواطر ترجمہ مرزا جان جاناں ج ۶ ص ۵۴ ، نیز ملاحظہ ہو عین الہدایہ مطبوع ۱۹۹۲ء کتاب الصلوۃ ج ۱ ص ۴۵۰) فرقہ بریلویہ حقیقتہ الفقہ کی اس حقیقت بیانی کے خلاف ساکت ولا جواب رہا جس سے ایک طرف معلوم ہوتا ہے کہ فرقہ بریلویہ کے ظہور سے کافی پہلے فوت ہونے والے اتنے بڑے حنفی عالم بھی عام اہل علم کی طرح سینے پر ہاتھ باندھنے والی احادیث کو صحیح وقابل عمل قرار دیتے تھے دوسری طرف موصوف مرزا صاحب خود بھی اس پر عمل کرتے تھے۔ اس سے بھی فرقہ بریلویہ کے مزعومات کی تکذیب ہوتی ہے۔ ناظرین کرام فرقہ بریلویہ سے پوچھیں کہ حقیقتہ الفقہ کی اس حقیقت بیانی کے خلاف اسے کچھ بولنے کی جرأت کیوں نہیں ہوئی؟ مرزا جان جاناں سے بھی پہلے مشہور حنفی عالم شیخ محمد حیات سندھی متوفی ۱۱۶۳ھ نے بھی اپنی کتاب فتح الغفور میں ناف پر ہاتھ باندھنے سے متعلق جملہ روایات کو ساقط الاعتبار قرار دے کر سینے پر ہاتھ باندھنے والی احادیث نبویہ کو صحیح کہا ہے یہ پورا رسالہ قابل مطالعہ ہے جس سے مزاعم بریلویہ کی تکذیب ہوتی ہے۔

تنبیہ بلیغ

حضرت مرزا جان جاناں سے متعلق مسئلہ مذکورہ نقل کرنے کے صرف ایک مسئلہ کے بعد بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں مسئلہ نمبر ۲۳۹ کے تحت بحوالہ ہدایہ کہا گیا ہے کہ :۔

"لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ "والی حدیث نبوی بسند صحیح صحاح ستہ و ابن حبان و سنن دار قطنی وغیرہ میں مروی ہے"

پھر اس کے بعد مسئلہ نمبر ۲۴۰ کے تحت کہا گیا ہے کہ :۔

"حنفی امام ابن الھمام (جو فرقہ بریلویہ کے ظہور سے بہت صدیاں پہلے فوت ہوئے) نے ثقلت القرآن والی حدیث کے رواۃ کو ثقہ بتا کر کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے" فرقہ بریلویہ حقیقتہ الفقہ کی ان حقیقت بیانیوں کی تاب نہیں لا سکا اور مبہوت و مخبوط الحواس ہو کر "صم بکم عمی" بنا رہا اب کشائی کی ہمت نہ کر سکا جس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم شریعت نے دے رکھا ہے پھر حقیقتہ الفقہ میں مسئلہ نمبر ۲۴۷ کے تحت کہا کہ :۔

"مقتدی فاتحہ کو دل میں پڑھ لے اور یہ حق ہے" (حقیقتہ الفقہ حصہ دوم ص ۱۹۴ بحوالہ ہدایہ ج ۱ ص ۴۳۰) پھر مسئلہ نمبر ۲۴۸ کے تحت کہا :۔

"فاتحہ خلف الامام مقتدی کو مستحسن ہے بطور احتیاط کے" (حقیقتہ الفقہ حصہ دوم ۱۹۴ بحوالہ ہدایہ ج ۱ ص ۴۳۰)

حقیقتہ الفقہ کی ان حقیقت بیانیوں کے سامنے بھی فرقہ بریلویہ دم بخود اور مہر بلب ہی ہے مگر اپنی ان مجرمانہ اور بریلویانہ خاموشیوں اور سکوت مسلسل کے باوجود فرقہ بریلویہ کے حکم سے حقیقتہ الفقہ کا رد لکھنے والے بریلوی مفتی جلال الدین امجدی نے حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۲۴۱ کے تحت اس حقیقت بیانی پر اپنی بریلویانہ مذبوحی حرکات شروع کر دیں کہ "امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی احادیث ضعیف ہیں" حالانکہ حقیقتہ الفقہ کے مذکورہ چاروں اقوال ہی سے امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے سے متعلق روایت کا ضعیف ہونا ظاہر ہو جاتا ہے اور بات واضح ہو

جاتی ہے کہ اس کے باوجود بھی بریلوی مفتی کی عشوہ گری ملاحظہ ہو :۔

حقیقۃ الفقہ کے پچیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :

حقیقۃ الفقہ ص ۲۵۱ پر بحوالہ شرح وقایہ ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی احادیث ضعیف ہیں ------------- یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۲)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس کاری بھی اپنی سابقہ اور لاحقہ تلبیسات کی طرح ہے کیونکہ مصنف حقیقۃ الفقہ اور مصحح حقیقۃ الفقہ کی صراحتوں کے مطابق مذکورہ بالا مسئلہ شرح وقایہ کے اردو ترجمہ نور الہدایہ سے نقل کیا گیا ہے اور نور الہدایہ میں صاف طور پر امام ابن حبان کا یہ قول معنوی طور پر منقول ہے کہ امام کے پیچھے منع فاتحہ والی روایات اہل اسلام کے اجماعی عمل سے باطل ومردود وغیر صحیح ہیں۔ حافظ ابن حبان کا یہ قول بظاہر منع فاتحہ سے متعلق صرف ایک روایت کے سلسلے میں ہے مگر انہوں نے کہا کہ یہ روایت اجماع اہل اسلام سے باطل اس لئے قرار پاتی ہے کہ اہل اسلام کا عمل اس کے خلاف ہے لہذا حافظ ابن حبان کے اس بیان کا لازمی مطلب یہ ہے کہ امام کے پیچھے منع فاتحہ والی جملہ روایات ساقط الاعتبار ہیں حافظ ابن حبان کا یہ قول فرقہ بریلویہ کی تولید سے سیکڑوں سال پہلے متعدد حنفی علماء نے نقل کر رکھا ہے اور یہی بات شرح وقایہ کے ترجمہ میں بھی نقل ہے جس سے فرقہ بریلویہ کے مزاعم کی تکذیب ہوتی ہے حافظ ابن حبان کی اصل عبارت اور اسی کے ہم معنی امام بخاری کی عبارت اس کے بعد والے مسئلہ کے ضمن میں تفصیل کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔ ناظرین کرام اسے ملاحظہ کر کے فرقہ بریلویہ کی تلبیس کاری کا جائزہ لیں۔

بریلوی مفتی کے اولیاء اللہ قرار دیئے ہوئے ہندوستانی مشائخ مثلاً نظام الدین اولیاء اور ان کے تلامذہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ حدیث نبوی پر عمل فرض ہے اور ترک تقلید حدیث نبوی کے بالمقابل ضروری ہے آخر بریلوی مفتی کے اولیاء اللہ قرار دیئے ہوئے ان بزرگوں کے اس طریق عمل کا کیا معنی ومطلب بریلوی فرقہ سمجھتا ہے یہی نا کہ یہ

سارے اولیاء اللہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے والی احادیث کو ساقط الاعتبار ضعیف قرار دینے پر اور پڑھنے کو واجب قرار دینے والی احادیث کو صحیح ماننے پر متفق ہیں ظاہر ہے کہ فرقہ بریلویہ کے قرار دیئے ہوئے اولیاء اللہ کے بالمقابل فرقہ بریلویہ کی تلبیسات بالکل ناقابل التفات ہیں۔

امام ابو حنیفہ کے عام تلامذہ بھی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے اور اس کا فتوی دیتے تھے آخر اس صورت حال کا کیا معنی و مطلب فرقہ بریلویہ سمجھتا ہے؟

حقیقۃ الفقہ کے چھبیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا:۔

"پھر اس صفحہ پر یعنی حقیقۃ الفقہ ص ۲۵۱ پر بحوالہ شرح وقایہ ہے کہ حضرت علی کا قول بھی منع فاتحہ میں ضعیف اور باطل ہے" --------------- یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری اور فریب ہے کیوں کہ شرح وقایہ میں یہ بھی نہیں ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ۷۲)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس کاری بھی سابقہ اور آئندہ بریلوی تلبیسات کی طرح ہے حقیقۃ الفقہ میں یہ بات ہماری بار بار کی ذکر کردہ تفصیل کے مطابق شرح وقایہ کے اردو ترجمہ نور الہدایہ ۱ / ۱۱۰ میں ہے اور قارئین کرام حوالہ مذکورہ یعنی شرح وقایہ اردو ترجمہ نور الہدایہ مطبوع مجیدی کانپور ۱۹۱۴ء ۱ / ۱۱۰ میں یہ بات دیکھ کر فرقہ بریلویہ کی تلبیس کاری کی حقیقت بڑی آسانی سے معلوم کرلیں۔ حقیقۃ الفقہ کے محولہ نسخہ شرح وقایہ کے سات سالوں کے بعد حنفیوں نے اس کتاب کو ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء مطبعہ مجیدی کانپور سے بدعوی تصحیح وتنقیح چھپوایا اور اور اس میں بھی یہ صراحت ہے کہ حضرت علی کی طرف منسوب قول مذکور کی بابت کتاب الضعفاء لابن حبان میں کہا گیا ہے کہ حضرت علی کی طرف منسوب قول مذکور باطل ہے اور اس کے باطل ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ اس کے خلاف اہل اسلام کا اجماع ہے۔ حقیقۃ الفقہ کی اس حقیقت بیانی کو فرقہ بریلویہ کا غیر مقلدوں کا فریب قرار دینا بذات خود فرقہ بریلویہ کے فریب کار ومکار وکذاب ہونے پر دلیل قاطع ہے (ملاحظہ ہو شرح وقایہ ترجمہ نور الہدایہ مطبوع مجیدی ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء ج ۱ ص ۹۹) حضرت علی کی

طرف منسوب قول مذکور کو فرقہ بریلویہ کی تولید سے بہت پہلے فوت ہو جانے والے حافظ ابن حبان متوفی ۳۵۴ھ نے ضعیف وباطل کہا ہے اور یہ کہا کہ اس کے باطل ہونے پر اہل اسلام کا اجماع ہے ملاحظہ ہو حافظ ابن حبان کی اصل عبارت ۔ موصوف حافظ ابن حبان اپنی کتاب المجروحین کے ترجمہ عبد اللہ بن ابی یعلی میں فرماتے ہیں :۔

"اِسْمُ اَبِیْهِ یَسَارٌ فِیْمَا زَعَمُوْا وَهُوَ یَرْوِیْ عَنْ عَلِیٍّ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَأَ الْفِطْرَةَ رَوٰی عَنْهُ ابْنُهُ الْمُخْتَارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا شَیْئٌ لَا اَصْلَ لَهٗ عَنْ عَلِیٍّ لِاَنَّ الْمَشْهُوْرَ عَنْ عَلِیٍّ مَا رَوٰی عَنْهُ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ یَرَی الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَابْنُ اَبِیْ یَعْلٰی هٰذَا رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ مَا اَعْلَمُ لَهٗ شَیْئًا یَرْوِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ غَیْرَ هٰذَا الْحَرْفِ الْمُنْکَرِ الَّذِیْ یَشْهَدُ اِجْمَاعُ الْمُسْلِمِیْنَ قَاطِبَةً بِبُطْلَانِهٖ وَذَالِكَ اَنَّ اَهْلَ الصَّلٰوةِ لَمْ یَخْتَلِفُوْا مِنْ لَّدُنِ الصَّحَابَةِ .... اِلٰی اَنْ قَالَ فَفِیْ اِجْمَاعِهِمْ اِجَازَةُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ دَلِیْلٌ عَلٰی بُطْلَانِ رِوَایَةِ ابْنِ اَبِیْ یَعْلٰی هٰذِهٖ "یعنی عبد اللہ بن ابی یعلی کے باپ کا نام لوگوں کے کہنے کے مطابق یسار ہے یہ شخص حضرت علی سے فاتحہ خلف الامام کی ممانعت والی روایت بیان کرتا ہے یہ روایت اس شخص سے اس کا بیٹا مختار بن عبد اللہ نقل کرتا ہے مگر یہ روایت بالکل بے اصل ہے کیونکہ حضرت علی سے بطور مشہور مروی ہے کہ وہ فاتحہ خلف الامام پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے نیز ابن ابی یعلی مجہول راوی ہے اس منکر روایت واحدہ کے علاوہ یہ مجہول شخص کوئی ایک حرف نہیں بیان کرتا اور تمام کے تمام مسلمانوں کا اجماع اس مجہول شخص کی روایت کے باطل ہونے پر دلیل ہے" (المجروحین لابن حبان مطبوع بیروت ۱۳۹۶ھ ج ۲ ص ۵)

حافظ ابن حبان کا یہ بیان فرقہ بریلویہ کی تکذیب کے لئے کافی ہے نیز حافظ ابن حبان کے اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب فرقہ بریلویہ کے دعویٰ مکذوبہ کے بالکل خلاف فاتحہ خلف الامام پڑھنے کا حکم دیتے تھے حافظ ابن حبان سے بہت پہلے حافظ ابن حبان والی بات معنوی طور پر امام بخاری بھی فرما چکے ہیں ملاحظہ ہو امام بخاری فرقہ بریلویہ کی اس مستدل روایت کو نقل کر کے کہتے ہیں کہ :۔

"وَلَا یَحْتَجُّ اَهْلُ الْحَدِیْثِ بِمِثْلِهٖ وَحَدِیْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ اَوَّلُ وَاَصَحُّ" یعنی ابن ابی یعلی والی روایت جیسی روایتوں کو "اہل حدیث" حجت نہیں مانتے اس کے

بر خلاف حضرت علی ؓ سے ابو رافع کی نقل کردہ روایت کہیں زیادہ صحیح ہے اور دلیل قرار پانے کے لائق ہے کہ موصوف حضرت علی ؓ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم مقتدیوں کو دیا کرتے" (جزء القراءۃ للبخاری مطبوع پاکستان لاہور ص ۱۲) ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ امام بخاری بھی امام ابن حبان جیسی بات امام ابن حبان سے بہت پہلے کہہ چکے ہیں امام بخاری نے کسی مستثنی کے بغیر تمام "اہل حدیث" کا یہ موقف بتلایا ہے کہ فرقہ بریلویہ کی یہ مستدل روایت ساقط الاعتبار ہے۔ یہاں اہل حدیث سے مراد حدیث کا علم رکھنے والے اہل علم ہیں جس کا مفاد یہ ہے کہ فرقہ بریلویہ کے لوگ خواہ کتنے بڑے مفتی واعلی حضرت ومجدد وصدر الشریعہ کہلاتے ہوں سب علم حدیث کی معرفت سے بے بہرہ ہیں۔

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم حضرت علی سے جس روایت میں منقول ہے اسے خود امام بخاری نے بھی اپنی معروف کتاب جزء القراءۃ میں سندوں کے ساتھ نقل کر رکھا ہے (ملاحظہ ہو جزء القراءۃ للبخاری ص ۱، ۱۲-۱۳ و ۶)

امام دار قطنی نے فاتحہ خلف الامام پڑھنے کے حکم والی روایت علی کو ایک سے زیادہ سندوں کے ساتھ نقل کر کے کہا کہ یہ سندیں صحیح ہیں (سنن دار قطنی ج ۱ ص ۱۳۲) نیز متعدد محدثین نے بھی ایسا کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو جزء القراءۃ للامام البیہقی وکتاب المعرفہ والسنن للبیہقی وغیرہ) اس تفصیل سے جہاں ایک طرف فرقہ بریلویہ کے مزعومات کی تکذیب ہوتی ہے وہاں دوسری طرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علی کی طرف فرقہ بریلویہ اور اس کے ہم مزاج لوگوں نے ایسی خانہ ساز ومکذوبہ بات منسوب کر دی ہے اور اپنی منسوب کردہ مکذوبہ بات کو دلیل وحجت بنالیا ہے جس کے خلاف حضرت علی بن ابی طالب کا حکم وفرمان منقول ومروی ہے فرقہ بریلویہ نے تیس سے زیادہ اولیاء اللہ کی جو فہرست پیش کی ہے ان میں سے اکثر حضرات امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے (للتفصیل موضع آخر) افسوس ہے اس فرقہ بریلویہ پر جو طریق اہل سنت وجماعت کے خلاف اکاذیب کو اپنا دین قرار دے لینے کے باوجود اپنے کو اہل سنت وجماعت کہتا پھرتا ہے۔

حقیقۃ الفقہ کے ستائیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا:۔

"حقیقتہ الفقہ ص ۲۵۲ میں بحوالہ ہدایہ یہ ہے کہ رفع الیدین کی حدیثیں بہ نسبت ترک رفع الیدین کے قوی ہیں" ---------------- یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔ (غیر مقلدوں کے فریب ۷۳)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس بھی سابقہ اور لاحقہ بریلوی تلبیسات کی طرح ہے کیونکہ بار بار بتلایا جا چکا ہے کہ حقیقتہ الفقہ کی تصریحات کے مطابق اس کی محولہ کتابوں سے مراد ان کے اردو تراجم ہیں چنانچہ حقیقتہ الفقہ میں مسئلہ نمبر ۲۵۸ کے تحت مسئلہ مذکورہ ہدایہ مراد ترجمہ ہدایہ موسوم بہ عین الہدایہ ج ۱ ص ۳۸۹ میں موجود ہے۔

علاوہ ازیں اسی حقیقتہ الفقہ میں بحوالہ ما لا بد منہ (جو فرقہ بریلویہ کی معتبر حنفی کتاب ہے) لکھا ہے کہ :-

" اکثر فقہاء و محدثین رفع الیدین کا سنت ہونا مانتے تھے نیز یہ کہ امام ابو حنیفہ کے شاگردوں کے شاگرد امام عصام بن یوسف حنفی رفع الیدین کرتے تھے (حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۲۶۳ و ۲۶۴) فرقہ بریلویہ حقیقتہ الفقہ کی اس حقیقت بیانی کے خلاف کسی طرح کی لب کشائی کرنے کی ہمت نہ کر سکا بلکہ مبہوت وحواس باختہ ہو کر اول فول بکنے لگا۔

فرقہ بریلویہ اور تقلید پرستی کے دعوی میں اسی جیسا نو مولود فرقہ دیو بندیہ کا دعوی ہے کہ امام عبد اللہ بن المبارک اور وکیع بن الجراح حنفی المذہب تھے اور امام بخاری اپنی کتاب جزو رفع الیدین میں اور متعدد اہل علم نے بسند معتبر لکھا ہے کہ دونوں حضرات یعنی ابن مبارک و وکیع رفع الیدین کے قائل تھے حتی کہ اس موضوع پر امام ابوحنیفہ سے امام ابن مبارک کا مناظرہ ہو گیا تو ابن مبارک کے بالمقابل امام ابو حنیفہ لاجواب ہو کر ساکت ہو گئے اس موقع پر امام وکیع نے ابن المبارک کی تحسین وثنا خوانی کی (جزو رفع الیدین مع جلاء العینین ص ۱۲۳ - ۱۲۴ وسنن بیہقی ج ۲ ص ۸۲ وکتاب السنہ لامام عبد اللہ بن احمد بن حنبل ص ۵۹ وتاویل مختلف الحدیث لابن قتیبہ ص ۶۶ وثقات ابن حبان ترجمہ احمد بن الولید کرخی ج ۴ ص ۱۷ وتاریخ خطیب ج ۱۳ ص ۴۰۶ وتمہید لابن عبد البر ج ۴ ص ۶۶ وقیام اللیل للمروزی) فرقہ بریلویہ و دیو بندیہ کے حنفی قرار دیئے ہوئے مذکورہ بالا دونوں ائمہ کرام تمام حنفی فقہاء

ومحدثین پر بھاری ہیں ان کا رفع الیدین کا قائل ہونا اور اس موضوع پر مناظرہ میں امام ابو حنیفہ کو لاجواب کر دینا نیز امام ابو حنیفہ کے اساتذہ کے اساتذہ امام حسن بصری وحمید بن ہلال کا کسی صحابی کو مستثنیٰ کئے بغیر علی الاطلاق یہ کہنا کہ سارے صحابہ رفع الیدین کرتے تھے (جزو رفع الیدین مع جلاء العینین ص ۸۰-۸۱ ومصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۳۵ وسنن بیہقی ج ۲ ص ۷۵ ومعرفہ السنن للبیہقی ج ۱ ص ۲۱۸ ونصب الرایہ للزیلعی الحنفی ج ۱ ص ۴۱۶ ودرایہ للحافظ ابن حجر ج ۱ ص ۱۵۴ وغیرہ) اس بات کی دلیل قاطع ہے کہ عام فقہاء ومحدثین رفع الیدین کا سنت ہونا مانتے تھے کسی صحابی کو مستثنیٰ کئے بغیر امام حسن بصری وحمید بن ہلال نے تمام صحابہ کو جو رفع الیدین کا قائل وعامل بتلایا تو کیا یہ سارے صحابہ فقہاء محدثین نہیں تھے کہ اتنی سی بات حوالہ مذکورہ کے ساتھ لکھ دینے پر فرقہ بریلویہ چراغ پا ہو کر ہوش وحواس کھو بیٹھا اور اپنی فطری بد زبانی کا مظاہرہ کرنے لگا؟

اس سلسلے میں فرقہ بریلویہ اپنے ہم مذہب شیخ عبد الحیؒ فرنگی محلی کی مختلف کتابوں میں پائی جانے والی صریح عبارتیں ہی دیکھنے پر علمی ودینی دیانت داری کے ساتھ اکتفا کرتا تو اس سلسلے میں بد زبانی سے اسے باز رکھنے کے لئے کافی ہوتا۔

اس سے بھی قطع نظر فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے حنفی قرار دیئے ہوئے شاہ ولی اللہ محدث متوفی ۱۱۷۶ھ نے کہا:۔

" وَالَّذِي يَرْفَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّنْ لَا يَرْفَعُ فَإِنَّ أَحَادِيثَ الرَّفْعِ أَكْثَرُ وَأَثْبَتُ " (حجۃ اللہ البالغۃ مبحث اذکار الصلاۃ وھیأتہا ج ۲ ص ۱۰) شاہ صاحب کی اس عبارت کا وہی مطلب ہے جو حقیقتہ الفقہ میں بحوالہ ہدایہ یعنی عین الہدایہ لکھا ہے۔ فرقہ بریلویہ نے جن ابن العربی کو اولیاء اللہ میں شمار کیا ہے وہ بھی رفع الیدین کو سنت قرار دیتے تھے (فتوحات مکیہ بحث نماز) نیز شیخ جیلانی وسہروردی وغیرہ کا بھی یہی موقف ہے (غنیۃ الطالبین وعوارف المعارف بحث نماز) انھیں بھی فرقہ بریلویہ اولیاء اللہ مانتا ہے (غیر مقلدوں کے فریب (۲۷) شاہ ولی اللہ کو فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ حنفی المذہب اور اپنا ممدوح مانتے ہیں جن کی تصریح مذکور سے فرقہ بریلویہ کے مزاعم کی تکذیب ہوتی ہے رفع الیدین کے موضوع پر از سلف تا خلف سلفی اہل علم کی کتابیں موجود ہیں جن میں مندرجہ مباحث کا حاصل یہی ہے کہ رفع الیدین کا مسنون ہونا احادیث

متواترہ سے ثابت ہے اور اس کے خلاف فرقہ بریلویہ والی بات صرف مجموعہ روایات ضعیفہ وساقط الاعتبار سے ثابت ہے اور یہ معلوم ہے کہ ثابت شدہ متواتر المعنی احادیث نبویہ کے بالمقابل ساقط الاعتبار روایات پر عمل کرنا اور انہیں دین قرار دینا جیسا کہ فرقہ بریلویہ کا شیوہ وشعار ہے راہ صواب وطریق محمود نہیں ۔

حقیقتہ الفقہ کے اٹھائیسویں مسئلہ پر بریلوی ردو قدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقتہ الفقہ کے اسی صفحہ ۲۵۲ پر بحوالہ شرح وقایہ ہے کہ رفع الیدین کرنے کی حدیث ضعیف ہے" ---------------- یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب اور جھوٹ ہے کیونکہ یہ شرح وقایہ میں ہرگز نہیں " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۳)

ناظرین کرام- فرقہ بریلویہ کی صدق مقالی کی حقیقت سے واقفیت کے لئے ہماری تصریحات کے مطابق شرح وقایہ کا اردو ترجمہ نور الهدایہ مطبوع مجیدی کانپور ۱۹۱۴ء ملاحظہ فرمالیں اور حقیقتہ الفقہ کے اس محولہ نسخہ وشرح وقایہ کے علاوہ کسی دوسرے ایڈیشن وطبع والے نسخہ کی طرف نظر التفات اس لئے نہ ڈالیں کہ اصلاح کے نام پر حسب عادت حنفی لوگوں نے دوسرے طبعات والے نسخوں میں ترمیم کر لی ہے جیسا کہ مطبوع مجیدی کانپور ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء کے مقدمہ سے صاف طور پر ظاہر ہے زیر بحث مسئلہ کے بعد مسائل نمبر ۳۶۰ تا ۳۶۴ پر فرقہ بریلویہ ایک لفظ کہنے کی بھی ہمت نہ پا سکا مگر خبط الحواسی میں پچاس سے زیادہ مسائل سے عبور کر کے چھلانگ بازی کرتے ہوئے اس نے پھر اپنی بریلوی راگنی شروع کر دی (کما سیاتی)

حقیقتہ الفقہ کے انتیسویں مسئلہ پر بریلوی ردو قدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقتہ الفقہ کے ص ۲۵۵ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تین میل کی مسافت میں قصر جائز ہے" ---------------- یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ یہ بھی شرح وقایہ میں نہیں ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۳)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس بھی سابقہ و آئندہ بریلوی تلبیسات کی طرح ہے کیونکہ حقیقتہ الفقہ کے محولہ مقام پر یعنی ترجمہ شرح وقایہ نور الہدایہ مطبوع مجیدی کانپور ۱۹۱۴ء ج ۱ ص ۱۲۵ میں ایسا ہی لکھا ہے پھر اسے نقل کر دینے میں مصنف حقیقتہ الفقہ کا کیا قصور ہے ؟ البتہ اس کا معنی و مطلب کچھ اور ہے۔ نیز نور الہدایہ مطبوع کانپور ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء ج ۱ ص ۱۳۲ دوسری سطر میں یہ مرقوم ہے کہ "روایت ہے انس سے کہ نبی ﷺ نکلتے تھے تین میل تو قصر کرتے تھے اس سے بریلوی فرقہ کی تکذیب ہوتی ہے مسئلہ مذکورہ یعنی مسئلہ نمبر ۳۱۹ پر اپنی بریلویانہ عشوہ گری و طنازی کا مظاہرہ کر کے بریلوی مفتی حقیقتہ الفقہ میں بیان کردہ ستائیس مسائل پر کچھ نہ بول سکے کیونکہ موصوف حقیقتہ الفقہ کی حقیقت بیانیوں سے ہوش و حواس کھو کر مبہوت ہو چکے تھے مگر اسی بدحواسی کے عالم میں موصوف بریلوی مفتی حقیقتہ الفقہ کے بیان کردہ مسئلہ نمبر ۳۴۳ پر پھر لغو طرازی کرنے لگے۔

حقیقتہ الفقہ کے تیسویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

"حقیقتہ الفقہ ص ۲۵۷ پر ہدایہ ، شرح وقایہ اور منیہ المصلی کے حوالہ سے ہے کہ وتر ایک رکعت بھی ہے" ------------ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور واضح فریب ہے کیونکہ ان کتابوں میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۳)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس بھی سابقہ اور آئندہ والی بریلوی تلبیسات کی طرح ہے کیونکہ حقیقتہ الفقہ کی محولہ کتابوں کے محولہ مقامات پر اسی طرح لکھا ہوا ہے مگر

دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے ؟

حقیقتہ الفقہ کی ان تینوں محولہ حنفی کتابوں میں یہ حدیث نبوی صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ :۔

"فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِرَكْعَةٍ فَلْيَفْعَلْ" یعنی جو چاہے کہ پانچ رکعت وتر پڑھے اسے ایسا کرنے کی اجازت ہے اور جو تین رکعت وتر پڑھنی چاہے اسے تین رکعت وتر پڑھنے کی اجازت ہے اور جو ایک رکعت وتر پڑھنی چاہے اسے

ایک رکعت وتر پڑھنے پر اکتفاء کرنے کی اجازت ہے (محولہ کتب حنفیہ بحوالہ ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ وغیرہ) ناظرین کرام دیکھیں کہ حقیقتہ الفقہ کی محولہ حنفی کتابوں میں مذکورہ بالا جو حدیث نبوی منقول ہے اس میں صاف اور واضح و صریح طور پر قول نبوی موجود ہے کہ پانچ، تین اور ایک رکعت وتر میں سے ہر ایک پر عمل کرنے کی شریعت میں اجازت ہے۔ اس صریح فرمان نبوی کے خلاف فرقہ بریلویہ کا محاذ آرائی کر لینا اور اس کے باوجود بھی اپنے کو اہل سنت وجماعت کہتے پھرنا کیا معنی رکھتا ہے جبکہ نوے فیصد مسائل میں فرقہ بریلویہ کا یہی حال ہے کہ نصوص کتاب و سنت کے خلاف دوسرے مسائل پر عمل پیرا ہے؟ اور باقی جن دس فیصد مسائل میں اس کے یہاں نصوص کتاب و سنت سے موافقت پائی جاتی ہے وہ محض اتفاقی حوادث میں سے ہے اتباع نصوص کے جذبہ سے ہرگز نہیں حقیقتہ الفقہ کی ان محولہ کتابوں میں یہ فرمان نبوی بھی منقول ہے کہ :۔

"اَلْوِتْرُ رَکْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ" نماز وتر آخر شب میں صرف ایک رکعت پڑھنی صحیح اور جائز ہے (صحیح مسلم مع شرح نووی ج ۱ ص ۲۵۷ و قیام اللیل للمروزی ص ۲۰۳ و عام کتب حدیث)

حقیقتہ الفقہ کی محولہ حنفی کتابوں میں سے بعض میں اس حدیث نبوی کو صحیح بخاری کی حدیث کہا گیا ہے مگر صحیح بخاری میں اگرچہ یہ فرمان نبوی معنوی طور پر منقول ہے لیکن اس لفظ کے ساتھ یہ حدیث صحیح بخاری میں نہیں ہے صحیح مسلم اور متعدد کتاب حدیث میں یہ حدیث نبوی دو صحابہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر سے مروی ہے اور معنوی طور پر صحیحین میں متعدد صحابہ سے تواتر کے ساتھ مروی ہے ایسی متواتر المعنی سنت نبویہ اور بہت ساری سنت نبویہ کے خلاف محاذ آرائی رکھنے کے باوصف فرقہ بریلویہ کا اپنے کو اہل سنت کہنا کیا معنی رکھتا ہے؟

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث نبوی صرف حقیقتہ الفقہ کی محولہ حنفی کتابوں ہی میں نہیں منقول ہے بلکہ فرقہ بریلویہ کی تولید سے بہت پہلے لکھی جانے والی متعدد حنفی کتابوں میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے۔ اس سے فرقہ بریلویہ کی بھرپور تکذیب ہوتی ہے۔

حقیقتہ الفقہ کے اکتیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

"حقیقتہ الفقہ کے اسی صفحہ ۲۵۷ پر بحوالہ ہدایہ ہے کہ ایک رکعت وتر پر مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے" ---------------- یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۳)

ہم کہتے ہیں کہ ہماری گذشتہ اور آئندہ تصریحات سے اس بریلوی تلبیس کاری کا حال بھی عیاں ہے کیونکہ یہ بات ہدایہ کے اردو ترجمہ عین الہدایہ میں موجود ہے۔

جن امام ابو حنیفہ کی تقلید کا دم فرقہ بریلویہ بھرتا ہے ان کے جلیل القدر اساتذہ کے بھی عظیم الرتبت استاذ امام محمد بن سیرین متوفی ۱۱۰ھ کا یہ قول امام ترمذی نے فرقہ بریلویہ کے ظہور سے صدیوں پہلے نقل کیا ہے کہ :- "عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِخَمْسٍ وَّثَلَاثٍ وَّبِرَكْعَةٍ وَّيَرَوْنَ كُلَّ ذٰلِكَ حَسَنًا" یعنی امام محمد بن سیرین نے کہا کہ اہل اسلام پانچ اور تین اور ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے اور اہل اسلام ان میں سے ہر طرح کی وتر کو اچھا قرار دیتے ہیں" (جامع ترمذی مع تحفہ الاحوذی طبع ہندی ابواب الوتر ج ۱ ص ۳۳۹) ناظرین کرام فرقہ بریلویہ سے امام ابوحنیفہ کے استاذ الاساتذہ ابن سیرین کے اس صریح اور واضح المعنی بیان کا مطلب پوچھیں جس میں امام ابن سیرین نے کسی استثناء کے بغیر علی الاطلاق تمام اہل اسلام کا یہ موقف بتلایا ہے کہ ایک رکعت وتر پر اکتفاء کرنا بھی اچھا ہی عمل ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر فرقہ بریلویہ کی تولید و تخلیق سے بہت پہلے امام محمد بن نصر مروزی مولود ۲۰۲ھ ومتوفی ۲۹۴ھ فرما چکے ہیں کہ جو لوگ ایک رکعت وتر کو مشروع نہیں مانتے ان کا حال یہ ہے کہ :-

"وَقَوْلُهٗ هٰذَا خِلَافٌ لِلْاَخْبَارِ الثَّابِتَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ وَخِلَافٌ لِمَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَاِنَّمَا اُتِيَ مِنْ قِلَّةِ مَعْرِفَتِهٖ بِالْاَخْبَارِ وَقِلَّةِ مُجَالَسَتِهٖ لِلْعُلَمَاءِ" یعنی" جو شخص ایک رکعت وتر کی مشروعیت نہیں مانتا اس کی یہ بات ثابت شدہ احادیث نبویہ و آثار واقوال صحابہ اور اجماع اہل علم کے خلاف ہے ان احادیث نبویہ واقوال صحابہ واجماع اہل علم کے خلاف لب کشائی کرنے والے نے یہ بات احادیث و آثار سے قلت واقفیت کے باعث اور علماء کی عملی مجلسوں میں نہ بیٹھنے کے سبب کہی ہے" (قیام اللیل للمروزی ص ۲۱۲)

ناظرین کرام دیکھ رہے کہ فرقہ بریلویہ کے ظہور سے پہلے امام محمد بن نصر مروزی نے

کہا ہے کہ ایک رکعت وتر کے مشروع ہونے پر اہل علم کا اجماع ہے۔ فرقہ بریلویہ اجماع کی بہت دہائی دیا کرتا ہے اور امام محمد بن نصر مروزی کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ بہت سارے مسائل کی طرح اس مسئلہ میں بھی فرقہ بریلویہ اجماع امت ونصوص شرعیہ سے منحرف اور باغی ہے۔

امام محمد بن نصر مروزی ناقل ہیں کہ:۔

"عَنْ نَافِعٍ كُنَّا نَقُومُ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ يؤمنا معاذ فكان يسلم رافعا صوته ثم يقوم فيوتر بِوَاحِدَةٍ وَكَانَ يُصَلِّيْ مَعَهُ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لم أر أحدا يَعِيْبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ"

یعنی "ہم لوگ مسجد نبوی میں تراویح اور وتر پڑھانے کے لئے خلیفہ راشد عمر فاروق کے مقرر کردہ امام معاذ بن حارث انصاری مازنی ابو حلیمہ متوفی ۶۳ھ کی امامت میں تراویح اور وتر با جماعت پڑھا کرتے تھے تو موصوف ابو حلیمہ معاذ بن حارث ہمیں ایک رکعت وتر پڑھاتے موصوف معاذ کے پیچھے بہت سارے صحابہ کرام ایک ہی رکعت وتر پڑھا کرتے تھے میں نے کسی بھی صحابی کو معاذ کی امامت میں پڑھی گئی ایک رکعت وتر پر عیب گیری کرتا ہوا نہیں دیکھا" (قیام اللیل للمروزی ص ۲۰۵)

خلیفہ راشد عمر فاروق کے مقرر کردہ یہ امام یعنی معاذ بن حارث ابو حلیمہ صحابی ہیں اور قاری کے لقب سے ملقب ہیں مسجد نبوی میں خلیفہ راشد کی طرف سے تراویح مع الوتر کا امام مقرر کیا جانا ہی ان کی عظمت وفضیلت کی بہت بڑی دلیل ہے اور عہد فاروقی سے لیکر زمانہ دراز تک موصوف کا ایک رکعت وتر مسجد نبوی میں تمام ہی صحابہ وتابعین کو پڑھانا اور اس پر کسی کا کوئی اعتراض نہ ہونا بلکہ سب کا اسی ایک رکعت وتر پر موصوف کی امامت میں اکتفاء کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ایک رکعت وتر کی مشروعیت پر صحابہ کرام وتابعین عظام کا اجماع ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک رکعت وتر اگر معیوب ہوتی تو سب سے پہلے اس پر خود خلیفہ راشد عمر فاروق معترض ہوتے اپنے مقرر کردہ امام وتر کی اس وتر پر حضرت عمر فاروق کا معترض نہ ہونا بلکہ اسے برقرار رکھنا خود اس امر کی واضح دلیل ہے کہ عمر فاروق بھی ایک رکعت وتر کی مشروعیت کے حامی تھے چنانچہ حضرت عمر فاروق کے صاحبزادے عبد اللہ نے کہا:۔

"اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ كَانَ ذٰلِكَ وِتْرُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ" یعنی "وتر نبوی ووتر صدیقی اور وتر فاروقی ایک رکعت تھی۔ مطلب یہ کہ یہ لوگ ایک رکعت وتر پر بھی اکتفاء کیا

کرتے تھے ۔ (قیام اللیل للمروزی ص ۲۰۵) ان ساری تصریحات سے فرقہ بریلویہ کے مزعومات کی بھرپور تکذیب ہوتی ہے ۔

حقیقتہ الفقہ کے بتیسویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

"حقیقتہ الفقہ ص ۲۵۷ پر بحوالہ شرح وقایہ ہے کہ تین رکعت وتر کی روایت ضعیف ہے" ---------------- یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۳)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس بھی سابقہ اور لاحقہ تلبیسات کی طرح ہے ہماری تصریحات کے مطابق ناظرین کرام اس مسئلہ کے لئے حقیقتہ الفقہ کے محولہ نسخہ شرح وقایہ یعنی اردو ترجمہ شرح وقایہ کے مطابق نور الہدایہ مطبوع مجیدی کانپور ۱۹۱۴ء ج ۱ ص ۱۲۴ ملاحظہ فرمائیں حقیقتہ الفقہ کے محولہ نسخہ شرح وقایہ کے علاوہ کسی دوسرے نسخہ وقایہ میں اسے تلاش کرنے میں ناکام ہونا عین ممکن ہے کیونکہ فرقہ بریلویہ نے اپنی حنفی کتابوں میں اصلاح کے نام سے حسب عادت بہت ساری ترمیمات کر لی ہیں ۔

تنبیہ اول

یہاں حقیقتہ الفقہ والی زیر نظر بات مجمل ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ جن روایات میں تین رکعت وتر سے کم یعنی ایک رکعت اور تین سے زیادہ پانچ ، سات ، نو ، گیارہ رکعت کی تغلیط کرتے ہوئے صرف تین رکعت وتر کی تصویب کی گئی ہے وہ ضعیف ہیں ۔ ہم یہ اجماع امت نقل کر آئے ہیں کہ تین ، پانچ ، سات ، نو ، گیارہ رکعت وتر کے ساتھ ایک رکعت وتر بھی مشروع ہے ۔ فافهم وتدبر ولا تكن من الغافلين ۔

تنبیہ ثانی

فرقہ بریلویہ اور ان کے ہم مزاج لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ایک اور پانچ ، سات ، نو گیارہ رکعت والی وتر کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے کہ اس طرح کی وتر مشروع ہے یا نہیں

مگر تین رکعت والی وتر کے مشروع ہونے میں کوئی اختلاف نہیں حالانکہ ان کا یہ خیال ودعوی مکذوب محض اور خالص سفید جھوٹ ہے کیونکہ تین رکعت وتر میں بھی صحابہ کے زمانہ سے لیکر بعد تک اختلاف رہا ہے جیساکہ قیام اللیل للمروزی اور سنن دار قطنی وغیرہ میں صراحت ہے

حقیقتہ الفقہ کے تینتیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

"حقیقتہ الفقہ ص ۲۵۸ پر بحوالہ شرح وقایہ ہے کہ بعد رکوع دعائے قنوت پڑھنے کی روایت چاروں خلفاء سے ہے" ------------ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ بھی نہیں ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۳-۷۴)

ہم کہتے ہیں کہ مسئلہ مذکورہ حقیقتہ الفقہ میں مسئلہ نمبر ۳۴۷ کے تحت بحوالہ شرح وقایہ یعنی ترجمہ شرح وقایہ المعروف بہ نور الہدایہ مطبوع مجیدی کانپور ۱۹۱۴ء جلد اول ص ۱۲۵ پر منقول ہے اور شرح وقایہ کے اس اردو ترجمہ سے بہت پہلے شرح وقایہ لکھی گئی ہے اور اصل شرح وقایہ سے بھی بہت پہلے مشہور ومعتبر حنفی کتاب ہدایہ لکھی گئی ہے اس ہدایہ میں یہ صراحت ہے کہ :۔

" وَقَالَ الشَّافِعِیُّ بَعْدَهٗ لِمَا رُوِیَ اَنَّهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قَنَتَ فِیْ آخِرِ وِتْرِهٖ وَهُوَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ "یعنی " وتر میں رکوع کے بعد قنوت پڑھنے والے موقف شافعی کی دلیل یہ حدیث نبوی ہے کہ نماز وتر کے آخر میں یعنی رکوع کے بعد قنوت پڑھا جائے" (ہدایہ مع شرح بنایہ للعینی ج ۱ ص ۸۲۵ وہدایہ مع فتح القدیر ج ۱ ص ۱۸۳)

فرقہ بریلویہ کے امام مصنف ہدایہ کے مذکورہ بالا صریح بیان کی شرح کرتے ہوئے عام شراح ہدایہ نے ہدایہ کی محولہ حدیث کی یہ تفصیل بیان کی ہے :۔

" رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِیُّ فِیْ سُنَنِهٖ مِنْ حَدِیْثِ سُوَیْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ یَقُوْلُوْنَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ آخِرِ الْوِتْرِ وَکَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ "یعنی امام شافعی کے موقف کی موافقت کرنے والی جو حدیث ہدایہ میں مذکور ہے اسے امام دار قطنی نے

اپنی کتاب السنن میں سوید بن غفلہ سے روایت کیا ہے کو سوید نے کہا کہ میں نے چاروں خلفائے راشدین کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر کے آخر میں قنوت پڑھا کرتے تھے اور اس سنت نبویہ کی پیروی میں چاروں خلفائے راشدین بھی ایسا ہی کرتے تھے یعنی صاحب ہدایہ کی تصریح کے مطابق رکوع کے بعد یہ خلفائے راشدین اتباع سنت نبویہ میں قنوت پڑھتے تھے (بنایہ شرح ہدایہ ج ۱ ص ۸۲۵ و فتح القدیر ج ۱ ص ۱۸۳ و غنیۃ المستملی شرح منیہ المصلی ص ۳۹۶ اور عام کتب احناف)

عام احناف کی نقل کردہ یہی حدیث حقیقتہ الفقہ میں مسئلہ نمبر ۳۴۸ کے تحت شرح وقایہ یعنی ترجمہ اردو شرح وقایہ نور الہدایہ مطبوع مجیدی کانپور ۱۹۱۴ء جلد اول ص ۱۲۵ میں نیز مطبوع کانپور ۱۹۲۱ء ج ۱ ص ۱۱۴ میں واضح طور پر لکھی ہوئی موجود ہے پھر حقیقتہ الفقہ کی اس حقیقت بیانی کے خلاف فرقہ بریلویہ کی یہ یاوہ گوئی کیا معنی رکھتی ہے ؟

جو بات فرقہ بریلویہ کی محولہ کتاب میں موجود ہے بلکہ فرقہ بریلویہ کے ظہور پذیر ہونے سے کئی صدیاں پہلے لکھی جانے والی عام معتبر حنفی کتابوں میں موجود ہے اس کی بابت فرقہ بریلویہ کا یہ کہنا کہ یہ بات شرح وقایہ یعنی اس کے اردو ترجمہ نور الہدایہ میں نہیں ہے لہذا اسے نقل کرنے والے صرف ایک سلفی عالم کا جرم و گناہ بریلوی فرقہ کی نظر میں اتنا بڑا ہے کہ اس کے حکم سے حقیقتہ الفقہ کا رد لکھنے والے بریلوی مفتی نے تمام ہی سلفی لوگوں کو مطعون کرتے ہوئے کہا کہ :۔

" یہ غیر مقلدوں کا کھلا فریب ہے " ناظرین کرام اس سے بہت آسانی کے ساتھ بریلوی دھاندلی بازی و تلبیس کاری کا اندازہ کر سکتے ہیں "۔

حنفی کتاب ہدایہ میں مذکور شدہ اس حدیث کا مطلب امام شافعی کی طرف سے خود ہی مصنف ہدایہ نے یہ بتلایا کہ نماز وتر کا آخر رکوع کے بعد ہے پھر اس کی تغلیط کے درپہ ہو کر کہا کہ آدھی سے زیادہ چیز پہ آخر کا اطلاق ہوتا ہے اس لئے اس سے لازم نہیں آتا کہ خلفائے راشدین اتباع سنت نبویہ میں رکوع کے بعد ہی قنوت پڑھتے تھے مصنف ہدایہ اور اس بات میں ان کے مقلدین شاید یہ نہیں جانتے کہ حنفی مذہب میں تکبیر تحریمہ نماز سے خارج ہے جس کے بعد صرف ایک متوسط یا چھوٹی آیت پڑھ کر آدمی رکوع کر سکتا ہے نماز وتر ایک رکعت ہونے کی

صورت میں رکوع سے پہلے اتنے سے عمل کو نصف سے زیادہ وہی کہے گا جو مسخ حقائق اور قلب وقائع کا عادی ہو۔ اس لئے ہدایہ کی اس مستدل حدیث کا معنی ومطلب واضح طور پر یہ ہوا کہ تمام خلفائے راشدین اتباع سنت نبویہ میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ صاحب ہدایہ کی یہ مستدل حدیث اگرچہ بتصریح امام دار قطنی ساقط الاعتبار ہے مگر اس کی معنوی متابعت متعدد معتبر روایات سے ہوتی ہے جیساکہ آنے والی تفصیل سے معلوم ہوگا البتہ صاحب ہدایہ کی اس مستدل حدیث پر کسی قسم کا کوئی کلام نہ تو فتح القدیر میں کیا گیا ہے اور نہ بنایہ میں اور یہ دونوں شروح ہدایہ ہی عام طور پر لوگوں میں متداول ہیں نیز اس پر کوئی کلام شرح وقایہ والے اس ترجمہ میں بھی نہیں کیا گیا ہے جس سے حقیقتہ الفقہ میں یہ بات منقول ہے بلکہ عام احناف جو فرقہ بریلویہ کی تولید وتخلیق سے صدیوں پہلے فوت ہو کر دنیا سے چلے گئے وہ پوری صراحت کے ساتھ یہ لکھ کر گئے کہ کہ مذہب شافعی کے لئے صاحب ہدایہ کی اس مستدل حدیث کی تائید میں دوسری احادیث صحیحہ بھی موجود ہیں چنانچہ عام احناف نے کہا ہے کہ امام حاکم وبیہقی وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ :۔

" عن الحسن بن علي بن ابي طالب قال علمني رسول ا للہ ﷺ في وتري اذا رفعت رأسي ولم يبق الا السجود اللهم اهدني الخ " یعنی " آپ " کے نواسہ حضرت حسن بن علی نے کہا کہ مجھے آپ ؐ نے تعلیم دی کہ جب وتر کی آخری رکعت کے رکوع سے فارغ ہو جاؤں تو دعائے قنوت پڑھوں (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۷۲ وسنن بیہقی ج ۳ ص ۹۳) یہ حدیث بتصریح امام حاکم وبیہقی وشوکانی وعلامہ احمد شاکر صحیح ہے (ملاحظہ ہو تعلیق العلامہ شاکر علی المحلی ج ۴ ص ۱۴۸ ونیل الاوطار ج ۱ ص قال الالبانی اسنادہ حسن ارواء الغلیل ج ۲ ص)

اس میں شک نہیں کہ یہ حدیث معتبر ہے اگر وہ مصطلح صحیح نہیں تو حسن ضرور ہے۔ اس حدیث کو تصحیح حاکم کے ساتھ نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ ج ۱ ص ۱۱۳ - ۱۱۴ میں اور اس کے بہت پہلے فتح القدیر شرح ہدایہ ج ۱ ص ۱۵۸ وغنیۃ المستملی شرح منیہ المصلی ص ۳۹۶ - ۳۹۸ وغیرہ میں نقل کیا گیا ہے۔ اس کے بالمقابل معتبر سند کے ساتھ حضرت حسن بن علی سے یہ بھی مروی ہے کہ مجھے وتر قبل رکوع پڑھنے کی تعلیم آپ ؐ نے دی (ملاحظہ ہو المحلی لابن حزم ج ۴ ص ۱۴۸ والتوحید لابن بن مندہ وغیرہ) ان دونوں معتبر احادیث کا حاصل یہ ہے کہ

قنوت وتر رکوع کے بعد اور رکوع سے پہلے دونوں طرح پڑھنا سنت ہے۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ :۔

" کان رسول اللہ ﷺ یقنت بعد الرکعة وابو بکر وعمر حتی کان عثمان قنت قبل الرکعة لیدرك الناس " یعنی " رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین ابو بکر وعمر رکوع کے بعد قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک دور عثمانی میں حضرت عثمان اس وجہ سے رکوع کے پہلے قنوت پڑھنے لگے کہ لوگ رکعت پا جایا کریں۔ (قیام اللیل للمروزی ص ۲۲۸ وسنن بیہقی ج ۲ ص ۲۰۸-۲۰۹) یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اسے حافظ عراقی وشوکانی والبانی نے معتبر کہا ہے (ارواء الغلیل ج ۲ ص ۱۶۴) یہ حدیث مطلق ہے اس میں اس کی کوئی قید نہیں کہ اس قنوت سے مراد قنوت وتر ہے یا قنوت فجر یا قنوت نازلہ اس لئے اسے حضرت حسن بن علی والی اس حدیث کا معنوی متابع قرار دیا جائے گا جس میں صراحت ہے کہ آپؐ نے قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی اسی طرح عوام بن حمزہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ " سَأَلْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقُلْتُ عَمَّنْ فَقَالَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ " یعنی " ابو عثمان نہدی سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر وعمر وعثمان (تینوں خلفائے راشدین) رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور پڑھنے کا حکم دیتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۱۲ قال الالبانی اسنادہ حسن ارواء الغلیل ج ۲ ص ۱۶۳ اور ۴۲۵)

ابو عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ :۔

" إِنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ " یعنی حضرت علی مرتضیٰ قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۰۲ وشرح معانی الآثار للطحاوی ج ۱ ص ۴۸ وسنن بیہقی ج ۲ ص ۲۰۸-۲۰۹) نیز حضرت امام حسن بصری وامام ابن سیرین سے مروی ہے کہ عہد فاروقی میں مسجد نبوی کے امام تراویح وتر رمضان کی وتر میں قنوت وتر رکوع کے بعد پڑھتے تھے (قیام اللیل مروزی ص ۲۲۸ وقد مر ھذا الحدیث)

حسن بصری وابن سیرین کی روایات اگر مرسل ہیں تو مرسل حنفیہ کے یہاں مطلقاً حجت ہے اور دوسروں کے یہاں شواہد ملنے پر اور ان روایات کے شواہد موجود ہیں نیز حضرت ابو رافع صحابی نے کہا کہ صحابہ کرام رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے (قیام اللیل ص ۲۲۸) حضرت

انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رکوع کے بعد اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے (سنن ابن ماجہ ، مشکوۃ مع مرعاۃ ج ۴ ص ۳۱۰)

ان روایات کا حاصل یہ ہے کہ خلفائے راشدین اور عام صحابہ قنوت وتر رکوع کے بعد بھی پڑھتے اور متعدد روایات کا حاصل یہ ہے کہ خلفائے راشدین اور صحابہ رکوع کے پہلے بھی قنوت پڑھتے تھے یہی حال قنوت نازلہ کا بھی ہے جس کی تفصیل پیش کرنے سے ہم اعراض کر رہے ہیں البتہ قنوت نازلہ کا بعد رکوع پڑھنا زیادہ راجح ہے اور نازلہ کے بغیر فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے کا معتبر ثبوت نہیں ہے دونوں طرح قنوت پڑھنے کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ بقول انس بن مالک ؓ اور آپ ؐ کے صحابہ رکوع کے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں طرح قنوت پڑھتے تھے۔

نیز حضرت عثمان غنی سے صاف طور پر معتبر سند سے مروی ہے کہ وہ دونوں طرح سے قنوت پڑھا کرتے تھے اور خلفائے راشدین کا جو حکم و عمل نصوص کے خلاف نہ ہو وہ حجت ہے اور کوئی شک نہیں کہ خلفائے راشدین کا قنوت وتر کی بابت دونوں طرح کا عمل موافق نصوص ہے چہ جائیکہ خلاف نصوص نہ ہو۔

اس مختصر سی تحقیق سے فرقہ بریلویہ کی بہت ساری تلبیسات کی پردہ دری ہوتی ہے۔

حقیقۃ الفقہ کے چونتیسویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقۃ الفقہ کے اسی صفحہ ۲۵۸ پر بحوالہ ہدایہ کہا کہ نماز فجر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدین وعمار بن یاسر وابی بن کعب وابو موسی اشعری وابن عباس وابو ہریرہ وبراء بن عازب وانس وسہل بن سعد ومعاویہ وعائشہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے اور اسی طرف اکثر صحابہ وتابعین گئے ہیں " ---------- ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے بلکہ غیر مقلدوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے جھوٹ اور فریب سے کام لیا ہے فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۷)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس بھی اس کی سابقہ اور لاحقہ تلبیسات کی طرح ہے

کیونکہ حقیقتہ الفقہ میں یہ بات مسئلہ نمبر ۳۵۲ کے تحت حصہ دوم میں ہدایہ یعنی اس کے اردو ترجمہ عین الہدایہ مطبوع نول کشور ۱۸۹۶ء ج ۱ ص ۵۳۱ کے حوالہ سے لکھی گئی ہے اور محولہ مقام پر یہ حدیث واضح اور صاف وصریح طور پر موجود ہے صرف یہی نہیں بلکہ فرقہ بریلویہ کی تولید و تخلیق سے بہت پہلے فرقہ بریلویہ کے معتبر حنفی امام بدر الدین عینی نے بنایہ شرح ہدایہ ج ۱ ص ۱۸۳۳ اور دوسرے حنفی امام ابن الھمام نے فتح القدیر ج ۱ ص ۱۸۶ میں اور تیسرے حنفی امام ابراہیم حلبی نے غنیتہ المستملی شرح منیہ المصلی ص ۳۹۸ میں اور متعدد دوسرے حنفی اماموں نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کر رکھا ہے اور اسی کو عین الہدایہ میں بھی نقل کیا گیا ہے جس کے حوالہ سے حقیقتہ الفقہ میں یہ بات نقل کی گئی ہے نیز یہ حدیث شرح وقایہ کے ترجمہ مذکورہ میں بھی موجود ومنقول ہے اس سے فرقہ بریلویہ کی تلبیس کاری عیاں ہو گئی مگر اس کی بد زبانی ومطلق العنانی وعادت افتراء پردازی پر ہم صرف اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اسے اصلاح پذیر بنائے اور مسلک سلف وسنت وجماعت کا فی الواقع پیرو بنائے (آمین)

واضح رہے کہ مذکورۂ بالا حدیث اور اس معنی ومفہوم کی جملہ احادیث سے مراد ہے کہ خلفائے راشدین سمیت عام صحابہ وتابعین نماز فجر میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے کیونکہ قنوت نازلہ اگرچہ تمام پنجگانہ نمازوں کی آخری رکعت میں مشروع ہے مگر اسے عہد نبوی سے لیکر عہد خلفائے راشدین اور عہد صحابہ میں زیادہ تر نماز فجر ہی میں پڑھا جاتا تھا اس لئے بعض لوگوں نے سمجھ لیا کہ نماز فجر میں نازلہ کے بغیر ہی قنوت پڑھنے کا رواج عہد نبوی وعہد خلفائے راشدین میں تھا حالانکہ معاملہ اس طرح نہیں ہے لیکن بعض لوگوں نے بہر حال اسے فجر والی نماز کے معمولات میں شمار کر لیا حالانکہ ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔

حقیقتہ الفقہ کے پینتیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا:۔

" حقیقتہ الفقہ ص ۲۵۹ پر در مختار ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تراویح بیس رکعت کی حدیث ضعیف ہے " ------------- یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے انہوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا ہے " (غیر مقلدوں کے

فریب ص ۷۴)

ہم کہتے ہیں کہ بار بار ہم صراحت کر چکے ہیں کہ بتصریح مصنف حقیقتہ الفقہ ومصحح حقیقتہ الفقہ ان کی محولہ کتابوں سے مراد ان کے اردو تراجم ہیں اور یہ اردو تراجم حنفی علماء ہی کے کئے ہوئے ہیں اور ان مترجمین کا دعوی ہے کہ یہ تراجم حنفی مذہب کی طرف سے دفاع اور معترضین کے رفع اعتراض کے لئے کئے گئے ہیں لہذا دیانت داری کا تقاضا یہ تھا کہ فرقہ بریلویہ حقیقتہ الفقہ کے انہیں محولہ تراجم کو دیکھتا مگر فرقہ بریلویہ کو اس طرح کی علمی دیانت داری سے ذرا بھی لگاؤ نہیں وہ کیوں اس طرح کے کام کرے ؟

زیر بحث مسئلہ حقیقتہ الفقہ حصہ دوم کا مسئلہ نمبر ۳۶۶ ہے جسے در مختار یعنی ترجمہ در مختار غایہ الاوطار ج ۱ ص ۱۲۶ اور ہدایہ یعنی عین الھدایہ ترجمہ ہدایہ ج ۱ ص ۵۶۳ وشرح وقایہ یعنی اس کے ترجمہ نور الھدایہ ج ۱ ص ۱۳۳ سے نقل کیا گیا ہے ان محولہ کتابوں کے مطابق مع قید سنین طبع بھی ظاہر کر دیئے گئے ہیں ان مراجع کی طرف ناظرین کرام خود مراجعت کر کے بریلوی تلبیس کاری کی جانکاری حاصل کریں۔

چنانچہ در مختار کے ترجمہ غایہ الاوطار ج ۱ ص ۳۲۶ باب الوتر والنوافل کی چوتھی سطر میں یہ عبارت موجود ہے کہ " دلیل نقلی یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس سے بسند ضعیف روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھتے تھے " بالکل یہی صراحت حقیقتہ الفقہ کی دوسری محولہ کتابوں میں ہے شرح وقایہ کی عبارت ملاحظہ ہو :۔

" جو روایت کی ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور طبرانی و بیہقی وبغوی نے ابن عباس سے کہ آپ رمضان میں بیس رکعات سوا وتر پڑھتے تھے سو ضعیف ہے بسبب ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کے کہ ان کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے (ماحصل از شرح وقایہ کا ترجمہ نور الھدایہ ج ۱ ص ۱۳۳) بالکل یہی بات ہدایہ مراد عین الھدایہ ج ۱ ص ۳گ ۵ مطبوع نول کشور لکھنؤ ۱۸۹۶ء وج ۱ ص ۷۲۲ مطبوع لاہور ۱۹۹۲ء میں موجود ہے۔

ناظرین کرام دیکھ رہے کہ شرح وقایہ مترجم میں بیس رکعت تراویح والی روایت کو متفق علیہ طور پر ضعیف بتلایا گیا ہے اس میں شک نہیں کہ کتب مذکورہ کے مترجمین فرقہ بریلویہ سے کہیں زیادہ علم وفضل رکھنے کے ساتھ فرقہ بریلویہ کے بالمقابل دیانت دار تھے مگر ان

مترجمین سے بہت پہلے فرقہ بریلویہ کے مسلم و معتبر امام شیخ کمال الدین محمد بن عبد الوہاب حنفی متوفی ۸۶۱ھ نے شرح ہدایہ میں کہا " وَأَمَّا مَا رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَعِنْدَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ فَضَعِيفٌ بِأَبِي شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ حد الامام أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَى ضَعْفِهِ مَعَ مُخَالَفَتِهِ لِلصَّحِيحِ الخ " یعنی ابن ابی شیبہ وطبرانی وبیہقی نے ابن عباس سے جو یہ روایت کر رکھی ہے کہ آپ رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے تو یہ روایت اس کے مدار علیہ راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کے سبب متفق علیہ طور پر ضعیف ہے علاوہ ازیں بیس رکعت والی یہ متفق علیہ ضعیف روایت ان احادیث صحیحہ کے خلاف ہے جن کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں کہ آپ رمضان میں آٹھ رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے " (ملاحظہ ہو فتح القدیر مع ہدایہ مطبوع نول کشور لکھنؤ ج ۱ ص ۲۰۵) فرقہ بریلویہ کے ظہور پذیر ہونے سے صدیوں پہلے فرقہ بریلویہ کے مسلم امام ابن الھمام کی اس بات کی موافقت فرقہ بریلویہ کے ظہور سے صدیوں پہلے دوسرے حنفی اماموں مثلا ابن نجیم نے البحر الرائق ج ۲ ص ۶۶ اور طحطاوی شرح در مختار اور عینی شرح ہدایہ وشرح صحیح بخاری میں لکھے ہوئے ہیں حتی کہ ہدایہ کے مصنف شیخ ابو الحسن علی بن ابو بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ سے پہلے ۵۴۶ھ میں فوت ہونے والے حافظ ابو بکر بن العربی شرح ترمذی عارضتہ الاحوذی میں آٹھ رکعت تراویح والی حدیث نبوی کو صحیح قرار دے کر یہ صراحت کئے ہوئے ہیں کہ آٹھ رکعت تراویح ہی سنت نبویہ ہے اسی طرح محی الدین ابن عربی محمد بن علی بن محمد حاتمی متوفی ۶۳۸ھ بھی اپنی کتاب فتوحات مکینہ ج ۲ ص ۱۵۰ میں آٹھ ہی رکعت تراویح کو صحیح قرار دیئے ہیں اس کے علاوہ والی روایات کو ساقط الاعتبار مانے ہوئے ہیں محی الدین ابن عربی کو فرقہ بریلویہ اولیاء اللہ میں شمار کئے ہوئے ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۷) فرقہ بریلویہ کے ظہور سے بہت پہلے لکھی جانے والی کتاب نفحات رشیدی میں بھی یہی صراحت ہے کہ جسے سنت نبوی کے مطابق تراویح پڑھنی ہے وہ آٹھ رکعت تراویح پر اکتفاء کرے کیونکہ یہی بات سنت نبویہ سے ثابت ہے اس کے علاوہ بیس رکعت یا اس سے کم وبیش کا کوئی ثبوت سنت نبویہ سے نہیں ہے (نفحات رشیدی ومسک الختام ج ۱ ص ۲۸۸) فرقہ بریلویہ کے ظہور سے زمانہ پہلے فرقہ بریلویہ کے ولی اللہ اور حنفی امام قرار دیئے ہوئے شیخ

عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ صاف طور پر صراحت کئے ہوئے ہیں کہ :۔

"بیس رکعت تراویح والی روایت ابن عباس ضعیف ہے اور آٹھ رکعت والی حدیث صحیح وثابت ہے اور عہد عمر بن عبدالعزیز میں کچھ اسلاف یعنی ۱۰۰ھ سے پہلے والے یہ اسلاف آٹھ ہی رکعت تراویح سنت نبویہ پر عمل پیرا ہو کر پڑھا کرتے تھے (ما ثبت بالسنة للشیخ عبد الحق ص ۱۲۲)

فرقہ بریلویہ کے ظہور سے صدیوں پہلے حنفی امام ابو الحسن شرنبلانی بھی یہ صراحت کئے ہوئے ہیں کہ ثابت یہی ہے کہ آٹھ ہی رکعت تراویح سنت نبویہ ہے (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح)

ان تمام امور سے قطع نظر خلیفہ راشد عمر فاروق نے تراویح کا حکم اس صراحت کے ساتھ جاری کیا تھا کہ آٹھ رکعت تراویح پڑھی جائے (موطا امام مالک ومتعدد کتب حدیث) خلیفہ راشد کے اسی حکم کی تعمیل عام صحابہ وتابعین کرتے تھے کچھ لوگ عہد فاروقی اور بعد والے زمانے میں سنت نبویہ کے بجائے نفل سمجھ کر آٹھ رکعت سے زیادہ بھی پڑھ لیا کرتے تھے مگر خلیفہ راشد فاروق کا حکم یہی تھا کہ آٹھ رکعت تراویح پڑھی جائے خلفائے اربعہ میں سے کسی کا بھی آٹھ رکعت سے زیادہ بیس رکعت تراویح پڑھنے کا حکم دینا ثابت نہیں ہے ہاں ان کے زمانہ میں بعض لوگوں کا سنت نبویہ وسنت خلفائے راشدین نہ سمجھ کر محض نفلی طور پر بیس رکعت پڑھنا یعنی کہ آٹھ رکعت سنت اور اس سے زائد نفل سمجھ کر پڑھنا ثابت ہے ۔ یہ بہت ظاہر بات ہے کہ خلیفہ راشد عمر فاروق نے آٹھ رکعت پڑھنے کا جو حکم جاری کیا اور اس کے خلاف کسی فرد بشر نے کوئی آواز نہیں اٹھائی بلکہ سب نے عملی طور پر مسجد نبوی میں آٹھ ہی رکعت تراویح سنت نبویہ کے طور پر پڑھنے پر اکتفاء کیا اس کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ صحابہ کرام اس پر متفق تھے کہ سنت تراویح صرف آٹھ رکعت ہے اس سے زیادہ کوئی بھی شخص محض نفل سمجھ کر پڑھنے کا مجاز ہے ۔

اس سلسلے میں تفصیلی تحقیق ہماری کتاب نماز نبوی میں ملے گی اور آگے چل کر جہاں بریلوی مفتی نے "غیر مقلدوں کے چند اہم اصول" کے عنوان کے تحت اس مسئلہ میں مذہب اہل حدیث کے خلاف بریلوی جارحیت والی باتیں کہی ہیں وہاں بھی ہم نے اپنی اسی کتاب میں کچھ

تفصیل پیش کی ہے۔

المغنی لابن قدامہ کے حاشیہ پر یہ صراحت ہے کہ :۔

" قَدْ حَقَّقَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ مَا يَدَّعِيهِ ابْنُ قُدَامَةَ وَغَيْرُهُ مِنْ إِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ عَلَى عِشْرِينَ فَإِنَّهُ رُوِيَ عَنْهُمْ رِوَايَاتٌ كَثِيرَةٌ وَالْمُتَوَاتِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ مَا يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشَرَةَ رَكْعَةً فَكَيْفَ يَجْمَعُ الصَّحَابَةُ عَلَى خِلَافِ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَوْلَى مَا يَتَّبِعُ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْتَزِمَ عَدَدَ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ... الخ "یعنی فرقہ بریلویہ کی تولید و تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے والے امام محمد بن نصر مروزی نے بیس رکعت تراویح پر اجماع صحابہ کے دعویدار ابن قدامہ وغیرہ کے دعوی کی حقیقت واضح کر کے بتلا دیا ہے کہ رکعات تراویح کے سلسلے میں صحابہ کرام سے بہت ساری روایات بیس رکعت تراویح کے خلاف مروی ہیں اور متواتر حدیث میں منقول ہے کہ تراویح نبوی مع الوتر گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں ہوتی تھی پھر تواتر کے ساتھ ثابت ہونے والی تراویح نبوی کے خلاف بیس رکعت تراویح پر سارے صحابہ کیونکر اجماع و اتفاق کر سکتے تھے جو لوگ رکعات تراویح میں فعل نبوی و سنت نبویہ کا التزام کرنا چاہتے ہوں ان پر لازم ہے کہ گیارہ رکعت مع الوتر والی تراویح ہی پڑھیں (حاشیہ المغنی لابن قدامہ مطبوع ریاض ۱۴۰۱ مطابق ۱۹۸۱ء ج ۲ ص ۱۲۸ - ۱۲۹ مسئلہ قیام شہر رمضان)

اس تفصیل سے فرقہ بریلویہ کے بہت سارے مزاعم کی تکذیب ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ حدیث متواتر میں صراحت ہے کہ گیارہ رکعت تراویح مع الوتر ہی سنت نبویہ ہے۔

فرقہ بریلویہ کی ولادت سے کئی صدی پہلے لکھی جانے والی حنبلی کتاب الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف علی مذہب الامام المبجل احمد بن حنبل میں صراحت ہے کہ :۔

" وَقَالَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّينِ كُلُّ ذٰلِكَ إِحْدَى عَشَرَةَ أَوْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ حَسَنٌ كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ أَحْمَدُ " یعنی امام تقی الدین نے کہا کہ امام احمد بن حنبل کی صراحت ہے کہ چاہے تو گیارہ رکعت تراویح مع الوتر پڑھے اور چاہے تو تیرہ رکعت پڑھے سب اچھی چیز ہے ۔ (ملاحظہ ہو الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف طبع ثانی احیاء التراث العربی ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۹۸۰ء بحث تراویح ج ۲ ص ۱۸۰)

گیارہ رکعت تراویح مع الوتر کا مسلک رکھنے والے امام احمد بن حنبل چاروں تقلیدی مذاہب کی ولادت سے بہت پہلے فوت ہو گئے مگر سنت نبویہ وسنت خلفائے راشدین وسنت صحابہ کے خلاف جارحیت کی مہم چلانے والی بریلوی پارٹی کا دعویٰ ہے کہ تیرھویں صدی میں غیر مقلدوں نے محض تن آسانی وسہولت پسندی کی خاطر تمام مقلدوں کو اپنے نئے مذہب کی طرف مائل کرنے کے لئے گیارہ رکعت تراویح مع الوتر کا مسئلہ ایجاد کر لیا ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۲ تا ۴۵)

ناظرین کرام بریلوی فرقہ سے پوچھیں کہ چاروں تقلیدی مذاہب کو تم بتصریح خویش برحق کہتے ہو تو کیا تمہارے تسلیم کردہ امام احمد بھی تمہاری ولادت سے بھی پہلے تن آسانی وسہولت پسندی کی خاطر مقلدین کو غیر مقلد بنانے کے لئے آٹھ رکعت تراویح والا مسئلہ خانہ ساز طور پر ایجاد کئے ہوئے تھے؟ اس بریلوی فرقہ کی چیرہ دستیاں حد عروج کو پہنچی ہوئی ہیں نیز کیا خلیفہ راشد عمر فاروق نے بھی لوگوں کو غیر مقلد بنانے کے لئے آٹھ رکعت تراویح پڑھنے پڑھانے کا حکم جاری کیا تھا جس کی تعمیل سبھی صحابہ نے کی؟ اگر ایسا ہے تو ہم کو خوشی ہے کہ ہم خلیفہ راشد وصحابہ وسنت نبویہ کی پیروی میں آٹھ رکعات تراویح پڑھنے کے سبب بریلویہ کے ذریعہ مطعون ہیں اس میں شک نہیں کہ مذکورہ بالا بات کے لکھنے والے علامہ ابن الھمام مشہور ومعروف معتبر حنفی امام ہیں موصوف نویں صدی ہجری کے حنفی امام ہیں یعنی کہ فرقہ بریلویہ کے مذکورہ بالا سارے اکاذیب ومزعومات کی تکذیب کے لئے بہت کافی ہے جس سے یہ بات بہت واضح ہے کہ حنفی کتب معتبرہ میں بیس رکعت تراویح والی مرفوع روایت کو متفق علیہ ضعیف تسلیم کرنے کے ساتھ آٹھ رکعت تراویح والی احادیث صحیحہ کے معارض بھی بتلایا گیا ہے صرف ابن الھمام ہی نہیں بلکہ فرقہ بریلویہ کے ظہور سے صدیوں پہلے یہی بات معنوی طور پر بہت سارے حنفی امام کہہ چکے ہیں تفصیل ہماری کتاب نماز نبوی میں ہے اور جب یہ صورت حال ہے تو بھلا فرقہ بریلویہ صحیح طور پر ثابت شدہ سنت نبویہ کو چھوڑ کر متفق علیہ طور پر ساقط الاعتبار روایت پر عمل کرنے کے باوجود خود کو کس بناء پر اہل سنت وجماعت کے نام سے موسوم کئے ہوئے ہے؟

حقیقۃ الفقہ کے چھتیسویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقۃ الفقہ کے اسی صفحہ ۲۵۹ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تراویح آٹھ رکعت کی حدیث صحیح ہے" ---------- یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۴)

ہم کہتے ہیں کہ اس بریلوی تلبیس کاری کا بھی وہی حال ہے جو سابقہ بریلوی تلبیسات کا ہے اس کے پہلے والے مسئلہ پر ہماری تحقیق سے ہی حقیقۃ الفقہ کی حقانیت ظاہر ہو چکی ہے مگر ناظرین کرام حقیقۃ الفقہ کے محولہ مقام مسئلہ نمبر ۲۶۷ یعنی شرح وقایہ کے ترجمہ نور الہدایہ کے ج ۱ ص ۱۲۲ - ۱۲۳ مطبوع ۱۹۱۴ء کو کھولیں جس کی تصریحات کا حاصل یہی ہے کہ بیس رکعت تراویح والی روایت تو بالاتفاق ضعیف ہے مگر آٹھ رکعت تراویح والی حدیث متفق علیہ طور پر صحیح ہے۔ اس سے فرقہ بریلویہ کے مزعومات کی بھرپور تکذیب ہوتی ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ کذب پرستی میں مدہوش ہو کر یہ فرقہ دوسروں پر الزام واتہام اور بہتان تراشی میں بہت تیز وطرار ہے۔

حقیقۃ الفقہ کے سینتیسویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقۃ الفقہ کے ص ۲۶ پر ہدایہ وشرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں اور بیس رکعت مستحب ہیں"۔ یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور واضح فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۷)

ہم کہتے ہیں کہ سابقہ بریلوی تلبیسات کی طرح مذکورہ بالا بریلوی تلبیس کا بھی حال ہے ناظرین کرام بریلوی تلبیس کاری کی حقیقت پر واقفیت کے لئے شرح وقایہ کا وہ ترجمہ دیکھیں جس کے حوالہ سے حقیقۃ الفقہ ص ۲۶۰ مسئلہ نمبر ۲۶۹ میں یہ بات کہی گئی ہے :۔
ناظرین کرام ان باتوں سے قطع نظر شیخ ابن الھمام کی یہ تصریح ملاحظہ کریں کہ :۔

کردہ تفصیلی تحقیق کے مطابق بیس رکعت تراویح مستحب ہے اور آٹھ رکعت سنت نبویہ ہے (فتح القدیر ج ۱ ص ۲۰۵ نیز ملاحظہ ہو عین الہدایہ ترجمہ وشرح ہدایہ مطبوع لاہور ۱۹۹۲ء ج ۱ ص ۷۲۲ - ۷۲۳) فرقہ بریلویہ کی تولید سے صدیوں سال پہلے شیخ ابن الھمام کی یہ تصریح فرقہ بریلویہ کے مذکورہ بالا مزعومہ کی تکذیب کر رہی ہے۔

نیز ہم کہتے ہیں کہ آٹھ رکعت تراویح کا سنت نبویہ وسنت خلفائے راشدین ہونا تو یقیناً صحیح طور پر ثابت ہے مگر آٹھ رکعت سے زیادہ بیس رکعت یا اس سے بھی زیادہ رکعتوں کا مستحب ہونا کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں اس لئے آٹھ رکعت سے زائد رکعت مستحب سمجھے بغیر صرف نفل ہی کی نیت سے پڑھنی درست ہے اور اتباع سنت نبویہ وسنت خلفائے راشدین کا تقاضا یہ ہے کہ آٹھ رکعات تراویح طویل قیام والی پڑھنے پر اکتفا کیا جائے کیونکہ سنت نبویہ وسنت خلفائے راشدین پر عمل کثرت نوافل سے بدرجہا افضل واعلیٰ واولیٰ ہے۔

حقیقۃ الفقہ کے اڑتیسویں مسئلہ پر بریلوی ردوقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا:۔

"حقیقۃ الفقہ کے ص ۲۶۲ پر بحوالہ ہدایہ وشرح وقایہ ہے کہ نماز عیدین میں بارہ تکبیروں کی حدیث صحیح ہے" ---------- یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ کتابوں میں یہ بات ہرگز نہیں ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۴)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس بھی سابقہ بریلوی تلبیسات جیسی ہے۔ ناظرین کرام حقیقۃ الفقہ کے محولہ مقامات کی طرف مراجعت کریں اور بریلوی تلبیس کا تماشہ دیکھیں۔

اس سے قطع نظر فرقہ بریلویہ کی تولید وتخلیق سے صدیوں پہلے نویں صدی کے شیخ ابن الھمام حنفی یعنی فرقہ بریلویہ کے معتبر امام نے عیدین کی نماز میں بارہ زائد تکبیروں والی حدیث کو بحوالہ امام بخاری ودیگر محدثین صحیح قرار دیا ہے (فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۸)

اور اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ فرقہ بریلویہ کے معتمد علیہ صاحب ہدایہ نے کہا کہ:۔

"وَظَهَرَ عَمَلُ الْعَامَّةِ الْيَوْمَ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِاَمْرِ بَنِيْهِ الْخُلَفَاءِ" یعنی ہمارے اس زمانے میں (مراد چھٹی صدی ہجری میں کیونکہ صاحب ہدایہ ۵۹۳ھ میں فوت ہوئے) عام لوگوں کا عمل ابن عباس کے بارہ تکبیروں والے فتویٰ پر ہے کیونکہ ان کی اولاد میں ہونے والے خلفائے کرام نے تمام لوگوں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ سب لوگ ہمارے جد امجد حضرت ابن عباس کے فتویٰ مذکورہ پر عمل کرو (ہدایہ مع فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۸ نیز ملاحظہ ہو عین الہدایہ اردو ترجمہ وشرح ہدایہ مطبوع لاہور ۱۹۹۲ء ج ۱ ص ۸۵۰) بریلویوں کی معتبر کتاب عین الہدایہ میں یہ صراحت بھی ہے کہ عباسی خلفاء کے سرکاری فرمان پر حنفی عوام وخواص کا عمل مصنف ہدایہ کے زمانہ میں بلکہ بعد میں بھی جاری رہا اور اس بارہ تکبیروں والی مرفوع حدیث کو امام بخاری نے صحیح اور امام ترمذی نے حسن کہا ہے۔ (ما حاصل عین الہدایہ ج ۱ ص ۸۵۰-۸۵۱)

اس سے معلوم ہوا کہ چھٹی صدی کے حنفی لوگ بھی سرکاری حکم کی پیروی میں نماز عیدین بارہ زائد تکبیروں کے ساتھ پڑھا کرتے تھے پھر معلوم نہیں کب سے ان حنفیوں نے فرقہ بریلویہ سمیت اس سنت نبویہ کے خلاف دوسرا راستہ نکال لیا؟

فرقہ بریلویہ کے ممدوح ومعتمد علیہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ:۔

"رُوِیَ اَنَّ اَبَا یُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا کَانَا یُکَبِّرَانِ فِی الْعِیْدَیْنِ تَکْبِیْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ لِاَنَّ هَارُوْنَ الرَّشِیْدَ کَانَ یُحِبُّ تَکْبِیْرَ جده" یعنی مروی ہے کہ امام ابو حنیفہ کے خاص شاگرد امام ابو یوسف وامام محمد عیدین کی نماز میں حضرت ابن عباس والی حدیث کے مطابق بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے کیونکہ ہارون رشید (خلیفۂ وقت) کو ابن عباس والی تکبیرات زائدہ پسند تھیں (حجة اللہ البالغة باب حکایة حال الناس قبل المائة الرابعة وبعدها مطبوع شرکہ امین دہلی ۱۳۷۳ھ ج ۲ ص ۱۵۹ وعین الہدایہ ج ۱ ص ۸۵۰)

فرقہ بریلویہ سے ناظرین کرام پوچھیں کہ حنفی مذہب کے یہ دونوں امام بارہ زائد تکبیروں والی نماز عیدین کیوں پڑھتے تھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ خلفائے بنو عباس اور امام ابویوسف وامام محمد کی نظر میں بھی بارہ زائد تکبیروں والی نماز عیدین کی حدیث صحیح ولائق عمل تھی؟ پھر اس سنت ثابتہ سے انحراف کے باوجود فرقہ بریلویہ اپنے کو کس منہ سے اہل سنت وجماعت یا سنی المذہب کہتا ہے؟

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ صحیح طریق پر ثابت اس سنت نبویہ کے خلاف فرقہ بریلویہ کی غوغہ آرائی کے باوجود خود حنفی ائمہ اور عوام الناس بارہ تکبیروں والی نماز عید پڑھا کرتے تھے پھر حنفی لوگوں نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔ جب ائمہ احناف کے اعتراف کے مطابق حنفی عوام وخواص پرانے زمانے میں بارہ تکبیروں والی نماز عیدین حدیث ابن عباس کے مطابق پڑھتے تھے تو اس کا لازمی مطلب ہے کہ نماز عیدین کی دونوں رکعتوں میں زوائد تکبیروں کے بعد ہی یہ لوگ قرأت بھی کرتے تھے کیونکہ حدیث ابن عباس اور اس کی ہم معنی دوسری احادیث میں یہی منقول ہے اور جب خود پرانے زمانے کے حنفی عوام وخواص کا یہی عمل رہا اور یہی بات حنفی مذہب کی کتاب قدوری کے اردو ترجمہ ضروری میں لکھ دی گئی ہے جسے حنفی عالم ہی نے لکھا تو زیر نظر مسئلہ کے بعد والے نمبر کے تحت اس کے خلاف بریلوی مفتی کی غوغہ آرائی چہ معنی دارد ؟

حقیقۃ الفقہ کے انتالیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" حقیقۃ الفقہ کے اسی صفحہ ۲۶۲ پر بحوالہ قدوری ہے کہ عیدین کی دونوں رکعتوں میں قبل قرأت تکبیرات کہے " ------------ یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے کیونکہ قدوری میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۵)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس بھی سابقہ تلبیسات کی طرح ہے مصنف حقیقۃ الفقہ ومصحح حقیقۃ الفقہ نے صراحت کر دی ہے کہ ہماری محولہ کتابوں سے مراد ان کے اردو تراجم ہیں لہذا ناظرین کرام اس سلسلے میں قدوری کا ترجمہ ضروری مطبوع مجتبائی دہلی ۱۹۰۸ء ص ۴۰ ملاحظہ فرمائیں تاکہ یہ بریلوی تلبیس واضح ہو جائے۔ اس سلسلے میں ہم اس مسئلہ کے پہلے والے مسئلہ نمبر ۳۸ میں وضاحت کر چکے ہیں اور احادیث صحیحہ میں یہی بات منقول بھی ہے۔

حقیقۃ الفقہ کے چالیسویں مسئلہ پر بریلوی رد وقدح کا جائزہ

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" اسی کتاب حقیقتہ الفقہ ص ۲۷۲ پر بحوالہ شرح وقایہ ہے کہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی نے ایسے زمانے میں جب کہ جہالت عالم گیر ہو رہی تھی رسول اللہ ﷺ کی سنت کو زندہ کیا اور احیائے سنت میں لومہ لائم کا بالکل خیال نہ کیا آپ کا زہد مشہور ہے آپ علوم ظاہری وباطنی کے ایک کامل ماہر تھے " ------------

حنفی سنیوں کو غیر مقلدو وہابی بنانے کے لئے غیر مقلدوں کا یہ انتہائی خطرناک فریب ہے کہ شرح وقایہ جیسی معتمد کتاب کے حوالہ سے مولوی اسماعیل دہلوی گمراہ وگمراہ گر کی تعریف لکھ دی اور یہ بھی نہ سوچا کہ جب شرح وقایہ مولوی اسماعیل کی پیدائش سے تقریبا پانچ سو برس پہلے لکھی گئی تو اس میں ان کا ذکر کیسے آسکتا ہے اور دنیا اتنے بڑے جھوٹ پر ہم کو کتنی لعنت ملامت کرے گی۔ دعا ہے کہ خدائے عزوجل انہیں سچائی نصیب فرمائے اور مذہب اہل سنت وجماعت قبول کرنے کی انہیں توفیق بخشے، آمین۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۷۵)

ہم کہتے ہیں کہ یہ دعا تو ہم فرقہ بریلویہ کے لئے کر رہے ہیں کہ نصوص کتاب وسنت واجماع صحابہ سے بہت بڑا کذاب وافتراء پرداز قرار پائے ہوئے اس بے راہ رو اور بدعت پرست فرقہ کو اللہ عزوجل سچائی نصیب کرے اور اسے فی الواقع اہل سنت وجماعت بنائے جو غالی بدعت پرست ہونے کے باوجود بطور افتراء اپنے کو اہل سنت وجماعت کہتا پھرتا ہے۔ آمین۔ ناظرین کرام یہی دیکھ لیں کہ بدعت شکن سلفی کتاب میں اس کی صراحت کر دی گئی ہے کہ مذکورہ بالا جو بات اس سلفی کتاب میں بحوالہ شرح وقایہ لکھی گئی ہے اس سے مراد اس کا اردو ترجمہ نور الہدایہ مطبوع مجیدی کانپور ۱۹۱۲ء ہے اور یہ معلوم ہے کہ شرح وقایہ کا اردو ترجمہ بنام نور الہدایہ کرنے والے معروف ومشہور غالی اور کھانٹی حنفی مقلد نواب وحید الزماں حیدر آبادی مولود ۱۲۶۷ھ ومتوفی ۱۳۳۸ھ ہیں جنھوں نے شرح وقایہ کے اس ترجمہ نور الہدایہ کو شرح وقایہ کی اردو شرح کے طور پر لکھا ہے نور الہدایہ کے یہ مصنف نواب وحید الزماں ایک طویل زمانہ تک غالی متشدد حنفی رہ چکنے کے بعد توفیق الٰہی سے حنفی مذہب کی تقلید غالی چھوڑ کر مسلک اہل حدیث سے وابستہ ہو گئے۔ نور الہدایہ کے مقدمہ میں موصوف نواب وحید الزماں نے فرقہ بریلویہ اور اس کے مفتی جلال الدین کی طرح اہل حدیث کو سخت مطعون کرنے کے ساتھ تقلید پرستی کی حمایت کی ہے اور ان کی پوری کتاب ہی سے ان کا متشدد تقلید پرست غالی المسلک

ہونا ظاہر ہے جسے ہر شخص موصوف کے اہل حدیث ہونے سے پہلے والی کتابیں پڑھ کر معلوم کر سکتا ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ فرقہ بریلویہ کو چھوڑ کر ہندوستان کے سبھی علماء خواہ تقلید پرست ہوں یا اہل حدیث حضرت الامام العلام اسماعیل بن عبد الغنی بن ولی اللہ دہلوی مولود ۱۱۹۳ھ ومتوفی ۱۲۴۶ھ کے مداح وثنا خواں رہے حتی کہ فرقہ بریلویہ سے تقلید پرستی میں موافقت کے دعویدار فرقہ دیوبندیہ کے لوگ بھی الامام العلام اسماعیل شہید کے مداح وثنا خواں ہی ہیں جیسا کہ دیوبندیوں کی تحریروں سے ظاہر ہے۔ متعدد دیوبندی اہل قلم نے الامام العلام اسماعیل شہید کی طرف فرقہ بریلویہ کے منسوب کردہ اختراعی اکاذیب واتہامات وتلبیسات کا شافی رد لکھا ہے جس امام وقت شہید راہ الٰہی کی ثنا خوانی پر فرقہ دیوبندیہ جیسا غالی تقلید پرست فرقہ تک متفق اللسان ہو اس کے خلاف بریلویہ جیسے بدعت پرست فرقے کے شور وشغب کا کیا وزن ہو سکتا ہے جبکہ یہ فرقہ مبتدعہ باجماع صحابہ کذاب اور باجماع احناف گمراہ ہے؟ کذابین اور گمراہ بدعت پرست لوگوں کے علاوہ امت کے متفق علیہ ممدوح امام اسماعیل کے خلاف جن کذابین واہل بدعت نے جارحیت اختیار کر رکھی ہو وہ بذات خود اپنی اس بے راہ روی کے سبب اہل صد ہزار ملامت ہیں۔

یہاں کہنا یہ ہے کہ بریلوی پروپیگنڈہ محض جھوٹ پر قائم ہے کہ شرح وقایہ کی تصنیف کے سیکڑوں سال بعد پیدا ہونے والے الامام العلام اسماعیل شہید کا ذکر خیر شرح وقایہ میں کیسے آ سکتا ہے کیونکہ شرح وقایہ سے اپنی مراد مصنف حقیقۃ الفقہ نے ظاہر کر دی ہے کہ شرح وقایہ کا وہ اردو ترجمہ ہے جسے لکھنے والے مشہور حنفی المذہب عالم نواب وحید الزماں ہیں جنہوں نے شرح وقایہ کا یہ اردو ترجمہ کرنے کے ساتھ اپنی بہت ساری تشریحات بھی اس میں مترجم کی حیثیت سے شامل کر دی ہیں جیسا کہ اس زمانہ کے مترجمین کے یہاں عام رواج تھا ہماری اس تحقیق سے فرقہ بریلویہ کا جھوٹ اور اتہام وافتراء ظاہر ہو گیا۔

حقیقۃ الفقہ میں مذکور ہزاروں حنفی باتوں میں سے صرف جن چالیس باتوں پر فرقہ بریلویہ نے شورش مچانے کی غرض سے اپنے مفتی جلال الدین سے "غیر مقلدوں کے فریب" کے نام سے لکھوانا ان کی حقیقت بیانی ہم واضح کر چکے۔ البتہ ان چالیسوں میں سے پہلے نمبر والے فریب کا حال عن قریب معلوم ہوگا جیسا کہ ہم نے وعدہ کیا ہے۔ حضرت الامام العلام اسماعیل

شہید کے خلاف مذکورہ بالا اپنی بریلویانہ شوریدہ سری کے علاوہ بھی بہت ساری لغویات اپنی اس کتاب "غیر مقلدوں کے فریب" میں بہت سارے اکاذیب کے ساتھ فرقہ بریلویہ کے حکم کی تعمیل میں بریلوی مفتی جلال الدین امجدی نے بھر دی ہیں اب ہم حسب وعدہ اس بریلوی کتاب کی دوسری تمام بریلویانہ باتوں کا تحقیقی جائزہ لیں گے۔

حقیقتہ الفقہ کے ان چالیس مسائل کے بعد بریلوی مفتی نے پانچ صفحات پر مشتمل از ص ۷۶ تا ۸۰ امام ابو حنیفہ کی مختصر سوانح لکھی ہے جو عادت بریلویہ کے مطابق تلبیسات واکاذیب اور اہل حدیث کے خلاف بریلوی لغویات کا مجموعہ ہے اس سلسلے میں ہمارا یہ کہہ دینا کافی ہے کہ ہماری کتاب " اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات " کے مطالعہ سے امام ابو حنیفہ سے متعلق اکاذیب بریلویہ اور تلبیسات بریلویہ کی حقیقت واضح ہو جائے گی ابھی ہماری اس کتاب کی صرف چار ضخیم ضخیم جلدیں شائع ہو سکی ہیں باقی جلدوں کی تصنیف وطباعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں۔

آٹھویں صدی کے ولی اللہ ہندوستانی صوفی تقلید کو بدعت کہتے ہیں

زیر نظر بریلوی کتاب میں شروع سے آخر تک اہل حدیث کو غیر مقلد کہنے کا سلسلہ نظر آتا ہے اگر چہ فرقہ بریلویہ بتصریح خویش غیر مقلد ہے جیسا کہ تفصیل آ رہی ہے اس لئے اسے خود اپنے کو تارک التقلید ہونے کی بناء پر مطعون کرنا چاہئے مگر فرقہ بریلویہ اور اس کے مفتی جلال الدین امجدی موصوف یہ نہیں کرتے۔ ہم یہاں ہندوستان کے مشہور صوفی امام شیخ فخر الدین زرادی متوفی ۷۴۸ھ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ :۔

" اِخْتِيَارُ الْمَذْهَبِ الْمُعَيَّنِ بِدْعَةٌ " یعنی مروجہ تقلیدی مذہب میں سے کسی ایک معین تقلیدی مذہب کی تقلید پرستی اختیار کرنا بدعت ہے (نزھۃ الخواطر ج ۵ ص ۱۰۶-۱۰۷ ترجمہ فخر الدین زرادی)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ آٹھویں صدی کے ہندوستانی صوفی وامام نے واضح طور پر تقلید پرستی کو بدعت کہا ہے اور یہ معلوم ہے کہ صوفی موصوف شیخ نظام الدین اولیاء محمد بن احمد مولود ۶۳۶ھ متوفی ۷۲۵ھ کے خلیفہ وجانشین وشاگرد تھے ان دونوں ہی حضرات کو فرقہ

بریلویہ اولیاء اللہ مانتا ہے پھر بھی تقلید کو بدعت قرار دینے کے بجائے فرقہ بریلویہ بدعوی خویش تقلید کو حرز جاں بنائے ہوئے ہے اور اسے (تقلید کو) واجب ولازم قرار دیتا ہے۔

ناظرین کرام شیخ فخر الدین زرادی کی یہ بات دھیان میں رکھتے ہوئے آنے والے مباحث کا مطالعہ کریں ۔ یہ معلوم ہے اور فرقہ بریلویہ بھی معترف ہے کہ جس نبی خاتم المرسلین محمد ﷺ کے اتباع کا ہم کو حکم دیا گیا ہے وہ تقلید پرست نہیں تھے بلکہ متبع کتاب وسنت تھے اسی طرح آپؐ کی پیروی کرنے والے صحابہ بھی تقلید پرست نہیں تھے بلکہ تقلیدی مذاہب کی تقلید کا رواج لوگوں میں چوتھی صدی کے بعد ہوا (کما سیاتی)

مذہب اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث کی وجہ تسمیہ

بہت ساری سلفی کتابوں میں مفصل بیان کیا گیا ہے اور ہماری اس کتاب میں آنے والی مختصر سی تحقیق سے ناظرین کرام کو معلوم ہوگا کہ قرآن مجید نے اپنی مختلف تصریحات میں اپنے متعدد نام بتائے ہیں بہت ساری قرآنی تصریحات میں بتلائے گئے قرآن مجید کے متعدد ناموں میں سے ایک نام "حدیث" بھی ہے جو بہت نمایاں اور ظاہر وغیر خفی ہے اور یہ معلوم ہے کہ ہمارے رسول خاتم النبیین جناب محمد ﷺ جس مذہب کے متبع وتابع فرمان اور مبلغ ومروج تھے وہ قرآنی تعلیمات کا مجموعہ ہے اور قرآنی تعلیمات کے مجموعہ میں آپ کی حدیث کو بھی مذہب میں شامل کیا گیا ہے جس کا لازمی مطلب ہے کہ آپؐ جس مذہب کے تابع ومبلغ تھے وہ حدیث نامی دو بنیادی چیزوں پر قائم ہے اور حدیث نامی جن دو بنیادی چیزوں پر یہ مذہب قائم ہے ان کے سب سے بڑے اور اول درجے کے "اہل" آپؐ ہیں جس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ آپؐ جس مذہب کے تابع تھے اس کے متعدد دو مختلف ناموں میں سے ایک نمایاں اور واضح نام "مذہب اہل حدیث" بھی ہے بنا بریں آپؐ بذات خود اہل حدیث تھے اور بقول حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ آپؐ امام اہل حدیث تھے (ایضاح الطریق ص ۳۰) اور جب آپؐ بذات خود اہل حدیث تھے تو آپؐ کے سچے متبعین صحابہ وتابعین واتباع تابعین اور بعد والے لوگ بھی اہل حدیث ہیں نیز یہ کہ آپؐ جس مذہب اہل حدیث کے تابع ہونے کے باعث اہل حدیث کہلانے کے سب سے زیادہ مستحق ہیں اسی مذہب کے پیرو انسانوں کے مورث اعلی حضرت آدم علیہ

الصلاۃ والسلام اور ان کے بعد والے سارے انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام بھی رہے نیز آنے والی تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ انسانوں کے مورث اعلی حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کا مسکن وموطن ہمارا ملک ہندوستان ہی تھا اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ہندوستان میں اور ہندوستان کے علاوہ پوری دنیا میں مذہب اہل حدیث کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی انسانی تاریخ قدیم ہے کیوں کہ اصطلاح اہل حدیث میں ہر اس مسلم ومومن کو اہل حدیث سمجھا اور مانا نیز کہا جاتا ہے جو تقلید پرستی کے بغیر اتباع شریعت پر گامزن ہو اور یہ معلوم ہے کہ حضرت آدم سمیت تمام انبیاء ومرسلین اور ان کے صحیح معنوں والے متبعین تقلید پرستی کے بغیر اتباع شریعت پر گامزن تھے اور ہیں اور رہیں گے جس کا مطلب یہ ہوا کہ انسانوں کے مورث اعلی حضرت آدم بھی رسولوں اور نبیوں کی طرح اہل حدیث تھے۔

احادیث نبویہ میں ہندوستان کا ذکر خیر اور اس سے متعلق نبوی بشارت

ہمارے ملک کا ذکر خیر بہت ساری احادیث نبویہ میں موجود ہے ان احادیث نبویہ میں سے بہت سی احادیث کو معتبر وغیر معتبر کی تفریق کئے بغیر مشہور ہندوستانی کتاب سبحۃ المرجان از علامہ بلگرامی میں نقل کیا گیا ہے۔ سبحۃ المرجان ہندوستان میں پیدا ہونے والے فرقہ بریلویہ اور اس کے معاصر اسی طرح کے تقلید پرست دوسرے نو مولود فرقوں کی تولید وتخلیق سے بہت پہلے لکھی گئی ہے۔

غزوۂ ہند سے متعلق نبوی بشارت بروایت ابو ہریرہ

ہندوستان سے متعلق صحیح ومعتبر احادیث نبویہ میں سے بعض میں صراحت ہے کہ :۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ الْهِنْدِ فَإِنِ اسْتُشْهِدْتُ كُنْتُ خَيْرَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرَةُ "یعنی رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو یہ خوش خبری سنائی کہ تم ہندوستان پر غزوہ اور جہاد کرنے کے لئے جاؤگے۔ اس نبوی بشارت کے راوی حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اگر میں خوش قسمتی سے نبوی پیشین گوئی وبشارت والے غزوہ ہند

اور ہندوستان کی جہادی مہم میں شریک ہو کر شہید ہونے کی سعادت حاصل کر سکا تو میں اچھے شہداء میں سے ہوں گا اور اگر زندہ اس ہندوستانی غزوہ وجہاد سے واپس آگیا تو آتش جہنم اور شدائد آخرت سے نجات یافتگان میں سے ہو جاؤں گا (مسند احمد مع تعلیقات علامہ شاکر حدیث نمبر ۷۱۲۸ ج ۱۲ ص ۹۷ ومستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۱۴ وسنن نسائی ج ۲ ص ۶۴ والکامل لابن عدی ج ۲ ص ۹۸ وتاریخ ابن عساکر ۱۵ / ۱۰۰ وتاریخ کبیر للبخاری ج ۶ ص ۲۵۳ والاحادیث الصحیحہ للالبانی ج ۴ ص ۵۷۰)

مذکورہ بالا حدیث صحیح مندرجہ ذیل الفاظ میں بھی مروی ہے :۔

" عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ خَلِیْلِی الصَّادِقُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْثٌ اِلَی الْهِنْدِ وَالسِّنْدِ فَاِنْ اَنَا اَدْرَکْتُهُ فَاسْتُشْهِدْتُ فَذٰلِكَ وَاِنْ اَنَا رَجَعْتُ وَاَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْمُحَرَّرُ قَدْ اَعْتَقَنِیْ مِنَ النَّارِ " یعنی حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میرے سچے دوست محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ہندوستان اور سندھ پر جہادی مہم واقع ہوگی حضرت ابو ہریرہ اس نبوی پیشین گوئی کی بناء پر یہ تمنا ظاہر کرتے تھے کہ اگر میں اس ہندوستانی وسندھی جہادی مہم میں شریک ہو پاؤں اور اس میں شہید ہو جاؤں تو بہت خوب اور اگر زندہ واپس آ جاؤں تو فرمان نبوی کے مطابق اس جہادی مہم میں میری شرکت میرے لئے جہنم اور شدائد آخرت سے نجات کا ذریعہ ہوگی (مسند احمد مع تعلیقات شاکر حدیث نمبر ۸۸۰۹ ج ۱۷ ص ۱۷ ومتعدد کتب حدیث)

حضرت ابو ہریرہ کی روایت کردہ ان دونوں احادیث نبویہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ غزوہ ہند کی پہلی مہم جہاد میں شریک ہونے والے تمام مجاہدین کرام کو آپ ؐ نے جہنم سے نجات یافتہ قرار دیا ہے اور یہ بات دوسرے مشہور صحابی حضرت ثوبان سے بالصراحہ مرفوعا مروی ہے :۔

غزوہ ہند سے متعلق نبوی پیشین گوئی بروایت ثوبان

متعدد محدثین ناقل ہیں :۔

" عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَهُمَا اللهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَکُوْنُ مَعَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ " یعنی حضرت ثوبان نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا کہ میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالی نے آتش جہنم سے محفوظ

کر دیا ہے ایک گروہ جو ہندوستان پر غزوہ کے لئے (پہلی بار) جائے گا۔ دوسرا وہ گروہ جو قرب قیامت کے زمانہ میں نزول عیسی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کے بعد حضرت عیسی کے ساتھ مل کر جہاد کرے گا (الاحادیث الصحیحہ للالبانی نمبر ۱۹۳۴ ج ۴ ص ۵۷۰-۵۷۱ وقال حدیث جید وصح ھذا الحدیث بحوالہ متعدد کتب حدیث)

ان دونوں احادیث صحیحہ کے علاوہ بھی اس معنی ومفہوم کی احادیث نبویہ موجود ہیں جن کے ذکر سے ہم بنظر اختصار صرف نظر کر رہے ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل میں یہ بیان آچکا ہے کہ حافظ ابن کثیر نے ہمارے رسول ﷺ کو امام اہل حدیث کہا ہے اور ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ امام اہل حدیث جناب خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی مذکورہ بالا بشارت کے ذریعہ اپنے صحابہ کو ہندوستان آنے کی ترغیب دی ہے امام اہل حدیث جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اس ترغیب سے صحابہ کرام کے دلوں میں ہندوستان آنے کا جذبہ پیدا ہونا لازمی بات تھی اور یہ جذبہ قلوب صحابہ نیز تابعین میں بھی پیدا ہوا جیسا کہ قول ابی ہریرہ سے مستفاد ہوتا ہے اور یہ بتلایا جا چکا ہے کہ جس جماعت اہل حدیث کے امام ہمارے نبی ﷺ تھے اس جماعت میں سب سے پہلے شامل کئے جانے کے مستحق صحابہ کرام ہیں یعنی کہ صحابہ کرام جماعت اہل حدیث کے طبقہ اولی کے افراد ہیں۔

نبوی بشارت کے مطابق ہمارے ہندوستان پر سب سے پہلی بار جہادی مہم آپ کی وفات کے چند سالوں کے بعد خلیفہ راشد عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں ۱۵ھ میں گورنر بحرین وعمان حضرت عثمان بن ابی العاص بن بشر ثقفی اور ان کے بھائی حکم بن ابو العاص اور دوسرے بھائی مغیرہ بن ابی العاص کے زیر اہتمام روانہ ہوئی (فتوح البلدان ص وچچ نامہ ص ۷۲-۷۳) اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہندوستان پر عثمان بن ابی العاص وحکم بن ابی العاص کے زیر اہتمام ہونے والے غزوہ سے پہلے ہندوستان میں صحابہ کرام وتابعین عظام کی آمد ورفت کا سلسلہ نہیں تھا۔ اس موضوع پر ہم ایک کتاب مرتب کرنے والے ہیں۔ جس سے مستفاد ہوتا ہے کہ عہد نبوی وعہد خلفائے راشدین ہی میں مذہب اہل حدیث کے پیرو ہمارے ملک ہندوستان میں داخل ہو چکے تھے۔ دریں صورت بذات خود تیرہویں صدی میں پیدا ہونے والے فرقہ بریلویہ اور اسی طرح کے دوسرے تقلید پرست بعض فرقوں کا یہ دعوی مکذوب محض

ہے کہ مذہب اہل حدیث اور اس کے ماننے والے اہل حدیث لوگ ہندوستان میں انگریزی استعمار کے پیدا کردہ ہیں۔

عہد فاروقی میں فتح سندھ وہند

عہد فاروقی میں ۱۵ھ میں عثمان بن ابی العاص ثقفی اور ان کے بھائی مغیرہ وحکم کے زیر اہتمام ہندوستان پر ہونے والے جہادی مہم کا ذکر آچکا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے بحوالہ حافظ ابن جریر نقل کیا کہ حکم بن عمرو شہاب بن مخارق بن شہاب وسہل بن عدی وعبداللہ بن عبداللہ کی سر کردگی میں زمانہ خلافت فاروقی میں سندھ کے بادشاہ سے اہل اسلام کی جنگ ہوئی اور سندھ مرلو ہندوستانی فوجوں کو شکست ہوئی اور مجاہدین اسلام کو بہت سارے اموال غنیمت حاصل ہوئے۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔

" اِقْتَتَلُوْا مَعَ مَلِكِ السِّنْدِ فَهَزَمَ اللّٰهُ جُمُوْعَ السِّنْدِ وَغَنَمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْهُمْ غَنِيْمَةً كَثِيْرَةً وَكَتَبَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو بِالْفَتْحِ وَبَعَثَ بِالْاَخْمَاسِ مَعَ صُحَارِ الْعَبْدِيْ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰی عُمَرَ الخ "

یعنی مجاہدین اسلام نے مذکورہ امرائے اسلام کی سر کردگی میں شاہ سند (ہندوستان) سے جنگ کی۔ اللہ تعالیٰ نے سندھی جتھوں کو شکست دی۔ اور اہل اسلام کو بہت سارے اموال غنیمت حاصل ہوئے اور سالار اعظم حکم بن عمرو نے اس فتح کی خوش خبری واموال غنیمت کا سرکاری حصہ خمس صحار عبدی کے ساتھ مرکز خلافت میں حضرت عمر فاروقؓ کے پاس بھیجا الخ (البدایہ والنھایہ ذکر فتح کرمان و سجستان ومکران ج ۷ ص ۱۲۷) اس عبارت میں فتح سند کے سلسلے میں جن سالاران عساکر اسلام کا ذکر ہے ان میں سے شہاب بن مخارق کو چھوڑ کر سبھی صحابہ ہیں اور جو صحار عبدی فتح سندھ کی خوش خبری مع اموال غنیمت لیکر دربار فاروقی میں گئے تھے۔ وہ بھی مشہور ومعروف صحابی ہیں۔ اور یہ بہت واضح بات ہے کہ ۲۳ھ سے پہلے لڑی جانے والی جنگ میں شریک ہونے والے مجاہدین عام طور سے صحابہ وتابعین ہی تھے۔

یہ معلوم ہے کہ صحابہ وتابعین کے زمانہ میں تقلید پرستی نہیں پائی جاتی تھی سب لوگ ترک تقلید والے مذہب اہل حدیث کے پیرو تھے یہ اتنی واضح بات ہے جس کی وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں۔

امام عامر شعبی تابعی کی زبانی اہل حدیث کا ذکر خیر

عہد فاروقی میں ۱۶ھ تا ۱۷ھ میں پیدا ہونے والے جلیل القدر تابعی امام عامر بن شراحیل شعبی جو ۱۰۰ھ کے بعد فوت ہوئے پانچ سو صحابہ کی ملاقات سے مشرف ہوئے وہ فرماتے ہیں کہ :-

" لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا حَدَّثْتُ اِلاَّ مَا اَجْمَعَ اَهْلُ الْحَدِیْثِ " اگر مجھے پہلے سے وہ بات معلوم ہوتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں صرف وہی باتیں بیان کرتا جنہیں " اہل الحدیث " نے متفقہ طور پر بیان کر رکھا ہے " (سیر اعلام النبلاء ترجمہ عامر شعبی ج ۴ ص ۳۱۲ - ۳۱۳ وتذکرۃ الحفاظ طبع بیروت ترجمہ شعبی ج ۱ ص ۷۳) اس قول شعبی سے صاف ظاہر ہے کہ عام صحابہ وتابعین اہل حدیث تھے اور ان کی بیان کردہ علمی وفقہی دینی باتوں میں اختلاف بھی پایا جاتا تھا جنہیں امام شعبی ایک زمانہ تک اختلافی ہونے کے باوجود صحابہ وتابعین سے نقل کیا کرتے تھے مگر بعد میں انہیں احساس ہوا کہ مجھے اہل حدیث صحابہ وتابعین سے وہی باتیں نقل وبیان کرنی چاہئے تھیں جن میں ان اہل حدیث صحابہ کا اختلاف نہیں بلکہ اتفاق تھا۔ اس قول شعبی میں تحدیث سے مراد صحابہ وتابعین کی بیان کردہ عام علمی ودینی وفقہی باتیں ہیں جنہیں وہ اپنے طور پر یا کسی کے حوالہ سے بیان کرتے تھے۔

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ اپنے اس بیان میں اپنے زمانہ والے صحابہ وتابعین میں سے کسی کو مستثنی کئے بغیر سبھی کو امام شعبی نے اہل حدیث کہا ہے موصوف اہل حدیث ہی لوگوں سے اس لئے علمی باتیں نقل کرتے تھے کہ موصوف اہل الرای لوگوں سے بہت وحشت ونفرت رکھتے تھے۔ اہل الرای لوگوں سے وحشت ونفرت کی تعلیم امام شعبی نے بواسطہ عمرو بن حریث حضرت عمر فاروق خلیفہ راشد اور بواسطہ مسروق حضرت عبد اللہ بن مسعود نیز دیگر صحابہ سے پائی تھی۔

فرقہ بریلویہ کے بہت بڑے امام حضرت علامہ مفتی حاجی احمد یار خاں نعیمی نے کسی بھی صحابی کو مستثنی کئے بغیر سب کی بابت علی الاطلاق دعوی کیا ہے کہ صحابہ کسی کے مقلد نہیں تھے انہیں کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں تھی وہ بذات خود تمام مسلمانوں کے پیشوا اور امام ہیں۔

ان صحابہ کی پیروی امام ابو حنیفہ وامام شافعی وامام مالک وامام احمد وغیرہم بھی کرتے ہیں ۔ صحابہ صرف متبع کتاب وسنت تھے اور رسول اللہ ﷺ کے امتی تھے (جاء الحق وزھق الباطل از احمد یار رضاخانی بریلوی مکتبہ جام کور دہلی ۱۳۶۱ھ ج ۱ ص ۲۷) مگر اپنے فرقہ ومذہب کے امام مذکور کی اس صراحت سے منحرف ہو کر بریلوی مفتی جلال الدین امجدی نے چند صحابہ کو چھوڑ کر سب کو تقلید پرست قرار دیا (غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۸) یہ بھی ایک بریلوی عجوبہ ہے ۔

امام شعبی وخلیفہ راشد عمر فاروق کا اہل الرای سے تنفر

چنانچہ امام شعبی عمرو بن حریث سے ناقل ہیں کہ :۔

" قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِيَّاكُمْ وَأَصْحَابَ الرَّأْيِ فَإِنَّهُمْ أَعْدَاءُ السُّنَنِ أَعْيَتْهُمْ أَنْ يَحْفَظُوهَا فَقَالُوا بِالرَّأْيِ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا " یعنی تم لوگ اہل الرای سے بچ کر دور رہا کرو کیونکہ اہل الرای سنت نبویہ کے دشمن ہوتے ہیں وہ احادیث نبویہ واقوال صحابہ کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں اس لئے اپنی رائے وقیاس سے فتوے دیتے اور مسائل بتاتے ہیں بنابریں خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں (احکام لابن حزم ج ۶ ص ۴۲ - ۴۳ واعلام الموقعین ج ۱ ص ۵۵ وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ الْقَيِّمِ أَسَانِيدُ هٰذِهِ الْآثَارِ عَنْ عُمَرَ فِي غَايَةِ الصِّحَّةِ وَجَامِعَ بَيَانَ الْعِلْمِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ وَاللَّمْحَاتِ إِلٰى مَا فِي الْبَارِيْ مِنَ الظُّلُمَاتِ ج ۱ ص ۱۸۰ و ۱۹۶ و ۳۸۴-۳۸۵)

اہل الرای سے حضرت ابن مسعود کا تنفر

نیز امام شعبی مسروق سے ناقل ہیں کہ :۔

"وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ .... ثُمَّ يَحْدُثُ قَوْمٌ يَقِيْسُوْنَ الْأُمُوْرَ بِرَأْيِهِمْ فَيَنْهَدِمُ الْإِسْلَامُ وَيَنْثَلِمُ"

"جب امت اسلامیہ میں بگاڑ وفساد پیدا ہونے لگے گا تو اہل الرای کا ظہور وتولد ہوگا جو دینی مسائل وفتاوی اپنی رائے وقیاس سے بتلایا کریں گے جس کے باعث اسلام ٹوٹ پھوٹ اور بکھر جائے گا " (الاحکام لابن حزم ج ۸ وجامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۳۵ - ۱۳۶ ومقاصد الحسنہ ص ۳۲۴ بحوالہ مسند دارمی وتاریخ یعقوب بن شیبہ واللمحات ج ۱ ص ۳۸۴)

امام شعبی نے حضرت ابن مسعود سے یہ بھی نقل کیا کہ :۔

وَإِيَّاكَ وَارأيت فَإِنَّمَا هلك مَنْ قَبلكُم بِارأيت وَلَا تَقِيسُوا شيئاً فتزل قدم بعدَ ثبُوتِهَا " یعنی لوگو! اپنے آپ کو ارایت ارایت کہنے والے لوگوں سے بچاکر رکھو کیونکہ تم سے پہلے والی اقوام صرف اسی طور طریق کی وجہ سے ہلاک وتباہ ہوئیں تم دین میں رائے زنی اور قیاس آرائی سے بالکل ہی باز رہو ورنہ تمہارے پاؤں راہ حق سے پھسل جائیں گے " (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۲۰ واللمحات ج ۱ ص ۳۸۳ - ۳۸۴)

دونوں صحابہ سے تمام صحابہ کی موافقت

ان دونوں جلیل القدر صحابہ یعنی خلیفہ راشد عمر فاروق اور ابن مسعود کی اس بات سے کسی بھی صحابی کا اختلاف منقول نہیں اس لئے یہ صحابہ کا اجماعی موقف قرار پانے کے لائق ہے اور خلفائے راشدین کی بات پر اہل اسلام کو کاربند ہونے کا بھی حکم شریعت نے دیا ہے جبکہ ان کی بات خلاف نص نہ ہو اور یہاں معاملہ یہ ہے کہ نصوص شرعیہ خلیفہ راشد عمر فاروق کے ساتھ ہیں اس لئے امام شعبی طریق اہل الرای سے وحشت رکھتے تھے اور طریق اہل حدیث پر کاربند تھے۔

اہل الرای سے تنفر پر صحابہ کا اجماع اور اس اجماع سے شعبی کی موافقت

اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نے اجماعی طور پر بتلایا تھا کہ اہل الرای کا طریقہ امت اسلامیہ کے لئے تباہ کن ہے لہذا ان سے بچ کر رہنے میں ہی عافیت ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نے یہ بات نصوص شرعیہ سے مستفاد ہونے والے حکم شرعی کی بناء پر بطور پیش گوئی برائے تنبیہ کہی تھی اور تھوڑے بہت اہل الرای عہد صحابہ میں پائے بھی جانے لگے تھے بلکہ زمانہ شعبی میں اہل الرای تعداد میں خواہ کتنے ہی کم رہے ہوں مگر ان لوگوں نے اہل حدیث اماموں اور لوگوں کی ناک میں اپنے خلاف اہل حدیث سرگرمیوں کے ذریعہ دم کر رکھا تھا چنانچہ امام شعبی کا بیان ہے کہ :-

" وَاللهِ لَقَدْ بَغَّضَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ إِلَى الْمَسْجِدِ لَهُوَ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ كُنَاسَةِ دَارِي قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا أَبَا عُمَرَ قَالَ الْآرَائِيُّونَ قَالَ فِيهِمُ الْحَكَمُ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَأَصْحَابُهُمْ " یعنی ان قیاس پرستوں

نے اپنی رائے پرستی والی سرگرمی کی وجہ سے میرے گھر کے کوڑا خانہ (گھور) سے بھی زیادہ مسجد کو اس لئے کہیں زیادہ مبغوض بنا دیا ہے کہ اس مسجد میں یہ لوگ اپنی رائے وقیاس پرستی والی سرگرمیاں جاری رکھتے ہیں پوچھنے پر امام شعبی نے بتلا دیا کہ ان رائے وقیاس پرست لوگوں میں حماد بن ابی سلیمان اور ان کے ہم مذہب اصحاب بھی داخل ہیں (جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۶۴ والاحکام لابن حزم ج ۶ ص ۵۵ وج ۸ ص ۳۳ وحلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۳۲۰ واللمحات ج ۱ ص ۳۷۶ تا ۳۸۰ باسانید صحیحہ)

بقول شعبی حماد بن ابی سلیمان اہل الرای میں سے تھے

اس سے معلوم ہوا کہ عہد شعبی میں وہ اہل الرای مذہب اہل حدیث کے خلاف اپنی سرگرمیوں میں بہت زیادہ زور پکڑ گئے تھے جن سے دور رہنے اور راہ فرار اختیار کرنے کا حکم بشمول خلیفہ راشد عمر فاروق تمام صحابہ نے دیا تھا ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ مذہب اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث کے خلاف رائے اور قیاس پرستی والی سرگرمی رکھنے والوں میں سے امام شعبی نے حماد بن ابی سلیمان اور ان کے اصحاب کا نام بتلایا ہے قول شعبی میں مذکور شدہ حماد بن ابی سلیمان اللمحات میں ہماری پیش کردہ تحقیق تفصیل کے مطابق اپنے استاذ خاص امام ابراہیم نخعی (جو کوفہ کے امام اہل حدیث تھے) کے مذہب اہل حدیث پر اپنے استاذ خاص نخعی کی زندگی بھر قائم تھے مگر وفات نخعی کے کچھ دنوں بعد موصوف حماد ابن ابی سلیمان مذہب اہل حدیث سے منحرف ہو کر اہل الرای کے فرقہ مرجیہ میں شامل ہو گئے جس کے باعث امام نخعی کے مذہب اہل حدیث پر قائم رہ جانے والے تلامذہ نخعی نے وصیت نخعی کے مطابق حماد کا پوری طرح بائیکاٹ کر دیا حتی کہ موصوف حماد سے تلامذہ نخعی نے سلام کلام تک بند کر دیا (ملاحظہ ہو تفصیل کے لئے ہماری کتاب اللمحات ج ۱ ص ۴۲۱ تا ۴۳۵ وجلد ۲ ص ۴-۵)

امام ابراہیم نخعی اپنے استاذ شعبی کی طرح اہل الرای سے نفرت رکھتے تھے

واضح رہے کہ امام ابراہیم نخعی اگرچہ امام شعبی کے شاگرد تھے (اللمحات ج ۱ ص

۳۹۲ - ۳۹۳ نیز ص ۳۸٦ بحوالہ کتاب العلم لابی خیثمہ ص ۱۱۷ وحلیۃ الاولیاء ص ج ۴ ص ۲۲۱ والمعرفہ والتاریخ للفسوی ج ۲ ص ٦۰۳ وتذکرۃ الحفاظ)

مگر موصوف نخعی اپنے استاذ امام شعبی سے کئی سال پہلے فوت ہو گئے اور وہ یہ نہیں دیکھ سکے کہ حماد بن ابی سلیمان مذہب اہل حدیث سے منحرف ہو کر اہل الرای کے فرقہ مرجیہ میں شامل ہو گئے مگر امام نخعی کے استاذ امام شعبی اور نخعی کے عام تلامذہ ان سے ترک مذہب اہل حدیث اور قبول مذہب اہل الرای والارجاء کے باعث بہت زیادہ ناراض و بیزار رہنے لگے ۔ امام نخعی بھی اپنے استاذ نخعی کی طرح اہل الرای سے بہت نفرت رکھتے تھے جیسا کہ تفصیل اللمحات میں ہے ۔

کیا امام ابو حنیفہ شاگرد شعبی تھے ؟

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فرقہ بریلویہ جس امام ابو حنیفہ کی تقلید کا دعویدار ہے وہ امام شعبی کے بھی شاگرد ہیں اور ان سے امام ابو حنیفہ نے تھوڑا بہت پڑھا ہے ہم نے بعض لوگوں کے اس خیال کا کسی قدر تحقیقی جائزہ اللمحات ج ۱ ص ۳۷۳ تا ۳۷۵ و ص ۳۸۸ تا ۳۹۰ میں لیا ہے ۔

امام ابو حنیفہ شاگرد حماد بن ابی سلیمان تھے

لیکن یہ بات محقق ہے کہ امام ابو حنیفہ مذکورہ بالا حماد بن ابی سلیمان کے خاص شاگرد اور خصوصی فیض یافتہ تھے جیسا کہ تفصیل آرہی ہے اس کی تفصیل میں جانے سے پہلے ہم فرقہ بریلویہ کے اس دعوی کی طرف توجہ دینی چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک ہندوستان پر ہمیشہ حنفی مذہب کی تقلید کرنے والوں کی حکومت رہی ۔

ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ جس مذہب الرای والقیاس کو خلفائے راشدین اور عام صحابہ وتابعین وحشت ونفرت کی نظر سے دیکھتے ہوں اور از راہ خیر خواہی لوگوں کو اس مذہب رائے وقیاس سے دور کرنے کے لئے نہایت زور وشور کے ساتھ وصیت کرتے ہوں اس مذہب الرای والقیاس سے محبان صحابہ وتابعین اور معتقدین اسلاف کبھی وابستہ ہونے پر آمادہ نہیں ہو سکتے تھے پھر جب وہ مذہب الرای والقیاس ایک تقلیدی مذہب کی شکل وصورت اختیار کر کے

رواج پذیر ہونے لگا ہو تو عوام المسلمین اور خواص نے اس سے دلچسپی لینے میں صحابہ وتابعین کی ان وصیتوں اور نصیحتوں کا ضرور ہی خیال رکھا ہوگا بنابریں اس مذہب رائے وقیاس سے لوگوں کی وحشت ونفرت لازمی طور پر رہی ہوگی۔

ہماری کتاب اللمحات ج ۲ ص ۱۲۵ وص ۱۷۵ - ۱۷۶ تا ۱۹۳ میں ہندوستان سے امام ابو حنیفہؒ کے رشتہ کا ذکر ہے۔

عہد صحابہ میں ہندوستان پر اہل حدیث حکومت قائم تھی

آنے والی تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جن ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو فرقہ بریلویہ اور اس طرح کے دوسرے نو مولود فرقے واجب قرار دیتے ہیں اور ان میں سے امام احمد بن حنبلؒ نے اور متعدد دیگر ائمہ کرام نے صراحت کر رکھی ہے کہ صحابہ کرام سے لیکر ان کے زمانہ تک اسلاف مذہب اہل حدیث کے پیرو وتابع تھے اور وہ خود بھی اہل حدیث کہلاتے تھے صحابہ کے بعد والے لوگوں میں سے کچھ افراد ضرور ہی مذہب اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث سے منحرف اور غیر وابستہ تھے مگر عام لوگ اہل حدیث ہی تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے مشہور ومعروف امام یعنی امام احمد بن حنبل کی تصریح کے مطابق عہد صحابہ سے لیکر ان کے زمانہ تک مذہب اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث کا وجود تھا دریں صورت فرقہ بریلویہ اور اس جیسے دیگر نو مولود تقلید پرست فرقوں کا یہ دعوی خود بخود باطل ہو جاتا ہے کہ مذہب اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث کو ہندوستان کی انگریزی حکومت نے تیرہویں صدی ہجری میں پیدا کیا ہے حیرت ہے کہ اس مکذوبہ بریلوی دعوی کے خلاف اظہر من الشمس قسم کے دلائل قاہرہ اور براہین ساطعہ موجود ہونے کے باوصف اس فرقہ بریلویہ کو ایسا واضح الکذب مکذوبہ دعوی کرنے کی ہمت کیسے ہوئی ؟ اس کا ایک ہی سبب سمجھ میں آتا ہے کہ آنے والی تفصیل کے مطابق باجماع صحابہ فرقہ بریلویہ بہت بڑا کذاب وافتراء پرداز قرار پاتا ہے بس اپنے اسی امتیازی وصف کے باعث اس فرقہ بریلویہ کو اتنا واضح البطلان دعوی اپنی مقصد برآری کے لئے کرنے کی ہمت وجرأت اور بیجا جسارت ہوئی۔

ایک طرف بریلویہ فرقہ کے امام احمد یار اور ان جیسے لوگ صحابہ کرام کی بابت معترف

ہیں کہ صحابہ تقلید پرست نہیں تھے دوسری طرف اس بریلوی موقف سے منحرف ہو جانے والے موجودہ بریلوی مفتی جلال الدین امجدی دعوی بریلویت اور حمایت رضا خانیت کے باوجود دوسرے طریق پر گامزن ہیں موصوف مفتی امجدی کا یہ بھی دعوی ہے کہ عام صحابہ نعوذ باللہ تقلید پرست تھے ان میں سے صرف چند حضرات بشمول چاروں خلفائے راشدین تقلید پرست نہیں تھے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۸) یہاں ہم اس بریلوی دعوی سے تعرض کئے بغیر یہ کہتے ہیں کہ باعتراف بریلویہ وفات نبویہ کے بعد جن چاروں خلفائے راشدین کی حکومت وخلافت تیس سالوں تک قائم رہی ان کا مذہب ومسلک ترک تقلید یعنی مذہب اہل حدیث ومذہب سلفی رہا جس سے لازم آتا ہے کہ عہد صحابہ میں ۴۰ھ تک بریلویہ کے مصطلح غیر مقلدوں ہی کی حکومت رہی اور اس کے بعد بھی بہت زمانہ تک تقلید پرستی کی تولید و تخلیق مسلمانوں میں نہیں ہوئی تھی اس لئے لازم آتا ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد بھی عرصہ دراز تک اسلامی حکومت کی زمام کار غیر مقلدوں کے ہاتھ میں رہی اور یہ معلوم ہے کہ خلفائے راشدین کے زمانہ مبارک سے لیکر بہت زمانہ تک ہمارا ملک ہندوستان مرکز خلافت کے ماتحت رہا یعنی کہ ہندوستان پر بہت زمانہ تک اہل حدیث حکومت رہی پھر یہ بریلوی دعوی مکذوب کے علاوہ کیا ہے کہ ہندوستان میں ہمیشہ حنفی المذہب تقلید پرست حکومت رہی اور یہاں کے عام باشندے بھی تقلید پرست حنفی ہی رہے پھر جب ہندوستان میں انگریزی استعمار آیا تو بھی یہاں کے مسلمان باشندے حنفی ہی تھے اور اپنی حکومت چلانے کے لئے انگریزی حکومت نے ہندوستان میں غیر مقلد مذہب اور غیر مقلد جماعت یعنی اہل حدیث مذہب اور اہل حدیث جماعت کو پیدا کیا؟

جس امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کا دعوی فرقہ بریلویہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہندوستان کی اسلامی حکومت ہمیشہ سے حنفی مذہب کی مقلد تھی وہ امام ابو حنیفہ اپنی تقلید سے لوگوں کو منع کرتے تھے دریں صورت بریلوی لوگ ان کی تقلید پرستی سے ممانعت کے باوجود ان کے یعنی امام ابو حنیفہ کے مقلد صحیح معنوں میں کیسے کہلا سکتے ہیں جبکہ منع تقلید میں یہ امام ابو حنیفہ کے مقلد نہیں ہیں اور جب یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ امام ابو حنیفہ کی ولادت سے بہت زمانہ پہلے ہندوستان میں اہل حدیث حکومت قائم تھی جو آنے والی تفصیل کے مطابق بہت زمانہ تک یعنی

وفات ابی حنیفہ کے بعد کئی صدیوں تک قائم رہی تو فرقہ بریلویہ یا کسی بھی تقلید پرست فرقے کا یہ دعوی دعویٰ مکذوبہ کے علاوہ کیا ہے کہ ہندوستان پر ہمیشہ حنفی مذہب کی تقلید کرنے والی حکومت رہی ؟

ائمہ اربعہ کے زمانہ میں ہندوستان کی اسلامی حکومت تقلید پرست نہیں تھی

یہ معلوم ہے کہ جن ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو فرقہ بریلویہ اور اس کا ہم مزاج دوسرا تقلید پرست فرقہ واجب اور ضرریات دین سے قرار دیتا ہے ان ائمہ اربعہ کے زمانہ میں بھی ہمارے ملک ہندوستان میں نیز غیر ہندوستان میں بھی ترک تقلید والی وہ حکومت قائم تھی جو فرقہ بریلویہ اور اس کے ہم مزاج دوسرے تقلیدی فرقہ کی اصطلاح میں غیر مقلد تھی یعنی کہ اہل حدیث اور سلفی المذہب واثری المسلک تھی۔

فرقہ بریلویہ جس امام ابو حنیفہؒ کا مقلد اپنے کو کہتا ہے وہ بہر حال بذات خود تقلید پرست نہیں تھے اور یہ طے شدہ بات ہے کہ فرقہ بریلویہ اور اس کا ہم مزاج ہندوستان والا تقلید پرست فرقہ کسی طرح یہ ماننے پر آمادہ نہیں ہو سکتا کہ امام ابو حنیفہؒ مقلد تھے بلکہ ان تقلید پرست فرقوں کو ائمہ اربعہ میں سے کسی کا تقلید پرست ہونا تسلیم نہیں بلفظ دیگر یہ تقلید پرست فرقے چاروں اماموں میں سے ہر ایک کو غیر مقلد قرار دینے پر متفق اللسان ہیں پھر ان غیر مقلد ائمہ اربعہ کے طریق ترک تقلید پرستی پر چلتے رہنے والے جن اہل حدیث وسلفی واثری لوگوں کو تقلید پرستی کے مدعی بریلوی اور غیر بریلوی فرقے غیر مقلد کہتے ہیں ان کو ترک تقلید والی ائمہ اربعہ کی راہ اور صراط مستقیم پر چلنے کے سبب تقلید پرست بریلوی اور غیر بریلوی لوگ بہت زیادہ مطعون کیوں کرتے ہیں ؟ کیا ترک تقلید والی ائمہ اربعہ کی راہ ان مدعیان تقلید کی نظر میں صراط مستقیم نہیں ہے ؟

ترک تقلید والی راہ ہی صراط مستقیم ہے

یہ یقینی بات ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو فرقہ بریلویہ اور اس کے ہم

مزاج دوسرے تقلید پرست ہندوستانی فرقہ کے لوگ عوام وخواص علماء اور غیر علماء ائمہ اربعہ والے ترک تقلید کے طریق کو غیر صراط مستقیم نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ لوگ بھی ائمہ اربعہ کے ترک تقلید والے طریق کو صراط مستقیم کہنے پر متفق ہیں۔ تمام فرض وغیر فرض نمازوں کی ہر رکعت میں وہ سورہ فاتحہ ضرور پڑھی جاتی ہے جس میں تمام اہل اسلام کو بحالت نماز یہ دعا کرنے کی تعلیم اللہ ورسول کی جانب سے دی گئی ہے کہ :۔ " اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ " یعنی اے ہمارے رب العالمین تو ہم کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے جو تیرے انعام یافتہ بندوں یعنی انبیاء ومرسلین وصدیقین وشہداء وصالحین وجملہ اولیاء اللہ کی اختیار کردہ صراط مستقیم ہے اور ان انعام یافتگان کی صراط مستقیم ان لوگوں سے مختلف ہے جن پر اے اللہ رب العالمین تیرا غضب نازل ہوا اور جو گمراہی وضلالت میں گرفتار ہوئے "

جن انعام یافتگان کی صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق روزآنہ کی پنج گانہ فرض وغیر فرض نمازوں کی ہر رکعت میں اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہے ان انعام یافتہ لوگوں میں فرقہ بریلویہ اور اس کا ہم مزاج دوسرا ہندوستانی تقلید پرست فرقہ ان ائمہ اربعہ کو بھی قطعاً اور یقیناً شمار کرتا ہے جن کے بارے میں یہ معترف ہے کہ یہ ترک تقلید والی صراط مستقیم پر چلتے تھے پھر یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ ترک تقلید والی جو صراط مستقیم بشمول ائمہ اربعہ تمام انعام یافتہ بندوں کی اختیار کردہ صراط رہی وہ ترک تقلید والی صراط مستقیم ان تقلید پرست فرقوں کے بقول چوتھی صدی ہجری کے بعد کیونکر اور کیسے اور کس شرعی یا غیر شرعی اور عقلی ونقلی دلیل سے صراط مستقیم نہیں رہ گئی بلکہ غیر صراط مستقیم میں بدل گئی ؟

فرقہ بریلویہ کی طرف سے فرقہ بریلویہ کی وکالت وترجمانی ودفاع کے لئے مقرر کردہ مفتی جلال الدین نے سورہ فاتحہ والی اس دعا کا ذکر بظاہر بڑے جوش اور ہوش میں بعنوان " غیر مقلدوں کے گمراہی کا ایک اور واضح ثبوت " کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ دعا پڑھتے رہنے کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دی ہے اور اس دعا میں جن انعام یافتہ لوگوں کی صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق اللہ سے طلب کی جاتی ہے ان سے مراد قرآن مجید نے خود متعین کر دیا ہے یعنی انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۶-۲۷)

یہاں فرقہ بریلویہ سے ناظرین کرام پوچھیں کہ ان انعام یافتہ لوگوں میں شامل انبیائے کرام بشمول خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ اور جملہ صدیقین وشہداء وصالحین جس صراط مستقیم پر چلتے رہے وہ صراط مستقیم تقلید پرستی والی صراط مستقیم تھی یا ترک تقلید والی راہ تھی ؟ جس وقت اہل اسلام کو یہ قرآنی حکم دیا گیا اس وقت اس قرآنی حکم کے مخاطب حضرات یعنی صحابہ کرام اور خود ہمارے رسول اللہ ﷺ تقلید پرستی والی راہ پر چلنے والے تھے یا ترک تقلید والی راہ پر چلنے والے تھے ؟ کیا کسی بھی نبی ورسول کی بابت یہ تصور ہو سکتا ہے کہ وہ تقلید پرستی والی صراط پر چلنے والا تھا اور کیا سارے صدیقین وصالحین وشہداء کے سرتاج ہمارے رسول اللہ ﷺ نعوذ باللہ تقلید پرستی والی صراط پر چلا کرتے تھے ؟ اگر ترک تقلید والی راہ کو راہ ضلالت کہا جائے تو اس سے کتنا بھیانک اور خطرناک وہولناک نتیجہ نکلتا ہے ؟ یعنی کہ اس سے لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ انبیائے کرام اور جملہ صحابہ وصدیقین وشہداء و اولیاء تقلید پرست تھے یہ معلوم ہے کہ انبیاء کرام کے بعد سب سے بڑے صدیق خلیفہ راشد ہمارے رسول اللہ ﷺ کے یار غار اور آپؐ کے پہلے جانشین ونائب حضرت ابو بکر صدیق تھے یہ ابو بکر صدیق جس صراط مستقیم پر چلتے تھے وہ باعتراف فرقہ بریلویہ ترک تقلید والی ہی صراط تھی کیونکہ فرقہ بریلویہ نے اپنی اس کتاب میں صراحت کی ہے کہ چاروں خلفائے راشدین ترک تقلید والے راستہ پر چلتے تھے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۸) فرقہ بریلویہ یہی بات اپنے ائمہ اربعہ کی بابت بھی کہتا ہے ۔

کیا سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب عم نبوی کو تقلید پرست قرار دینے پر فرقہ بریلویہ کا ضمیر آمادہ ہے ؟ اسی طرح ہجرت نبویہ سے پہلے مکی زندگی میں کفار کے ذریعہ شہید کر دیئے جانے والے شہدائے کرام (جو صحابہ تھے) کو اور شہدائے بدر واحد ودیگر غزوات نبویہ کے شہداء کو تقلید پرست کہنا روا ہے ؟ ان تمام انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین کی ترک تقلید والی صراط مستقیم کو بھلا کس دل وجگر سے فرقہ بریلویہ اور اس جیسا دوسرا فرقہ غیر صراط مستقیم کہتا ہے ؟

بریلوی اصول کے مطابق امام ابو حنیفہؒ غیر مقلد تھے

جس تقلید شکن اور بدعت شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ کے رد کے نام پر زیر نظر

بریلوی کتاب "غیر مقلدوں کے فریب" لکھی گئی ہے اس میں اور اس کے پہلے اور بعد میں لکھی جانے والی متعدد سلفی کتابوں میں مدلّل طور پر حوالجات کے ساتھ صراحت کی گئی ہے کہ جن امام ابو حنیفہ کی تقلید کا دم فرقہ بریلویہ اور اسی طرح کا دوسرا نو مولود ہندوستانی فرقہ بھرتا ہے وہ ترک تقلید والے موقف پر قائم تھے اور وہ تمام لوگوں کو اپنی اور اپنے علاوہ دوسروں کی تقلید سے منع کرتے تھے (ملاحظہ ہو تفصیل کے لئے مقدمہ حقیقتہ الفقہ از ص ۵۰ تا ۵۳ وعام سلفی کتابیں)

بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کے رد میں لکھی جانے والی زیر نظر کتاب بلکہ کسی بھی دوسری بریلوی کتاب میں حقیقتہ الفقہ کی اس حقیقت بیانی کے ردِ ونقد میں ایک لفظ بھی آج تک تقلید پرست پارٹی کی طرف سے کچھ نہیں کہا جا سکا اور یقین ہے کہ قیامت تک معاملہ یوں ہی رہے گا پھر کتنی عجیب بات ہے کہ تقلید ابی حنیفہ کے دعویدار فرقے منع تقلید میں اپنے تقلیدی امام ابو حنیفہؒ کی تقلید نہیں کرتے ؟

ہمارا چیلنج اور تحدی ہے کہ منع تقلید میں امام ابو حنیفہ کے اقوال منقولہ کے رد میں تا قیامت تقلید پرست فرقہ بریلویہ اور اسی جیسا دوسرا فرقہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکے گا جس طرح وہ اب تک خاموش رہا اسی طرح قیامت تک لاجواب رہے گا نیز وہ یہ بھی کہنے کی ہمت نہیں پاسکے گا کہ ترک تقلید والے جس موقف ومذہب پر امام ابو حنیفہ زندگی بھر قائم رہے اور اسی پر فوت ہو کر دنیا سے آخرت کو سدھارے وہ موقف ومذہب غلط وباطل وناقابل قبول ونالائق تسلیم ہے۔ ایسی صورت میں طریق ابی حنیفہؒ اور مذہب ابی حنیفہ کو چھوڑ کر فرقہ بریلویہ اور اس جیسے نو مولود دوسرے تقلید پرست فرقے کا دوسرا طریق ومذہب اختیار کر لینا کون سا قابل مدح طریقہ ہے ؟ صرف یہی نہیں بلکہ منع تقلید میں تقلید ابی حنیفہ نہ کرنا اور الٹ کر ترک تقلید والے طریق پر طنز وتعریض وطعن وتشنیع کو اپنا دین وایمان وشیوہ وشعار بنا لینا کون سا طریقہ ہے ؟

اس میں شک نہیں کہ جس طرح امام ابو حنیفہؒ نے اپنی تقلید سے منع کیا ہے اسی طرح باقی ائمہ اربعہ اور دوسرے ائمہ اسلام نے کیا ہے (کما سیاتی)

چاروں تقلیدی مذاہب کا ذکر حدیث نبوی میں

صراط مستقیم پر چلنے کے مدعی چاروں مروجہ تقلیدی مذاہب میں سے کسی نہ کسی کی تقلید فرض قرار دینے والے فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی ملاحظہ کریں :۔

" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَطَّ خَطًّا وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ فَقَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰہِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ "یعنی حضرت جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ ہم خدمت نبویہ میں موجود تھے کہ آپ نے ایک لکیر کھینچی پھر اس کے داہنے اور بائیں دو دو لکیریں یعنی کل پانچ لکیریں کھینچیں اور بیچ والی لکیر پر (چاروں لکیروں کو چھوڑ کر) آپؐ نے اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ یہی ایک لکیر صراط مستقیم اور راہ الٰہی ہے پھر آپؐ نے آیت مذکورہ کی تلاوت کی جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ اللہ کی صراط مستقیم ہے جس کی تم لوگ پیروی کرو اور اس لکیر کے علاوہ جو چار لکیریں ہیں ان سے مراد صراط مستقیم سے مختلف چار متفرق راستے (فرقے) ہیں تم لوگ صراط مستقیم سے ہٹے ہوئے ان متفرق و مختلف راستوں کی پیروی مت کرنا ورنہ یہ راستے تمہیں صراط مستقیم سے برگشتہ کر کے منتشر کر دیں گے " (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۱ ج ۱ ص ۶ و صحیح ابن ماجہ للالبانی نمبر ۱۱۰ ج ۱ ص ۶ و مسند احمد و متعدد کتب حدیث)

ناظرین کرام سنجیدگی سے غور فرمائیں کہ صراط مستقیم سے مختلف آپؐ کے قرار دیئے ہوئے چاروں مذاہب ہی چاروں تقلیدی مذاہب تو نہیں ہیں جن میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو فرقہ دیوبندیہ و بریلویہ لازم قرار دیئے ہوئے ہے ؟

اس حدیث نبوی کا ذکر اس تقلید شکن سلفی و بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ ص ۲۲۰ و ص ۲۲۲ زیر عنوان نتیجہ و خاتمہ میں بھی ہے جس کا کوئی جواب یا رد فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ نے نہیں دیا حالانکہ فرقہ بریلویہ نے یہ کتاب ہی حقیقتہ الفقہ کے رد میں لکھنے کا دعویٰ کیا ہے۔

ائمہ اربعہ میں امام مالک کا مذہب اہل حدیث تھا

ائمہ اربعہ میں سے امام مالک باقی تینوں تقلیدی اماموں کے استاذ یا استاذ الاساتذہ ہیں انہیں امام مالک کے معاصر امام وہیب نے کہا :۔

" امام اہل الحدیث مالک " یعنی امام مالک "اہل حدیث" کے امام ہیں (تذکرۃ الحفاظ ترجمہ امام مالک ج ۱ ص ۲۰۹ مطبوعہ بیروت)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام مالک کے زمانہ میں ایک جماعت ایسی تھی جس کا نام اہل حدیث تھا ظاہر ہے کہ جماعت اہل حدیث کا مذہب "مذہب اہل حدیث" تھا۔

امام مسلم نے اپنے مقدمہ میں امام مالک سمیت بہت سارے ائمہ تابعین واتباع تابعین کا ذکر کرتے ہوئے کہا :۔ " ومن بعدھم من اہل الحدیث " "یعنی ان سارے اماموں اور ان کے بعد والے اہل حدیث اماموں کا فلاں طور وطریق تھا" (مقدمہ صحیح مسلم مع شرح نووی مطبوع ہندی ج ۱ ص ۲۳)

امام مسلم کی اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ امام مالک کے زمانہ میں اور ان سے پہلے اور بعد میں اہل حدیث نامی ایک جماعت ایسی تھی جس کے اماموں میں سے ایک امام مالک بھی تھے ظاہر ہے کہ اس جماعت اہل حدیث کا مذہب " مذہب اہل حدیث " تھا پھر فرقہ بریلویہ اور اس جیسے تقلید پرست دوسرے ہندوستانی فرقے کا یہ دعوی یقیناً مکذوب ہے کہ اہل حدیث جماعت اور اہل حدیث مذہب تیرہویں صدی ہجری میں ہندوستان کی انگریزی حکومت کی پیدا کردہ ہے اگر واقعی ایساہی ہوتا تو ان تقلید پرست نو مولود فرقوں کے ظہور پذیر ہونے سے کئی صدی پہلے زمانہ امام مالک میں بلکہ ان سے بھی پیشتر جماعت اہل حدیث ومذہب اہل حدیث کے موجود ہونے کا کوئی ذکر کتب اہل اسلام میں ہرگز نہ ہوتا۔

امام مالک کا زمانہ اور ان سے پہلے والے اسلاف کرام اور بعد والے بہت سارے لوگوں کی بابت یہ نقول کتب اہل اسلام میں بکثرت ہیں کہ یہ حضرات اہل حدیث کے امام تھے اور یہ چیز اس امر کی دلیل قاطع ہے کہ تمام زمانوں میں تقلید پرستی والے مذاہب کی تولید وتخلیق سے پہلے یعنی چوتھی صدی ہجری سے پہلے اہل حدیث افراد اور اہل حدیث مذہب کا وجود تھا۔

عہد ابی حنیفہؒ میں امام اہل حدیث امام مالک وماجشون سرکاری مفتی تھے

امام عبد اللہ بن وہب نے کہا :۔

" حججت ستة ثمان واربعين وصالح يصيح لا يفتى الناس الّا مالك وعبد العزيز الماجشون " " یعنی میں ۱۴۸ھ میں حج پر گیا تھا تو ایک اعلان کرنے والا چیخ چیخ کر اعلان کر رہا تھا کہ لوگوں کو فتوی صرف امام مالک اور عبد العزیز ماجشون دیا کریں " (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۱۲) حتی کہ خلیفہ وقت منصور نے چاہا کہ علوم مالک کو مدون کرا کے اہل اسلام کا سرکاری مذہب قرار دے دیں مگر اس سرکاری تجویز کو امام مالک نے منظور نہیں کیا اس کی تفصیل ہماری کتاب اللمحات کے ترجمہ امام مالک میں ملے گی۔

اس کے باوجود فرقہ بریلویہ کے مفتی جلال الدین اور ان جیسے بہت سارے تقلید پرستوں کا دعوی ہے کہ ہندوستان میں عام مسلمان اور بادشاہ سب کے سب ہمیشہ سنی حنفی مقلد رہے الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۳۱) حالانکہ زمانہ خلافت منصور میں اور اس کے پہلے عہد صحابہ سے لیکر منصور کے بعد بہت طویل زمانہ تک ہندوستان خلافت اسلامیہ کے ماتحت تھا اور اس کا سرکاری مذہب مذہب اہل حدیث ۔ منصور کی تجویز مذکور کو اگر چہ امام مالک نے رد کر دیا تھا پھر بھی اس زمانہ کا سرکاری مذہب ترک تقلید اور اہل حدیث تھا۔

اس سے بریلوی مفتی اور ان جیسے لوگوں کے دعوی مذکورہ کی تکذیب ہوتی ہے ۔

یہ بات تفصیل سے ہماری کتاب اللمحات میں بتلائی گئی ہے کہ ۱۵۰ھ سے پہلے اگر چہ اسلامی حکومت کی جانب سے امام اہل حدیث امام مالک وماجشون کو فتوی دینے کا حکم تھا مگر امام اہل الرای امام ابو حنیفہ پر فتوی دینے کی پابندی لگا دی گئی تھی محض اس بناء پر کہ موصوف امام ابو حنیفہ اہل حدیث کے خلاف اہل الرای کے طریق کو اختیار کر کے قرآن مجید کے معاملہ میں سرکاری موقف سے مختلف موقف رکھنے لگے تھے ۔ اللمحات میں اس کی تفصیل طویل وعریض ہے ناظرین کرام اسی کی طرف رجوع کریں۔

ائمہ اربعہ میں سے امام شافعی کا مذہب اہل حدیث تھا

ہمارے ملک ہندوستان کے تقلید پرست فرقے جن ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو واجب قرار دیتے ہوئے ترک تقلید کرنے والے اہل حدیث کو "غیر مقلد" کہتے ہیں اور خود مذہب حنفی کی تقلید پرستی کے دعویدار ہیں ان ائمہ اربعہ میں سے ایک امام شافعی محمد بن ادریس کی بابت حافظ ابن تیمیہ مولود ۶۶۱ھ و متوفی ۷۲۸ھ نے نہایت صاف طور پر لکھا ہے کہ :۔ " اَخَذَ مَذْھَبَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِہٖ " یعنی امام شافعی نے مذہب اہل حدیث کو اپنا مذہب قرار دے رکھا تھا اور اسی پر موصوف کاربند تھے (منھاج السنہ لابن تیمیہ ص ۱۴۳)
ساتویں آٹھویں صدی کے امام ابن تیمیہ کی اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن ائمہ اربعہ سے کسی نہ کسی کی تقلید فرقہ بریلویہ سمیت تمام تقلید پرست فرقے واجب قرار دیتے ہیں ان میں سے امام شافعی جو امام احمد بن حنبل (امام احمد ائمہ اربعہ میں سے ایک امام ہیں) کے استاذ و شیخ ہیں مذہب اہل حدیث کے تابع و پیرو تھے ۔ اس کا لازمی مطلب ہے کہ امام شافعی کے زمانہ میں اور ان کے پہلے والے اسلاف کے زمانہ میں اہل حدیث نامی مذہب اور اسے ماننے والے لوگ موجود تھے اور یہ طے شدہ بات ہے کہ امام شافعی کسی ایسے مذہب کے تابع نہیں ہو سکتے تھے جو بدعوی فرقہ بریلویہ تیرہویں صدی ہجری کی ایجاد ہو ۔

امام ابن تیمیہ کو تقلید پرست ہندوستانی فرقے اپنی طرح کا تقلید پرست حنبلی المذہب کہتے ہیں اگر واقعی یہی بات ہے کہ حافظ ابن تیمیہ بھی انہیں تقلیدی فرقوں کی طرح تقلید پرست تھے تو ان کی یہ بات اس چیز کی شہادت ہوئی کہ تقلید پرستوں کے اپنے گھر اور گروپ کے آدمی نے اعتراف ہی نہیں بلکہ صراحت کیا ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے امام شافعی مذہب اہل حدیث کے پیرو تھے اور "صاحب البیت ادری بما فیہ" والی مثل کے مطابق مذکورہ قول ابن تیمیہ تقلید پرستوں کے اس دعوی کی تکذیب کے لئے بہت کافی ہے کہ مذہب اہل حدیث تیرہویں صدی کے پہلے معرض وجود میں نہیں آیا تھا۔

ساتویں صدی کے امام نووی کی شہادت

امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف الدین نووی متوفی ۶۷۱ھ نے کہا :۔

"نشر (الامام الشافعی) علم الحدیث واقام مذهب اهله" یعنی امام شافعی نے مذہب اہل حدیث کو قائم کیا (تہذیب الاسماء للنووی ج ۱ ص ۴۷)

یہ معلوم ہے کہ امام نووی حافظ ابن تیمیہ سے زمانہ میں مقدم ہیں انہیں بھی لوگ تقلید پرست شافعی المذہب کہتے ہیں اس لئے ان کی یہ شہادت بھی تقلید پرستوں کے دعوی مذکورہ پر رد بلیغ ہے۔

امام شافعی کی اپنی کتابوں خصوصاً کتاب الرسالہ میں متعدد جگہ صراحت ہے کہ وہ مذہب اہل حدیث کے تابع اور اس کے حامی اور اس کی طرف سے دفاع کرنے والے تھے۔

امام احمدؒ بن حنبل سلفی المذہب اہل حدیث تھے

اس سلسلے میں امام احمد کا اپنا طویل بیان عربی متن مع ترجمہ آگے آرہا ہے ---- حافظ ابن تیمیہ نے جس طرح امام شافعی کو تابع مذہب اہل حدیث کہا اسی طرح امام احمد کی بابت کہا کہ :۔ " كان على مذهب اهل الحديث " یعنی امام احمد اہل حدیث مذہب کے تابع وپیرو تھے (منهاج السنہ ج ۴ ص ۱۴۳)

امام نووی نے "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ" والی متواتر المعنی حدیث نبوی کے تحت کہا :۔

"وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا اَهْلَ الْحَدِيْثِ فَلَا اَدْرِيْ مَنْ هُمْ وَقَالَ الْقَاضِيْ عِيَاض اِنَّمَا اَرَادَ اَحْمَدُ اَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَمَنْ يَّعْتَقِدُ مَذْهَبَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ " یعنی امام احمد نے فرمایا کہ اس حدیث نبوی میں حق پر قائم رہنے والے طائفہ سے مراد اہل حدیث ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ امام احمد کی مراد اہل سنت وجماعت ہیں اور مذہب اہل حدیث والے عقائد کے حاملین ہیں (شرح مسلم للنووی مطبوع ہندی کتاب الامارہ باب قولہ ﷺ لا تزال طائفہ من امتی علی الحق ج ۲ ص ۱۴۳)۔

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ امام احمد نے ان حق پرست لوگوں کو جنہیں حدیث نبوی میں ذکر کیا گیا ہے اہل حدیث کہا اور اس قول احمد کا مطلب قاضی عیاض نے یہ بتلایا کہ مذہب اہل حدیث والا عقیدہ رکھنے والے اہل سنت وجماعت کا ذکر اس حدیث نبوی میں کیا گیا ہے۔ اور

آنے والی تفصیل سے معلوم ہوگا کہ امام احمد صرف اہل حدیث کو اہل سنت وجماعت کہتے تھے اور مذہب اہل حدیث ہی کو مذہب اہل سنت وجماعت کہتے تھے کیونکہ حدیث اور سنت دونوں مترادف المعنی الفاظ ہیں امام احمد کا ایک فرمان یہ ہے کہ انسان تو بس اہل حدیث ہی لوگ ہیں (شرف اصحاب الحدیث للخطیب ص ۵۰ وطبقات الحنابلہ ص ۲۸۵) امام احمد کی اس بات کا مطلب یہ ہے کہ صحیح معنوں میں حقیقی انسان اہل حدیث لوگ ہی ہوتے ہیں۔

بقول امام احمد عہد نبوی سے لیکر ان کے زمانہ تک کے صحابہ وتابعین سمیت سبھی لوگ اہل حدیث تھے

امام احمد کے شاگرد امام احمد بن جعفر بن یعقوب بن عبداللہ ابو العباس الفارسی الاصطخری اپنے استاذ وشیخ امام احمد سے ناقل ہیں کہ :۔

"قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ : هٰذِهِ مَذَاهِبُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَصْحَابِ الْاَثَرِ وَاَهْلِ السُّنَّةِ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بعروقها الْمَعْرُوْفِيْنَ بِهَا الْمُقْتَدٰى بِهِمْ فِيْهَا مِن لَّدُنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا وَاَدْرَكْتُ مَنْ اَدْرَكْتُ مِنْ عُلَمَاءِ اَهْلِ الْحِجَازِ وَالشَّامِ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهَا فَمَنْ خَالَفَ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ وَطَعَنَ فِيْهَا اَوْ عَابَ قَائِلَهَا فَهُوَ مُبْتَدِعٌ خَارِجٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ زَائِلٌ عَنْ مَنْهَجِ السُّنَّةِ وَسَبِيْلِ الْحَقِّ فَكَانَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْاِيْمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ فِيْهِ وَتَمَسُّكٌ بِالسُّنَّةِ وَالْاِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ وَيَسْتَثْنِيْ فِي الْاِيْمَانِ غَيْرَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ الْاِسْتِثْنَاءُ شَكًّا اِنَّمَا هِيَ سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَاِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ اَمُؤْمِنٌ اَنْتَ فَاِنَّهُ يَقُوْلُ اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَوْ مُؤْمِنٌ اَرْجُوْ .... وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِيْمَانَ لَا يَنْقُصُ فَقَدْ قَالَ بِقَوْلِ الْمُرْجِئَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْاِسْتِثْنَاءَ فِي الْاِيْمَانِ فَهُوَ مُرْجِئٌ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَعْرِفَةَ تَنْفَعُ فِي الْقَلْبِ لَا يَتَكَلَّمُ بِهٖ فَهُوَ مُرْجِئٌ اِلٰى اَنْ قَالَ وَهٰذِهِ الْمَذَاهِبُ وَالْاَقَاوِيْلُ الَّتِيْ وَصَفْتُ مَذَاهِبُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اِلٰى اَنْ قَالَ وَلِاَصْحَابِ الْبِدَعِ اَسْمَاءٌ لَا تُشْبِهُ اَسْمَاءَ الصَّالِحِيْنَ وَلَا الْعُلَمَاءِ فَمِنْ اَسْمَائِهِمُ الْمُرْجِئَةُ وَهُمُ الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْاِيْمَانَ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ وَاَنَّ الْاِيْمَانَ قَوْلٌ وَالْاَعْمَالُ شَرَائِعُ وَاَنَّ الْاِيْمَانَ مُجَرَّدٌ وَاَنَّ النَّاسَ لَا يَتَفَاضَلُوْنَ فِيْ اِيْمَانِهِمْ وَاَنَّ اِيْمَانَهُمْ وَاِيْمَانَ الْمَلَائِكَةِ وَالْاَنْبِيَاءِ وَاحِدٌ وَاَنَّ الْاِيْمَانَ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ وَاَنَّ الْاِيْمَانَ لَيْسَ فِيْهِ اِسْتِثْنَاءٌ وَاَنَّ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يَعْمَلْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا قَوْلُ الْمُرْجِئَةِ وَهُوَ اَخْبَثُ الْاَقَاوِيْلِ وَاَضَلُّهٗ وَاَبْعَدُهٗ مِنَ الْهُدٰى اِلٰى اَنْ قَالَ وَاَصْحَابُ الرَّاْيِ وَهُمْ مُبْتَدِعَةٌ ضُلَّالٌ اَعْدَاءٌ لِلسُّنَّةِ وَالْاَثَرِ

يُبْطِلُوْنَ الْحَدِيْثَ وَيَرُدُّوْنَ عَلَى الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَيَتَّخِذُوْنَ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهٖ اِمَامًا وَيَدِيْنُوْنَ بِدِيْنِهِمْ الخ " یعنی امام احمد نے فرمایا حجازی وشامی اور دیگر ممالک کے تمام علمائے کرام جن سے میں ملا ہوں وہ سب کے سب نیز صحابہ سے لیکر آج تک کے تمام اہل علم واہل حدیث واہل سنت جو سنت کو جڑوں سمیت مضبوطی سے تھامے ہیں اور جن کے طریق کار کی اقتداء کی جاتی ہے ان کا یہ مذہب ہے کہ ایمان قول وعمل ونیت اور سنت کی پیروی کا مجموعہ ہے ا ر ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور اپنے کو مومن قرار دیتے وقت ان شاء اللہ کہا جاتا ہے یہ کسی شک کی وجہ سے نہیں بلکہ اتباع سنت ماضیہ کی وجہ سے ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایمان میں عمل داخل نہیں وہ مرجیہ ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایمان اقرار کا نام ہے اور اعمال اس سے خارج شرائع ہیں وہ بھی مرجیہ ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا اور جبریل ومیکائیل کا ایمان یکساں ہے وہ بھی مرجیہ ہیں اور جو ایمان میں استثناء کے قائل نہیں وہ بھی مرجیہ ہیں اور جو یہ کہتے ہیں کہ محض وہ معرفت بھی مفید ہے جو صرف دل میں ہو جس کا اقرار زبان سے نہ کیا جائے وہ بھی مرجیہ ہیں اور مرجیہ کی بات کے برخلاف میں نے جس مذہب کا ذکر کیا ہے وہی مذہب اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے اس کے خلاف عقیدہ وموقف رکھنے والے بدعتی ہیں اور اہل سنت وجماعت سے خارج ہیں وہ تو راہ سنت اور راہ حق سے بالکل الگ ہیں جو لوگ ہمارے ذکر کردہ مذہب اہل سنت کے مخالف ہوں اور اس کی کسی بات پر طعن وعیب چینی کریں یا اہل سنت پر حرف گیری کریں وہ سب اہل سنت سے خارج بدعت پرست لوگ ہیں اہل بدعت کے مختلف فرقوں میں سے ہر ایک کے الگ الگ نام ولقب ہیں چنانچہ اہل بدعت کے ایک گروہ کا نام مرجیہ ہے جو کہتے ہیں کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں اور یہ کہ ایمان مجرد ہے لوگوں کے ایمان میں کمی نہیں ہوتی اور یہ کہ ملائکہ اور انبیاء کا ایمان یکساں ہے اور یہ کہ مومن کو ان شاء اللہ نہیں کہنا جائز ہے یہ سب مرجیہ فرقہ کے مزعومات ہیں جو بہت خبیث اور بہت ضلالت والے اور ہدایت سے دور ہیں اور اصحاب الرای بھی اہل بدعت ہیں یہ لوگ سنت وحدیث کے دشمن ہیں حدیث نبوی کو رد کر دیتے ہیں اور اپنی رائے وقیاس پر عمل کرتے ہیں ان اصحاب الرای کے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب ہیں (طبقات الحنابلہ لابن ابی یعلی مطبوع بیروت ج ۱ ص ۲۴ تا ۳۶)

اصحاب الاثر واصحاب الحدیث واہل الحدیث اہل الاثر وغیرہ مترادف المعنی الفاظ ہیں فرقہ بریلویہ

اور فرقہ دیوبندیہ کی تولید و تخلیق سے بہت زمانہ پہلے ۵۶۰ھ میں فوت ہونے والے امام سمعانی نے اپنی مشہور عالمی کتاب انساب میں مادہ "الاثری" کے تحت لکھا ہے کہ :-

هٰذِهِ النِّسْبَةُ إِلَى الْأَثَرِ يَعْنِي الْحَدِيْثَ وَأَهْلَهُ وَاتِّبَاعَهُ وَانْتَسَبَ بِهٰذِهِ النِّسْبَةِ أَبُوْ بَكْرٍ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ الْأَثَرِيُّ الطُّوْرِيُّ الْمَوْلُوْدُ سَنَةَ ٤١٣ هـ المتوفى ٤٩٠ هـ یعنی ۴۱۳ھ میں پیدا ہونے والے اور ۴۹۰ھ میں فوت ہونے والے اہل حدیث امام مذہب اہل حدیث کی طرف منسوب ہونے کے باعث الاثری کہلاتے ہیں کیونکہ الاثری والی نسبت کا مطلب ہے کہ مذہب اہل حدیث کا تابع (انساب سمعانی ج ۱ ص ۱۱۴) اس سے معلوم ہوا کہ اہل الاثر اور اہل الحدیث ہم معنی الفاظ ہیں اسی طرح سمعانی نے سلفی کے بارے میں بھی کہا کہ یہ مذہب سلف کی طرف منسوب ہے (انساب ج ۷ ص ۱۶۸) اس سے معلوم ہوا کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی ولادت سے کئی صدی پہلے اہل الاثر اور اہل الحدیث وسلفی لوگ پائے جاتے تھے بلکہ ہم بتلا چکے ہیں کہ عہد نبوی ہی سے یہ مذہب اور اس مذہب کے ماننے والے موجود ہیں اہل حدیث واہل اثر وسلفی لوگوں کو "محمدی" بھی کہا جاتا ہے اس کی تحقیق آگے چل کر کی گئی ہے۔

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے اپنے اس طویل بیان میں جو کچھ کہا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ عہد نبوی سے لیکر امام احمد بن حنبلؒ کے زمانہ تک کے اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہ تھا کہ ایمان میں اعمال شامل ہیں اور یہ کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور اس کے لئے ان شاء اللہ کہنا جائز ہے اور یہ کہ اس کے خلاف ایمان میں اعمال کو شامل نہ ماننے والے اور اس میں کمی بیشی ہونے کا انکار کرنے والے اور اس کے لئے ان شاء اللہ کہنے کو ناجائز بتلانے والے بدعتی فرقوں میں سے مشہور بدعتی فرقہ "فرقہ مرجیہ" کے افراد ہیں ایسے لوگ فرقہ مرجیہ سے وابستہ ہیں اور "فرقہ مرجیہ" ہی کی طرح "اصحاب الرای" بھی بدعتی فرقوں میں سے ہیں اور یہ معلوم ہے کہ 'اصحاب الرای' کے عقائد واوصاف وہی ہیں جو عقائد واوصاف امام احمد بن حنبل نے فرقہ مرجیہ کے بیان کئے ہیں یہ معلوم ومعروف اور واضح بات ہے کہ "فرقہ بریلویہ" میں وہ سارے اوصاف وعقائد پائے جاتے ہیں جو بقول امام احمد بن حنبل فرقہ مرجئہ واصحاب الرای کے عقائد واوصاف ہیں اور ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ فرقہ بریلویہ کے مفتی جلال الدین نے امام احمد بن حنبل سمیت چاروں اماموں کی وابستگی کو اہل سنت وجماعت کے لئے

لازم قرار دیا ہے اور امام احمد بن حنبل کے مذکورہ بالا بیان نیز دوسرے متعدد بیان کا حاصل یہ ہے کہ بریلوی مفتی جلال الدین کے ذکر کردہ چاروں اماموں میں سے دوسرے امام مالک اور تیسرے امام شافعی بھی وہی عقائد واوصاف رکھتے تھے جو بتصریح امام احمد اہل سنت وجماعت کے عقائد واوصاف ہیں اور امام احمد کے بیان میں یہ صراحت بھی ہے کہ اہل سنت وجماعت والے مذکورہ عقائد واوصاف سے مختلف عقائد واوصاف رکھنے والے اہل بدعت ہیں ۔

ہماری مذکورہ بالا بات میں اہل سنت وجماعت کے جن عقائد ونظریات کا ذکر امام احمد اور دوسرے اماموں کے بیانات کی روشنی میں کیا گیا ہے ان عقائد ونظریات سے فرقہ بریلویہ کے عقائد ونظریات سو فیصد مختلف ہیں بلکہ فرقہ مرجیہ کے عقائد ونظریات سے فرقہ بریلویہ کے عقائد ونظریات موافقت رکھتے ہیں جیساکہ تفصیل آگے آرہی ہے لہذا فرقہ بریلویہ کا اپنے کو اہل سنت وجماعت کہنا قطعی طور پر خلاف امر واقع دعوی ہے کیونکہ یہ فرقہ مرجیہ جیسے عقائد رکھتا اور مرجی عقائد کے علاوہ بہت سارے دوسرے مبتدعانہ نظریات بھی رکھتا ہے جیساکہ پوری تحقیق کے ساتھ تفصیل آرہی ہے الحاصل فرقہ بریلویہ بہت سے فرق باطلہ کے مبتدعانہ عقائد ونظریات کا حامل ہے نیز اپنی ایجاد کردہ بعض دوسری بدعات کو بھی دین ومذہب بنائے ہوئے ہے پھر بھی ظلما وجورا اپنا نام اہل سنت وجماعت رکھے ہوئے ہے ۔

امام احمد کے مذکورہ بالا بیان میں سے ہم نے جن الفاظ کو حذف کر رکھا ہے ان میں یہ صراحت بھی ہے کہ اہل سنت کے بالمقابل عام بدعتی فرقے اہل سنت سے پر خاش وعناد رکھنے کے سبب اہل سنت کو اپنے اختراع کردہ مختلف مذموم وقبیح ناموں سے موسوم کرتے رہتے ہیں ہم اختصار کے پیش نظر صرف اسی اشارہ پر اکتفاء کر رہے ہیں بریلوی مفتی جلال الدین نے بھی اہل سنت یعنی اہل حدیث کے خلاف اپنے مبتدعانہ جذبات کی تسکین کے لئے دشنام طرازی کی اور انہیں مختلف انداز میں ظلما وجورا مطعون کیا اور برے برے ناموں سے یاد کیا ہے ناظرین کرام اس کی کچھ جھلکیاں آنے والی تفصیل میں دیکھ سکیں گے ۔

۱۶۴ھ میں پیدا ہونے والے امام احمد بن حنبل " ستہتر سال کی عمر پاکر ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے وہ اور ان کے اسلاف ان کی تصریح کے مطابق مذہب اہل حدیث کے تابع تھے ۔

موصوف امام احمد مذہب اہل حدیث کے تابع ہونے کے ساتھ ترک تقلید والے صراط مستقیم پر

قائم تھے اور حقیقت یہ ہے کہ مذہب اہل حدیث اور تقلید پرستی دو متضاد معارض مذاہب ہیں۔ اس لئے کسی اہل حدیث امام یا غیر امام کا مقلد ہونا ناممکن ہے ۔ امام احمد نہ صرف یہ کہ ترک تقلید والے مذہب اہل حدیث پر کاربند تھے بلکہ امام احمد عام اسلاف اور اپنے معاصرین اور بعد والے ائمہ کرام کی طرح اپنی اور دوسروں کی تقلید سے منع کرتے تھے ۔ جس تقلید شکن اور بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کے جواب میں بریلوی کتاب " غیر مقلدوں کے فریب " لکھی گئی ہے اس میں اور بہت ساری دوسری سلفی کتابوں میں امام احمد بن حنبل کی تصریحات بھی دوسرے اسلاف کی تصریحات منع تقلید کے سلسلے میں نقل کی گئی ہیں (حقیقتہ الفقہ کا مقدمہ بعنوان اقوال احمد نمبر ۸۱ تا ۸۸ حصہ اول ص ۵۶ وعام سلفی کتابیں)

حقیقتہ الفقہ پر رد لکھنے کے دعوی کے ساتھ تصنیف کردہ اپنی اس کتاب یعنی غیر مقلدوں کے فریب کے ذریعہ حقیقتہ الفقہ کی ان حقیقت بیانیوں کی تردید فرقہ بریلویہ نہیں کر سکا بلکہ حواس باختہ ہو کر لاجواب وساکت وخاموش پڑا ہے ۔

امام احمد بن حنبل کی طرف منسوب حنبلی مذہب کی تقلید کا انتساب پانچویں چھٹی صدی کے شیخ عبد القادر جیلانی یعنی فرقہ بریلویہ کے پیران پیر کی جانب بھی کیا جاتا ہے مگر شیخ جیلانی کی طرف تقلید پرستی کا انتساب غلط ہے جس پر تحقیقی بحث آگے آرہی ہے نیز غیر مقلدوں کے پہلے فریب کے عنوان سے مفتی بریلوی نے شیخ جیلانی کے تعلق سے جو کچھ کہا ہے اس کی تحقیق بھی آرہی ہے ۔

بریلوی مفتی کی "نگاہ اولین"

" نگاہ اولین " کے عنوان سے اس بریلوی کتاب کے بریلوی مصنف نے کہا :۔

" غیر مقلد جو اپنے آپ کو اہل حدیث اور سلفی کہتے ہیں وہ اپنا نیا مذہب پھیلانے کے لئے عرب ملکوں سے پیسے لا کر آئے دن نئے نئے فتنے کھڑے کرتے رہتے ہیں انہیں فتنوں میں سے ان کی کتاب حقیقتہ الفقہ بھی ہے جو غیر مقلد مولوی یوسف جے پوری کی تصنیف ہے اور دوسرے غیر مقلد مولوی داود کی تصحیح واضافے کے بعد بمبئی سے شائع ہوئی ہے اور شروع سے آخر تک مکر وفریب سے بھری ہوئی ہے چند سال قبل اس کتاب کے فریب کو ظاہر کرنے کے

لئے مجھ سے کہا گیا مگر میں اپنی مصروفیات کے سبب اس کی طرف توجہ نہ کر سکا مگر ابھی جلد ہی جب غیر مقلدوں نے تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے کا نیا فتنہ اٹھایا تو ہم ان کے کفری اور گمراہ کن عقیدے اس کتاب میں لکھ دیئے ان کے مکاریوں کے پردے چاک کر دیئے ان کے پوشیدہ راز ظاہر کر دیئے اور آخر میں کتاب مذکور حقیقتہ الفقہ کے چالیس فریب بھی لکھ دیئے تاکہ مسلمان اس گمراہ فرقہ سے دور رہیں ان کے فتنے میں نہ پڑیں اور نہ اس نئے مذہب کی سہولتیں دیکھ کر اس کی طرف مائل ہوں الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۵)

بریلوی مفتی کی نگاہ اولین کی توضیح

ہم کہتے ہیں کہ کہ زیر نظر کتاب کی تمام عبارتوں کی طرح مندرجہ بالا عبارت بھی تلبیسات اور دسیسہ کاریوں پر مشتمل ہے جن کی پردہ دری کرنے کا تہیہ ہم نے پوری طرح سے کر رکھا ہے مگر فی الوقت ہم بعض اشارات پر اکتفاء کر رہے ہیں۔

فرقہ بریلویہ "تنابز بالالقاب" کا بکثرت ارتکاب کرتا ہے

اس بریلوی عبارت میں بھی عام بریلوی تحریروں کی طرح تنابز بالالقاب کرتے ہوئے حسب عادت اہل حدیث وسلفی المذہب لوگوں کو غیر مقلد کہا گیا ہے جیسا کہ اس بریلوی کتاب کا نام "غیر مقلدوں کے فریب" رکھنے میں بھی اسی "تنابز بالالقاب بریلوی مفتی نے اپنی اور اپنی جماعت کی عادت کے مطابق کر رکھا ہے حالانکہ قرآن مجید اور حدیث نبوی میں "تنابز بالالقاب" کی شدید ممانعت کی گئی ہے۔

تنابز بالالقاب سے قرآنی ممانعت

چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ :-

" لَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ" (پ ۲۶ سورۃ الحجرات) یعنی اے ایمان والو! تم اپنے مسلمان بھائیوں پر طعن و تشنیع وطنز وتعریض مت کیا کرو نہ تم " تنابز بالالقاب " کے مرتکب بنو کیونکہ ایمان سے بہرہ ور ہونے کے بعد بھی فسق وفجور والے ناموں سے لوگوں کو پکارنا بڑا خراب کام ہے اور

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانی نے اپنی مذکورہ بالا عبارت میں اپنی دوسری متعدد تحریروں کی طرح بار بار کی تکرار کے ساتھ اہل حدیث کو " اہل الاثر " کہا ہے کیونکہ یہ دونوں مترادف المعنی الفاظ ہیں اسی طرح ایک مترادف لفظ " اصحاب الحدیث " بھی ہے فرقہ بریلویہ کی تولید و تخلیق سے بہت پہلے غنیۃ الطالبین کا فارسی ترجمہ لکھنے والے شیخ عبد الحکیم سیالکوٹی متوفی ۱۰۶۷ھ نے غنیۃ الطالبین میں واقع ہونے والے لفظ " اہل الاثر " کا ہر جگہ ترجمہ " اہل حدیث " ہی کے لفظ سے کیا ہے اور یہ معلوم ہے کہ بریلوی مذہب اور بریلوی فرقہ کی تولید وتاسیس کرنے والے بریلوی اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں کی ولادت شیخ عبد الحکیم سیالکوٹی کی وفات کے دو سو پانچ سالوں کے بعد ہوئی ہے جن کے ترجمہ غنیۃ الطالبین کے مطابق شیخ جیلانی نے اہل حدیث پر طعن و تشنیع وطنز اور قدح و بد زبانی وزبان درازی وتنابز بالالقاب کو اہل بدعت کی نشانی وپہچان بتلائی ہے اور یہ بہت واضح ہے کہ بریلوی فرقہ اور بریلوی فرقہ کے بانی وقائد اعظم کا شیوہ وشعار ہی اہل حدیث پر طعن و تشنیع وزبان درازی وبدکلامی ہے لہذا بریلوی فرقہ اپنے بانی سمیت تصریح جیلانی کے مطابق بدعت پرست ہے جس نے ظلماً وجوراً اپنا نام اہل سنت رکھ لیا ہے اور اہل حدیث کے لئے اپنے ایجاد کردہ خود ساختہ مذموم ناموں میں سے ایک نام " غیر مقلد " رکھ لیا ہے اپنی زیر نظر اس کتاب کا نام رکھنے میں بھی بریلوی مفتی نے اسی بریلوی وطیرہ اور شیوہ شعار کو اختیار کر رکھا ہے۔ بریلوی مفتی جلال الدین امجدی کے ہم مذہب اماموں اور قائدین میں سے بریلویوں کے ایک سرغنہ مولوی حکیم ابو العلاء محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی نے اپنی کتاب بہار شریعت میں بریلوی مذہب اور بریلوی فرقہ کا یہ عقیدہ ونظریہ صراحت کے ساتھ واضح کیا ہے کہ :۔

" اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں بلکہ جو بات ہو یقین قطعی کے ساتھ ہو خواہ وہ یقین کسی طرح بھی حاصل ہو اس کے اصول میں بالخصوص علم استدلالی کی حاجت نہیں الخ " (بہار شریعت نشر کردہ کتب خانہ اشاعت الاسلام رجسٹرڈ چوڑی والان دہلی سنۂ طباعت ندارد (حصہ اول ص ۳۹ زیر عنوان ایمان وکفر کا بیان نیز ملاحظہ ہو جاء الحق وزھق الباطل از بریلوی امام حاجی احمد یار خاں مطبوع ۱۳۶۱ھ ج ۱ ص ۱۵ - ۱۶)

مذکورہ بالا بریلوی تصریح فرقہ بریلویہ کے بریلوی مذہب کے ایسے سرکردہ امام وقائد

یہ اتنا بڑا کبیرہ گناہ ہے جس کے مرتکب جب تک صحیح معنوں میں توبہ نہ کر لیں تب تک شریعت کی نظر میں ظالم رہیں گے۔

"تنابز بالالقاب" کسی فرد یا جماعت یا چیز کے نام ولقب ووصف کو طعن و تشنیع کے لئے بگاڑ کر مذموم قسم کا نام رکھ لینے کو کہتے ہیں اور اس قرآنی حکم میں طعن و تشنیع اور تنابز بالالقاب کو واضح طور پر کبیرہ معاصی وجرائم میں شمار کیا گیا ہے اور کوئی شک نہیں کہ بریلوی جماعت دوسرے جرائم ومعاصی کی طرح اس جرم ومعصیت کے ارتکاب کی عادی ہے۔

بتصریح شیخ جیلانی اہل حدیث پر عیب گیری اہل بدعت کی نشانی ہے

بریلوی جماعت اپنے کو شیخ عبد القادر جیلانی مولود ۴۷۱ھ ومتوفی ۵۶۱ھ کا معتقد ظاہر کرتی ہے اور بڑے وسیع پیمانے پر ہر سال گیارہویں شریف کے نام سے معاصی وبدعات کثیرہ پر مشتمل ایک خود ساختہ عید وتہوار مناکر شیخ جیلانی کے ساتھ اپنی عقیدت ومحبت کا مظاہرہ کرتی ہے یہی شیخ جیلانی اپنی مشہور ومعروف کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ :۔

"وَاعْلَمْ اَنَّ لِاَهْلِ الْبِدَعِ عَلَامَاتٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا فَعَلَامَةُ اَهْلِ الْبِدَعِ الْوَقِيْعَةُ فِي اَهْلِ الْاَثَرِ اِلٰى اَنْ قَالَ وَلَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَلَا يَلْتَصِقُ بِهِمْ مَا لَقَّبُوْهُمْ اَهْلُ الْبِدَعِ كَمَا لَا يَلْتَصِقُ بِالنَّبِيِّ ﷺ تَسْمِيَةُ كُفَّارِ مَكَّةَ سَاحِرًا اَوْ شَاعِرًا وَمَجْنُوْنًا الخ" یعنی یہ بات جان رکھو کہ اہل بدعت کی کچھ علامات اور نشانیاں ہیں جن کے ذریعہ یہ اہل بدعت جانے پہچانے اور شناخت کئے جاتے ہیں چنانچہ اہل بدعت کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث پر طعن و تشنیع وزبان درازی کرتے اور ان کے یعنی اہل حدیث لوگوں کے اصل نام کو بگاڑ کر اپنے خود ساختہ قبیح وشنیع نام رکھ لیا کرتے ہیں حالانکہ اہل حدیث کا اصلی نام ایک ہے یعنی "اصحاب الحدیث" اور اہل بدعت انہیں جن ناموں سے موسوم کرتے ہیں وہ نام اہل حدیث پر اسی طرح چسپاں اور منطبق نہیں ہو سکتے جس طرح نبی ﷺ پر کفار مکہ کے خود ساختہ ناموں میں سے کوئی نام چسپاں اور منطبق نہیں ہو سکا مثلاً ساحر (جادوگر)، شاعر، مجنون وغیرہ الخ (غنیۃ الطالبین مع فارسی ترجمہ از شیخ عبد الحکیم سیالکوٹی ص ۱۹۸ - ۱۹۹)

کی ہے جس کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہوئے کتاب مذکورہ یعنی "غیر مقلدوں کے فریب" کے بریلوی مصنف مفتی جلال الدین نے اپنے نام کے ساتھ اپنی اس کتاب اوردوسری تصانیف میں بحیثیت مصنف "امجدی" کی نسبت بھی لکھ رکھی ہے نیز موصوف نے اپنے وطن اوجھاگنج ضلع بستی یوپی میں اپنے قائم کردہ بریلوی رضوی مدرسہ کا نام بھی مولوی امجد علی کی طرف منسوب کرتے ہوئے "مدرسہ امجدیہ اہل سنت ارشد العلوم" رکھ چھوڑا ہے نیز موصوف نے اپنی اس بریلوی کتاب کے ملنے کا پتہ اس کتاب کے سرورق پر "مکتب خانہ امجدیہ مہراج گنج بستی" اسی مناسبت سے لکھا ہے صرف یہی نہیں بلکہ موصوف بریلوی مفتی جلال الدین اپنے امام بریلویت مولوی امجد علی کے مرید اور ان کی کتاب بہار شریعت کے بہت مداح اور انہیں "صدر الشریعہ" کا لقب وخطاب دینے والے ہیں چنانچہ بریلوی مفتی جلال الدین اپنی کتاب انوار الحدیث میں منسلک اپنی خود نوشت سیرت میں لکھتے ہیں کہ :۔

"مجھے مسئلہ مسائل جاننے کا بڑا شوق تھا اس لئے میں بچپن ہی سے "بہار شریعت" کا نام سنتا تھا اور فقہ حنفی کی اس عظیم کتاب کو دیکھ کر اس کے مصنف صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا حکیم ابو العلا امجد علی سے عقیدت رکھتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ حضرت صدر الشریعہ (مولوی امجد علی) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے خلیفہ ہیں تو ۲۹ / جمادی الاولی ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۸ء - ۱۹۴۱ء کو اپنے ساتھیوں کو ہم راہ لیکر میں بھی حضرت سے مرید ہو کر سلسلہ رضویہ میں داخل ہو گیا" (انوار الحدیث ص ۵۰۲) اس سے معلوم ہوا کہ بریلوی مفتی جلال الدین کے جس پیر طریقت مولوی "امجد علی" نے اپنی کتاب بہار شریعت میں بریلوی فرقہ کا یہ عقیدہ ونظریہ قلم بند کیا ہے کہ اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں وہ فرقہ بریلویہ کے بانی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے مرید خاص ہیں اور اصول عقیدہ میں اگرچہ مذکور بریلوی امام نے تقلید کو ناجائز کہا ہے مگر بریلوی لوگ بشمول بریلوی مفتی جلال الدین بھی اپنے صدر الشریعہ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے اصول عقائد میں تقلید کو ناجائز کہتے ہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ فرقہ بریلویہ بتصریح خویش اصول عقائد میں تقلید کو جائز تک نہیں مانتا اس اعتبار ولحاظ سے یہ بدعت پرست بریلوی فرقہ بذات خود بتصریح خویش غیر مقلد ہے جو طعن وتشنیع کی غرض سے سلفی لوگوں کو غیر مقلد کہتا ہے جب اصول عقائد جیسے

بنیادی امور میں یہ بدعت پرست فرقہ بتصریح خویش غیر مقلد ہے اور اس معاملہ میں تقلید پرستی کو جائز و مباح تک ماننے کا روادار نہیں تو اس بدعت پرست فرقہ بریلویہ کا اپنے کو "غیر مقلد" قرار دینے کے بجائے بطور طعن وطنز و تنابز القاب اہل حدیث کو غیر مقلد کہنا اور اپنے کو اہل سنت کہنا کیونکر درست ہوا جبکہ جن شیخ جیلانی کی عقیدت کے مظاہرہ میں فرقہ بریلویہ دھوم دھام سے خود ساختہ بدعات پر مشتمل گیارہویں شریف مناتا ہے انہوں نے صراحت کر رکھی ہے کہ اہل حدیث پر طعن و تشنیع وزبان درازی اہل بدعت کا شیوہ وشعار ہے؟

یہ بات امام احمد بن حنبل بھی کہے ہوئے ہیں جن سے وابستگی کا فرقہ بریلویہ مدعی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور شیخ جیلانی کی تصریح کے مطابق بدعتی فرقہ قرار پانے والے فرقہ بریلویہ کا اپنا نام اہل سنت رکھ لینا ایک افسوسناک حادثہ ہے علاوہ ازیں اہل سنت وجماعت کے جو اوصاف شیخ جیلانی نے بتلائے ہیں وہ فرقہ بریلویہ میں نہ صرف یہ کہ پائے نہیں جاتے بلکہ اوصاف اہل سنت وجماعت سے مختلف ومعارض وہ اوصاف فرقہ بریلویہ میں پائے جاتے ہیں جو اہل بدعت کے خصوصی اوصاف ہیں جیساکہ تفصیل آرہی ہے۔ یہاں فی الحال ہم یہ بتلا دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ جس طرح اہل سنت اور سنی لوگوں کا حریف ومخالف ومد مقابل ہونے کے باوجود اس بدعت پرست بریلوی فرقہ نے خلاف امر واقع اپنا نام اہل سنت وجماعت اور سنی رکھ لیا ہے اسی طرح اپنی خانہ ساز اختراعی بدعات کی ترویج واشاعت اور اہل حدیث کے خلاف محاذ آرائی کی خاطر اس فرقہ نے اپنے قائم کردہ درسی وغیر درسی اداروں کے نام رکھنے میں بھی دھاندلی بازی سے کام لیا ہے۔

بدعات کی ترویج واشاعت اور مسلک کتاب وسنت ومذہب اہل سنت کی مخالفت کے لئے براؤں ضلع سدھارتھ نگر میں بریلوی فرقہ کی قائم کردہ جس بریلوی درسگاہ میں ایک طویل عرصہ سے ترویج بدعات کی خدمات بریلوی مفتی جلال الدین انجام دے رہے ہیں اس کا نام بھی انہوں نے مسلک سنت کے خلاف اپنی منصوبہ بند سازش کے تحت "دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف" رکھ لیا ہے اور زیر نظر بریلوی کتاب کے پہلے ہی صفحہ پر تحریری طور پر یہ بات لکھ بھی دی ہے حالانکہ اس بریلوی ادارہ سے بدعت پرستی اور بدعت سازی کا چشمۂ فیض جاری وساری ہے اور یہاں تولید بدعات اور اماتت سنت کا کاروبار ہوا کرتا ہے اس کا نام دار البدعات

والمبتدعین اور فیض القبوریین ہونا چاہیے ۔

بریلوی مفتی کے نگاہ اولین پر نظر ثانی

ناظرین کرام بریلوی مفتی کی " نگاہ لولین " والی عبارت پر پھر ایک نظر ڈال لیں جس میں کہا گیا ہے کہ اپنے کو اہل حدیث کہنے والے غیر مقلدین اپنا نیا مذہب پھیلانے کے لئے عرب ملکوں سے پیسے لا کر آئے دن نئے نئے فتنے اٹھاتے ہیں جن کے اٹھائے ہوئے فتنوں میں ایک فتنہ ان کی سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ بھی ہے حالانکہ ناظرین کرام کو معلوم ہو چکا ہے کہ جن ائمہ اربعہ کے ساتھ وابستگی کا دعوی فرقہ بریلویہ کرتا ہے ان میں سے تین حضرات کی تصریح کے مطابق فرقہ بریلویہ اہل سنت کے بجائے بدعت پرست فرقہ یعنی مرجیہ ہے ۔ ناظرین کرام فرقہ بریلویہ سے پوچھیں کہ اپنے خانہ ساز بدعتی مذہب کی حمایت اور ترویج واشاعت کے لئے اور غیر بریلوی مذاہب خصوصا حق پرست سلفی واہل حدیث مذہب کے خلاف محاذ آرائی وزور آزمائی اور جارحیت کے لئے خرچ ہونے والے اربوں کھربوں روپئے اور مادی وسائل فرقہ بریلویہ کہاں سے حاصل کر کے ترویج بدعات کرنے والے ادارے چلاتا اور عہد نبوی والے مذہب اہل سنت وجماعت کے خلاف بہت ساری تنظیمیں قائم کر کے سرگرم عمل رہا کرتا ہے ؟ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ بدعت پرست فرقہ بہت ساری بدعات پر مشتمل اپنے ایک ایک بدعتی تہواروں مثلا گیارہویں شریف ، بارہویں شریف ، عید میلاد ، عید معراج النبی ، عید ہجرۃ النبی نیز مزاروں پر ہونے والے ایک ایک میلے پر کڑوروں نہیں اربوں کھربوں روپئے خرچ کرتا ہے ۔

سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کے زمانہ تصنیف میں اہل حدیث پر بریلوی حنفی مظالم

جس بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ سے فرقہ بریلویہ حواس باختہ ہو کر یہ ساری مذبوحی حرکتیں کر رہا ہے وہ جس زمانے میں لکھی جارہی تھی اس زمانے میں عرب ممالک خصوصا حجاز مقدس مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ پر فرقہ بریلویہ کے نظریات وعقائد وخیالات والے لوگوں کا سرکاری قبضہ تھا حتی کہ اپنے زمانے کے امام المحدثین حضرت میاں نذیر حسین بہاری" دہلوی

متوفی ۱۳۲۰ھ جب حج پر گئے تو فرقہ بریلویہ کی ہم مزاج حجازی حکومت نے فرقہ بریلویہ کے ہم مزاج لوگوں کی سازش سے حضرت الامام سید نذیر حسین اور ان کے ہم مذہب بہت سارے لوگوں کو بہت زیادہ ستایا اور قید و بند کیا اور نہایت گھناؤنے جھوٹے الزامات لگائے جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں سلفی مسلک متعدد امور میں نجدی سعودی سرکاری مسلک سے اختلاف رکھتا ہے مثلاً ایک مجلس کی تین طلاقوں ، تعداد رکعات تراویح اور بھی بہت سارے امور پھر بھی فرقہ بریلویہ کا اتہام ہے کہ نجدی ریال کی خاطر غیر مقلدین ہندوہابی نظریات رکھتے ہیں۔

سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کے زمانہ طبع میں سعودی حکومت کا مالی تعاون

جس زمانہ میں یہ بدعت شکن سلفی کتاب طبع ہوئی یعنی ۱۳۴۰ھ میں اس زمانہ میں حجازی حکومت ہندوستانی مسلمانوں کی مالی معاونت سے قاصر تھی ۔ اس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں البتہ ناظرین کرام پر واضح رہے کہ حقیقتہ الفقہ کی تصنیف سے بہت پہلے علمائے اہل حدیث حقیقتہ الفقہ جیسی متعدد کتابیں لکھ چکے ہیں ان کے جواب کا شوق فرقہ بریلویہ کو کیوں نہیں ہوا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس بدعت شکن سلفی کتاب "حقیقتہ الفقہ" کے رد میں فرقہ بریلویہ کے حکم و مطالبہ پر بریلوی مفتی جلال الدین امجدی نے اپنی یہ کتاب "غیر مقلدوں کے فریب" لکھا ہے اسے طبع ہو کر شائع ہوئے پچھہتر سال سے بھی زیادہ زمانہ گذر چکا ہے مگر اس بے توفیق بدعتی بریلوی فرقہ کو اس کا رد لکھنے کی توفیق پچھہتر سال بعد ہوئی بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کی طباعت واشاعت کے پچھہتر سال بعد اس کے رد میں لکھی جانے والی اپنی بریلوی کتاب میں بریلوی مفتی کا یہ کہنا کہ -" چند سال پہلے اس کتاب کے فریب ظاہر کرنے کے لئے مجھ سے کہا گیا لیکن میں اپنی مصروفیات کے سبب اس کی طرف توجہ نہ کر سکا " ایک عجوبہ ہے ، دینی غیرت رکھنے کی دعویدار اس بدعتی پارٹی کو صرف چند سال پہلے ۱۳۴۰ھ میں شائع ہونے والی سلفی کتاب کے فریب ظاہر کرنے کا جذبہ پیدا ہوا اور اس جذبہ کے پیدا ہونے اور بریلوی مفتی سے اس کا رد لکھنے کا مطالبہ بریلوی

پارٹی کی طرف سے کئے جانے کے بعد بھی کئی سالوں تک یہ بریلوی مفتی اپنی دوسری مصروفیات میں مشغول رہے پھر یکایک انہیں جب یہ نظر آیا کہ نیا فتنہ اٹھایا ہے تو ان کی رگ بریلویت پھڑک اٹھی اور انہوں نے غیر مقلدوں کے کفری اور گمراہ کن عقیدے اپنی بریلوی کتاب میں لکھ ڈالے ۔ یہ معلوم نہیں کہ بریلوی مفتی کی اصطلاح میں ان کی اپنی تحریر کردہ اس بات کا کیا معنی ومطلب ہے کیونکہ حقیقت امر یہ ہے کہ عہد نبوی سے لیکر آج تک ایک مجلس کی تین طلاقوں کو بہت سارے اہل علم صرف ایک رجعی طلاق نصوص کی بناء پر قرار دیتے آئے ہیں ۔

ایک مجلس کی تین طلاق اور رضائی مذہب

زیر نظر بریلوی کتاب کی تخلیق سے کم از کم آٹھ سال پہلے ایک وقت اور مجلس کی تین طلاقوں کے ایک رجعی طلاق واقع ہونے کے موضوع پر پانچ سو سے بھی زیادہ صفحات پر ہماری کتاب تنویر الآفاق شائع ہو چکی ہے جس میں مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ جس خلیفہ راشد عمر فاروق اور دوسرے اسلاف جن کے ساتھ عقیدت کا دم بریلوی پارٹی بھرتی ہے ان خلیفہ راشد عمر فاروق نے پوری صراحت کے ساتھ کہا ہے کہ :۔

" قرآن مجید میں وضاحت کی گئی ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہیں (تنویر الآفاق ص ۳۳۴)

نیز یہ کہ اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کردہ مفسر قرآن جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے وضاحت کی ہے کہ ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں صرف ایک رجعی طلاق ہوتی ہیں (تنویر الآفاق ص ۲۵۰ و ۳۸۱ تا ۴۳۷) نیز یہ کہ اسی بات پر عہد نبوی وعہد صدیقی وابتدائے عہد فاروقی میں تمام لوگوں کا اجماعی طور پر عمل تھا جسے کسی سیاسی یا سماجی ومعاشرتی وتعزیری مصلحت سے حضرت عمر فاروق نے وفات نبوی کے کئی سالوں بعد تین طلاقیں محض عارضی طور پر قرار دے دیا ورنہ عارضی وقفہ کے بعد خود حضرت عمر فاروق نے کتاب وسنت وعہد نبوی وعہد وصدیقی اور خود اپنے ابتدائے عہد فاروقی والے اجماعی موقف کی طرف رجوع کر کے یہ حکم جاری کیا کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں صرف ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہیں (تنویر الآفاق ص ۱۱۸ تا ۱۲۰) دریں صورت بریلوی مفتی کا یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے کہ ابھی جلد ہی غیر مقلدوں

نے تین طلاقوں کو ایک ہونے کا نیا فتنہ اٹھایا ہے ؟

ہماری اس کتاب سے صدیوں پہلے اہل علم ایک مجلس کی تین طلاقوں کے ایک ہونے پر کتابیں لکھ چکے ہیں مگر ۔

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے ؟

ایک مجلس کی تین طلاقوں کے ایک ہونے کے موضوع پر بریلوی پارٹی اور اس کی ہم مسلک تقلیدی پارٹیوں کے متحدہ محاذ کے موقف کا حال زار معلوم کرنے کے لئے ناظرین کرام کے لئے صرف " تنویر الآفاق " کا مطالعہ کافی ہوگا اس لئے اختصار کے پیش نظر ہم اسی اشارہ اور حوالہ پر اکتفا کر رہے ہیں ۔

بریلوی مفتی نے جو یہ دعوی کیا ہے کہ " ہم نے غیر مقلدوں کی مکاریوں کے پردے چاک کر دیئے اور ان کے پوشیدہ راز ظاہر کئے " تو اس کی حقیقت آگے چل کر ہم نے کھول دی ہے ، سر دست ناظرین کرام یہ غور فرمائیں کہ بریلوی مفتی نے تو یہ دعوی کر رکھا ہے کہ اپنی اس کتاب " غیر مقلدوں کے فریب " کو ہم نے حقیقتہ الفقہ کے رد میں لکھا ہے مگر کارنامہ موصوف نے یہ انجام دیا کہ " حقیقتہ الفقہ " کے صرف چالیس مسائل پر موصوف نے رد وقدح کی جبکہ حقیقتہ الفقہ میں ڈھائی ہزار سے زیادہ بریلوی اور اس کی حلیف تقلیدی پارٹیوں کے مسائل کا ذکر کیا گیا ہے ۔ ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ حقیقتہ الفقہ میں مذکورہ ڈھائی ہزار سے زیادہ مسائل میں سے صرف چالیس مسائل پر بریلویانہ گفتگو کو حقیقتہ الفقہ کا رد قرار دے لینا محض دھاندلی بازی ہے جبکہ بریلوی مفتی کے زیر بحث لائے ہوئے حقیقتہ الفقہ والے ان چالیس مسائل کا حال زار بھی ناظرین کرام کو بخوبی معلوم ہو چکا ہے چونکہ اس بریلوی کتاب کے آخری صفحات میں حقیقتہ الفقہ میں مذکور مسائل میں سے صرف چالیس مسائل کو بریلوی مفتی نے اپنی بریلویت کا نشانہ بنایا ہے اور انہیں مسائل پر بریلوی اور سلفی عوام میں زیادہ چرچا اور بحث و مباحثہ پایا جا رہا ہے اس لئے سب سے پہلے ہم نے انہیں بریلوی باتوں پر بحث و نظر کی ہے اب ناظرین کرام توجہ سے بنظر انصاف مطالعہ کریں ۔

ایک مجلس کی تین طلاقیں اور بریلوی عوام

بریلوی مفتی نے اگرچہ مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اہل حدیث سے دور رہیں اور ان

کے فتنے میں نہ پڑیں اور ان کے "نئے مذہب" کی سہولتیں دیکھ کر اس کی طرف مائل نہ ہو اور اسی طرح کا مطالبہ مسلمانوں سے عام بریلوی زعماء بھی کرتے رہتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں اور اس طرح کے بہت سارے مسائل میں سلفی اداروں سے طلب کئے جانے والے فتاوی بریلوی فرقہ اور اس کے ہم مزاج ہندوستانی وغیر ہندوستانی لوگوں کی طرف سے ہوتے ہیں جن پر فرقہ بریلویہ اور اس کے ہم مزاج لوگ عمل کرتے ہیں اور یہ بات فرقہ بریلویہ کے زعماء کی کوششوں کی ناکامی کی بہت بھاری دلیلوں میں سے ایک بھاری دلیل ہے۔

بتصریح قرآن وسنت اسلامی شریعت سہل و آسان ہے

سلفی مذہب کی جن باتوں کو فرقہ بریلویہ "نئے مذہب کی سہولتیں" کہتا ہے وہ خاتم النبیین محمد ﷺ کی لائی ہوئی ملت سمحاء کی عنایت کردہ سہولت ہیں خود ارشاد الٰہی ہے کہ "یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ (پ ۲ سورۃ البقرۃ ۱۸۵) یعنی اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تمہیں آسان اسلامی قوانین کے ذریعہ سہولتیں دینا چاہتا ہے وہ تمہیں دشوار قوانین کا پابند بنا کر مشکلات میں نہیں ڈالنا چاہتا " جس ذات گرامی پر آیت مذکورہ پورے قرآن سمیت نازل ہوئی یعنی خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ ﷺ انہوں نے فرمایا کہ "اِنَّ ھٰذَا الدِّیْنَ یُسْرٌ" ہمارا دین اسلام سہولت و آسانی والا ہے (صحیح البخاری کتاب الایمان ومتعدد کتب حدیث)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا :۔

"اِنَّ اللّٰہَ اِنَّمَا اَرَادَ بِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْیُسْرَ وَلَمْ یُرِدْ بِھِمُ الْعُسْرَ" یعنی اس دین اسلام کے ذریعہ اللہ نے امت محمدیہ کے لئے سہولتیں مہیا کی ہیں انہیں دشواریوں میں مبتلا کرنا نہیں چاہا ہے (رواہ ابن مردویہ وروی معناہ الامام احمد وغیرہ کذا فی تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۸۳)

کیا بریلوی شریعت اسلامی شریعت کی دی ہوئی سہولتوں کو پسند نہیں کرتی

فرقہ بریلویہ ایک طرف امت محمدیہ کو اللہ ورسول کی دی ہوئی سہولتوں کو اختیار کرنے پر مذہب اہل حدیث پر طعن وتشنیع وطنز وتنابز بالالقاب سے کام لیتا ہے اور اپنے اسی شیوہ وشعار

کے بل بوتے پر اپنے کو اہل سنت وجماعت کہتا ہے دوسری طرف صریح احکام شرعیہ کے خلاف لوگوں کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے لوگوں کے موافق مزاج فتاوی دیتا ہے۔ اس کا ایک واضح ثبوت امام بخاری کی صحیح میں "بعض الناس" کے ساتھ بیان کردہ حنفی مسائل بھی ہیں نیز صحیح بخاری کی کتاب الحیل والے مسائل بھی ہیں اور امام بخاری کے استاذ امام ابن ابی شیبہ کی کتاب الرد علی ابی حنیفہ نیز امام بخاری کے دوسرے استاذ امام حمیدی کی الرد علی ابی حنیفہ اور تیسرے امام نعیم بن حماد خزاعی کی بہت ساری کتابیں نیز امام شافعی کی کتابیں بھی ہیں۔

مثال کے طور پر حنفی مذہب کا یہ مسئلہ نفس پرست وشہوت پرست بے راہ رو لوگوں کے لئے بہت پسندیدہ ہو سکتا ہے کہ زندہ ومردہ جانوروں کے ساتھ وطی نیز کم سن لڑکی کے ساتھ وطی کرنے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ غسل واجب ہوتا ہے نہ روزہ ٹوٹتا ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور کتوں اور متعدد قسم کے درندوں اور سانپوں کی تجارت جائز ہے دار الحرب میں سود لینا مسلمانوں کے لئے جائز ہے، حائضہ ونفاس والی عورتیں انقطاع حیض ونفاس پر غسل نہ کئے ہوں تو بھی ان کے ساتھ ان کے شوہروں کے لئے وطی جائز ہے، جھوٹے مقدمات کے ذریعہ کسی اجنبیہ عورت کو عدالت سے اپنی بیوی ہونے کا فیصلہ کرانے والے فساق وفجار کے لئے ایسی عورتوں کو بیوی کے طور پر رکھنا اور اس عورت کا بیوی ہوکر رہنے پر راضی ہونا جائز ہے اسی طرح اس کا برعکس معاملہ بھی جائز ہے یعنی کوئی عورت اگر کسی مرد پر اسی قسم کا دعوی کر کے عدالت سے فیصلہ کرالے تو دونوں کا میاں بیوی کی طرح رہنا سہنا جائز ہے۔ اس طرح کی سیکڑوں مثالیں ہیں جن کا ذکر کرنے کے بجائے صرف بعض اشارت پر ہم اکتفاء کر رہے ہیں۔

بریلوی کتاب کا بریلویانہ انتساب

بریلوی مفتی جلال الدین امجدی نے اپنے خود ساختہ اکاذیب پر مشتمل اپنی تخلیق کردہ کتاب " غیر مقلدوں کے فریب "کو بریلوی عادت کے مطابق سواد اعظم اہل سنت وجماعت وائمہ اربعہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے " انتساب " کے عنوان کے تحت مندرجہ ذیل بریلویانہ بات لکھی :

" ان تمام مسلمانوں کے نام جو سواد اعظم اہل سنت وجماعت سے ہیں اور ائمہ اربعہ

حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ حضور سیدنا امام شافعی ، حضور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دامن سے وابستہ ہو کر ان کی تقلید کرتے ہیں اور غیر مقلدوں سے دور رہتے ہیں اور شعیب الاولیاء حضور سیدنا شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ متوفی ۱۳۸۷ھ کے نام جنہوں نے اپنے رشد وہدایت اور عظیم دینی ادارہ دار العلوم فیض الرسول کے قیام سے شمالی مشرقی یوپی میں غیر مقلدین کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روک دیا" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۳)

بدعت پرست فرقہ سے وابستہ رہتے ہوئے اسے "سواد اعظم اہل سنت وجماعت" کہنا اور ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو ضروری قرار دینا جبکہ ہر ایک نے نصوص کتاب وسنت کے مطابق اپنی اور دوسروں کی تقلید سے منع کیا ہے اور باعتراف خود غیر مقلد ہونے کے باوجود غیر مقلدوں سے دور رہنے کی ہدایت اور اپنے غیر مقلد ہونے کے باوجود لوگوں کو اپنے قریب آنے کی دعوت دینا اور بدعت کے داعی وبدعت پرست کو شعیب الاولیاء کہنا سب برعکس نام نہند زنگی را کافور والی مثل کا مصداق ہے۔ ہم سواد اعظم اہل وسنت جماعت کا معنی ائمہ اربعہ میں سے امام احمد نیز امام مالک وشافعی اور دوسرے ائمہ کرام کے بیان کی روشنی میں بیان کر آئے ہیں ان اماموں کی تعریف سواد اعظم واہل سنت بہرحال فرقہ بریلویہ پر صادق نہیں آتی بلکہ اس سے فرقہ بریلویہ کا کچھ اور ہونا لازم آتا ہے۔

بریلوی مفتی کی بریلوی کتاب کا آغاز ہی غلط طریقہ پر کیا گیا

بریلوی مفتی جلال الدین اپنی اصل کتاب کا آغاز کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔ "لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶) ہم کہتے ہیں کہ کسی کتاب کے آغاز میں مذکورہ بالا بریلویانہ الفاظ کے کہنے اور لکھنے کے جواز کا کوئی ثبوت نصوص شرعیہ اور زمانہ خیر القرون اور فرقہ بریلویہ کی ولادت سے پہلے نہیں ملتا لہذا بریلوی مفتی کا یہ طریقہ آغاز کتاب طریق اہل سنت وجماعت کے سراسر خلاف ہے۔ اس کے باوجود بھی ڈھونگ بازی کرتے ہوئے اس فرقہ کا اپنے کو اہل سنت وجماعت کہتے پھرنا کھلی ہوئی دھاندلی ہے۔ زمانہ خیر القرون میں رائج طریق آغاز تصنیف ہی طریق اہل سنت وجماعت ہے اس سے انحراف کر کے خود ساختہ طریق آغاز کتاب اہل بدعت کا شیوہ وشعار ہے اگر فرقہ بریلویہ کو اہل سنت وجماعت

کے خانہ ساز خلاف اسلام عقائد و نظریات کی تکذیب ہوتی ہے :۔ ارشاد قرآنی ہے کہ :۔

" لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (پ ۴ سورہ آل عمران : ۱۲۸ ، ۱۲۹) یعنی اے ہمارے نبی محمد ﷺ آپ کو امر الٰہی میں اختیار نہیں آپ جن لوگوں پر لعن وطعن کر کے عذاب الٰہی میں گرفتار کرانا چاہتے ہیں ان کی بابت ضروری نہیں کہ اللہ تعالی آپ کی حاجت پوری ہی کر دے وہ انہیں توفیق توبہ دے کر قابل رحمت وجنت بھی بنا سکتا ہے اور چاہے تو مبتلائے عذاب بھی کر سکتا ہے وہ لوگ ظالم تو ہیں ہی ، آسمانوں اور زمین میں جو چیزیں بھی ہیں وہ صرف اللہ کی ملکیت ہیں ان میں تصرف کا اختیار صرف اللہ ہی کو حاصل ہے وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے ، اللہ غفور رحیم ہے۔

عقیدہ بریلویہ کی تکذیب احادیث نبویہ سے

ان دونوں آیتوں اور ان کی ہم معنی متعدد آیات سے فرقہ بریلویہ کے اختراعی عقائد کی بھرپور تکذیب ہوتی ہے ان آیتوں کی تفسیر میں وارد ہونے والی بہت ساری احادیث نبویہ ہی سے فرقہ بریلویہ کی نہایت واضح طور پر تکذیب کرنے والی صرف بعض احادیث کے ذکر پر ہم اکتفاء کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو :۔

" عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَتِيْبَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ وَفِيْ رواية انه كان يدعو على اربعة فانزل الله ليس لك من الامر شيء الخ وهداهم الله لِلْاِسْلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ عَلٰى رِجَالٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُسَمِّيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ " یعنی آپ مشرکین میں سے متعدد لوگوں پر نام بنام لعنت بھیجنے کی بد دعاء کرتے تھے مگر اللہ تعالی نے آیت مذکورہ کے ذریعہ آپ کو اس سے منع کر دیا پھر آپ جن لوگوں پر لعنت والی بد دعا کر رہے تھے اللہ تعالی نے انہیں توفیق ایمان دیکر جلیل القدر صحابہ بنا دیا اور انہیں جنت نصیب کی (مسند احمد و صحیح بخاری مع فتح الباری کتاب المغازی حدیث نمبر ۴۵۵۹ و نمبر ۴۵۶۰ و نمبر ۴۰۶۹ و ۴۰۷۰ و ۷۳۴۶ و تفسیر ابن کثیر سورہ آل عمران آیت ۱۲۸ - ۱۲۹ ج ۱

ص ۱۰۹ - ۱۱۰ وعام کتب حدیث و تفسیر)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالی نے مذکورہ معاملہ میں آپ ؐ کی چاہت کے بالکل بر عکس معاملہ کیا چہ جائیکہ آپ ؐ کو پوری کائنات میں تصرف کا مالک و مختار بنا دیا ہو کہ جو چاہیں سو کریں۔ مگر فرقہ بریلویہ تلبیس سے کام لے کر آیات مذکورہ اور ان کی ہم معنی متعدد آیات اور سیکڑوں احادیث نبویہ کے بالکل بر خلاف اپنے خانہ ساز عقائد کو اپنا دین وایمان بنائے ہوئے ہے۔ انہیں آیات سے فرقہ بریلویہ کے خانہ ساز غیب نبوی والے عقیدے کی بھی تکذیب ہوتی ہے کیونکہ اگر آپ عالم الغیب ہوتے تو مذکورہ بالا قسم کی بد دعا نہ کرتے۔

عقیدہ بریلویہ کی تکذیب کرنے والی چوتھی آیت

ایک دوسری قرآنی آیت ملاحظہ ہو :-

ارشاد ربانی ہے کہ :-

"اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ" (پ ۲۰ سورۃ القصص : ۵۶) یعنی اے ہمارے نبی محمد ﷺ آپ ؐ جسے چاہتے ہیں کہ ہدایت سے بہرہ ور ہو جائے اسے آپ ؐ ہدایت سے بہرہ ور نہیں کر سکتے یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ جسے چاہے ہدایت سے بہرہ ور کرے۔

آیت مذکورہ بھی اپنے سے پہلی والی آیات کے ہم معنی ہے۔ متواتر المعنی حدیث نبوی کے مطابق یہ آیت آپ ؐ کے چچا حضرت ابو طالب کی بابت نازل ہوئی کہ آپ ؐ بہت زیادہ چاہتے تھے کہ وہ ایمان سے بہرہ ور ہو جائیں مگر اللہ کی چاہت آپ ؐ کی چاہت کے بالکل خلاف تھی لہذا ابو طالب بحالت کفر فوت ہوئے (صحیحین وعام کتب حدیث و تفسیر) اس آیت سے جہاں کائنات میں آپ ؐ کو تصرف و اختیار حاصل ہونے کی نفی ہوتی ہے وہیں آپ ؐ کے عالم الغیب ہونے کی بھی نفی ہوتی ہے۔ ہماری اس مختصر سی بات سے فرقہ بریلویہ کے مزعومات کی تکذیب ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ اس فرقہ نے نصوص شرعیہ کے خلاف بالکل دوسرے عقائد و نظریات کے مجموعہ کو اپنا دین وایمان بنا لیا ہے اگر آپ ؐ عالم الغیب ہوتے تو مرضی الہی کے خلاف ہدایت ابی طالب کے اس قدر طالب نہ ہوتے کیونکہ آپ ہر معاملہ میں راضی برضائے الہی رہا کرتے تھے۔

اس معنی کی پانچویں اور چھٹی آیات کریمات ملاحظہ ہوں :-

عقیدہ بریلویہ کی تکذیب کرنے والی پانچویں و چھٹی آیات

ارشاد ربانی ہے کہ :۔

" فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا " (پ ۱۵ سورہ الکہف : ۶) " لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ " (پ ۱۹ سورہ الشعراء : ۳) ان دونوں آیات کا حاصل مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ جن کفار و مشرکین میں آپ" دعوت و تبلیغ کا کام کر رہے ہیں مگر کفار و مشرکین کفر و شرک کی حمایت میں بیحد ہٹ دھرمی و شرارت کے ساتھ آپ" کو بہت ستا رہے ہیں تو ان کے اس طرز عمل سے متاثر ہو کر آپ اپنے کو ہلاک کر لیں گے ۔ اگر ہمارے رسول ﷺ کو کائنات میں تصرف کا پورا اختیار و تصرف تھا تو آپ اپنے اس اختیار و تصرف سے کام لیکر تمام ہی لوگوں کو قبول ایمان پر آمادہ کر لیتے غم زدہ ہو کر شدت الم سے آپ" اپنے کو ہلاک کرنے کے درپہ نہ ہو جاتے کیونکہ تصرف کا اختیار رکھنے والے اللہ تعالی کو تو اس کی کوئی بھی پرواہ نہیں کہ ساری دنیا کافر و مشرک رہ کر شیطنت و شرارت کے سارے حدود بھی توڑ ڈالے وہ اس طرح کی شیطانی حرکات سے اپنے کو ہلاک کرنے کے درپہ ہرگز نہیں ہو سکتا یقیناً یہ دونوں آیات کریمات بھی بہت ساری آیات واحادیث کی طرح مذکورہ عقیدہ بریلویہ اور دعوی بریلویہ کی واضح طور پر تکذیب کرتی ہیں ۔

مذکورہ بالا آیات میں سے سورہ کہف والی آیت کریمہ میں قرآن مجید کو حدیث کہا گیا ہے اور بہت ساری آیات واحادیث نبویہ میں بھی قرآن مجید کو حدیث کہا گیا ہے یعنی کہ نصوص شرعیہ نے کتاب وسنت دونوں کو حدیث کہا ہے اور کتاب وسنت ہی کے مجموعہ کا دوسرا نام دین اسلام ومسلک اہل سنت وجماعت ہے اس لئے کتاب وسنت پر مشتمل مذہب اسلام پر چلنے والے لوگ اپنے کو اہل سنت یا اہل حدیث کہنے میں حق بجانب ہیں اور یہ بات ابتدائے امر سے چلی بھی آرہی ہے کہ متبعین کتاب وسنت ہمیشہ سے اہل حدیث اور اہل سنت وجماعت کہلائے جاتے رہے ہیں --- پتہ نہیں کتاب وسنت والے مذہب کو مذہب اہل حدیث اور اس مذہب کے متبعین کو اہل حدیث کہنے پر فرقہ بریلویہ کیوں بہت مضطرب وپریشان نظر آ رہا ہے ؟ اسے

ناجائز طور پر اپنے اوپر اہل سنت کا نام چسپاں کر لینے میں البتہ شرم محسوس کرنی چاہئے مگر فرمان نبوی ہے کہ :۔

"اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ" جب آدمی شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ دے تو جو چاہے وہ کرے اسے کوئی بھی چیز مانع نہیں (صحیح بخاری و متعدد کتب حدیث)

عقیدہ بریلویہ کی تکذیب کرنے والی ساتویں آیت

اگر اپنے مبتدعانہ نظریات پر فرقہ بریلویہ کا نصوص مذکورہ سے استدلال صحیح ہوتا تو اللہ تعالی نے مذکورہ بالا باتوں کے ساتھ یہ صراحت کیوں کر رکھی ہے کہ :۔

" وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ " (پ ۷ سورہ الانعام : ۳۵) یعنی اے ہمارے نبی اگر آپ پر کفار ومشرکین کا قبول حق سے اعراض گراں گذر رہا ہے تو آپ زمین کی کسی سرنگ میں داخل ہو کر یا آسمان کے کسی زینہ پر چڑھ کر کوئی ایسا معجزہ پیش کر سکیں جس کی بدولت آپ پر لوگ ایمان لے آئیں تو آپ اس طرح کا کوئی معجزہ ضرور پیش کر دیں ۔

اس قرآنی بیان میں صراحت کی گئی ہے کہ ہمارے رسول اپنی چاہت کے باوجود کوئی معجزہ از خود پیش نہیں کر سکتے تھے نیز آپ کو کائنات عالم میں تصرف کا اختیار نہیں تھا ورنہ اپنی دعوت سے اعراض کرنے والوں کے اعراض پر شدید اذیت محسوس کرنے کے بجائے سبھی کو اپنا مطیع وفرماں بردار بنا لیتے ۔

عقیدہ بریلویہ کی تکذیب کرنے والی آٹھویں اور نویں آیات

نیز اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ :۔

" مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ " (پ ۷ سورہ الانعام : ۵۷) "قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ" (پ ۷ سورہ الانعام : ۵۸) یعنی اے ہمارے رسول آپ اعلان کر کے کہہ دیجئے کہ اے کافرو اور مشرکو ! تم جس معجزہ عذاب کو پیش کرنے کا مجھ سے مطالبہ کر رہے ہو اس کا پیش کرنا میرے بس اور اختیار وتصرف میں نہیں اس قسم کے جملہ امور میں صرف اللہ کا حکم چلتا ہے نیز اے رسول آپ اعلان کر دیجئے کہ جس معجزہ عذاب کا

تم مجھ سے مطالبہ کر رہے ہو اس کا پیش کرنا میرے اختیار وتصرف میں رہتا تو اب تک میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا یعنی کہ میں تمہارا مطلوبہ معجزہ دکھلا دیتا ان دونوں آیتوں میں بھی سابقہ آیات کی طرح اس کی صراحت ہے کہ معجزہ پیش کر سکنا ہمارے رسول ﷺ کے اختیار وتصرف وقدرت میں نہیں تھا۔ یعنی کہ معجزہ محض قدرت الٰہی سے آپ نیز دوسرے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے لئے ظاہر ہوا کرتا ہے۔

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ ان آیات میں نیز ان کی ہم معنی احادیث نبویہ سے فرقہ بریلویہ کے خود ساختہ عقیدہ مذکورہ کی تکذیب ہو رہی ہے جسے یہ بدعت پرست فرقہ نصوص سے ثابت شدہ نبی صلی اللہ اور صحابہ کا عقیدہ کہہ رہا ہے۔

یہ معلوم ہے کہ ہمارے رسول ﷺ جو کچھ بھی کرتے تھے اتباع وحی الٰہی میں کرتے تھے جس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی معجزہ کا اظہار آپ وحی الٰہی کے اتباع میں کرتے تھے اور یہ معلوم ہے کہ وحی الٰہی میں صراحت کردی گئی ہے کہ کارخانہ قدرت میں آپؐ کو حق تصرف واختیار نہیں حاصل تھا۔

تصرف واختیار سے متعلق غیر مقلدوں کا عقیدہ

مذکورہ بالا عنوان قائم کر کے بریلوی مفتی نے بدعت شکن سلفی کتاب تقویۃ الایمان کے حوالہ سے یہ کہا کہ تصرف واختیار نبوی کے معاملہ میں غیر مقلدوں کا عقیدہ عقیدہ کتاب وسنت ونظریۂ صحابہ کے خلاف ہے ان کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویہ الایمان میں لکھا ہے کہ اللہ نے کسی کو عالم میں تصرف کا اختیار نہیں دیا نیز یہ کہ چھوٹے بڑے سبھی لوگ اللہ کے بندہ عاجز ہیں (ما حصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۱)

ہم کہتے ہیں کہ مولینا شاہ اسماعیل شہید دہلوی نے مذکورہ بات سابقہ آیات واحادیث اور اسلاف کرام کے اتباع میں کہی ہے مگر فرقہ بریلویہ کی باتیں نرالی ہوا کرتی ہیں جیسا کہ سابقہ مباحث سے معلوم ہوا اور آئندہ مباحث سے معلوم ہوگا۔

عقیدہ بریلویہ کی تکذیب اس کے قرار دیئے ہوئے اولیاء اللہ کی تحریر سے

حضرت الامام العلام اسماعیل شہید دہلوی نے اپنی کتاب تقویہ الایمان اور غیر تقویہ

الایمان میں اس معنی ومفہوم کی جو باتیں لکھی ہیں سب نصوص شرعیہ کے مطابق ہیں ۔ فرقہ بریلویہ کے ولی اللہ قرار دیئے ہوئے شیخ شہاب الدین سہروردی متوفی ۶۳۲ھ نے فرقہ بریلویہ کی ولادت سے کئی صدی پہلے یہ صراحت کر دی ہے کہ :۔ " لا یکمل ایمان امرء حتی یکون الناس عنده کالاباعر " کوئی آدمی اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمام لوگ (بشمول جمیع انبیاء) اس کی نظر میں جانوروں کی لید وگوبر وپائخانہ کے مانند نہ ہو جائیں ۔ (عوارف المعارف للشیخ السہروردی مطبوع بیروت ص ۵۳۲ - ۵۳۳) بالکل شیخ سہروردی والی بات فرقہ بریلویہ کے ولی اللہ قرار دیئے ہوئے شیخ نظام الدین محمد احمد مولود ۶۳۲ھ ومتوفی ۷۲۵ھ نے کہی ہے جیساکہ ان کے ملفوظات کے مرتب خواجہ امیر حسن علا سنجری نے فوائد الفواد ص ۶۱ میں نقل کیا ہے اور یہ معلوم ہے کہ شیخ نظام الدین سہروردی کے بیک واسطہ شاگرد ہیں ، شیخ نظام الدین نے شیخ سہروردی کی وہ کتاب جس کے حوالے سے ہم نے مذکورہ بات کہی شیخ فرید الدین اجودھنی متوفی ۶۶۹ - ۶۷۰ سے پڑھی (ملاحظہ ہو تفصیل کے لئے اخبار الاخیار از شیخ عبد الحق دہلوی ونزهة الخواطر از شیخ عبد الحئ رائے بریلوی وعام کتب رجال ترجمہ شیخ نظام الدین وترجمہ اجودھنی)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدوں خصوصا امام علامہ اسماعیل شہید پر معاملہ مذکورہ میں فتوی کفر لگانے والے فرقہ بریلویہ کا یہ فتوی اس بدعت پرست فرقہ کے اولیاء اللہ قرار دیئے ہوئے ایسے لوگوں پر سب سے پہلے منطبق ہوتا ہے جو شاہ اسماعیل سے صدیوں پہلے فوت ہو چکے تھے ، اس بات کے کہنے میں شیخ سہروردی وشیخ نظام الدین منفرد نہیں بلکہ فرقہ بریلویہ کی تولید سے پہلے عام اہل علم کا یہی نظریہ ہے اور اب بھی ہے کہ قدرت الٰہی کے بالمقابل ساری کائنات ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہے ویسے انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام اور صدیقین وصالحین وشہداء کا مقام ظاہر ہے کہ اس سے کہیں بلند ہے جس کا دعوی بریلوی فرقہ کرتا ہے ترک تقلید کے معاملہ میں انبیاء وصدیقین وصالحین وشہداء کے طریق سے اعراض کر کے فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست ہونے پر بہت نازاں وشاداں ہے ۔ اوپر شیخ سہروردی ونظام الدین اولیاء کے کلام مذکور میں صراحت ہے کہ عقیدہ مذکورہ رکھے بغیر آدمی کامل الایمان نہیں ہو سکتا مگر فرقہ بریلویہ عقیدہ مذکورہ کے خلاف خود ساختہ اختراعی عقیدہ رکھنے کے

باوصف اپنے کو کامل الایمان کہتا پھرتا ہے۔ ان اولیاء اللہ کے بیانات کا لازمی مطلب یہ ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے مگر فرقہ بریلویہ اولیاء اللہ کے اس عقیدہ کے خلاف خود ساختہ عقیدہ رکھنے کے باوجود اپنے کو کامل الایمان کہتا ہے کیا اس تقلید پرست فرقے کا یہ موقف بے راہ روی نہیں ہے کہ مذکورہ بالا اولیاء اللہ کے طریق سے منحرف ہونے کے باوجود اسے طریق اولیاء پر چلنے کا دعوی ہے؟ شیخ نظامی گنجوی نے تو یہ کہہ دیا کہ

پناہ بلندی و پستی توئی　　　همہ نیست اند انچہ ہستی توئی

اس معنی و مفہوم کی بات فرقہ بریلویہ کے ولی اللہ قرار دیئے ہوئے شیخ شرف الدین یحیی منیری نے اپنے مکتوبات نمبر ۳۵ میں کہی ہے فرقہ بریلویہ ان اولیاء اللہ کو بھی اپنے اصول کے مطابق کیوں مطعون نہیں کرتا؟

طریق نبوی و طریق صدیقی و طریق فاروقی و طریق عثمانی و طریق حیدری و طریق قرون اولی کو خیر باد کہہ کے تقلید پرستی کا اختراعی موقف اختیار کر لینے والے فرقہ بریلویہ کا تمام تارکین تقلید پر فتوی کفر لگانا کون سا طریق ہے؟

فرقہ بریلویہ نے امام علامہ اسماعیل شہید پر الزام لگایا ہے کہ وہ خاتم النبیین محمد ﷺ سمیت سبھی انبیاء و اولیاء کو چمار سے کم تر قرار دیتے ہیں حالانکہ شاہ اسماعیل نے اپنی بدعت شکن کتاب میں انبیاء و اولیاء خصوصاً محمد ﷺ کا نام لئے بغیر اجمالی طور پر یہ بات کہی ہے اور یہ بات فرقہ بریلویہ کی ولادت سے پہلے تمام اہل اسلام کہتے آئے ہیں جیساکہ گذرا البتہ شان نبوی امام شاہ اسماعیل شہید نے اپنی مختلف کتابوں میں خوب ظاہر کی ہے بعض نمونے ہم پیش کر رہے ہیں۔

امام شاہ اسماعیل شہید کی تعظیم نبوی

شاہ اسماعیل شہید نے فرمایا:۔

"ہمارے پیغمبر سارے جہاں کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور آپ اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کی راہ سیکھنے میں ان کے محتاج ہیں (تقویۃ الایمان ص ۴۳) اور اللہ کے رسول پر یقین لانا یہ ہے کہ ان کو رسول اللہ کا اور بندہ

مقبول سب مخلوق سے کمالات اور خوبیوں میں افضل جانے اور جو بات رسول فرماوے اس کے بجا لانے میں اللہ تعالی کی مرضی سمجھے اور رسول کے حکم کو سب مخلوق کے حکم سے مقدم کرے۔ اور اس میں اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دے اور اس کے حکم کے مقابلہ میں کسی کا حکم نہ مانے اور اس کے فرمودہ کو برحق جانے پھر اس بات میں ایسا مضبوط ہو جائے کہ کبھی شبہ نہ لاوے"
(تقویۃ الایمان ص ۷۹)

ناظرین کرام بریلوی مفتی کو تقویۃ الایمان کی یہ عبارت دکھلا کر کہیں شاہ اسماعیل دہلوی" تو صاف طور سے یہ صراحت کیے ہوئے ہیں کہ آپؐ سارے جہاں کے سردار ہیں اور اللہ کے نزدیک آپؐ کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑا ہے نیز آپؐ سب مخلوق سے کمالات و خوبیوں میں افضل ہیں پھر تم جیسے بریلوی مفتیوں نے ان پر افتراء پردازی کر کے اپنی خانہ ساز بات ان کی طرف کیوں منسوب کر دی ہے ؟

ہمارے رسولؐ پابند شرع تھے

فرقہ بریلویہ نے نصوص شرعیہ کی مخالفت میں اس قدر حد سے تجاوز اختیار کیا کہ قرآن مجید اگرچہ صاف طور پر کہتا ہے کہ :۔

" ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا " (پ ۲۵ سورہ الجاثیہ : ۱۸) یعنی اے ہمارے نبی محمد ﷺ ہم نے آپؐ کو اپنی شریعت کا پابند بنایا ہے لہذا آپؐ ہماری اسی شریعت کے حکم کے تابع بن کر رہئے اور دوسری باتوں کی متابعت نہ کیجئے" مگر یہ بے راہ فرقہ اس قدر جری ہے کہ کہتا ہے کہ آپؐ کو شریعت الٰہی میں بھی تصرف کا اختیار تھا جبکہ آپؐ نے حکم الٰہی کے مطابق نہایت واضح طور پر یہ اعلان فرمایا کہ :۔ "إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ" (پ ۷ سورہ الانعام : ۵) یعنی میں صرف وحی الٰہی کا تابع فرمان ہوں"

مذکورہ بالا آیت کریمہ کی ہم معنی بہت ساری آیات ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ شریعت سازی کا اختیار ہونا تو بہت دور کی بات ہے آپؐ سراپا شریعت الٰہیہ اور وحی الٰہی کے تابع تھے مگر فرقہ بریلویہ کا عقیدہ ان آیات کے بالکل خلاف ہے۔

ہمارے رسول ؐ کو شریعت میں ترمیم وتصرف کا اختیار نہیں تھا بتصریح قرآنی

ارشاد ربانی ہے کہ :۔

"قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ" (پ ۱۱ سورہ یونس ۱۵۰)
یعنی اے ہمارے رسول محمد ﷺ آپ ؐ کہہ دیجئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی شریعت میں کسی قسم کے رد وبدل اور تصرف کا کوئی اختیار نہیں رکھتا میں تو صرف وحی الٰہی کا پابند وتابع ہوں۔

فرقہ بریلویہ مذکورہ آیات اور ان کی ہم معنی آیات اور ان کی تفسیر میں وارد سیکڑوں احادیث نبویہ کے خلاف آپ ؐ کو احکام شرعیہ میں بھی رد وبدل وتصرف کا مختار ومجاز قرار دیتا ہے۔ نعوذ باللہ من شرور المبتدعہ۔

بریلوی مفتی نے معجزات سے متعلق اپنی ذکر کردہ ساتوں احادیث میں سے پہلے نمبر پر معجزہ شق قمر والی ایک حدیث نقل کی ہے یہ حدیث متواتر المعنی ہے اور اس معجزہ نبویہ پر ہمارا اور ہر مومن کا ایمان ہے مگر اس کا مطلب یہ بتلانا کہ آپ ؐ کو آسمانوں اور سورج وچاند پر تصرف کا اختیار تھا محض بریلوی دھاندلی بازی ہے کیونکہ یہ بہت واضح بات ہے کہ معجزات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اپنے اختیار وتصرف سے ظہور پذیر نہیں ہوئے بلکہ ان کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے کبھی کبھار کسی کسی معجزہ کو ان کے ذریعہ دکھا دیا کرتا تھا کسی ایک معجزہ یا سیکڑوں معجزات کا مطلب فرقہ بریلویہ کا یہ بتلانا کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو کائنات میں تصرف کا اختیار تھا خالص خود ساختہ شریعت سازی ہے۔

ظہور معجزات کا ایک بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انہیں دیکھ اور جان کر لوگ صداقت نبوی وحقانیت اسلام پر زیادہ سے زیادہ ایمان ویقین رکھتے ہوئے تعلیمات نبویہ واحکام شرعیہ پر عمل کے جذبات سے بہرہ ور ہوں مگر افسوس کہ کفار ومشرکین اپنی شرارت کے باعث معجزات کو سحر وجادو کی کرشمہ سازی قرار دیکر اپنی بے راہ روی میں بڑھ جاتے تھے فرقہ بریلویہ معجزات پر ایمان ویقین کا دعویدار بن کر ان کے ایسے معانی ومطالب ایجاد کرنے میں مصروف رہا کرتا ہے جو تعلیمات نبویہ واحکام شرعیہ کے خلاف ہوں۔

اپنی دلیل بنائی حدیث نبوی کا فرقہ بریلویہ مخالف ہے

عنوان مذکورہ کے تحت بریلوی مفتی نے دوسری حدیث یہ نقل کی ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر پانی نہ ہونے کی صورت میں معجزہ نبوی کی بدولت آپ ؐ کی انگلیوں سے چشمہ کی طرح پانی اُبلنے لگا جس سے پندرہ سو مجاہدین نے وضو کیا اور سیراب ہوئے یہ پانی اتنا زیادہ تھا کہ بقول صحابہ اگر ایک لاکھ آدمی بھی ہوتے تو سب کے لئے کافی ہوتا (ملخص از غیر مقلدوں کے فریب ص ۷ بحوالہ بخاری شریف ص ۵۰۵) ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ اس معجزہ کا استعمال اپنے بریلویانہ مقاصد کے لئے کرنے میں بہت تیز ہے مگر اس سلسلے میں حدیث نبوی میں یہ صراحت موجود ہے کہ آپ ؐ نے بذریعہ معجزہ جاری ہونے والے پانی سے وضو کرنے کا حکم دیتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ :۔

" تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللهِ " یعنی " بسم اللہ پڑھ کر وضوء کرو " سنن نسائی مع شرح سنقیطی ج ۲ ص ۸۷ و صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۴۴ وسنن بیہقی قال النووی سندہ جید المجموع ج ۱ ص ۳۹۳)

اپنے اس فرمان میں آپ ؐ نے بصیغہ امر وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے اور صیغہ امر اصلا وجوب کے لئے وضع کیا گیا ہے یعنی کہ اس فرمان نبوی کے بالکل خلاف فرقہ بریلویہ بوقت وضو بسم اللہ پڑھنے کو فرض و واجب ماننے کے بجائے سنت و مستحب کہتا ہے۔ اپنی ہی مستدل آیات واحادیث کی معنوی مخالفت اس فرقہ کا شعار ہے۔

اس عنوان کے تحت بریلوی مفتی کی باتوں کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے ہم اپنی مذکورہ بالا تحریر کافی سمجھتے ہیں اور اختصار کی غرض سے تفصیل سے صرف نظر کرتے ہیں ۔ البتہ بطور اشارہ عرض ہے کہ شرعی احکام سے متعلق آپ ؐ کی ہر بات حکم الٰہی کے مطابق جاری ہوتی تھی اس لئے اس طرح کی بعض احادیث سے یہ استدلال باطل ہے کہ آپ ؐ کو شرعی احکام میں تصرف کا اختیار تھا۔

فرقہ بریلویہ کا یہ دعوی بھی ہے کہ تمام صحابہ کرام اور خود رسول اللہ ﷺ بھی بریلویوں جیسا عقیدہ رکھتے تھے کہ آپ ؐ کائنات عالم میں تصرف کا اختیار رکھتے تھے۔

(غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۱) اس میں شک نہیں کہ یہ ذات نبوی اور صحابہ کرام ؓ پر بریلوی بہتان ہے اس کے ساتھ ہی فرقہ بریلویہ نے حسب عادت یہ دعوی کر دیا ہے کہ بریلوی مزعوم والے" مذکورہ بالا عقیدہ نبویہ وعقیدہ صحابہ کے خلاف " غیر مقلدوں "کا عقیدہ ہے چنانچہ اپنی اس مذکورہ تلبیس کے ساتھ بریلوی مفتی نے یہ عنوان قائم کیا ۔ اپنے قائم کردہ اس عنوان کے تحت بریلوی مفتی نے حضرت الامام العلام اسماعیل شہید کی بدعت شکن کتاب تقویۃ الایمان کی بعض بدعت شکن عبارتوں کو سیاق وسباق ذکر کئے بغیر نقل کر کے دعوی کیا کہ کائنات وشریعت میں بریلوی والے تصرف واختیار نبوی کو غیر مقلدین نہیں مانتے اس لئے یہ لوگ جہنمی ہیں (غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۱ - ۱۲)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ کی ان بریلویانہ تلبیسات کی پردہ دری مستقل کتابوں میں سلفی اور غیر سلفی حنفی علماء نے بخوبی کر دی ہے شائقین ان کی طرف رجوع کریں اور ہماری مختصر سی یہ تحریر بھی بریلوی اکاذیب کی حقیقت واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔

نبوی پیش گوئی کے مطابق فرقہ بریلویہ گمراہ ہے

نبوی پیش گوئی کے مطابق مسلمانوں کے تہتر فرقوں میں سے ایک کے علاوہ باقی سب کو جہنمی کہا گیا ہے محض اس بنا پر کہ یہ باقی فرقے اس طور وطریق سے منحرف ہو کر دوسرا طور طریق اختیار کر بیٹھیں گے جن پر آپ اور آپ کے صحابہ کاربند تھے اور ہماری گذشتہ تفصیل سے ظاہر ہو چکا ہے کہ فرقہ بریلویہ طریق نبوی وطریق صحابہ سے بالکل مختلف طریق پر کاربند ہے۔

اصل عزت اللہ ورسول اور حقیقی مومنوں کے لئے ہے

بریلوی مفتی جلال الدین امجدی نے اپنی مذکورہ بالا بریلوی تلبیسات کے بعد یہ عنوان قائم کیا :۔

" رسول کی عزت اور غیب وغیرہ کے متعلق حضور ؐ وصحابہ کرام کے عقیدے "

اس عنوان کے تحت بریلوی مفتی نے پہلے " وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ " (پ ۲۸ سورہ منافقون : ۸) " وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ " (پ ۳۰ سورہ الم نشرح : ۴) کا ذکر کیا پھر فضیلت موسوی سے متعلق ایک آیت پ ۲۲ سورہ احزاب : ۶۹ اور فضیلت عیسوی سے متعلق ایک آیت پ ۳

سورہ آل عمران : ۴۵ کا ذکر کیا اس کے بعد معجزات نبویہ وفضیلت نبویہ سے متعلق چھ احادیث کا نمبر وار ذکر کیا ، ان آیات واحادیث کو بریلوی مفتی نے اپنے خود ساختہ بریلوی نظریات پر منطبق کر لیا اور دعوی کر دیا کہ "غیر مقلدین" کا عقیدہ وعمل ان کے خلاف ہے اور یہ کہ آپ عالم الغیب اور حاضر وناظر ہیں (غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۲ تا ۱۷)

اس میں شک نہیں کہ اللہ ورسول ومومنین کی عزت وحرمت بہت زیادہ ہے مگر ان کی عزت وحرمت فرقہ بریلویہ کی خود ساختہ حرمت وعزت سے مختلف ہے ۔ اور اللہ ورسول کی عزت وحرمت کا تقاضا ہے کہ ان کے احکام وفرامین کو ملحوظ رکھا جائے اور مومنوں کی عزت وحرمت کا تقاضا ہے کہ ان کے اجماعی موقف کی موافقت کی جائے مگر ناظرین کرام کو معلوم ہو چکا ہے کہ کائنات اور شریعت میں تصرف نبوی والا عقیدہ ایجاد کر کے فرقہ بریلویہ بہت ساری آیات صریحہ واحادیث واضحہ کی کھلی ہوئی مخالفت کئے ہوئے ہے کیا اس صورت میں یہ بات قابل تسلیم ہے کہ فرقہ بریلویہ نے اللہ ورسول ومومنوں کی عزت وحرمت کو ملحوظ رکھا ہے ؟

عقیدہ غیب نبوی رکھنے والے فرقہ بریلویہ کو ام المؤمنین عائشہ نے کذاب کہا

ناظرین کرام یہاں مندرجہ ذیل حدیث عائشہ ؓ کا بغور مطالعہ کریں ، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ :۔

" مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ " یعنی جو لوگ یہ کہیں کہ محمد ﷺ غیب جانتے تھے وہ بہت بڑے افتراء پرداز اور بہت بڑے کذاب ودروغ گو اور جھوٹے ہیں " (صحیح البخاری مع فتح الباری حدیث نمبر ۷۳۸۰ ج ۱۳ ص ۳۶۱ وصحیح مسلم مع شرح نووی ج ۱ ص ۹۸ وعام کتب حدیث)

فرقہ بریلویہ باجماع صحابہ کذاب ہے

ام المومنین عائشہ کے اس بیان سے کسی بھی صحابی نے کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ظاہر کیا ہے بلکہ تمام صحابہ نے بذریعہ سکوت اس قول صدیقہ سے اپنی موافقت ظاہر کی ہے اس

لئے اس معاملہ پر صحابہ کا اجماع سکوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی مخلوق حتی کہ " بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر " کے مصداق خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کے غیب داں اور عالم الغیب ہونے کا عقیدہ ونظریہ رکھنے والے بہت بڑے کذاب وافتراء پرداز اور جھوٹے ودروغ گو ہیں اس مسئلہ وعقیدے کی پوری تفصیلی تحقیق ہماری دوسری کتاب " تصحیح العقائد بابطال شواهد الشاهد " کے طبع ثانی میں پیش کی گئی ہے ۔ الحاصل بریلویت کی تولید وتخلیق وتاسیس کرنے والے سے لیکر ہر بریلوی فرد کے بہت بڑے کذاب وافتراء پرداز اور جھوٹے ہونے پر تمام صحابہ کا اجماع ہے اور یہ اجماع صحابہ نصوص کتاب وسنت سے تائید یافتہ اور تصدیق شدہ ہے ، لہذا بانی فرقہ بریلویہ سمیت ہر ہر بریلوی کی ہر وہ تحریری وتقریری بات کذب خالص ، سفید جھوٹ ودروغ بے فروغ ، افتراء پر افتراء ہے جس کی تصدیق وتائید وتوثیق کسی غیر بریلوی معتبر وموثق ومعتمد ذریعہ سے نہ ہو رہی ہو ۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اہل اسلام کو بریلوی تحریروں اور تقریروں اور بیانات کو دیکھنا اور سننا چاہیئے یہ بہت واضح بات ہے کہ جو فرقہ باجماع صحابہ نصوص کتاب وسنت کے خلاف مبتدعانہ ومشرکانہ عقیدہ ونظریہ رکھنے کے سبب بہت بڑا کذاب وافتراء پرداز اور جھوٹا قرار پائے ہوئے ہو وہ اپنے اس مکذوب مبتدعانہ ومشرکانہ عقیدہ کے باوجود اپنے کو اہل سنت وجماعت اور سنی المذہب کہنے میں بھی بلا شک وشبہہ بہت بڑا کذاب ومفتری ہے خصوصا جبکہ اس عقیدہ مکذوبہ کے ساتھ یہ فرقہ بہت سارے دوسرے مبتدعانہ ومشرکانہ عقائد ونظریات بھی رکھتا ہے ۔

فرقہ بریلویہ اپنے عقائد باطلہ کے سبب حنفی مذہب کی نظر میں کافر ہے

لطف کی بات یہ ہے کہ فرقہ بریلویہ اپنے کو حنفی مذہب کا مقلد کہتا ہے اور ایک طرف اپنے کو حنفی المذہب کہنے کے ساتھ دوسری طرف اپنے کو سنی المذہب اور اہل سنت وجماعت بھی کہتا ہے حالانکہ اہل علم نے یہ صراحت کر رکھی ہے کہ :۔ " ذَکَرَ الْحَنَفِیَّۃُ تَصْرِیْحًا بِالتَّکْفِیْرِ بِاِعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ یَعْلَمُ الْغَیْبَ لِمُعَارَضَتِہٖ قَوْلَہٗ قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ " یعنی کسی استشناء کے بغیر علی الاطلاق تمام احناف (حنفی مذہب پر چلنے والوں) نے ۔

صراحت کر رکھی ہے کہ جو آدمی نبی ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ ونظریہ رکھے وہ کافر ہے" (السامرہ شرح المسائرہ مطبوع مصر ۲۳۵ وشرح فقہ اکبر للملا علی قاری مطبوع مجیدی کانپور ص ۱۸۵ وفتاوی فرنگی محلی ج ۱ ص ۲۸ وص ۵ وغیرہ) اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جس حنفی مذہب کی تقلید کا دم فرقہ بریلویہ بھرتا ہے اس حنفی مذہب کی تصریح کے مطابق فرقہ بریلویہ دائرہ اسلام ہی سے خارج ہے اور یہ فرقہ حنفی مذہب کی نظر میں کافر ہے اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ باجماع صحابہ غیب نبوی رکھنے والے بہت بڑے کذاب ہیں۔

غیب نبوی کی نفی پر دوسرے دلائل قاہرہ

ہم کہتے ہیں کہ یہ حقیقت اہل علم پر مخفی نہیں کہ بہت سارے پیش آمدہ مسائل کی بابت خود ہمارے رسول ﷺ کو علم نہیں ہوتا تھا تو ان کی بابت آپ" اپنے استاذ و معلم حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھتے اور پھر آپ" حضرت جبرئیل کے بتلانے کے مطابق عمل کرتے تھے اس کا لازمی مطلب ہے کہ آپ" عالم الغیب نہیں تھے ورنہ پیش آمدہ مسائل میں حضرت جبرئیل سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی نیز بریلوی مفتی نے دعوی کیا کہ بہت سارے صحابہ دوسرے صحابہ سے مسائل پوچھ کر عمل کرتے تھے جس سے ثابت ہوا کہ یہ سارے صحابہ مقلد تھے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۹، ۲۰) اس بریلوی اصول کا لازمی مطلب اور معنی ومفہوم یہ ہوا کہ نعوذ باللہ ہمارے رسول ﷺ مقلد اور تقلید پرست تھے؟ کیونکہ آپ" بھی بہت سارے پیش آمدہ مسائل حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا کرتے تھے۔ ہمارے رسول ﷺ کے طریق عمل پر آپ" کے صحابہ بھی چلتے ہوئے ان پیش آمدہ مسائل کے سلسلے میں آپ" کی طرف رجوع کرتے جن کی بابت انہیں شرعی حکم اور نصوص کا علم نہ ہوتا ان صحابہ میں خلفائے راشدین سمیت وہ تمام صحابہ شامل ہیں جن کو بریلوی جماعت بھی تقلید پرست نہیں مانتی جیسا کہ خود اس نے اپنی اس نوزائیدہ کتاب میں صراحت کی ہے (کتاب مذکور ص ۱۸ تا ۲۰)

بعض احکام شرعیہ سے بعض خلفائے راشدین ناواقف ہوتے تھے

صغار صحابہ میں سے مشہور صحابی قبیصہ بن ذوہب متوفی ۸۶ھ - ۸۷ھ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ:-

"حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ راشد کی خدمت میں ایک عورت آئی اور بولی کہ میرا پوتا مر گیا اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ کتاب اللہ میں یہ شرعی مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ مجھے یعنی دادی کو اس کی میراث سے حصہ ملنا چاہئے لہذا مجھے میرا حصہ دلایئے، صدیق اکبر نے کہا کہ کتاب اللہ میں تمہارا کوئی حصہ نہیں بیان کیا گیا ہے اور میں نے اس طرح کی کوئی حدیث نبوی بھی نہیں سنی ہے لہذا تم فی الوقت جاؤ میں لوگوں سے پوچھوں گا یہ عورت چلی گئی پھر صدیق اکبر نے صحابہ کو جمع کر کے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا حاضرین میں سے حضرت مغیرہ بن شعبہ صحابی نے کہا کہ میں نے یہ فرمان نبوی سن رکھا ہے کہ دادی کی میراث میں پوتا کا چھٹا حصہ ہے، صدیق اکبر نے کہا کہ یہ حدیث مغیرہ کے علاوہ کسی اور نے بھی سنی ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ متوفی ۴۲ھ - ۴۳ھ نے کہا کہ میں نے بھی یہ حدیث نبوی سنی ہے صدیق اکبر نے اس حدیث نبوی کے مطابق اس مسئلہ پر عمل کیا (جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص ۱۸۱ و موطا امام مالک مع مصفی ج ۲ ص ۹۲ - ۹۴ و سنن ابی داود مع عون المعبود ج ۲ ص ۸۱ و سنن داری حدیث نمبر ۴۲ ۲۹ ج ۲ ص ۲۵۹ و منتقی ابن جارود ص ۳۲۰ و کفایہ الروایہ للخطیب ص ۶۷ - ۷۷ و مسند احمد واللمحات ج ۱ ص ۳۲۵ تا ۳۲۷)

اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ جو مسئلہ مذکورہ کتاب و سنت دونوں میں بیان کیا گیا ہے اس کا علم خلیفہ راشد ابو بکر صدیق کو نہیں تھا مگر دوسرے صحابہ کو تھا جن سے پوچھ کر ابو بکر صدیق نے عمل کیا۔ کیا فرقہ بریلویہ حضرت ابو بکر کو مقلد مانتا ہے؟

فرقہ بریلویہ کا عقیدہ ہے کہ اہل حدیث کافر و مرتد ہیں

اس بریلوی کتاب کے نام سے اور اس کتاب کی متعدد تصریحات اور عام بریلوی تحریروں، تقریروں اور کتابوں سے ظاہر ہے کہ بریلوی مفتی جلال الدین سمیت تمام بریلوی لوگ اہل حدیث اور سلفی لوگوں کو غیر مقلد کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ لوگ اہل حدیث کو متعدد مذموم ناموں سے یاد کرتے ہیں حتی کہ مذکور بریلوی مفتی نے ایک کتاب ہی یہ ثابت کرنے کے لئے لکھی ہے کہ بریلوی اصطلاح میں غیر مقلد و وہابی و بد مذہب و بد دین و ملحد کہلانے والے اہل حدیث کے کسی مرد یا عورت سے کسی بریلوی عورت یا مرد

" کا نکاح اس وجہ سے جائز نہیں ہے کہ غیر مقلد لوگ دین اسلام سے خارج و مرتد اور غیر مسلم ہیں اس بریلوی فرقہ کے امام احمد رضا نے صراحت کر رکھی ہے کہ بریلوی مرد کا نکاح اگرچہ یہودیہ اور نصرانیہ ، عیسائی عورت کے ساتھ جائز ہے مگر بد دین غیر مقلد سے جائز نہیں (احکام شریعت احمد رضا بریلوی شائع کردہ مکتبہ کلینی اہل سنت ناظر باغ کانپور سنہ طباعت ندارد حصہ اول ص ۷۲ - ۷۳ و فتاوی رضویہ کے متعدد مقامات اور عام کتب بریلویہ)

اس بریلوی فتوی کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ بریلوی عوام میں سے متعدد لوگ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کے نکاح اپنے مصطلح غیر مقلدین سے بکثرت کرتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت حال بریلوی تحریک کے ناکام ہونے کے دلائل واضحہ میں سے ایک روشن دلیل ہے مثلا ایک مجلس کی تین طلاقوں اور مفقود الخبر شوہر کے معاملہ میں عام بریلوی مولوی خصوصا مفتی جلال الدین بریلوی نے اپنی اس زیر نظر کتاب میں " غیر مقلدوں " کے طلاق ثلاثہ اور مفقود الخبر والے موقف کے خلاف بہت زیادہ زور آزمائی کر رکھی ہے جیساکہ تفصیل آرہی ہے ، اسی طرح بہت سارے معاملات کا حال ہے ۔

غیب نبوی کی نفی کرنے والے بعض دوسرے نصوص

بریلویوں کے مصطلح غیر مقلدین یعنی اہل حدیث علماء کی لکھی ہوئی متعدد کتابیں دلائل واضحہ کے ساتھ یہ بات بخوبی ثابت کر چکی ہیں کہ اللہ رب العالمین نے اپنی ذات پاک کے علاوہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام ہی مخلوقات کے عالم الغیب ہونے کی نفی سیکڑوں آیات واحادیث نبویہ کے ذریعہ کر دی ہے جس کی کسی قدر تفصیل ہماری کتاب " تصحیح العقائد بابطال شواہد الشاہد طبع جدید " میں موجود ہے مگر فرقہ بریلویہ کے مذکورہ موقف وعقیدہ و نظریہ سے لازم آتا ہے کہ اس بدعت پرست فرقہ نے سیکڑوں آیات واحادیث نبویہ کی تصریح سے اعراض کر رکھا ہے اور سیکڑوں آیات واحادیث سے مستفاد ہونے والے عقیدہ سے بالکل مختلف و معارض عقیدہ کو اس نے اپنا دین وایمان بنا لیا ہے حتی کہ فرقہ بریلویہ نے قرآنی آیات " قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ " (پ ۷ سورہ الانعام : ۵۰ وپ ۱۲ سورہ ہود : ۳۱) یعنی اے میرے رسول و نبی محمد ﷺ آپ تمام لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں تم

سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں علم غیب ہی رکھتا ہوں " کے بارے میں کہا کہ حکم الہی کی تعمیل میں آپ کے یہ کہہ دینے سے کہ میں علم غیب نہیں جانتا اور نہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں یہ لازم نہیں آتا کہ آپ فی الواقع بھی علم غیب نہیں رکھتے تھے اور نہ آپ کے پاس اللہ کے خزانے تھے کیونکہ یہ محض آپ کا قول دعوی ہے اور قول ودعوی کا امر واقع کے مطابق ہونا ضروری نہیں بلکہ آپ یقینی طور پر عالم الغیب اور خزائن اللہ کے مالک تھے (ماحصل از الشاہد جدید مولفہ بریلوی بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان ص ۱۰۴ - ۱۰۵ اور عام کتب بریلویہ) اس بریلوی عقیدہ ونظریہ کا لازمی مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ خاک بدہن گستاخ اللہ رب العالمین نے خلاف امر واقع بات لوگوں کے سامنے کہنے کا اور اسے اعلان کرنے کا حکم ہمارے نبی ﷺ کو دیا اور آپ نے خلاف امر واقع بات کہنے والے حکم الہی کی تعمیل کرتے ہوئے مذکورہ خلاف امر واقع بات کہہ بھی دی اور تمام ہی لوگوں کے سامنے اس کا اعلان بھی کر دیا اور ان احکام الہیہ کے نزول سے لیکر اب تک ان کی تلاوت ہوتی رہتی ہے اور تا قیامت ایسا ہوتا رہے گا۔ اس بریلوی عقیدہ کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ اللہ رب العالمین نے جھوٹ بولنے کا حکم صریح طور پر اپنے نبی کو دیا اور اس حکم الہی کی تعمیل آپ نے کی۔ نصوص قرآنیہ کے خلاف اتنی بڑی بیجا جسارت وجرأت وجارحیت کے باوجود اس فرقہ کا اپنے کو اہل سنت وجماعت کہنا نہایت حیرت انگیز عجوبہ ہے۔ نصوص کتاب وسنت کے خلاف اتنی بڑی جرأت وجسارت وجارحیت اختیار کرنے والے اس بریلوی فرقہ کو صاف طور پر تمام صحابہ کرام نے کذاب اور بہت بڑا افتراء پرداز قرار دے رکھا ہے جیسا کہ ہم نے واضح اشارہ سطور بالا میں کیا اور تفصیل ہماری کتاب تصحیح العقائد میں ہے۔

جو لوگ ایمان نہیں رکھتے وہ افتراء پردازی کو اپنا شعار بناتے ہیں

اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ فرقہ بریلویہ بڑا کذاب وافتراء پرداز ہے اور قرآن مجید ہی کی یہ تصریح بھی ہے کہ "إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ" (پ ۱۴ سورہ النحل : ۱۰۵) یعنی افتراء پردازی وکذب بیانی صرف ان لوگوں کا شیوہ وشعار ہے جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے۔

ناظرین کرام ان آیات اور ان کی ہم معنی احادیث نبویہ کی روشنی میں فرقہ بریلویہ کا اصل چہرہ دیکھیں ۔

فرقہ بریلویہ کا یہ عقیدہ کہ بعض قرآنی آیات کو رسول ؐ نے لوگوں سے چھپایا

یہ بہت واضح بات ہے کہ مذکورہ بالا بریلوی عقیدہ کا لازمی مطلب یہ ہے کہ اپنی وحی کردہ جن آیات متلو اور احادیث کے ذریعہ اللہ تعالی نے آپ ؐ کا عالم الغیب اور حاضر وناظر ہونا بتلایا تھا ان آیات واحادیث کو نعوذ باللہ خاک بدہن گستاخ ہمارے نبی ﷺ نے لوگوں سے چھپایا اور انہیں آپ نے مخفی رکھا اور لوگوں کو نہیں بتلایا مگر ام المومنین عائشہ کے مذکورہ بالا بیان کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ :۔ " مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ " یعنی جو شخص یہ بیان کرے کہ محمد ﷺ نے اپنی طرف سے من جانب اللہ وحی کردہ باتوں میں سے کوئی چیز چھپائی وہ جھوٹا اور کذاب ہے کیونکہ ارشاد الٰہی ہے کہ اے رسول آپ اپنی طرف وحی کردہ ساری باتوں کی تبلیغ لوگوں میں کر دیجئے (صحیح البخاری مع فتح الباری کتاب التفسیر سورہ المائدہ حدیث نمبر ۴۶۱۲ ج ۷ ص ۲۷۵) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ " یعنی جس کا دعوی ہو کہ آپ نے کتاب اللہ کی کوئی چیز چھپائی اس نے اللہ پر بہت بڑی افتراء پردازی کی (صحیح مسلم مع شرح نووی ج ۱ ص ۹۸)

حضرت ام المومنین عائشہ ؓ کے اس بیان سے بھی کسی صحابی کا کوئی اختلاف نہیں منقول ہے یعنی کہ اس بات پر بھی صحابہ کا سکوتی اجماع ہے بلفظ دیگر اس سے بھی فرقہ بریلویہ کا بہت بڑا کذاب وافتراء پرداز ہونا لازم آتا ہے ۔

تنبیہ

زیر بحث قول عائشہ کا ایک جزء یہ بھی ہے کہ :۔

" مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ " یعنی جس کا یہ دعوی ہو کہ آپ ؐ

نے اپنے رب کو دیکھا ہے اس نے بھی اللہ پر بہت بڑی افترا پردازی کی" (صحیحین وعام کتب حدیث)

ام المومنین عائشہ ؓ کی مذکورہ بالا بات بھی نصوص شرعیہ سے ثابت ہے مگر بعض صحابہ سے قول عائشہ کے اس جزء سے بظاہر اختلاف منقول ہے اس لئے ہم اسے صحابہ کا اجماعی موقف نہیں کہہ سکتے اگرچہ قول عائشہ کا یہ جزو بھی صحیح ہی ہے اور بظاہر اس کے خلاف منقول بعض قول صحابی کا معنی ومحمل کچھ اور ہے جس کی تفصیل تصحیح العقائد طبع جدید میں ہے۔

فرقہ بریلویہ کے اس عقیدہ کی تکذیب کہ رسول ﷺ کا سایہ نہیں تھا

فرقہ بریلویہ کے عقائد باطلہ میں سے ایک عقیدہ یہ ہے کہ خاتم النبیین محمد ﷺ کا سایہ نہ سورج کی روشنی میں دھوپ میں پڑتا تھا نہ چاندنی رات میں آپؐ کا سایہ ہوتا تھا کیونکہ آپؐ نوری مخلوق تھے اس لئے آپؐ کا سایہ ہی نہیں تھا فرقہ بریلویہ کے اس عقیدہ باطلہ کی تکذیب بدعت شکن سلفی کتاب "رد عقائد بدعیہ" از امام علامہ مولینا نذیر احمد رحمانی اور متعدد سلفی کتابوں میں تفصیل سے موجود ہے اور نہایت صحیح وپختہ سند کے ساتھ جامع ابن وہب میں خود ارشاد نبوی منقول ہے کہ "رَأَيْتُ ظِلِّي وَظِلَّكُمْ" یعنی میں نے اپنا سایہ اور تم لوگوں کا سایہ دیکھا (حادی الارواح الی بلاد الافراح للحافظ ابن قیم باب فی بیان وجود الجنۃ الآن مطبوع مصر ج ۱ ص ۴۲) یعنی کہ ہمارے نبی ﷺ نے بتصریح خویش اس بریلوی عقیدہ کی تکذیب کردی ہے اور اپنی تائید میں فرقہ بریلویہ کے اختراعی ومکذوبہ دلائل کو مکذوبہ وباطلہ قرار دے دیا اس سے بھی معلوم ہوا کہ فرقہ بریلویہ کی تکذیب رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے۔

سایہ نبوی کا ثبوت حدیث صحیح سے

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ ام المومنین زینب نے کہا کہ :۔

فَبَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا بِنِصْفِ النَّهَارِ إِذَا أَنَا بِظِلِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ يقبل" یعنی میرے پاس آپ دوپہر کے وقت آرہے تھے اور میں دھوپ میں آپ کا سایہ دیکھ رہی تھی (مسند احمد ج ۶ ص ۱۳۲ - ۳۳ ومعجم اوسط للطبرانی ومجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۲۳ مذکورہ بالا حدیث بتصریح امام ہیثمی معتبر ہے نیز ملاحظہ ہو رد عقائد بدعیہ ج ۱ ص ۲۸۷ تا ۲۸۹ مع حواشی) ام المومنین زینب تصریح

نبوی کے مطابق فرما رہی ہیں کہ سایہ نبوی تھا اور فرمان نبوی کے خلاف اختراعی اکاذیب کو دلائل شرعیہ قرار دے کر فرقہ بریلویہ کہتا ہے کہ سایہ نبوی نہیں نیز فرقہ بریلویہ کا یہ دعوی مکذوب اس زعم باطل پر قائم ہے کہ آپ خاکی مخلوق کے بجائے نوری مخلوق تھے حالانکہ سیکڑوں آیات واحادیث کے مجموعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آپ خاکی بشر تھے نیز یہ کہ آپ حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب اور آمنہ کے بیٹے تھے اور یہ دونوں آپ کے والدین بھی خاکی بشر تھے اور ارشاد نبوی ہے کہ " خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَارٍ وَخَلَقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ " یعنی فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور جنات کا مورث اعلی جان شعلہ آگ سے پیدا کیا گیا اور میرے اور تمام انسانوں کے باپ اس چیز سے پیدا کئے گئے جس کا بیان تم سے کیا جا چکا ہے " (صحیح مسلم مع شرح نووی ج ۲ ص ۴۱۳) اس حقیقت واضحہ سے کوئی بھی سلیم الطبع انسان انکار نہیں کر سکتا کہ انسانوں کے مورث اعلی حضرت آدم مٹی سے پیدا کئے گئے اور یہ کہ آپ کے مورث اعلی اور جد امجد بھی آدم علیہ الصلوۃ والسلام ہی ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بریلوی مفتی جلال الدین کے پیر مرشد اور فرقہ بریلویہ کے امام مولوی امجد علی مرید وشاگرد بریلوی اعلی حضرت احمد رضا نے بہار شریعت میں بعنوان عقائد متعلقہ نبوت اپنا یہ عقیدہ لکھا کہ " نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالی نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی " اس کے بعد پھر موصوف نے اپنا یہ عقیدہ لکھا کہ انبیاء سب بشر تھے " (بہار شریعت حصہ اول ص ۸)

جب فرقہ بریلویہ کے امام کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء سب بشر تھے اور نبی بشر ہوتے ہیں تو فرقہ بریلویہ یہ بتلائے کہ ہمارے نبی محمد ﷺ نبی تھے یا نہیں ؟ اگر فرقہ بریلویہ کہے کہ آپ نبی نہیں تو اس کا کافر ہونا لازم آئیگا اور اگر کہے کہ آپ نبی تھے تو فرقہ بریلویہ کے عقیدہ کے مطابق آپ کا بشر ہونا لازم آئے گا اور اگر آپ کے بشر ہونے والے اپنے بریلوی عقیدہ سے منحرف ہو کر فرقہ بریلویہ یہ کہے کہ آپ بشر نہیں تھے تو اس کا اپنے ہی عقیدہ کے مطابق کافر ہونا لازم آتا ہے کیونکہ عقائد کا انکار بریلوی مذہب میں کفر ہے اگر بریلوی فرقہ آپ کو بشر کے بجائے نوری مخلوق کہے تو بھی اس کا اپنے ہی عقیدہ کے مطابق کافر ہونا لازم آتا ہے اس کے باوجود اختراعی اکاذیب کو دلیل شرعی قرار دے کر فرقہ بریلویہ نے اپنا یہ عقیدہ گھڑ لیا ہے کہ آپ نوری مخلوق ہیں ۔ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ، اس قسم کے بریلوی مزعومات کی

تکذیب شرعی دلائل کے ساتھ بدعت شکن سلفی کتابوں بشمول رد عقائد بدعیہ میں بحث وضاحت سے کر دی گئی ہے۔

ناظرین کرام ان سلفی کتابوں کا مطالعہ کر لیں۔

حدیث نبوی میں ایمان کو عمل کہا گیا ہے

مشاہدہ سے معلوم ہونے والی یہ بہت واضح بات ہے کہ فرقہ بریلویہ اپنے خود ساختہ مبتدعانہ عقائد ونظریات وبدعات پر عمل کرتے ہوئے حب نبوی وعقیدت نبوی کا بہت بردست مظاہرہ مختلف قسم کے خانہ ساز تہواروں اور اختراعی تقریبات کے مواقع پر کرتا ہے دوسری طرف مشہور ومعروف متواتر المعنی حدیث میں ہے کہ :۔

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ ؟ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ" یعنی حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ دربار نبوی میں سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ افضل عمل ہے ؟ آپ نے جواب دیا کہ اللہ وسول پر ایمان لانا سب سے زیادہ افضل عمل ہے ۔ آپ سے پوچھا گیا کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ افضل عمل کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ راہ الٰہی میں جہاد۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ جہاد کے بعد سب سے زیادہ افضل عمل کیا ہے ؟ فرمایا حج مقبول " (صحیح بخاری محشی مولینا احمد علی سہارنپوری بَابُ مَنْ قَالَ اَنَّ الْاِیْمَانَ هُوَ الْعَمَلُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ الخ ج ۱ ص ۸ و صحیح مسلم مع شرح نووی باب کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال ج ۱ ص ۶۲ وعام کتب حدیث نیز ملاحظہ ہو صحیح البخاری مع فتح الباری کتاب التوحید باب قول اللہ قل فاتوا بالتوراۃ الی ان قال سمی النبی ﷺ الاسلام والایمان والصلوۃ عملا ج ۱۳ ص ۵۰۸ الی ۵۱۱)

مذکورہ بالا فرمان نبوی میں ایمان کو عمل قرار دیا گیا ہے اور امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں جن آیتوں کا ذکر کیا ہے ان کا واضح مطلب یہ ہے کہ ان قرآنی آیات میں ایمان کو عمل کہا گیا ہے یعنی کہ اللہ ورسول نے ایمان کو عمل قرار دیا ہے مگر اللہ ورسول کے ان صریح بیانوں کے بالکل خلاف اپنے کو اہل سنت وجماعت کے نام سے موسوم کرنے کے باوجود فرقہ بریلویہ ایمان

کو عمل نہیں جانتا بلکہ وہ اعمال کو ایمان سے مختلف دوسری چیز قرار دیتا ہے جبکہ مذکورہ بالا آیات واحادیث کی موافقت وتائید بہت ساری دوسری آیات واحادیث سے ہو رہی ہے ان سیکڑوں آیات واحادیث کے خلاف خانہ ساز عقیدہ ونظریہ اختیار کرنے اور اسی کو اپنا دین وایمان وعقیدہ قرار دے لینے کے باوجود بھی فرقہ بریلویہ کا اپنے کو اہل سنت وجماعت کہتے پھرنا یقینا بہت بڑا عجوبہ ہے۔

بتصریح شیخ سعدی مقلد کی عبادت ضلالت ہے

جب نصوص کتاب وسنت میں ایمان کو عمل قرار دیا گیا ہے تو اس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ ایمان عبادت بھی ہے اسی بناء پر بعض احادیث نبویہ میں ایمان کو افضل الحسنات بھی کہا گیا ہے جو اس بات کی دلیل صریح ہے کہ ایمان عبادت بھی ہے ۔ نیز ایمان کے علاوہ جملہ عبادتوں اور اعمال صالحہ کا داخل ایمان ہونا بہت سارے نصوص کتاب وسنت سے ثابت ہے اور فرقہ بریلویہ کے ممدوح شیخ سعدی شیرازی نے اپنی کتاب بوستاں میں صاف طور پر کہا ہے ۔

عبادت بتقلید گمراہی است یعنی تقلید پرستی کے مطابق عبادت کرنی گمراہی وضلالت ہے اور یہ بہت واضح بات ہے کہ فرقہ بریلویہ تقلید پرستی کے مطابق ہی اپنی ساری عبادات کرنے کا دعویدار ہے بلکہ اپنی تقلید پرستی پر فرقہ بریلویہ بہت نازاں اور فرحاں وشاداں بھی ہے دریں صورت لازم آتا ہے کہ جس تقلید پرستی کے مطابق فرقہ بریلویہ اپنی ساری عبادتیں انجام دیتا ہے اس تقلید پرستی کا قیدی واسیر ہونے کی بناء پر بتصریح شیخ سعدی فرقہ بریلویہ سراسر گمراہ اور اسیر ضلالت ہے۔

شیخ سعدی کی بات کے جواب کی ہمت فرقہ بریلویہ میں نہیں

جس سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کا رد لکھنے کے دعوی کے ساتھ بریلوی مفتی جلال الدین

نے اپنی یہ کتاب " غیر مقلدوں کے فریب " لکھی ہے اس کے ص ۸۱ پر شیخ سعدی کے مصرعہ مذکورہ بعض دیگر اشعار کے ساتھ تقلید پرستی کی مذمت میں نصوص شرعیہ کی موافقت میں نقل کیا ہے مگر تقلید پرستی پر نازاں وفرحاں فرقہ بریلویہ کے مفتی مذکور شیخ سعدی کے اس مصرع کے خلاف کسی قسم کی لب کشائی کئے بغیر گذر گئے اس لئے کہ موصوف بخیال خویش یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ " من صمت نجا " (خاموش رہنے ہی میں نجات ہے) حالانکہ موصوف بریلوی مفتی کا یہ سمجھ بیٹھنا سراسر غلط ہے کہ .... اس مجرمانہ سکوت سے نجات میں رہیں گے لیکن موصوف کی یہ مقلدانہ اور مجرمانہ خاموشی موصوف اور موصوف کے فرقہ بریلویہ کے لئے بہت زیادہ مہنگی پڑ رہی ہے اور آئندہ بھی دنیا و آخرت میں مہنگی ہی رہے گی ۔

فرقہ بریلویہ کے ولی اللہ قرار دیئے ہوئے مولانا رومی تقلید پرستی کو حرام کہتے ہیں

شیخ سعدی کے علاوہ مولانا روم کو فرقہ بریلویہ اولیاء اللہ میں شمار کئے ہوئے ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۷ وعام کتب بریلویہ) فرقہ بریلویہ کے ولی اللہ قرار دیئے ہوئے مولانا روم کے متعدد اشعار بھی بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ ص ۸۰ تا ۸۳ میں منقول ہیں ۔ ان میں سے بعض کا ذکر ہم بھی کرتے ہیں ۔

زانکہ تقلید آفت ہر نکوی است   کہ بود تقلید اگر کوہ قوی است

یعنی جملہ عبادتوں سمیت تمام اعمال صالحہ کو تقلید پرستی برباد کر دینے والی آفت ہے کوئی بھی عبادت خواہ قوی تر پہاڑ کے برابر ہو اگر تقلید پرستی کی بناء پر انجام دی گئی ہو تو بھی اتنی بڑی عبادت و نکوکاری تقلید پرستی کی نحوست سے بے جاں تنکا اور کوڑا کباڑا کی حیثیت رکھتی ہے ۔

نوحہ گر باشد مقلد در حدیث   جز طمع نبود مراد آں خبیث

آں مقلد ہست چوں طفل علیل   گرچہ دارد بحث باریک و دلیل

مولانا روم کے ان اشعار میں تقلید پرستی کی جس قدر مذمت ونحوست بیان کی گئی ہے وہ بہت ظاہر ہے مولینا روم کے پہلے والے شعر میں معنوی طور پر تقلید پرستی کے مدعی فرقہ بریلویہ کی تمام عبادتوں کو وہی کہا گیا ہے جو شیخ سعدی نے کہا ہے مگر تقلید پرستی پر نازاں وفرحاں فرقہ بریلویہ کے مفتی اور تمام کے تمام بریلوی مولانا روم کی ان ساری باتوں کے بالمقابل دم بخود وخبط الحواس ہو کر سکوت ہی میں نجات سمجھتے ہیں ، نصوص کتاب وسنت کے خلاف جری ہونے کے باوجود مذکورہ بالا باتوں کے رد میں بریلوی مفتی دم سادھے رہ گئے ناظرین کرام غور فرمائیں کہ جو فرقہ بریلویہ بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں منقول بعض اشعار سعدی ورومی کے رد وجواب میں لب کشائی کی صلاحیت واستطاعت سے محروم ہے وہ اس سلفی کتاب کے پیش کردہ نصوص کتاب وسنت والے دلائل قاہرہ کی طرف نظر اٹھانے کی تاب وحوصلہ کہاں سے رکھتا ہوگا ؟

اپنے علاوہ دوسرے اسلامی فرقوں کی تکفیر میں حنفی مذہب سے فرقہ بریلویہ کا اعراض

ایک طرف نصوص کتاب وسنت کی پیروی کرنے والے سلفی واہل حدیث لوگوں کو فرقہ بریلویہ اس معنی میں غیر مقلد اور وہابی کہتا ہے کہ یہ کافر ہیں بلکہ یہود ونصاریٰ سے ان کا کفر بڑھا ہوا ہے دوسری طرف یہ فرقہ بریلویہ جس حنفی مذہب کی تقلید پر نازاں وفرحاں ہے اس کی صراحت ہے کہ :۔

" كُلُّ مَنْ كَانَ اَهْلُ قِبْلَتِنَا لَا يُكَفَّرُ بِهَا حَتَّى الْخَوَارِجَ الَّذِيْنَ يَسْتَحِلُّوْنَ دِمَاءَنَا وَاَمْوَالَنَا وَسَبَّ اَصْحَابَ الرَّسُوْلِ ﷺ وَيُنْكِرُوْنَ صِفَاتَهُ وَجَوَازَ رُؤْيَتِهِ الخ " یعنی ہمارے اہل قبلہ (اسلام کی طرف اپنے کو منسوب کرنے والے اور کلمہ اسلام پڑھنے والے) بدعت پرستوں پر فتویٰ کفر نہیں لگایا جائے گا حتی کہ ان خارجیوں پر بھی فتویٰ کفر نہیں لگایا جائے گا جو ہم تمام مسلمانوں کی ناحق خون ریزی ومال ومنال پر دست اندازی کو حلال سمجھتے ہیں اور صحابہ کرام کو گالی دینا بھی حلال سمجھتے ہیں حتی کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بھی منکر ہیں اور دیدار الٰہی کے جواز تک کو

ماننے کے روادار نہیں ، (در المختار مع ترجمہ غایہ الاوطار کتاب الصلوۃ باب الامامہ ج ۱ ص ۲۶۱)

فرقہ بریلویہ کی مذکورہ بالا مذہبی ودینی باتیں بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ باب متعلق عقائد نمبر ۵۰ و ۵۱ ص ۱۴۳ میں مختص طور پر لکھی ہیں جن کے رد میں " غیر مقلدوں کے فریب " لکھنے کے دعویدار بریلوی مفتی نے دم بخود وحواس باختہ ہو کر ایک لفظ بھی بولنے کی جرأت اپنے اندر نہیں پائی مگر اپنے مذہب کی اس تصریح کے بالکل خلاف موصوف نے اپنی پارٹی والوں کی طرح اہل حدیث وسلفی لوگوں کو کافر قرار دیا اور ان سے شادی وبیاہ وتعلقات کو حرام وناجائز بتلایا کیا یہ ساری باتیں عجائبات میں سے نہیں ؟

فرقہ بریلویہ بعض کو چھوڑ کر سبھی صحابہ کو مقلد کہتا ہے

دین کی بنیاد یعنی عقائد میں اپنے کو غیر مقلد قرار دینے والے فرقہ بریلویہ کے مفتی جلال الدین امجدی نے اپنے اور اپنے فرقہ کے تقلید پرست ہونے کے مدعی بن کر تقلید پرستی کے جواز بلکہ وجوب کا اثبات کرنے کے بریلویانہ زعم باطل پر یہ عنوان قائم کیا :۔

" صحابہ کرام اور تقلید " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۸)

اس عنوان کے تحت بریلوی مفتی نے یہ دعوی کیا کہ تقریبا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے بشمول خلفائے اربعہ صرف چند ہی صحابہ مثلا حضرت ابن مسعود ، ابو موسی اشعری ، معاذ بن جبل ، ابی بن کعب ، زید بن ثابت وعائشہ صدیقہ مقلد نہیں تھے ورنہ باقی دوسرے صحابہ مقلد تھے پھر موصوف مفتی نے تین قرآنی آیات کو وجوب تقلید پر بطور دلیل نقل کیا اور اس کے بعد تقلید سے متعلق اپنی بہت ساری بریلویانہ باتیں لکھیں اور سلفی لوگوں کو غیر مقلد کہہ کر مطعون کیا یہ سلسلہ طعن وتشنیع کئی صفحات از ص ۱۸ تا ۶۴ پر پھیلا ہوا ہے مگر اتنے طویل وعریض بریلوی بیان میں تقلید پرستی کے مردود ہونے پر حقیقتہ الفقہ کے ہزار سے زیادہ دلائل میں سے کسی کے بھی خلاف لب کشائی کی جرأت نہ کر سکے ۔ صرف اسی بات سے فرقہ بریلویہ کی حق پرستی کے دعوی کا راز کھل جاتا ہے ۔

تنبیہ (فرقہ دیوبندیہ کی فتنہ سامانی)

ہمارے ملک ہندوستان میں فرقہ بریلویہ ہی کی طرح مذہب اہل حدیث اور متبعین مذہب اہل حدیث سے پرخاش رکھنے والا ایک دوسرا نو مولود فرقہ "فرقہ دیوبندیہ" بھی فرقہ بریلویہ کا حریف ہونے کے باوجود اہل حدیث کے خلاف محاذ آرائی وجارحیت کے بے پناہ جذبات رکھتا ہے مگر ہم فرقہ بریلویہ کی کتاب مذکور کی تردید میں لکھی جانے والی اپنی اس کتاب میں اس فرقہ دیوبندیہ سے تعرض کا ارادہ نہیں رکھتے تھے لیکن ہم اپنی اس کتاب کی تصنیف میں جب اس جگہ پہنچے تو فرقہ دیوبندیہ کی طرف سے مسئلہ تقلید پرستی کی حمایت میں ایک تازہ ترین زہریلی کتاب "غیر مقلدین کی حقیقت" آگئی جس میں جملہ اکاذیب کے ساتھ میرے یعنی محمد رئیس ندوی کے خلاف بھی دیوبندی انداز والی لغو طرازی کی گئی ہے پھر بھی میں اپنی اس زیر تصنیف کتاب میں فرقہ دیوبندیہ سے تعرض کا ارادہ نہیں رکھتا تھا مگر اپنے رفقاء میں سے کچھ حضرات اہل علم کے اصرار پر مجھے اس طرف بھی کچھ توجہ دینی پڑ رہی ہے۔

میری نہ کہی ہوئی بات میری طرف دیوبندی مصنف نے منسوب کی

مذکورہ بالا دیوبندی کتاب میں میری بابت تحریر کیا گیا ہے کہ :۔ "محمد رئیس ندوی نے ۱۴، ۱۵ و ۱۶ / اپریل ۱۹۹۵ء میں مئوناتھ بھنجن کی سرزمین پر منعقد ہونے والی اہل حدیث کانفرنس میں کہا کہ ہمارا سلسلہ حدیث حضرت آدم سے چلا آرہا ہے وہ بھی اہل حدیث تھے الخ (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۴۸-۴۹)

اپنی عادت کے مطابق فرقہ دیوبندیہ کے ترجمان موصوف نے اپنی لکھی ہوئی اس عبارت کا پہلا جزو اپنی طرف سے گھڑ کر ہماری طرف منسوب کر دیا جیساکہ امام ابو حنیفہ نے اپنے تلامذہ کو خطاب کر کے کہا تھا کہ تم لوگ اپنی تحریر کردہ کتابوں میں میری طرف میری نہ کہی ہوئی بہت ساری باتیں منسوب کر دیا کرتے ہو (اللمحات ج ۲ ص ۴۹۹ بحوالہ الجرح

والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۸ ص ۲۰۱ ترجمہ ابو یوسف و تاریخ صغیر للبخاری ص ۲۰۶ وتاریخ جرجان للسہمی ص ۵۶۶ واصحات ج ۳ ص ۳۱۷ و ۳۱۸)

ہم نے کہا تھا کہ تمام انبیاء بشمول آدم وخاتم الانبیاء ایک ہی مذہب کے تابع تھے

میں نے اپنی تقریر میں یہ بات ہرگز نہیں کہی تھی البتہ اس معنی و مفہوم کی بات ضرور کہی تھی کہ حضرت آدم سے لیکر خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ تک جتنے نبی ورسل ہوئے وہ جس دین اسلام کے پیرو اور داعی و مبلغ تھے اسی کے متبع اور داعی ہم اہل حدیث بھی ہیں اس اعتبار سے بشمول آدم تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام جس دین کے متبع اور داعی تھے وہ بلفظ دیگر مذہب اہل حدیث ہے ہم نے اپنی اس بات کی تائید میں دلائل شرعیہ (نصوص کتاب وسنت) میں سے بعض کی طرف واضح اشارات کر دیئے تھے مثلاً یہ کہ قرآن مجید میں کہا گیا ہے :۔

" وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا " (پ ۱۱ سورہ یونس : ۱۹) " وَكَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللهُ النَّبِيِّينَ " (پ ۲ سورہ بقرہ : ۲۱۳) "إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً فَاتَّقُونَ" (پ ۱۸ سورہ المومنون : ۵۲)

ان آیات اور ان کی ہم معنی دوسری آیات کا مفاد یہ ہے کہ بشمول آدم اول النبیین و محمد خاتم النبیین تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام ایک ہی دین اسلام کے متبع و مبلغ تھے اور یہ سارے انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام جس دین اسلام کے متبع و مبلغ تھے اسی کے متبع و مبلغ ہم اہل حدیث بھی اپنے کو دلائل واضحہ وبراہین ساطعہ کی بنیاد پر کہتے ہیں کیونکہ ہمارے نبی محمد ﷺ کا حضرت آدم سے لے کر عیسی علیہ الصلوۃ والسلام تک ہونے والے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہی کا ہم مذہب ہونا آیات مذکورہ سے واضح طور پر ثابت ہے اور ہم اہل حدیث مذہب والے اس مذہب محمدی کے متبع و مبلغ ہیں جس پر ہمارے نبی محمد ﷺ کاربند تھے اور اسی مذہب کا نام مذہب اہل حدیث ہے ہماری اس بات میں اشارۃً بھی اس کا ذکر نہیں کہ ہم اہل حدیثوں کا سلسلہ حدیث حضرت آدم سے چلا آرہا ہے یہ فرقہ دیوبندیہ کا افتراء خالص ہے۔

متعدد قرآنی آیات میں قرآن کا ایک نام حدیث بھی بتلایا گیا ہے

ہم نے اپنے اس خطاب میں یہ بھی کہا تھا کہ جس طرح اصطلاح اہل اسلام میں اقوال وافعال واحوال و تقراریات نبویہ کو حدیث کہا جاتا ہے اسی طرح متعدد قرآنی آیات اور متواتر المعنی احادیث نبویہ میں قرآن مجید کو بھی حدیث کہا گیا ہے اور ہمارا مذہب اسلام در اصل حدیث کے نام سے موسوم انہیں دونوں چیزوں یعنی قرآن مجید اور حدیث نبوی کا مجموعہ ہے اور جس طرح ہمارے رسول خاتم النبیین محمد ﷺ حدیث کے نام سے موسوم وحی جلی اور وحی خفی یا بلفظ دیگر وحی متلو اور وحی غیر متلو سے من جانب اللہ بہرہ ور تھے ، اسی طرح تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا حال تھا اس اعتبار سے تمام انبیاء کرام کا مذہب حدیث نامی وحی جلی و وحی خفی کے مجموعہ پر مشتمل ہونے کے باعث مذہب اہل حدیث کے نام کے ساتھ موسوم کئے جانے کے لائق ہے جس کا ماحصل یہ ہوا کہ معنوی طور پر بشمول آدم وخاتم النبیین علیہما الصلوۃ والسلام تمام انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلوۃ والسلام مذہب اہل حدیث کے پیرو تھے کیونکہ اس میں شک نہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام جس مذہب اسلام کے پیرو تھے اس کے متعدد دوسرے نام بھی نصوص کتاب وسنت سے ثابت ہیں ، نصوص سے ثابت ہونے والے اسلام کے ان متعدد ناموں میں سے مذہب اہل حدیث بھی ایک نام ہے اس لئے بلا شک وشبہ یہ لہنا کہ انسانوں کے مورث اعلیٰ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام بھی مذہب اہل حدیث کے پیرو تھے بالکل بجا ہے۔

حضرت آدم سے لیکر دس قرون تک کائنات انسانی صرف مذہب اسلام کی تابع تھی

جس مذہب اسلام یا دین حنیف یا صراط مستقیم پر سبھی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کاربند تھے اس پر حضرت آدم سے لیکر عرصہ دراز تک یعنی دس قرون تک تمام ہی کائنات انسانی

قائم تھی اس سے کسی بھی فرد بشر نے اختلاف وانحراف حدیث صحیح کے مطابق نہیں کیا تھا پھر حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت سے کچھ پہلے اس ملت واحدہ اور امت واحدہ یعنی اسلام سے بعض لوگوں میں بتدریج انحراف آنا شروع ہو گیا اور دھیرے دھیرے ایسا ہوا کہ عہد نوح میں کائنات انسانی کی اکثریت امت واحدہ یعنی اسلام سے منحرف اور باغی ہو گئی اور لوگوں میں مختلف مذاہب رواج پذیر ہو گئے حتی کہ ایک زمانہ ایسا آیا کہ مذہب موسوی کے اتباع کے دعویدار بنو اسرائیل میں اکہتر مذاہب مختلفہ اور مذہب عیسوی کے اتباع کے دعویداروں میں بہتر مذاہب مختلفہ مروج ہو گئے۔ بعثت نوح سے لیکر بعثت محمدی تک مبعوث ہونے والے سارے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اگرچہ تمام لوگوں کو دوبارہ امت واحدہ وملت واحدہ یعنی اسلام کی طرف مراجعت کی دعوت دیتے رہے مگر روز بروز لوگوں میں امت واحدہ یعنی اسلام سے انحراف کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا حتی کہ خاتم النبیین محمد ﷺ کے زمانہ میں اور آپ کی وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا بلکہ دین محمدی سے وابستگی کے دعویداروں تک میں نبوی پیش گوئی کے مطابق تہتر مذاہب مختلفہ مروج ہو گئے جبکہ دین محمدی سے وابستگی رکھنے کا دعوی نہ کرنے والے غیر مسلموں کی تعداد بھی ہر زمانہ میں بہت زیادہ رہا کرتی ہے، دین محمدی سے وابستگی کے دعویداروں میں رواج پذیر ہونے والے تہتر مذاہب مختلفہ میں سے تصریح نبوی کے مطابق صرف ایک ہی مذہب اصل دین محمدی ہے جس کے مختلف ناموں میں سے ہماری تحقیق کے مطابق ایک نام مذہب اہل حدیث اور سلفی مذہب بھی ہے۔

انسانوں کے مورث اعلی آدمؑ کا وطن ہندوستان تھا

ہم نے اپنے اس خطاب میں موجودہ ہندوتو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر ہندو برادران ہمارے ملک ہندوستان کو اپنا آبائی وموروثی وطن کہتے ہیں تو ہم بھی اسلامی روایات کے کے مطابق اپنے اس ملک کو اپنا آبائی وموروثی وطن کہنے کا حق اس لئے رکھتے ہیں کہ مورخ اسلام نیز مفسر قرآن ومحدث عظیم امام ابن جریر طبری نے کہا ہے کہ تمام علماء اسلام واہل توارات وانجیل اس بات پر متفق ہیں کہ انسانوں کے مورث اعلی حضرت آدم کا مسکن وموطن ہندوستان ہے، (تاریخ طبری ج ا ص ٦٠) اور جس دین ومذہب کے متبع انسانوں کے یہ

مورث اعلیٰ تھے اسی کے حقیقی اور سچے متبع ہم مسلمان لوگ ہیں اور ہم مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق انسانوں کے مورث اعلیٰ کے مذہب اسلام سے منحرف ہو جانے والے بت پرست ومشرک لوگ معنوی طور پر حضرت آدم کی میراث کے اس لئے وارث نہیں کہ یہ اپنے مورث سے بغاوت کرنے والے ہیں لہذا اگر ہندو لوگ اپنی طاقت کے بل پر اس ملک پر اپنا عقیدہ تھوپنا چاہتے ہیں تو مسلمان اپنے عقیدہ وروایت کے مطابق کیوں اس ملک کے اصل وارث قرار دیے جانے کے حق دار نہیں ؟

ہندوستان میں حضرت آدم کو اذان سنائی گئی

ہم نے خطاب مذکور میں اس معتبر حدیث کی طرف اشارہ کیا تھا کہ انسانوں کے مورث اعلیٰ کے مسکن وموطن ہندوستان میں موصوف انسانی مورث اعلیٰ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی وحشت دور کرنے کے لئے بحکم الٰہی حضرت جبرئیل نے بالکل وہی اذان دی جو اذان آج کل ہندوستان میں اہل اسلام پنج گانہ نمازوں کے لئے دیتے ہیں جس میں کلمہ اسلام اور رسالت محمدی کا زور وشور کے ساتھ اعلان ہوتا ہے پھر اس اذان اور مذہب سے ہندوستان میں یا کسی ملک میں وحشت کیوں محسوس کی جارہی ہے ؟

ظاہر ہے کہ ہمارے اس خطاب سے بہرحال یہ مستنبط ہوتا ہے کہ حضرت آدم سے لیکر خاتم النبیین ﷺ تک جتنے نبی ورسول ہوئے وہ جس دین کے پیرو تھے وہ دین وہی ہے جس کے پیرو اہل حدیث اور سلفی لوگ ہیں اس پر فرقہ دیوبندیہ وفرقہ بریلویہ کا چراغ پا ہو جانا بالکل ہی بے معنی اور لغو بات ہے اور چراغ پا ہو کر اپنی فطری عادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی مقلدانہ ہرزہ سرائی میں مبالغہ آرائی کرنا اور بھی زیادہ بھیانک بات ہے۔

دعویٰ مذکورہ کی دلیل (حدیث نبوی)

ہم نے اپنے اس خطاب میں جس حدیث نبوی کی طرف اشارہ کیا تھا مناسب ہے کہ یہاں اسے نقل کردیں۔ " قَالَ الْحَافِظُ اَبُو نُعَيْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ (هُوَ الْاِمَامُ الطَّبْرَانِيُّ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَهْرَامَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي كَرِيْمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ

فَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادٰی بِالْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ الخ فَقَالَ مَنْ مُّحَمَّدٌ فَقَالَ هٰذَا وَلَدُكَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ " یعنی حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جب آسمان سے اتر کر ہندوستان میں نزول پذیر ہوئے تو وحشت محسوس کرنے لگے رفع وحشت کے لئے حضرت جبرئیل نے آکر اذان پکاری اذان میں محمد رسول اللہ (ﷺ) کے الفاظ سن کر آدم نے جبرئیل سے کہا کہ محمد کون ہیں ؟ جبرئیل نے کہا کہ آپ کی اولاد میں ہونے والے انبیاء میں سے آخری نبی ہیں (حلیہ الاولیاء ج ۵ ص ۱۰۷ ترجمہ عمرو بن قیس ملائی) قال السیوطی رواہ ایضا الطبرانی وابن عساکر ، تفسیر در منثور ج ۱ ص ۵۵ ، تاریخ ابن عساکر ۳ / ۳۲۳ ۲) ہمارے پاس تاریخ ابن عساکر کا جو نسخہ ہے اس میں یہ حدیث ترجمہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام ج ۱ ص ۶۴۵ میں منقول ہے ۔

حدیث مذکورہ کی سند پر بحث و تحقیق

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ حدیث مذکورہ امام ابو نعیم نے امام طبرانی سے نقل کی ہے حافظ سیوطی نے در منثور میں حدیث مذکور طبرانی کے حوالہ سے بھی نقل کی مگر یہ نہیں بتلایا کہ ان کی کس کتاب میں حدیث مذکور ہے امام طبرانی کثیر الکتب محدث و مفسر و مورخ ہیں مگر ہم ان کی اس کتاب پر واقف نہیں ہو سکے جس میں حدیث مذکور منقول ہے ۔ امام ابو نعیم اور ان کے وہ استاذ جن سے حدیث مذکور موصوف ابو نعیم نے نقل کی مشہور و معروف ثقہ امام ہیں امام ابن عساکر نے اس حدیث کے لئے جو سند بیان کی ہے اس کے مطابق حدیث مذکور امام طبرانی کے مشہور ثقہ معاصر امام احمد بن سلیمان نجاد (مولود ۲۵۳ ھ ومتوفی ۳۴۸ ھ) نے بھی روایت کی ہے امام نجاد بھی کتاب السنن الکبیر کے مصنف ہیں اور ظن غالب ہے کہ حدیث مذکور ان کی کتاب میں منقول ہوگی

ترجمہ امام مطین حضرمی

ان دونوں یعنی امام طبرانی اور امام نجاد نے اسے اپنے جس شیخ امام محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی سے نقل کیا ہے وہ بہت معروف ومشہور ثقہ امام اور مختلف کتابوں کے ساتھ مسند

وتاریخ نامی کتابوں کے مصنف ہیں ان کا لقب "مطین" ہے (سیر اعلام النبلاء ج ۱۴ ص ۴۱-۴۲، وتذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۶۱-۲۶۲ ولسان المیزان ج ۵ ص ۲۳۳-۲۳۴ وغیرہ)

ظن غالب ہے کہ امام مطین نے یہ حدیث اپنی کتاب مسند و تاریخ میں نقل کی ہوگی حیرت ہے کہ علامہ البانی نے امام مطین کو مجہول قرار دیا ہے (سلسلہ الاحادیث الضعیفہ حدیث نمبر ۴۰۳ ج ۱ ص ۳۹۶) غالبا علامہ البانی حلیۃ الاولیاء والی روایت کی سند میں امام مطین کی تعیین کرنے والے لفظ "الحضرمی" پر دھیان نہیں دے سکے۔ امام مطین نے حدیث مذکور کو اپنے جس شیخ الحدیث علی بن بہرام بن یزید ابو حجیہ مزکی عطار وافریقی سے نقل کیا ہے ان سے امام مطین کے علاوہ امام موسیٰ بن اسحاق انصاری، علیک رازی و حسن بن طیب شجاعی احمد بن یحییٰ ازدی وعلی بن سعید رازی جیسے ثقہ رواۃ روایت کرتے ہیں (ملاحظہ ہو تاریخ خطیب ترجمہ علی بن بہرام ج ۱۱ ص ۳۵۳-۳۵۴ واکمال لابن ماکولا لفظ حجیہ ج ۲ ص ۲۹۵ موصوف بہرام امام ابن حبان کے اصول سے ثقہ راوی ہیں اور ان کے اوپر کے سبھی رواۃ معتبر ہیں لہذا یہ حدیث معتبر ہے، امام ابن حبان کے اصول توثیق میں سے یہ بھی ہے جس راوی پر تجرح ثابت نہ ہو اور وہ منکر روایت نہ کرے اور اس سے ایک سے زیادہ ثقہ رواۃ روایت کرتے ہوں تو وہ ثقہ راوی ہے امام ابن حبان کے اصول سے متعدد محدثین متفق ہیں اور متعدد محدثین اس سے اختلاف رکھتے ہیں مگر حنفی مذہب اس کے موافق ہے (کما تقرر فی مقرہ) علی بن بہرام کے اوپر والے سبھی رواۃ ثقہ ہیں لہذا یہ روایت اصول ابن حبان اور ان کے موافق محدثین نیز احناف کے اصول سے معتبر ہے۔

ایضاح

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہمارا ملک ہندوستان انسانوں کے مورث اعلیٰ حضرت آدم کا وطن تھا جو معنوی طور پر اہل حدیث تھے۔ اور پوری دنیا کی طرح ہندوستان کے باشندے بھی حدیث صحیح کے مطابق حضرت آدم سے لیکر بعثت نوح سے پہلے تک اسی مذہب پر کاربند تھے جس پر حضرت آدم تھے پھر نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں اس مذہب کے خلاف شرک وکفر کی طاقتوں نے بہت زور پکڑ لیا مگر طوفان نوح کے ذریعہ سب ہلاک وبرباد ہوئے صرف وہی

لوگ حضرت نوحؑ کے ساتھ باقی رہ گئے جو حضرت آدم والے دین پر قائم تھے حضرت نوح علیہ السلام کے بعد نہ جانے کس زمانہ میں اس دین برحق سے کچھ لوگوں میں انحراف آیا اور یہ انحراف رفتہ رفتہ زور پکڑتا گیا جس کی اصلاح کے لئے دوسرے ممالک کی طرح ہمارے ملک ہندوستان میں بھی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام مبعوث ہوتے رہے حتی کہ خاتم النبیین ﷺ مبعوث ہوئے آپ کے زمانہ میں پوری دنیا کی طرح ہندوستان بھی کفر وشرک کا گڑھ بنا ہوا تھا مگر ہماری پیش کردہ گذشتہ تفصیل میں آچکا ہے کہ اللہ تعالی کے فضل وکرم سے آپ کی پیش گوئی کے مطابق خلفائے راشدین ہی کے زمانہ میں ہندوستان کے بعض خطوں پر اسلامی حکومت قائم ہو گئی جو چھٹی صدی ہجری تک سلفی حکومت رہی اگرچہ درمیان میں چوتھی صدی کے بعد بعض اوقات نظام الہی کے مطابق گردش ایام کا بھی شکار ہوئی مگر معنوی طور پر کسی نہ کسی انداز میں یہ حکومت چھٹی صدی تک قائم تھی پھر نہ جانے کب یہ ہندوستانی حکومت غیر سلفی حکومت سے بدل گئی ہم ایک مستقل کتاب میں اس کا جائزہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جملہ معترضہ کے طور پر یہاں یہ بات آگئی تھی ورنہ بات چل رہی تھی تقلید پرستی کی اس سلسلے میں ہماری گفتگو اب ہندوستان کے دونوں تقلید پرست فرقوں بریلویہ ودیوبندیہ سے ہوگی۔

اس بات پر اہل علم متفق ہیں کہ چوتھی صدی تک مروجہ چاروں تقلیدی مذاہب میں سے کسی مذہب معین کی، تقلید کا رواج نہیں ہوا تھا جیسا کہ تفصیل آرہی ہے اس کے باوجود دونوں فرقے بعض آیات واحادیث سے شخصی تقلید کے وجوب پر استدلال کرتے ہیں۔

فاسئلوا اھل الذکر والی آیت سے فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کا وجوب تقلید پر استدلال غلط ہے

مثلا یہ دونوں فرقے تقلید پرستی کے وجوب پر قرآنی آیت "فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ" کو شرعی دلیل قرار دینے پر متفق ہیں (ملاحظہ ہو فرقہ دیوبندیہ کی زیر نظر نوزائیدہ کتاب ص ۱۷ وفرقہ بریلویہ کی زیر نظر کتاب غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۹ وعام کتب دیوبندیہ وبریلویہ)

اس سلسلے میں اولاً ہم کو یہ کہنا ہے کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے متعدد محلا کے ولی اللہ

قرار دیتے ہوئے ہندوستانی شیخ فخر الدین زرادی ساماتوی دہلوی متوفی ۸۴۸ھ نے بہت سارے اہل علم کی طرح ان دونوں آیات کا مطلب یہ بتلایا ہے کہ مروجہ تقلیدی مذاہب میں سے کسی ایک کی تقلید کرنی بدعت اور لا شئی ہے۔ اور تمام صوفیا یہی کہتے ہیں اور اس پر نصوص کتاب وسنت واجماع امت دلیل قاطع ہیں کہ تقلید پرستی بدعت ہے۔ (ملاحظہ ہو نزھۃ الخواطر ج ۴ ص ۹۱ - ۹۲ ترجمہ شیخ فخر الدین زرادی بحوالہ خزینۃ الاصفیاء) اس سے صاف ظاہر ہے کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ اپنے اولیاء اللہ قرار دیئے ہوئے اماموں کی تصریحات کے مطابق بدعت پرست اور نصوص واجماع کے مخالف ہیں یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دونوں نو زائیدہ فرقوں کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ مذکورہ آیت کے نزول کے وقت پائے جانے والے اہل اسلام خصوصا صحابہ کرام تقلید پرستی کو اپنا دین وایمان قرار دینے کے بجائے مذکورہ آیت کے نزول کے تقریبا نوے سال بعد پیدا ہونے والے اور ۱۲۰ ھ تک درس گاہ حماد میں زیر تعلیم رہنے والے امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ نیز ان کے بھی بعد پیدا ہونے والے امام مالک وشافعی واحمد کی تقلید تو فرض وواجب ہے لیکن ان کے علاوہ علم وفضل میں کہیں زیادہ تقدم رکھنے والے لاکھوں صحابہ وتابعین واتباع تابعین ودیگر اہل علم وفضل کی تقلید نہیں واجب ہے ؟ ائمہ مذکورین کی تقلید پر دعوی اجماع امت کرنے والے اپنا یہ دعوی تو نہ آج تک ثابت کر سکے نہ قیامت تک کر سکیں گے کہ کس زمانہ میں اس بات پر تمام اہل علم کا وہ اجماع ہوا جس کو فی الواقع اجماع امت مانا جا سکے ہاں ان تقلید پرستوں کے اس دعوی کے مکذوب ہونے پر دلائل قاہرہ موجود ہیں (کما سیاتی)

دیوبندی وبریلوی استدلال کی تغلیط پر بحث (پہلی آیت)

دونوں فرقوں کی اس مستدل آیت کے الفاظ قرآن مجید کی دو مختلف مکی سورہ النحل اور سورۃ الانبیاء میں وارد ہوئے۔ دونوں سورتوں میں وارد شدہ ان الفاظ والی آیات کو اچھی طرح ناظرین کرام پہلے ملاحظہ کر لیں۔

سورۃ النحل میں ارشاد ربانی ہے کہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُوْحِیْ اِلَیْهِمْ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْكَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ (پ ۱۴ سورۃ النحل ۴۳، ۴۴)

یعنی اے ہمارے رسول محمد ﷺ ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ آدمی ہی ہوا کرتے تھے ان کی طرف ہم وحی کرتے رہتے تھے پس اے قرآن مجید کے مخاطب لوگو! اگر تم روشن آیتوں اور اللہ کی کتابوں کا علم نہیں رکھتے ہو تو ہمارے مبعوث کردہ اس نبی خاتم محمد ﷺ کی صداقت جاننے کے لئے اہل الذکر سے یہ بات دریافت کر لو کہ کیا اس مدعی نبوت ورسالت محمد ﷺ کے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے انسانوں آدمیوں بشر اور مردوں کو رسول ونبی بنا کر بھیجنے اور ان کی طرف وحی کرنے کا سلسلہ جاری رکھا تھا؟ اور ہم نے اے ہمارے رسول محمد ﷺ آپ کی طرف اس لئے ذکر نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کی طرف ہماری جانب سے نازل کردہ چیز یعنی ذکر کے معنی ومطلب کی توضیح وتفسیر لوگوں کو سمجھانے کے واسطے کر دیں۔

دوسری آیت

مذکورہ بالا آیت کی ہم معنی دوسری والی قرآنی آیت یہ ہے "وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ" (پ ۱۷ سورۃ الانبیاء ۷)

یعنی اے ہمارے رسول محمد ﷺ ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے اور ان کی طرف وحی کرتے رہے وہ آدمی وانسان اور مرد ہی ہوا کرتے تھے اے لوگو! اگر تم یہ بات نہیں جانتے تو اسے اہل ذکر سے پوچھ کر معلوم کر لو۔ تقلید پرستی کے وجوب پر فرقہ بریلویہ وفرقہ دیوبندیہ کے متحدہ محاذ کی دلیل بنائی ہوئی مذکورہ بالا دونوں قرآنی آیات کریمات کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کفار ومشرکین کو حکم مذکور دیا جو اپنے خود ساختہ جاہلی نظریات کی بنیاد پر انسانوں کی ہدایت کے لئے انسان وآدمی وبشر کا من جانب اللہ نبی ورسول مبعوث ہونا مستبعد سمجھتے تھے بنابریں یہ مشرکین وکفار ہمارے رسول خاتم النبیین محمد ﷺ کے رسول اللہ ونبی اللہ ہونے کے منکر تھے رسالت محمدی ونبوت مصطفوی کا انکار کرنے والے ان کفار ومشرکین کو اللہ تعالیٰ سے لوگوں کی ہدایت کے لئے انھیں جیسے بشر اور انسان نبی ورسول بنا کر بھیجے جاتے ہیں؟ یہ کفار ومشرکین بشر کے رسول ونبی ہونے کے جواز کی تصدیق اہل الذکر سے پوچھ کر کر لیں۔ یہاں اہل ذکر سے مراد باجماع مفسرین غیر مسلم اہل کتاب یہود ونصاریٰ ہیں ——— جیسا کہ کہ تمام علمائے اسلام کی کتب تفسیر میں مذکور ہے۔ اب یہاں پر فرقہ

دیوبندیہ وفرقہ بریلویہ کے متحدہ محاذ سے سوال ہے کہ تقلید پرستی کے وجوب پر دلیل بنائی ہوئی اپنی ذکر کردہ ان دونوں آیات کریمات کے مفہوم کے مطابق پہلے وہ یہ بتلائے کہ کیا فی الواقع وہ اپنے کو ان دونوں آیات کا مخاطب مان کر اور ان دونوں پر خود کو عمل پیرا ہونے کا مصداق سمجھتے ہوئے خاتم النبیین جناب محمد ﷺ کے نبی ورسول ہونے کا منکر محض اس بنا پر ہے کہ آپ ایک انسان اور آدمی وبشر ہیں ؟ اور رسالت محمدی ونبوت مصطفوی کا منکر ہونے کی وجہ سے ان دونوں تقلید پرست فرقوں یعنی دیوبندیوں اور بریلویوں کو اہل کتاب یہود ونصاریٰ سے پوچھ کر اس کی تصدیق کرنے کی ضرورت در پیش ہے کہ کیا واقعی یہ بات مستبعد ہونے کے بجائے امر واقع ہے کہ انسان و آدمی وبشر اللہ کے رسول ونبی ہو سکتے ہیں ؟ اگر ان دونوں فرقوں کا یہ متحدہ محاذ فی الواقع آپ کے رسول ونبی ہونے کا منکر ہونے کی وجہ سے اپنے کو اس قرآنی حکم کا مخاطب مان کر اہل کتاب یہود ونصاریٰ سے اس بات کی تصدیق کرنا چاہتا ہے تو اس سے قطعی طور پر یہ لازم آتا ہے کہ ان دونوں فرقوں کا متحدہ محاذ اپنے عقیدہ ونظریہ کے مطابق غیر مسلم کفار ومشرکین کے اس طبقہ سے تعلق رکھتا ہے جو انسان و آدمی وبشر کا رسول ونبی ہونا مستبعد وناممکن سمجھتا ہے پھر وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ حکم قرآنی کے مطابق اسے معاملہ مذکورہ کی تحقیق وتصدیق اہل کتاب یہود ونصاریٰ سے کرنی ضروری ہے اور اہل کتاب یہود ونصاریٰ سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد اسے انشراح صدر ہو جائے تو اسے یہود ونصاریٰ کی یہ بات مان لینا لازم ہے۔ یہ بات بھی بہت واضح ہے کہ کفار ومشرکین کو اہل کتاب سے جو مسئلہ پوچھنے کا حکم ان دونوں قرآنی آیتوں میں دیا گیا ہے وہ منصوص مسئلہ ہے اس پر نصوص شرعیہ زمانہ آدم سے لیکر بعثت محمدی کے پہلے تک بہت کثرت سے تواتر کے ساتھ قائم ہیں وہ بات قیاس واجتہاد سے ذرہ برابر لگاؤ اور تعلق نہیں رکھتی اس کا حاصل صرف یہ ہے کہ کچھ منتخب انسانوں اور آدمیوں کا من جانب اللہ رسول ونبی ہو کر عام انسانوں کی ہدایت کی خاطر مبعوث ہونا ایک نہایت واضح وصریح منصوص بات ہے اور بہت زیادہ واضح وصریح طور پر منصوص ہونے کے باجود اس منصوص بات کو اپنی انتہائی جہالت وبے عقلی کے باعث جاہلی کفار ومشرکین مستبعد وناممکن سمجھتے تھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا گیا کہ اے کفار ومشرکین تم اگر اتنی زیادہ واضح وصریح بات سے ناواقف ہو تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔ ان دونوں صحیح المعنی آیات میں کفار ومشرکین کو ایک منصوص بات اہل الذکر سے پوچھ کر

معلوم کرنے کا حکم دیا گیا ہے مگر فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ اس حکم قرآنی کا مخاطب ومکلّف اپنے کو سمجھ کر اپنے اوپر منطبق کرتا ہے اور اس حکم قرآنی کو اپنے او پر منطبق کر کے اسے وجوب تقلید کی دلیل شرعی قرار دیتا ہے حالانکہ کسی پیش آمدہ مسئلہ کا شرعی حکم نہ جاننے والوں کا اہل الذکر سے اس پیش آمدہ مسئلہ کا شرعی حکم معلوم کرنا تحقیق ہے اس کا نام تقلید رکھ لینا انتہائی درجہ کی دھاندلی بازی ہے "اہل ذکر" دو کلمات والفاظ کا مجموعہ ہے جس کے معنی ہیں یاد رکھنے والے اور یہ معلوم ہے کہ یاد رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جو بات آدمی کو بتلائی اور یاد کرائی گئی ہو اسے وہ یاد رکھنے والا ہو اور جو بات اہل کتاب کو بواسطہ انبیاء بتلائی گئی تھی وہ قطعی طور پر منصوص بات تھی لہذا اس حکم قرآنی سے صرف یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ آدمی جس پیش آمدہ مسئلہ کا شرعی حکم نہ جانتا ہو اس کا شرعی حکم وہ اس سے پوچھ کر معلوم کرلے جو اس کے شرعی حکم کو یاد رکھنے والا ہو نہ کہ وہ اپنے قیاس کے زور پر نص کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے استخراج کئے ہوئے ہو اس کی استخراج کردہ بات ہرگز وہ بات نہیں جس کو اس نے دوسروں کے یاد کرنے سے یاد کر رکھا ہو اور یہ معلوم ہے کہ حکم شرعی کی بنیاد اللہ ورسول ہی کی بات پر ہوتی ہے اس لئے کسی بھی پیش آمدہ دینی مسئلہ کے حکم شرعی کا دار ومدار اللہ ورسول کی بات پر ہے یعنی کتاب وسنت پر اور اجماع امت صرف اس بات کی علامت اور دلیل ہے کہ جس بات پر اجماع امت ہوا ہے وہ نص شرعی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ متواتر المعنی حدیث میں کہا گیا ہے کہ کسی غلط بات پر اجماع امت ہرگز نہیں ہو سکتا پھر اگر کوئی درپیش مسئلہ واقعی ایسا ہے جس پر کتاب وسنت اور اجماع امت میں سے کوئی چیز بھی بطور دلیل نہیں تو ان تینوں اصولوں یعنی کتاب وسنت واجماع کو پیش نظر رکھ کر بتلایا جائے کہ ان تینوں سے یا ان میں سے کسی ایک سے یا دو سے اس پیش آمدہ مسئلہ کا استنباط فلاں طریق پر ہو رہا ہے جس کا لازمی مطلب ہے کہ فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کی متدل یہ دونوں آیات تقلید پرستی کے ممنوع ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور تحقیق کر کے پیش آمدہ مسئلہ کا حل دلیل شرعی کے ذریعہ معلوم کرنے کا حکم دیتی ہیں اور یہ معلوم ہے کہ اس صورت حال پر تقلید پرستی کی تعریف ہرگز صادق نہیں آتی جیسا کہ ہماری اسی کتاب میں وضاحت کی گئی ہے اس سے قطع نظر مذکورہ بالا دونوں قرآنی آیات کریمات پر عمل پیرا ہونے والا مذکورہ دعوی بریلویہ ،، وی دیوبندیہ اس بات کو مستلزم ہے کہ وہ خاتم النبیین محمد ﷺ سمیت تمام رسولوں اور

نبیوں کی رسالت ونبوت کا منکر ہے بنابریں اے اہل کتاب سے اس مسئلہ کی تحقیق وتفتیش وتصدیق کرنے کی ضرورت در پیش ہے اگر ان دونوں آیتوں سے اس مسئلہ تقلید پر استدلال صحیح ہے تو اس کا لازمی مطلب ہے کہ اہل کتاب یہود ونصاریٰ کی تقلید لازم وواجب ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں فرقوں کا متحدہ محاذ یہود ونصاریٰ کی تقلید کئے بغیر ہی خاتم النبیین محمدؐ سمیت تمام ہی رسولوں اور نبیوں کی رسالت ونبوت پر ایمان رکھنے کا مدعی ہے حالانکہ ان دونوں فرقوں کی مستدل آیات کا لازمی مطلب بریلوی ودیوبندی اصول سے یہ ہے کہ پیش آمدہ مسائل یہود ونصاریٰ کی تقلید کی جائے مگر بریلوی ودیوبندی متحدہ محاذ یہود ونصاریٰ کے بجائے اہل اسلام کے ہزاروں اماموں میں سے صرف بعض اماموں کی تقلید کو اپنے اوپر واجب قرار دیئے ہوئے اور باقی ہزاروں اماموں کو پس پشت ڈالے ہوئے ہے۔

۱۳۰۵ھ میں ہونے والے مناظرہ مرشد آباد بنگال کا تذکرہ

ایک سو دس سال سے بھی زیادہ زمانہ گذرا کہ بماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۵ھ میں تقلید پرستی کے وجوب اور عدم وجوب پر مرشد آباد بنگال میں اہل تقلید واہل حدیث کے مابین تاریخی مناظرہ ہوا جس میں تقلید پرستی کے وجوب پر بعض دیگر مقلدانہ دلیلوں کے ساتھ اساسی اور بنیادی دلیل کے طور پر اہل تقلید کی طرف سے دونوں آیات مذکورہ کو پیش کیا گیا اور اہل تقلید کی ان مستدل آیات کے جس جواب کے ذریعہ اہل حدیث نے اہل تقلید کو ساکت ولا جواب ومبہوت کر دیا اس کا حاصل ہم نے اوپر لکھ دیا اس کے باوجود بھی ایک سو دس سال گذر جانے کے بعد تقلید پرستوں کے اس متحدہ محاذ نے وجوب تقلید پرستی پر انہیں دونوں آیات کو بطور دلیل پیش کر رکھا ہے۔

عصر حاضر نے کیا زندہ وہی سحر قدیم ۔ گذر اس دور میں ممکن نہیں بے چوب کلیم
(اقبال)

ان دونوں فرقوں کے متحدہ محاذ نے مذکورہ بالا استدلال کے ساتھ پ ۵ سورۃ النساء ۵۹ و ۸۳ والی آیات سے بھی اپنے موقف پر استدلال کر رکھا ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۸ و غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۷ و ۲۷ و ۳۱ وعام کتب دیوبندیہ وبریلویہ) مگر اہل حدیث بہت زمانہ

پہلے ان مقلدانہ دلائل کی تکذیب پوری وضاحت سے کر چکے ہیں صرف ایک سلفی کتاب الارشاد الی سبیل الرشاد اور دوسری کتاب حقیقتہ الفقہ تقلید پرستی کی تکذیب کے لئے بہت کافی ہے جب کہ دوسری سیکڑوں سلفی کتابیں بھی اس موضوع پر موجود ہیں اس لئے ہم دونوں فرقوں کے متحدہ محاذ والے ان مکذوبہ دلائل پر زیادہ بحث کر کے تطویل و تفصیل میں نہیں پڑیں گے بلکہ بطور اشارہ یہ حوالے ہم کافی سمجھتے ہیں اور بطور نمونہ ہم نے بعض مقلدانہ ہتھکنڈوں کی حقیقت واضح کر دی ہے لوگ ان حوالوں کی طرف رجوع کریں۔

فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے اصول سے تقلید پرستی کا ابطال

البتہ بطور نمونہ اور بطور اشارہ یہاں ہم بعض باتوں کا ذکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں وہ یہ کہ دونوں فرقوں کے متحدہ محاذ کی طرف سے وجوب تقلید پر دلیل بنائی ہوئی مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں سے پہلی آیت میں اللہ ورسول کی اطاعت کے ساتھ اولو الامر کی اطاعت کا حکم بھی دیا گیا ہے اور دوسری آیت بھی پہلی والی کی ہم معنی ہے اور یہ اجماعی بات ہے کہ اولو الامر میں خلفائے راشدین بدرجہ اولی شامل ہیں مگر ان دونوں فرقوں نے دین کی بنیادی باتوں میں سب سے زیادہ مخالفت انہیں خلفائے راشدین ہی کی کر رکھی ہے حالانکہ ان کے خود ساختہ اصول کا تقاضا ہے کہ دوسروں کے بالمقابل خلفائے راشدین کی تقلید زیادہ کی جائے۔

حضرت عمر فاروق نے اتباع سنت میں نماز تراویح پڑھانے کا جو حکم جاری کیا اس میں صراحت کردی کہ آٹھ رکعت تراویح پڑھائی جائے حتی کہ تراویح کے لئے اپنے مقرر کردہ اماموں میں سے حضرت ابی بن کعب کو بھی امام تراویح اس لئے بنایا کہ عہد نبوی میں موصوف ابی بن کعب اپنے گھر والوں کو آٹھ رکعت تراویح پڑھاتے تھے اور اس طریق ابی بن کعب کی تصویب دربار نبوی سے ہوئی تھی مگر خلیفہ راشد کے اس فرمان سے فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے متحدہ محاذ کو شدید اختلاف ہے اسی طرح نصوص شریعت کی پیروی میں خلفائے راشدین ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق قرار دیتے تھے مگر خلفائے راشدین کے اس موقف سے بھی دونوں فرقوں کے متحدہ محاذ کو اختلاف ہے اسی طرح بہت سارے امور میں دونوں فرقوں کا حال ہے۔

تقلید کے لغوی و اصطلاحی معنی

اس جگہ فرقہ دیوبندیہ کی طرح فرقہ بریلویہ نے تقلید کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیئے جس کا حاصل یہ ہے کہ آدمی کسی تحقیق اور دلیل وحجت کے بغیر کسی آدمی کی ایسی بات کو اپنا دین ومذہب قرار دے لے جو شریعت کی نظر میں دلیل وحجت نہیں (غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۹ - ۲۰ وعام کتب بریلویہ ودیوبندیہ) دونوں تقلید پرست فرقوں کی یہ بات تقلید شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ نیز اس کے علاوہ دوسری متعدد سلفی کتابوں میں زیادہ واضح طور پر مشہور حنفی عالم ملا حسن شرنبلانی متوفی ۹۹۴ھ مطابق ۱۵۶۹ء کی کتاب عقد الفرید سے اس طرح نقل کیا گیا ہے :-

" حَقِيقَةُ التَّقْلِيدِ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَيْسَ قَوْلُهُ إِحْدَى الْحُجَجِ الشَّرْعِيَّةِ الْأَرْبَعَةِ بِلَا حُجَّةٍ فَلَيْسَ الرُّجُوعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالْإِجْمَاعِ مِنَ التَّقْلِيدِ لِأَنَّ كُلًّا مِنْهَا حُجَّةٌ شَرْعِيَّةٌ مِنَ الْحُجَجِ الشَّرْعِيَّةِ "

یعنی کسی مسئلہ میں حدیث نبوی یا اجماع امت کی طرف رجوع کرنا تقلید پرستی نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں یعنی حدیث نبوی واجماع دلائل شرعیہ میں داخل ہیں اور دلائل شرعیہ میں سے کسی دلیل شرعی کی تلاش کر کے عمل کرنا تقلید پرستی نہیں تقلید پرستی کا معنی ومطلب یہ ہے کہ ایسے آدمی کی بات پر عمل کیا جائے جس کی بات دلائل شرعیہ میں سے کوئی بھی شرعی دلیل نہیں " (حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۴ و ۶ بحوالہ عقد الفرید وسغنتنم الحصول للقندھاری وشرح جمع الجوامع للسبکی ج ۲ ص ۲۵۱)

اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ باعتراف اہل تقلید ایسے لوگوں کی باتوں کو دین بنالینے کا نام تقلید ہے جن کی بات کسی بھی شرعی دلیل کا درجہ نہیں رکھتی ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تقلید پرستوں کا تمام سرمایہ فقہ وفتاوی تقلید پرستوں ہی کی تصریح کے مطابق دلائل شرعیہ کے بجائے ایسی باتوں کا مجموعہ ہے جو دلائل شرعیہ نہیں۔

صرف یہی اتنی بات دونوں تقلید پرست فرقوں کے مذہب کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔

پیتل و تانبہ فروخت کرنے کا مسئلہ

تقلید پرستی کی حمایت میں بریلوی مفتی جلال الدین امجدی نے تانبہ کے ساتھ پیتل فروخت کرنے کے مسئلہ پر طول بیانی سے کام لیا جس کا ماحصل یہ ہے کہ :۔

" پیتل و تانبہ کے سلسلے میں کتاب وسنت میں وضاحت نہیں کہ دونوں کو باہم نقد یا ادھار برابر یا کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنے کا شرعی حکم کیا ہے ؟ مقلد کے لئے اس سوال کا جواب بطریق تقلید آسان ہے جبکہ غیر مقلد کے لئے مشکل ہے اس مسئلہ کو بصورت استفتاء جامعہ سلفیہ بنارس سمیت بارہ اہل حدیث اداروں کو بھیج کر جواب طلب کیا گیا مگر دو اداروں جامعہ محمدیہ مالیگاؤں اور مدرسہ اہل حدیث اٹوا بازار سدھارتھ نگر کے علاوہ سبھی اہل حدیث ادارے جواب نہ دے سکے اور جن دو اداروں نے جواب دیئے ان میں سے کسی نے کوئی آیت یا حدیث بطور دلیل نہیں پیش کی حالانکہ غیر مقلدین کا دعوی ہے کہ ہم صرف قرآن وحدیث مانتے ہیں قیاس نہیں مانتے (ماحصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۱ تا ۲۶)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی تلبیس کاری ہے فرقہ بریلویہ کی طرف سے اس طرح کا کوئی استفتاء جامعہ سلفیہ بنارس۔ آیا ہی نہیں جامعہ سلفیہ بنارس میں آنے والے سارے استفتاء اور ان کے جواب کی نقل رہتی ہے معلوم نہیں دوسرے سلفی اداروں میں یہ بریلوی استفتاء فی الواقع بھیجا گیا یا نہیں ؟ اور وہ ان اداروں میں پہنچا یا نہیں ؟ ہم اپنی اس کتاب میں بتلائے ہوئے ہیں کہ فرقہ بریلویہ باجماع صحابہ کذاب قرار پائے ہوئے ہے اس لئے کسی دوسرے معتبر ومقبول ذریعہ سے تصدیق کئے بغیر اس کی بات کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا جن دو اداروں کے جواب کا ذکر بریلوی مفتی نے کیا ہے اور انہیں نقل بھی بریلوی انداز میں کیا ہے ان سے مراجعت پر معلوم ہوا کہ اپنی عادت کے مطابق بریلوی مفتی نے ان کے تحریری فتوی کی عبارت نقل کرنے میں اپنی

فطری چال بازی دکھلائی ہے جامعہ محمدیہ مالیگاؤں کے فتویٰ کا فوٹو اسٹیٹ ہمارے سامنے ہے جس میں اولاً اس متواتر المعنی حدیث نبوی کا ذکر کیا گیا ہے جس میں چھ منصوص چیزوں سونا، چاندی، گیہوں، جو، کھجور، نمک، کو بہر صورت برابر بیچنے کی اجازت ہے کمی بیشی کے ساتھ ادھار غیر ادھار بیچنے کی ممانعت ہے پھر بتلایا گیا ہے کہ اہل علم کا ایک طبقہ صرف انہیں منصوص چھ چیزوں کے لئے اس حکم کو خاص مانتا اور باقی کو ہر طرح فروخت کرنے کی اجازت دیتا ہے مگر دوسرا طبقہ دوسری چیزوں کو بھی اتحاد علت یا اختلاف علت کی بنیاد پر یہ کہتا ہے کہ علت متحدہ ہو تو ان میں بھی کمی بیشی اور ادھار کے ساتھ بیچنے کی ممانعت ہے اور آخری طبقہ والی بات ہی ہمارے نزدیک راجح ہے تانبہ اور پیتل بصورت سکہ ہوں تو چونکہ دونوں کی جنس الگ ہے مگر علت ثمنیت ایک ہے اس لئے انہیں کمی بیشی کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں مگر ادھار نہیں جیسے سونے کو چاندی کے ساتھ فروخت کرنے کی صورت میں ہے لیکن بصورت سکہ نہ ہونے پر مختلف الجنس ہونے کے باعث کمی بیش کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں (ماحصل از فتویٰ جامعہ محمدیہ مالیگاؤں ۲ / ۱۲ / ۱۹۹۳ ء) یہی حال اٹوا بازار والے فتویٰ کا بھی ہے اور یہ معلوم ہے کہ شرعی تعلیل بھی مذہب اہل حدیث میں نص شرعی کا درجہ رکھتی ہے لہذا بریلوی مفتی کا یہ کہنا کہ اس فتویٰ میں اہل حدیث علماء نے کوئی آیت یا حدیث بطور دلیل پیش نہیں کی محض بریلوی تلبیس کاری ہے نیز ہم کہتے ہیں کہ اگر مذکورہ مسئلہ اور اس جیسے بہت سارے مسائل کا جواب بعض علماء اہل حدیث نہ دے سکے تو اس سے لازم نہیں آیا کہ کتاب وسنت میں ان مسائل کا ذکر ہے ہی نہیں ہمارا دعویٰ ضرور ہے کہ قیامت تک پیش آنے والے سارے مسائل کتاب وسنت میں کسی نہ کسی انداز میں مذکور ہیں مگر ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ ہر مسئلہ کا علم بھی ہر آدمی کو ہے۔ صحیح بخاری اور متعدد کتب حدیث میں منقول ہے کہ اکابر صحابہ سے رسول اللہ ﷺ نے یہ سوال کیا کہ وہ کون سا درخت ہے جو مومن آدمی کی طرح سراپا خیر ہے ؟ یہ اکابر صحابہ اس کا صحیح جواب نہ دے سکے اس وقت ایک کم سن صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر کے ذہن میں اس کا صحیح جواب آیا مگر وہ بخیال خویش آداب مجلس کو ملحوظ رکھنے کے باعث اس مجلس میں کچھ نہیں بولے اسی طرح امام مالک جیسے عظیم المرتبت امام بہت سارے مسائل کے جواب میں لا ادری کہہ دیا

کرتے تھے یعنی میں اس کا جواب نہیں جانتا بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ حصہ دوم ص ۱۸۴ نمبر ۹۰ میں منقول ہے کہ چودہ مسئلوں میں امام ابو حنیفہ نے لا ادری (میں نہیں جانتا) کہا ہے ایسا ہی باقی اماموں سے منقول ہے۔ (در مختار ج ۲ ص ۳۷۴) دریں صورت بریلوی مفتی کا اس معاملہ میں بریلویانہ سخن آرائی چہ معنی دارد؟ اہل حدیث یہ نہیں کہتے کہ جن مسائل کا حل انہیں نصوص شرعیہ میں نہ ملے انہیں نصوص شرعیہ پر قیاس نہ کیا جائے۔ یہ اہل حدیث پر اہل بدعت کا افتراء ہے۔

کیا سلفی عالم نواب وحید الزماں مسلک اہل حدیث پر معترض تھے؟

اپنی اس بریلوی تحریر کے ضمن میں بریلوی مفتی نے مشہور اہل حدیث عالم نواب وحید الزماں کا یہ بیان نقل کیا کہ ہمارے اہل حدیث بھائی ابن تیمیہ وابن قیم وشوکانی وشاہ ولی اللہ ومولوی اسماعیل دہلوی وغیرہ کو دین کا ٹھیکیدار بنائے ہوئے ہیں جہاں کسی نے ان کے خلاف کوئی بات اختیار کی اس کے پیچھے پڑ گئے برا بھلا کہنے لگے بھائیو ذرا انصاف کرو کہ جب تم نے تقلید ابی حنیفہ وشافعی چھوڑی تو ان کے بعد والے ابن تیمیہ وغیرہ کی تقلید کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین اگرچہ تقلید ابی حنیفہ وشافعی نہیں کرتے مگر ابن تیمیہ وغیرہ کی کرتے ہیں (ما حصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۱ - ۲۲) حالانکہ بات صرف اتنی ہے کہ نواب وحید الزماں نے ان بعض اہل حدیث لوگوں پر یہ تنقید کی ہے۔ جو ترک تقلید کے دعویدار ہونے کے باوجود بیجا طور پر موقف ابن تیمیہ وغیرہ کی حمایت میں سرگرمی دکھاتے ہیں انہیں نواب وحید الزماں نے یہ سمجھایا کہ یہ بیجا حمایت کسی کی بھی نہیں ہونی چاہئے کیا اپنی جماعت کے بعض لوگوں کو بعض غلط روش سے روکنا بھی مذہب اہل حدیث کے عیوب میں سے ہے؟ اور کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ بعض اہل حدیث لوگ اپنی جماعت ومذہب کے اصول کے خلاف محض جوش کی وجہ سے بعض اہل حدیث علماء کی بیجا حمایت پر مستعد رہیں؟ اگر مقلد اور غیر مقلد مسلمانوں میں سے کچھ غلط رو لوگ کسی قسم کی غلط روی اختیار کر کے بیجا طور پر کسی بات کی حمایت یا مخالفت

کریں تو ان کو ایسی روش اختیار کرنے سے منع کرنے کا مطلب کیا یہ ہے کہ پورا مذہب اسلام اور تمام اہل اسلام غلط رو ہیں ؟

بیہودگی شرانگیزی کے جواب میں بعض صحابہ نے کہا کہ ہم حالت حیض میں بھی جماع کر لیا کریں اس پر قرآن مجید نے اعتراض کیا اور نکیر کی تو کیا اسلام ہی قابل اعتراض ہو گیا ؟

سلفی عالم نواب صدیق حسن پر توہین خلیفہ راشد کا بریلوی اتہام

اپنی اس بریلوی تحریر پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے بریلوی مفتی نے حسب عادت مشہور اہل حدیث عالم نواب صدیق حسن بھوپالی پر یہ افتراء پردازی کی کہ " موصوف نواب بھوپالی نے اپنی کتاب انتقاد الرجیح کے غالباً ص ۶۲ پر عربی سنہ وتاریخ جاری کرنے والے حضرت عمر فاروق کو صریح گمراہ بتلایا جیساکہ اعلی حضرت کے رسالہ اظہار الحق الجلی ص ۱۱ پر ہے اسی لئے غیر مقلدوں کے دونوں مفتی عربی تاریخ وسنہ لکھنے سے گریز کر گئے (ما حصل از حاشیہ غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۵)

ہم کہتے ہیں کہ اجماع امت سے بہت بڑا کذاب وافتراء پرداز قرار پائے ہوئے فرقہ بریلویہ اور اس کے اعلی حضرت نے نواب بھوپالی اور ان کی محولہ کتاب نیز تمام اہل حدیثوں پر کھلی ہوئی افتراء پردازی کر رکھی ہے اس طرح کی کوئی بات محولہ سلفی کتاب میں بلکہ کسی بھی سلفی کتاب میں نہیں ہے جس کی تکذیب کے لئے اتنی بات بہت کافی ہے کہ نواب صاحب سمیت سبھی علمائے اہل حدیث اور عوام تمام خلفائے راشدین کو نصوص شرعیہ کی بنا پر محترم وپیشوا مانتے ہیں خصوصاً نواب صاحب کی سیکڑوں کتابوں بشمول بریلوی اعلی حضرت کی محولہ کتاب انتقاد الرجیح میں سے ہر ایک میں حضرت عمر فاروق کے جاری کردہ سنہ وتاریخ ہی کو بالالتزام ملحوظ رکھا گیا ہے جو فرقہ کذب وافتراء ہی کو اپنا دین ومذہب قرار دیئے ہوئے ہو وہ جو بھی کر گذرے کم ہے۔

اہل حدیث پر قیاس پرستی کا بریلوی ودیوبندی الزام

بہت سارے الزامات سمیت مذکورہ بالا بیجا الزام کے ساتھ بریلوی مفتی نے یہ بھی لکھا کہ " لہذا کھلم کھلا ثابت ہو گیا کہ وہی غیر مقلد جو قیاس کی ممانعت کرتے ہیں اور اسی سبب سے چاروں اماموں کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کی تقلید کو حرام وگمراہی قرار دیتے ہیں وہی غیر مقلد

مولوی خود قیاس کرتے اور اپنے قیاس پر لوگوں کو عمل کراتے ہیں اور ان کے عوام چاروں اماموں کو چھوڑ کر ان کی تقلید کرتے ہیں (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۶) اہل حدیث کے خلاف فرقہ دیوبندیہ بھی اپنی کتابوں میں مندرجہ بالا بریلویانہ انداز میں بلکہ اس سے بھی زیادہ برے انداز میں کلام کرتا رہتا ہے زیر نظر تازہ ترین دیوبندی کتاب یعنی " غیر مقلدوں کی حقیقت " میں بھی ایسا ہی کیا گیا ہے حالانکہ یہ سب مقلدانہ باتیں ہیں اہل حدیث نصوص شرعیہ کے ہوتے ہوئے قیاس کو دین ومذہب قرار دے لینے کی مخالفت کرتے ہیں جو فرقہ بریلویہ وفرقہ دیوبندیہ کے متحدہ محاذ کا شعار اور اوڑھنا بچھونا ہے نصوص شرعیہ کے نہ ملنے پر اہل حدیث صحابہ کرام خصوصا خلفائے راشدین اور بعد والے اسلاف کی باتوں سے استفادہ کرتے ہیں ۔ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کا اہل حدیث پر یہ افترائے محض ہے کہ قیاس سے کام لینے کے سبب اہل حدیث چاروں اماموں کو برا بھلا کہتے ہیں ۔ اس طرح کے کام فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ ہی کا شیوہ وشعار ہے حتی کہ بریلویہ ودیوبندیہ کے متحدہ محاذ نے کہا کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے والوں کے منہ میں آگ کے انگارے بھرے جائیں گے ۔ صحابہ وتابعین سمیت تمام اسلاف کے خلاف اہل الرای کی جارحیت کی کسی قدر تفصیل ہماری کتاب اللمحات میں ہے ۔ ہم نے اللمحات میں تفصیل کے ساتھ بتلایا ہے اور آگے چل کر اس کتاب میں بھی سرسری طور پر بتلائیں گے کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے تقلیدی امام ابو حنیفہ اور ان کے ہم مذہب تلامذہ کوفہ کے جس حماد بن ابی سلیمان اشعری کے ہم عقیدہ وہم مذہب تھے وہ حرمین شریفین کے ائمہ کرام وتابعین عظام کو کوفہ کے بچوں سے بھی کہیں زیادہ کمتر اور فروتر قرار دیتے تھے اور اہل سنت کے خلاف اپنے مذہب رائے وارجاء کو خیر وبہتر اور مذہب اہل سنت کو مجموعہ شر کہتے تھے ۔ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے ہم مذہب اسلاف نے نصوص کتاب وسنت کے ابطال کے لئے یہ خانہ ساز حدیث گھڑ کر ذات نبوی کی طرف منسوب کی'اعمال کو ایمان کا جزو قرار دینا اور ایمان میں کمی بیشی کا عقیدہ رکھنا منافقت اور کفر وارتداد ہے نیز یہ کہ امام شافعی دجال وابلیس سے بھی زیادہ خراب اور مضرت رساں ہیں اس طرح کے ہزاروں کارنامے فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے ہم مذہب اسلاف نے انجام دیئے وہ اگر اپنی موروثی عادت سے مجبور ہو کر کہیں کہ اہل حدیث ائمہ اربعہ کو برا بھلا کہتے ہیں تو کذب بیانی ان کا شیوہ وشعار رہی ہے ۔

بریلوی اعلی حضرت کا ایک مکذوب چیلنج

بریلوی مفتی جلال الدین امجدی فرماتے ہیں کہ :۔

" یہیں سے یہ بات واضح ہو گئی جو اعلی حضرت احمد رضا بریلوی نے کہی کہ اماموں کا دامن جو نہ تھامے وہ قیامت تک کوئی اختلافی مسئلہ حدیث سے نہیں ثابت کر سکتا جسے دعوی ہو وہ سامنے آئے الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۶)

ہم کہتے ہیں کہ ائمہ کرام کا دامن تھامے بغیر کوئی بھی مسئلہ خواہ اختلافی ہو یا غیر اختلافی حدیث کیا قرآن مجید سے بھی ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ اماموں ہی کی بدولت لوگ علوم قرآن وحدیث سے آشنا ہوئے اور ہو سکتے ہیں مگر اس کا مطلب یہ سمجھ لینا کہ ہزاروں لاکھوں اماموں کو چھوڑ کر صرف چار اماموں کی تقلید کرو فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی دھاندلی بازی ہے ۔ ائمہ اربعہ اور ان کے پہلے صحابہ وتابعین اور بعد والے اسلاف اختلافی مسائل کا حل نصوص کے مطابق نصوص میں تلاش کرتے تھے کیونکہ " فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ " جیسی قرآنی آیت اور اس کی ہم معنی آیات واحادیث کا یہی مطلب ہے کہ اختلافی مسائل کا حل نصوص کتاب وسنت میں تلاش کرو مگر فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ نے یہ خانہ ساز اصول خلاف نصوص بنا لیا کہ سارے مسائل کا حل ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کے یہاں تلاش کرو جبکہ ان ائمہ اربعہ کے درمیان خود بہت سارے اختلافات ہیں اور ہر ایک کے مقلد اپنے تقلیدی امام ہی کی بات حل اختلاف کا ذریعہ سمجھیں گے پھر نزاع میں مزید در مزید اضافہ ہو گا۔

کیا کتے کا حرام ہونا نص شرعی سے ثابت نہیں

(ایک بریلوی دعوی)

بریلوی دریدہ دہنی کا حال یہ ہے کہ بریلوی مفتی اپنے اعلی حضرت کی بات نقل کرنے کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ " زیادہ نہیں تو اسی کا ثبوت دے دیا جائے کہ کتا کھانا حلال ہے یا حرام کون سی حدیث میں آیا ہے کہ کتا کھانا حرام ہے آپ نے تو کھانے کی حرام چیزوں کو صرف چار میں حصر کر دیا مردار، رگوں کا خون، گوشت خنزیر اور وہ جو غیر اللہ کے نام پر

ذبح کیا جائے تو کتا درکنار سور کی چربی اور گردے اور اوجھڑی کہاں سے حرام ہو گئی ؟ کسی حدیث میں اس کی تحریم نہیں اور آیت میں لحم فرمایا ہے جو ان کو شامل نہیں ۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۶ بحوالہ فتاوی رضویہ جلد نہم ص ۴۷)

اس بریلوی دعوی کی تکذیب نصوص شرعیہ سے

ہم کہتے ہیں کہ اگر کتے کا حرام ہونا نص شرعی یعنی قرآنی آیت یا حدیث نبوی سے ثابت نہیں تو کیا فرقہ بریلویہ کے اعلی حضرت نے خود ساختہ طور پر بنائی گئی اپنی شریعت کے بتلائے ہوئے مسئلے پر عمل کرتے ہوئے کتے کے حلال ہونے کے بجائے حرام ہونے کا عقیدہ ونظریہ رکھتے ہیں ؟ اسی طرح کیا بریلوی اعلی حضرت خود ساختہ شریعت کے پیرو یا مقلد بن کر سور کی چربی ، گردہ اور اوجھڑی کو حرام کہتے ہیں ؟ جس فرقہ کے اعلی حضرت اور بانی ملت کے جہل مرکب کا یہ حال ہو اس کی مطلق العنانی جس قدر بھی بڑھ جائے کم ہے بریلویہ کے اعلی حضرت اور بریلویہ کے مفتی مولوی لوگ کیا مندرجہ ذیل قرآنی آیت کی تلاوت نہیں کرتے ؟ "وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ " (پ ۹ الاعراف ۱۵۷) یعنی نبی امی محمد ﷺ مومنوں کے لئے طیبات (پاکیزہ) چیزوں کو وحی الہی کے مطابق حلال بتلاتے ہیں اور خبائث (خبیث چیزوں یعنی ناپاک چیزوں) کو حرام بتلاتے ہیں یہ نص قرآنی بریلوی اعلی حضرت سمیت پورے فرقے بریلویہ کے مذکورہ بالا جہل مرکب کی تکذیب کرتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ قرآن مجید نے صرف چار چیزوں ہی کو حرام نہیں قرار دیا ہے بلکہ تمام خبیث چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور یہ مشہور ومعروف حدیث نبوی ہے کہ " ثمن الکلب خبیث " یعنی کتے کی قیمت خبیث ہے (صحیح مسلم مع شرح نووی کتاب البیوع ج ۲ ص ۱۹ وعام کتاب حدیث) جب متواتر المعنی حدیث نبوی میں کتے کی قیمت کو " خبیث " قرار دیا گیا تو اس کا لازمی مطلب ہے کہ کتا بذات خود بھی خبیث ہے اور دوسری حدیث نبوی میں صراحت ہے کہ :۔ " لا یحل ثمن الکلب " یعنی کتے کی قیمت حلال نہیں بلکہ حرام ہے (سنن ابی داود بسند صحیح) اس حدیث نبوی سے کتے کا حرام ہونا بالصراحت ثابت ہے مگر بریلوی اعلی حضرت کے علم وفضل کا حال یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ کون سی حدیث میں آیا ہے کہ کتا حرام ہے مذکورہ بالا آیات واحادیث نبویہ

سے کتے کے حرام ہونے پر سلفی امام نواب صدیق حسن اور دوسرے سلفی اماموں نے اپنی کتابوں میں استدلال کیا ہے اور قرآنی آیت سورہ انعام ۱۴۵ میں خنزیر کو "رجس" یعنی نجس کہا گیا ہے ظاہر ہے کہ خنزیر کا ہر جزو چربی وگردہ اوجھڑی سمیت سب رجس ہے اور ظاہر ہے کہ رجس یعنی نجس چیز طیب کی ضد ہے لہذا خنزیر کے ہر جزو کا حرام ہونا اس حدیث نبوی سے ثابت ہے نیز دوسری حدیث نبوی میں کہا گیا ہے کہ "اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ" یعنی اللہ ورسول نے شراب ومردار وخنزیر کی بیع حرام قرار دی ہے (صحیح البخاری مع فتح الباری کتاب البیوع حدیث نمبر ۲۲۳۶ و۲۲۹۶ و۴۶۳۳ وعام کتب حدیث) یہ حدیث نبوی بھی خنزیر کے تمام اجزاء کھانے کے حرام ہونے پر واضح دلیل ہے اس سے بریلوی فرقہ اور بریلوی اعلی حضرت کا جہل مرکب واضح طور پر ناظرین کرام کے سامنے آگیا اور معلوم ہو گیا کہ یہ فرقہ قرآن وحدیث کی اساسی اور بنیادی باتوں تک کو سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہے۔ بریلوی ودیوبندی مذہب میں بسم اللہ کر کے ذبح کرنے سے کتے اور تمام حرام جانوروں کا گوشت وپوست پاک ہو جاتا ہے اور کھانے کے علاوہ دوسرے امور میں اس کا استعمال حلال ہے (عام کتاب احناف)

سورہ فاتحہ سے وجوب تقلید پر دیوبندی وبریلوی استدلال

بریلوی مفتی نے اپنی مذکورہ بالا ہفوات کے بعد یہ عنوان قائم کیا :۔ "غیر مقلدوں کے گمراہی کا ایک اور واضح ثبوت" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۶) اس عنوان کے تحت بریلوی مفتی نے کہا۔ خدائے تعالی نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو اس طرح دعا کرنے کا حکم دیا "اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ" ہمیں سیدھا راستہ چلا ان کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا اور جن پر اللہ نے احسان کیا ان کا ذکر پانچویں پارہ سورہ نساء ۶۹ میں ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ ان دونوں آیتوں کا مضمون ملانے سے صاف ظاہر ہے کہ صالحین یعنی اولیاء اللہ کا طریقہ سیدھا راستہ ہے تو حضرت ذو النون اور فلاں فلاں بتیس حضرات دنیائے اسلام کے مشہور ترین اولیاء اللہ شروع سے لیکر اب تک کسی نہ کسی کی تقلید کر کے ضرور مقلد ہوئے جن کے طریقہ کو اللہ تعالی نے سیدھا راستہ قرار دیا تو واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ جو

لوگ ان بزرگوں کے نقش قدم پر نہیں چلے اور چاروں اماموں میں سے کسی کی نہیں تقلید کرتے وہ غیر مقلد سیدھے راستے سے ہٹے ہوئے ہیں اور گمراہ اور بد مذہب ہیں۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۷-۲۷)

اس بریلوی ودیوبندی استدلال کی تکذیب

مذکورہ بالا بریلوی انداز کی بات فرقہ دیوبندیہ بھی کرتا ہے اور ان دونوں فرقوں کے تمام ہی لوگ اسی طرح بات کرتے ہیں ناظرین کرام ان دونوں نو مولود فرقوں سے یہ پوچھیں کہ تمہاری بات کے مطابق جن لوگوں پر اللہ نے احسان کیا ان میں انبیاء وصدیقین وشہداء سمیت تمام صالحین یعنی تمہارے بقول سارے اولیاء اللہ شامل ہیں تو کیا نعوذ باللہ سارے انبیاء وصدیقین وشہدا وصالحین تقلید پرست تھے؟ نیز تم یہ بھی بتلاؤ کہ تم نے اپنے ذکر کردہ جن بتیس اولیاء اللہ کو ائمہ اربعہ کا مقلد بتلایا ہے وہ حضرات جن ائمہ اربعہ کی تقلید کرتے تھے وہ ائمہ اربعہ بھی مقلد تھے؟ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور عہد نبوی کے جملہ صدیقین خصوصا خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق اور عہد نبوی اور صحابہ میں شہید ہونے والے سارے شہدائے کرام اور اس زمانہ کے سارے صالحین یعنی تمہارے بقول اولیاء اللہ سب کے سب ترک تقلید کے موقف پر گامزن تھے ان تمام انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین وائمہ اربعہ وغیرہم کے ترک تقلید والے موقف پر چلنے والے اہل حدیث تو تمہاری تقلیدی نظر میں گمراہ وبے راہ رو ہوں اور تقلید ترک کرنے والے حضرات انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین بشمول ائمہ صراط مستقیم پر گامزن ہوں یہ تمہاری کیسی حیرت انگیز پالیسی ہے؟ تم اپنے ائمہ اربعہ پر کیا فتوی دیتے ہو جو ترک تقلید والے مذہب پر چلا کرتے رہے؟ انہیں لوگوں کے ترک تقلید والے مذہب پر اہل حدیث چلیں تو کیوں مجرم رہیں؟۔

صراط مستقیم سے بریلوی مفتی ودیوبندی انحراف

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ " اھدنا الصراط المستقیم " والی قرآنی دعا جس سورہ فاتحہ میں موجود ہے اس پوری سورہ کو شریعت نے ہر فرض وغیر فرض نماز کی ہر رکعت میں

پڑھنے کا حکم ہر نمازی کو خواہ مقتدی ہو یا امام منفرد یا مسبوق، مرد ہو یا عورت پوری صراحت ووضاحت کے ساتھ متواتر المعنیٰ حدیث نبوی کے ذریعہ دے رکھا ہے اور طریق نبوی وطریق صحابہ یہی رہا جیساکہ مسئلہ نمبر ۲۵ و۲۶ میں گذرا، نماز جنازہ میں بھی سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم متواتر المعنیٰ حدیث کے ذریعہ شریعت نے بالصراحت دیا اور علی الاطلاق کہا کہ کوئی نماز سورہ فاتحہ پڑھے بغیر صحیح ہی نہیں ہوگی بلکہ باطل وکالعدم ہوگی مگر صراط مستقیم پر چلنے کی دعویدار بریلوی اور دیوبندی پارٹی کسی بھی نمازی کے لئے کسی رکعت میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض نہیں مانتی بلکہ مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنے سے مطلقا منع کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اگر سورہ فاتحہ پڑھوگے تو منہ میں آگ کے انگارے اللہ تعالیٰ بھرے گا جس طریق نبوی وطریق صحابہ پر چلنے کی دعویدار بریلوی ودیوبندی پارٹی نماز جیسے بنیادی معاملہ میں طریق نبوی وطریق صحابہ کو پس پشت ڈال کر تقلید پرستی کی بنیاد پر اہل سنت وجماعت ہونے کی مدعی ہے اس کا صراط مستقیم پر چلنے کا دعویٰ بھی عجوبہ روزگار میں سے ہے طریق نبوی سے منحرف تقلیدی پارٹی کا صراط مستقیم سے وابستگی کا دعویٰ مکذوبہ بہت زیادہ قابل غور ہے۔

متعدد اولیاء اللہ کو تقلید پرست قرار دینے میں بریلوی افتراء پردازی

اللہ کے انعام یافتہ انبیاء وصدیقین وشہداء اور صالحین کی مجموعی تعداد کروڑوں سے متجاوز ہے جو طریق ترک تقلید پر قائم تھے ان کے برعکس صرف بتیس افراد امت کو بریلوی پارٹی کا تقلید پرست قرار دے کر کہنا کہ ہم تقلید پرست ہی صراط مستقیم اور مسلک اہل سنت وجماعت پر چلنے والے ہیں عجوبہ روزگار بات ہے مذکورہ بتیس حضرات میں سے ذوالنون مصری ۲۴۵ھ میں فوت ہوئے (سیر اعلام النبلاء ج ۱۱ ص ۵۳۶ وعام کتب رجال) معروف کرخی ۲۰۴ھ میں فوت ہوئے (سیر اعلام النبلاء / ۹ ص ۳۴۴ وعام کتب رجال) سری سقطی ۲۵۱-۲۵۳ھ یا ۲۵۸-۲۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ (لسان المیزان ج ۳ ص ۱۳-۱۴ وطبقات شعرانی وعام کتب

رجال) ابراہیم بن ادہم ۱۶۲ھ میں فوت ہوئے (سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۳۸۷ وعام کتب رجال) ابو یزید بسطامی ۲۶۱ھ میں فوت ہوئے (سیر اعلام النبلاء ج ۱۳ ص ۸۹ وعام کتب رجال) جنید بغدادی ۲۹۸ھ میں فوت ہوئے (تاریخ خطیب ج ۷ ص ۲۴۸ وعام کتب رجال)

سہل بن عبد اللہ تستری ۲۸۲ھ میں فوت ہوئے موصوف تستری کا ارشاد ہے کہ " لَا مُعِیْنَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا دَلِیْلَ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَمَنْ تَرَکَ الْاَثَرَ وَالْاِقْتِدَارَ بِالسُّنَّۃِ فَھُوَ زِنْدِیْقٌ اُصُوْلُنَا سِتَّۃٌ التَّمَسُّکُ بِالْقُرْآنِ وَالْاِقْتِدَاءِ بِالسُّنَّۃِ " (سیر اعلام النبلاء ج ۱۳ ص ۳۳۲ - ۳۳۳ وحلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۱۹۰ وطبقات الشعرانی) یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معین نہیں رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی رہنما اور رہبر نہیں جو حدیث اور سنت کی اقتداء کا تارک ہو وہ زندیق ہے ہمارے مذہب کے چھ اصولوں میں سے ایک قرآن مجید پر کاربند رہنا دوسرے سنت نبویہ کی اقتداء ہے اس کے برعکس فرقہ بریلویہ اللہ کے علاوہ بہت سارے غیر اللہ کو اپنا معین اور کائنات عالم میں تصرف کا مالک ومختار قرار دینے ہی پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ حدیث وسنت کی پیروی کے بجائے تقلید پرستی کو اپنا دین وایمان بنائے ہوئے ہے اور اس کے اس موقف سے دیوبندی فرقہ بھی متفق ہے ابو الحسن خرقانی ۳۵۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۲۵ھ میں فوت ہوئے (سیر اعلام النبلاء ج ۱۷ ص ۴۲۱ - ۴۲۲ وانساب سمعانی ج ۱۵ ص ۳۶۹ وعام کتب رجال) ابو بکر شبلی ۳۳۴ھ میں فوت ہوئے (سیر اعلام النبلاء ج ۱۵ ص ۳۶۹ وعام کتب رجال) اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ تقلید شخصی والی بدعت کا ظہور اہل اسلام کے بعض طبقات میں چوتھی صدی کے بعد ہونے لگا لہذا بتیس افراد پر مشتمل اپنی تیار کردہ اس فہرست سے ان نو حضرات کے ناموں کو فرقہ بریلویہ کو نکال دینا ضروری ہے بشرطیکہ انسے علم وفن اور دیانت داری کا کچھ پاس ولحاظ ہو۔ باقی تئیس افراد میں محی الدین ابن عربی کا نام محض بریلوی تلبیس کاری ہے کیونکہ موصوف محی الدین بن عربی تقلید کے بہت زیادہ مخالف اور ظاہری یعنی اہل حدیث مذہب کے فروع میں پیرو تھے اور موصوف فروع میں ظاہری المذہب ہونے کے ساتھ بہت بڑے صوفی بلکہ صوفیاء کے بڑے اماموں میں سے تھے اور اکابر صوفیاء کسی تقلیدی مذہب کے پیرو نہ فروع میں ہوتے ہیں نہ اصول عقائد میں۔

نقشبندی صوفیاء تقلید پرست نہیں اہل حدیث تھے

علامہ کردی لکھتے ہیں کہ "اَنَّ طَرِيقَةَ الْمَشَائِخِ الصُّوفِيَّةِ عُمُوْمًا وَطَرِيقَةَ الْاَكَابِرِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ خُصُوصًا اِتِّبَاعُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ وَعَدَمُ التَّقْلِيدِ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ اَوْ قَوْلِ عَالِمٍ صِدْقٍ مُحَقِّقٍ لَيْسَ التَّعَصُّبِ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ مِنْ آدَابِ الْقَوْمِ وَاَخْلَاقِهِمْ" یعنی تمام مشائخ صوفیاء علی الاطلاق عام طور سے اور نقشبندی اکابر صوفیاء خاص طور سے اتباع سنت نبویہ اور ترک تقلید والے مذہب پر کاربند تھے وہ کسی بھی تقلید شخصی والے مذہب کے پابند نہیں تھے بلکہ تقلیدی مذہب کی پابندی ان حضرات کے اخلاق و آداب ہی میں نہیں (الارشاد الی سبیل الرشاد ص ۳۹۵)

بریلوی دعوی کی تکذیب دوسرے طریق پر

علامہ کردی والی مذکورہ بالا بات معنوی طور پر متعدد اہل علم نے کہہ رکھی ہے جن کی نقل سے ہم بنظر اختصار صرف نظر کر رہے ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام نقشبندی اکابر صوفیاء ترک تقلید اور اتباع کتاب و سنت والے مذہب اہل حدیث کے پیرو تھے اور جب یہ معاملہ ہے تو بریلوی مفتی نے اس فہرست میں سلسلہ نقشبندیہ کے امام خواجہ بہاء الدین محمد بن محمد بخاری متوفی ۷۹۱ھ کو جو بتیس مقلدین کی فہرست میں داخل کر رکھا ہے وہ کذب محض ہے بتیس افراد والی اس فہرست میں بریلوی مفتی نے مولینا رومی کو بھی شامل کر رکھا ہے جن کے بعض اشعار ہم رد تقلید میں نقل کر آئے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اس فہرست میں مولینا رومی کا نام شامل کرنے میں بھی بریلوی مفتی نے حسب عادت کذب بیانی کی ہے۔ فرقہ بریلویہ نے اس فہرست میں شیخ فخر الدین زرادی کا نام نہیں شامل کیا جو تقلید پرستی کو بدعت قرار دیتے تھے جیساکہ تفصیل گذری۔ اپنی اس فہرست میں بریلوی مفتی نے امام غزالی کا بھی ذکر کیا ہے حالانکہ علامہ شبلی نعمانی نے امام غزالی کی سیرت پر لکھی ہوئی کتاب "الغزالی" میں امام غزالی کا تارک تقلید ہونا صاف طور سے تحریر کیا ہے جبکہ خود علامہ شبلی تقلید پرست حنفی تھے۔

اس بریلوی دعوی کی تکذیب

اگر بالفرض سیکڑوں حضرات فی الواقع تقلید پرست رہے ہوں تو اس سے عہد نبوی

والے تمام صحابہ وتابعین نیز اتباع تابعین اور ائمہ اربعہ والے مسلک ترک تقلید کا باطل ہونا لازم نہیں آتا بلکہ انہیں کا مسلک ترک تقلید یعنی مسلک اہل حدیث ہی حق ہے اور اس سے مختلف دوسرا مسلک تقلید قطعاً بدعت ہے جیساکہ پانچویں چھٹی صدی کے امام سند بن عنان متوفی ۵۴۱ھ نے صراحت کر رکھی ہے (حقیقتہ الفقہ حصہ اول ص ۳۲ - ۳۳ بحوالہ الارشاد الی سبیل الرشاد ص ۳۸)

ایام قدیم سے بدعتی مذاہب کے امام ہوتے چلے آئے ہیں

بہت سارے اہل علم ایام قدیم سے بدعت پرست ہوتے آئے ہیں جن کی فہرست بہت طویل وعریض ہے۔ ان میں سے خوارج وقدریہ، جہمیہ، مرجیہ، شیعہ سبھی قسم کے بدعت پرست شامل ہیں مگر ہم صرف اسی اشارہ پر اکتفا کر رہے ہیں امام ابو حنیفہ کے متعدد اساتذہ بدعت پرست تھے جابر جعفی اور اس طرح کے دوسرے بدعتی لوگوں کا اساتذہ ابی حنیفہ ہونا معروف بات ہے اس کی کسی قدر تفصیل ہماری کتاب اللمحات میں موجود ہے۔

اس بریلوی فہرست سے ہر اس کا نام خارج کر دینا لازم ہے جن کا ٹھوس دلیل سے تقلید پرست ہونا ثابت نہیں اس فہرست میں شیخ عبد القادر جیلانی کا نام ہونا عجوبہ روزگار بات ہے نیز اس فہرست کے باقی لوگ اگر فی الواقع اولیاء اللہ تھے تو یہ آنے والی تفصیل کے مطابق حد درجے کا عجوبہ ہے عام کتب رجال میں منقول ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی حنبلی المذہب تھے جس کا مطلب عام طور سے یہ باور کرایا جاتا ہے کہ شیخ جیلانی حنبلی مذہب کے مقلد تھے حالانکہ یہ نسبت حنبلی تقلیدی مذہب والی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ کثرت موافقت کے باعث ہے جیساکہ شاہ ولی اللہ نے صراحت کی ہے کیونکہ تمام کتب رجال میں یہ صراحت ہے کہ شیخ جیلانی مذہب شافعی اور مذہب حنبلی دونوں کے مطابق فتاوی دیتے تھے، اس سے اس دعوی کی تغلیط ہوتی ہے کہ شیخ جیلانی حنبلی مذہب کے مقلد تھے۔ کیونکہ اگر وہ حنبلی مذہب کے مقلد ہوتے تو حنبلی مذہب کو چھوڑ کر کبھی شافعی مذہب والا فتوی نہیں دیتے بلکہ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ شیخ جیلانی حنبلی مذہب کے مقلد نہ تھے۔ بنابریں پوچھے جانے والے مسائل میں سے بلا پابندئ تقلید اپنی تحقیق سے جو فتاوی جیلانی دیتے تھے ان میں سے بعض فتاوی مذہب شافعی کے مطابق نظر آتے تھے اور

بعض فتاوی مذہب حنبلی کے مطابق نظر آتے تھے، دونوں مذاہب سے ظاہری موافقت اس بات کی ہرگز دلیل نہیں کہ شیخ جیلانی دونوں میں سے کسی کے مقلد تھے البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ بنیادی مسائل خصوصاً عقائد میں امام احمد بن حنبل کا مسلک امام شافعی اور دیگر محدثین سے پچانوے فیصد سے بھی زیادہ ملتا جلتا تھا اور از روئے تحقیق شیخ جیلانی کی نظر میں امام احمد کے بیان کردہ سارے مسائل عام طور سے خواہ عقائد سے متعلق ہوں خواہ عام مسائل سے کتاب وسنت کے موافق تھے بنابریں شیخ جیلانی کا کہنا تھا کہ امام احمد کے عقائد ومسائل ہی اصل دین اسلام ہیں اس سے انحراف موصوف کی نظر میں درست نہیں تھا اس کی تفصیل واضح طور پر مندرجہ ذیل سطور میں آرہی ہے۔

اما ابو الحسن اشعری بھی امام احمد بن حنبل کے سلفی مذہب کے ثنا خواں تھے اور اس سے اپنی وابستگی ظاہر کرتے تھے

بریلوی ودیوبندی فرقوں کے پیران پیر کا یہ ارشاد کہ کوئی مقلد ولی اللہ نہیں ہو سکتا

یہ ایک معلوم ومعروف ومشہور حقیقت ہے کہ فرقہ بریلویہ سیدنا حضرت عبد القادر جیلانی بغدادی مولود ۴۷۰ھ - ۴۷۱ھ ومتوفی ۵۶۱ھ کے ساتھ بے پناہ وغیر معمولی عقیدت ومحبت کا مظاہرہ کرتا اور انہیں غوث اعظم وپیران پیر ودست گیر وغیرہ القاب سے ملقب کرتا اور ان کے نام پر بہت ساری بدعات ولغویات پر مشتمل گیارہویں شریف بہت بڑے پیمانے پر مناتا ہے انہیں شیخ عبد القادر جیلانی کا ارشاد حافظ ابن رجب مولود ۷۳۶ھ متوفی ۷۹۵ھ نے اپنی کتاب طبقات الحنابلہ میں اس طرح نقل کیا ہے :۔

" ذَكَرَ الشَّيْخُ أَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَ بْنِ يُوْسُفَ الصَّرْصَرِي الشَّاعِرُ الْمَشْهُوْرُ عَنْ شَيْخِهِ الْعَارِفِ عَلِيِّ بْنِ إِدْرِيْسَ أَنَّهُ سَأَلَ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ فَقَالَ يَا سَيِّدِي هَلْ كَانَ لِلّٰهِ وَلِيٌّ عَلٰى غَيْرِ اِعْتِقَادِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَا كَانَ وَلَا يَكُوْنُ وَقَدْ نَظَمَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ يَحْيَ فِي قَصِيْدَتِهِ وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ رَجَبٍ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَنَقَلْتُ مِنْ خَطِّ الشَّيْخِ السَّيْفِ بْنِ الْمَجْدِ الْحَافِظِ سَمِعْتُ الشَّيْخَ الزَّاهِدَ عَلِيَّ بْنَ سُلَيْمَانَ الْبَيْضَاوِيَّ الْمَعْرُوْفَ بِالْخَبَّازِ بِرِبَاطِهِ بِالْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ مِنْ بَغْدَادَ يَحْكِيْ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ وَنَاهِيْكَ بِهِ فَإِنَّهُ صَاحِبُ الْمُكَاشَفَاتِ وَالْكَرَامَاتِ الَّتِيْ لَمْ تُنْقَلْ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ عَصْرِهِ إِنَّهُ

قَالَ لَا یَکُوْنُ وَلِیٌّ لِلّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا عَلٰی اِعْتِقَادِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ "

یعنی شیخ عارف علی بن ادریس اور شیخ زاہد علی بن سلمان بغدادی خباز نے متفق اللسان ہو کر نقل کیا کہ شیخ عبد القادر جیلانی نے فرمایا کہ امام احمد بن حنبل کے عقیدہ سے مختلف عقیدہ رکھنے والا کوئی بھی شخص ولی اللہ نہ تو زمانہ ماضی میں کبھی ہوا اور نہ زمانہ آئندہ میں کبھی ہو سکے گا (ملاحظہ ہو ذیل طبقات الحنابلہ لابن رجب مطبوع دار المعرفہ بیروت لبنان ۱۳۷۲ھ - ۱۹۵۲ء ج ۱ ص ۲۹۶ و ۲۹۷ ترجمہ عبد القادر جیلانی نمبر ۱۳۴)

بریلویوں کے غوث اعظم و پیران پیر دست گیر شیخ جیلانی کے اس واضح و صریح بیان کا معنی و مطلب بہت ظاہر و باہر ہے کہ امام احمد بن حنبل کے عقیدہ سے مختلف عقیدہ رکھنے والا کوئی بھی شخص نہ کبھی زمانہ گذشتہ میں ولی اللہ ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہو سکے گا اور یہ معلوم ہے کہ فرقہ بریلویہ شیخ عبد القادر جیلانی سے بالکل مختلف عقیدہ رکھتا ہے بلکہ یہ بریلوی فرقہ جس حنفی مذہب کی تقلید کا دم بھرتا ہے اور اپنے کو حنفی المذہب کہتا ہے وہ حنفی مذہب بھی امام احمد بن حنبل کے عقیدہ سے بالکل دوسرا عقیدہ رکھتا ہے جس کی نہات واضح تحقیق تفصیل آگے آرہی ہے۔ نیز یہ بھی معروف و معلوم حقیقت ہے کہ جس طرح کا عقیدہ امام احمد بن حنبل کا تھا اسی طرح کا عقیدہ چاروں تقلیدی اماموں میں سے امام ابو حنیفہ کو چھوڑ کر باقی اماموں یعنی امام مالک و شافعی کا بھی تھا، جس کی صراحت پوری وضاحت کے ساتھ خود امام احمد بن حنبل کے اس بیان میں آرہی ہے جسے ہم نے آگے چل کر ذکر کیا ہے۔

اپنے پیران پیر کے خلاف فرقہ بریلویہ نے مقلدین کو اولیاء اللہ کہا

جب بتصریح شیخ جیلانی امام احمد سے مختلف عقیدہ و نظریہ رکھنے والا کوئی بھی شخص نہ کبھی ولی اللہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا تو اپنے پیران پیر و غوث اعظم قرار دیتے ہوئے موصوف شیخ جیلانی کے اس صریح بیان پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہوئے فرقہ بریلویہ کو یہ ماننا لازم ہے کہ کوئی بریلوی اور حنفی عام آدمی یا خاص آدمی ولی اللہ نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی ہو سکے گا لہذا بریلوی مفتی جلال الدین امجدی نے اپنی زیر نظر کتاب "غیر مقلدوں کے فریب" کے ص ۲۷ پر بتیس افراد

کی فہرست پیش کرتے ہوئے سبھی کو جو اولیاء اللہ قرار دیا ہے ان سے حنفی المذہب لوگوں کے ناموں کو اپنے عقیدہ ونظریہ کے مطابق خارج کریں نیز ص ۳ پر بعنوان انتساب موصوف بریلوی مفتی جلال الدین نے جن شاہ محمد یار علی کو شعیب الاولیاء کہا ہے انہیں بھی اپنے عقیدہ مذکورہ کے مطابق شعیب الاولیاء کہنا چھوڑ دیں کیونکہ بریلوی فرقہ کے یہ شعیب الاولیاء امام احمد کے عقیدہ سے بالکل مخلف دوسرا عقیدہ رکھتے تھے حتی کہ فرقہ بریلویہ کی تولید و تخلیق وتاسیس کرنے والے بریلوی اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بھی مذکورہ بریلوی عقیدہ کے مطابق ولی اللہ نہیں پھر انہیں بریلوی فرقہ ولی اللہ کہنا ضرور چھوڑے کیونکہ بریلوی اعلی حضرت بھی عقیدہ امام احمد سے بالکل مخلف دوسرا عقیدہ رکھتے تھے۔

مذکورہ بالا جیلانی بیان کا کوئی جواب فرقہ بریلویہ سے نہیں بن پڑا

بریلوی مفتی جلال الدین نے جس سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کا رد لکھنے کا دعوی کے ساتھ اپنی یہ کتاب "غیر مقلدوں کے فریب" لکھی ہے اس حقیقتہ الفقہ میں شیخ جیلانی کی مذکورہ بالا صریح اور واضح بات منقول ہے (ملاحظہ ہو حقیقتہ الفقہ مع تصحیح واضافات شیخ داود راز مطبوع ادارہ اشاعت دین آف مومن پورہ بمبئی کوہ نور پرنٹنگ پریس دہلی ۱۳۸۱ھ ص ۱۰۷ آخری چھ سطریں)

حقیقتہ الفقہ کا رد لکھنے کے دعوی کے ساتھ اپنی اس تصنیف میں بریلوی مفتی حقیقتہ الفقہ میں منقول شیخ جیلانی کے اس واضح وصریح بیان پر مہر بلب ہو کر خاموشی وسکوت کے ساتھ لاجواب رہے اور اپنی معروف بریلویانہ تلبیس کاری سے کام لیتے ہوئے اس کا ذکر کئے بغیر گذر گئے موصوف بریلوی مفتی زبان حال سے گویا کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پیران پیر نے جب صراحت کردی ہے کہ امام احمد سے مخلف عقیدہ رکھنے والے لوگ نہ کبھی ولی اللہ ہوئے اور نہ کبھی ولی اللہ ہو سکیں گے تو ان کے بالمقابل ہم کیا دم مار سکیں گے ؟

امام علی خواص وامام شعرانی نے بھی کہا کہ کوئی تقلید پرست ولی اللہ نہیں ہو سکتا

شیخ جیلانی سمیت ہر ولی اللہ کے غیر مقلد ہونے پر امام عبد الوہاب شعرانی کا یہ قول اور

بیان دلیل واضح ہے کہ :۔

من ادعی مقام الکمال وھو مقلد لعالم فھو غیر صادق وقد سمعت سیدی علیا الخواص یقول مرارا لا یکمل الرجل عندنا فی الطریق حتی یاخذ العلم حیث اخذہ المجتھدون " یعنی اگر کوئی مقلد شخص ولی کامل ہونے کا دعوی کرے تو وہ صادق القول نہیں ہے بلکہ جھوٹا ہے اس معنی کی بات میں نے اپنے استاد علی خواص متوفی ۹۵۳ھ سے کئی مرتبہ سنی ہے (الیواقیت والجواہر للشعرانی ج ۲ ص ۳۴۰)

قَدْ تَقَدَّمَ اَنَّ الْوَلِيَّ الْكَامِلَ لَا يَكُوْنُ مُقَلِّدًا اِلٰى اَنْ قَالَ قُلْتُ مَرَّةً لِسَيِّدِيْ عَلِيِّ الْخَوَاصِ كَيْفَ صَحَّ تَقْلِيْدُ سَيِّدِيْ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ لِلْاِمَامِ اَحْمَدَ وَسَيِّدِيْ مُحَمَّدِ الْحَنَفِيِّ الشَّاذِلِيْ لِلْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلٰى اِشْتِهَارِهِمَا بِالْقُطْبِيَّةِ الْكُبْرٰى مِنْهُمَا وَصَاحِبُ هٰذَا الْكَمَالِ لَا يَبْلُغُ لَا يَكُوْنُ مُقَلِّدًا اِلَّا لِلشَّارِعِ وَحْدَهُ فَقَالَ قَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ مِنْهُمَا قَبْلَ بُلُوْغِهِمَا اِلٰى مَقَامِ الْكَمَالِ ثُمَّ لَمَّا بَلَغَا اِلَيْهِ اسْتَصْحَبَ النَّاسُ ذٰلِكَ اللَّقَبَ فِيْ حَقِّهِمَا مَعَ خُرُوْجِهِمَا عَنِ التَّقْلِيْدِ " یہ بات پہلے ہی بتلائی جا چکی ہے کہ کوئی بھی مقلد ولی کامل نہیں ہو سکتا میں نے یعنی شعرانی نے شیخ علی خواص سے پوچھا کہ شیخ جیلانی کا حنبلی مذہب کا مقلد ہونا اور محمد شاذلی کا حنفی مذہب کا مقلد ہونا کیونکر صحیح مانا جا سکتا ہے جبکہ وہ اعلی درجہ کے اولیاء اللہ ہونے میں شہرت رکھتے ہیں اس کا جواب شیخ علی خواص نے یہ دیا کہ ولی کامل ہونے سے پہلے یہ دونوں حضرات مقلد رہے ہوں گے پھر جب ولی کامل ہو گئے تو لوگوں نے ماضی کی بات پر نظر رکھتے ہوئے انہیں مقلد کہہ دیا ورنہ وہ مقلد نہیں تھے بلکہ ترک تقلید ان کا مذہب تھا وہ صرف شارع علیہ الصلوۃ والسلام کے تابع فرمان تھے (میزان الکبری للشعرانی ج ۱ ص ۲۱ - ۲۲)

فرقہ بریلویہ سے ایک سوال

یہاں فرقہ بریلویہ سے یہ سوال ہے کہ انہوں نے دسویں صدی کے امام شعرانی ، نویں صدی کے امام علی خواص متوفی ۹۵۳ھ کو اولیاء اللہ کی فہرست میں کیوں شامل نہیں کیا جنہوں نے یہ صراحت کر رکھی ہے کہ کوئی تقلید پرست آدمی خواہ اپنے حلقہ ہائے مقلدین میں کتنے بلند وبالا القاب سے ملقب ہو ولی اللہ ہو ہی نہیں سکتا اور یہی بات واضح طور پر فرقہ بریلویہ کے

مشترک شیخ اکبر محی الدین بن عربی شعرانی وخواص سے بہت زمانہ پہلے معنوی طور پر بار بار کی تکرار کے ساتھ اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں لکھے ہوئے ہیں اس تفصیل سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ شیخ عبد القادر جیلانی سمیت سارے کے سارے اولیاء ترک تقلید والے مسلک پر قائم تھے ۔ اگر وہ اپنی زندگی کے ابتدائے امر میں مقلد رہے بھی تو درجہ ولایت پر فائز ہوتے ہی تارک تقلید ہو گئے چونکہ وہ پہلے مقلد تھے اس کا اعتبار کرتے ہوئے بعض لوگوں نے انہیں کسی تقلیدی مسلک کی طرف منسوب کر دیا۔

تقلید پرستی آدمی کو ولی اللہ کے درجہ تک پہنچنے سے روکنے والی ہے

جو تقلید پرستی اتنی منحوس ومقبوح وشنیع بدعت ہو جس کے ساتھ وابستگی آدمی کو درجہ ولایت تک پہونچنے سے مانع ہو اسے فرقہ بریلویہ کا واجب قرار دے کر دین میں شامل کر لینا کتنا بڑا عجوبہ ہے ؟

اس کا مطلب یہ ہوا کہ بریلوی مفتی نے بتیس افراد کی فہرست پیش کر کے جو یہ دعوی کیا کہ یہ اولیاء اللہ تھے اور یہ سب صراط مستقیم پر چلنے والے تھے وہ بریلوی دعوی مکذوب محض اور خالص جھوٹ ہے کیونکہ اس فہرست میں شامل جو شخص بھی فی الواقع مقلد ہوگا وہ تفصیل مذکور کے مطابق ولی نہیں ہو سکتا اور جو فی الواقع ولی ہوگا اسے تقلید پرست کہنا باطل ہے۔

بتیس افراد کو محض مکذوب طور پر فرقہ بریلویہ نے اولیاء کہا

فرقہ بریلویہ کی یہ کتنی بڑی دھاندلی بازی ہے کہ خالص جھوٹ کے زور پر بتیس اشخاص کو اس نے اولیاء اللہ قرار دے کر تقلید پرست کہا پھر یہ دعوی کیا کہ یہ اولیاء اللہ چاروں اماموں میں سے کسی نہ کسی کے ضرور مقلد تھے مگر اس فرقہ بریلویہ نے یہ نہیں بتلایا کہ یہ چاروں امام ہرگز تقلید پرست نہیں تھے اور ترک تقلید پرستی والا طریق ائمہ اربعہ نیز دوسرے ہزاروں لاکھوں اماموں والا طریق ترک تقلید ہی در اصل صراط مستقیم ہے اور تمام کے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام وخلفائے راشدین طریق تقلید پرستی کے تارک تھے اور ان کے طریق

ترک تقلید پرستی کو وہی شخص صراط مستقیم نہیں مانے گا جو ممسوخ الفطرت اور انتہائی درجہ کا بد دماغ ہو جس طریق ترک تقلید پرستی پر تمام انبیاء و خلفائے راشدین وصدیقین وشہداء واولیاء کرام چلتے رہے اسی طریق ترک تقلید پرستی کو اہل حدیث کا اختیار کرنا عین سعادت مندی اور اتباع طریق انبیاء وطریق صدیقین وشہداء وصالحین ہے اگر کوئی غالی بدعت پرست وبد دماغ آدمی انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین کے ترک تقلید والے طریق کو غلط طریق بتلاتا ہے تو اس کا بے راہ رو ہونا بالکل محقق بات ہے

اہل حدیث تو اس بات کے کوشاں ہیں کہ ترک تقلید والا مذہب اہل حدیث عہد نبوی سے لیکر اختتام خیر القرون تک متفقہ طور پر پایا جاتا رہا اور اختتام خیر القرون کے بعد بھی بدعتوں کے فروغ وظہور کے باوجود ہر زمانہ میں اہل حق والا طبقہ اسی ترک تقلید والے مسلک پر کاربند رہا اسی پر تمام لوگوں کو دوبارہ لا کھڑا کرے اور کھوئی ہوئی عظمت اہل حدیث دنیا میں پھر قائم ہو مگر تقلید پرستوں کا جم گھٹا اس کار خیر میں مزاحمت کرتا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے اپنی اور غیر کی تقلید سے ممانعت کی ہے

مشہور ومعروف حنفی المذہب عالم شیخ عبد الحئی فرنگی محلی امام ابو حنیفہ سے ناقل ہیں کہ :۔ " قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ لَا تُقَلِّدْنِیْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَلَا غَیْرَہٗ " یعنی امام ابو حنیفہ نے کہا کہ تم نہ میری تقلید کرو اور نہ میرے استاذ الاساتذہ امام مالک کی تقلید کرو (امام مالک کا امام ابو حنیفہ کے اساتذہ کا استاذ وشیخ ہونا ہماری کتاب اللمحات میں واضح کیا گیا ہے) (ملاحظہ ہو تحفۃ الاخیار فی بیان سنۃ سید الابرار مطبوع فاروقی ص ۴ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ ہدایہ ج ۱ ص ۹۴ وعمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح الوقایہ ج ۱ ص ۹ مطبوع مجتبائی)

اس بدعت پرست جماعت کے ممدوح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا :۔

" فَاِنَّ ھٰؤُلَاءِ قَدْ نَھَوْا عَنْ تَقْلِیْدِھِمْ وَتَقْلِیْدِ غَیْرِھِمْ " یعنی بشمول ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ ومالک وشافعی واحمد جملہ فقہاء میں سے ہر ایک نے اپنی تقلید کرنے سے منع کر رکھا ہے اور دوسروں کی تقلید سے بھی روکا ہے۔ (عقد الجید، مطبوع صدیقی لاہور ص ۴۲)

اس بدعت پرست جماعت کے دوسرے ممدوح علامہ سیوطی نے کہا :۔

" هَلْ اَبَاحَ مَالِكٌ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ قَطُّ لِاَحَدٍ تَقْلِيْدَهُمْ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْهُمْ بَلْ اِنَّهُمْ نَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُفْسِحُوْا لِاَحَدٍ فِيْهِ " یعنی امام مالک وابو حنیفہ وشافعی میں سے کسی نے بھی اپنی تقلید کرنے کو کسی کے لئے جائز ومباح قرار نہیں دیا بلکہ سب نے اس سے منع کیا (کتاب الرد علی من اخلد الی الارض للسیوطی بحوالہ معیار الحق مطبوع رحمانی ص ۳۸)

ان ساری نقول اور ان کے علاوہ بہت سی دوسری نقول کا حاصل یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں نے تقلید پرستی سے منع کیا ہے پھر تقلید ابی حنیفہ کی دعویدار یہ بدعت پرست رضاخانی جماعت منع تقلید میں امام ابو حنیفہ کی تقلید کا دم کیوں بھرتی ہے اور ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو ضروری قرار دیتی ہے ؟ منع تقلید پر ائمہ اربعہ اور اور دیگر اسلاف کے اقوال صریحہ جامع بیان العلم لابن عبد البر وفتوحات مکیہ لابن العربی واحکام الاحکام لابن حزم اعلام الموقعین لابن القیم وحجۃ اللہ البالغہ للشاہ ولی اللہ وغیرہ میں منقول ہیں اس کے برخلاف بعض صحابہ کو چھوڑ کر یہ بدعت پرست بریلوی تمام صحابہ کو تقلید پرست قرار دیئے ہوئے ہے۔ (ملاحظہ ہو غیر مقلدوں کے فریب ص ۱۸ تا ۲۲)

منع تقلید پر اجماع صحابہ

حالانکہ مشہور صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا :۔

" لا یقلدن احدکم رجلا دینہ " یعنی کوئی آدمی کسی بھی آدمی کی تقلید ہرگز ہرگز نہ کرے۔ (میزان الکبری للشعرانی ص ۷ ۴ واعلام الموقعین ج ا ص ۱۷۱ ومتعدد کتب معتبرہ)

حضرت ابن مسعود کے اس فرمان سے کسی بھی صحابی کا اختلاف منقول نہیں بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا کہ زمانہ خیر القرون تک تقلید پرستی کا وجود امت مسلمہ میں نہیں تھا۔

(حجتہ اللہ البالغہ)

اور رضاخانی جماعت کے ممدوح ملا علی قاری نے کہا کہ :۔

" مِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَا كَلَّفَ اَحَدًا اَنْ يَّكُوْنَ حَنَفِيًّا اَوْ مَالِكِيًّا اَوْ شَافِعِيًّا اَوْ حَنْبَلِيًّا بَلْ كَلَّفَهُمْ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِالسُّنَّةِ " یعنی اللہ نے کسی کو کسی تقلیدی مذہب کی پیروی کا مکلف نہیں بنایا بلکہ سب کو اتباع سنت کا مکلف بنایا ہے۔ (شرح عین العلم ص ۳۲۶ والقول السدید للطحاوی ص ۱۴)

بتصریح امام طحاوی حنفی تمام تقلید پرست لوگ بشمول رضاخانی غبی وبلید ہیں

فرقہ بریلویہ امام طحاوی کو اپنا محترم امام مانتا ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ :۔

"ھل یقلد الا عصبی او غبی" یعنی کوئی غبی وکند ذہن و بے عقل آدمی یا تعصب پرست آدمی ہی تقلید پرستی اختیار کر سکتا ہے۔ (مفاتیح لاسرار التراویح مطبوع لاہور ص ۶۵ نیز ملاحظہ ہو لسان المیزان ترجمہ امام طحاوی ج ۱ ص ۲۸۰)

" معلوم ہوا کہ فرقہ بریلویہ اگر اپنے دعوی تقلید پرستی میں سچا ہے تو وہ حنفی مذہب کے امام طحاوی کی نظر میں بد عقل وکند ذہن و تعصب پرست ہے۔

نبوی پیش گوئی کے مطابق امت مسلمہ کی تہتر فرقوں میں تقسیم

زیر نظر بریلوی کتاب "غیر مقلدوں کے فریب" کی اصل بحث مندرجہ ذیل عنوان سے شروع ہوتی ہے :۔

" یہ امت تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی جن میں صرف ایک مذہب جنتی ہوگا"

مذکورہ بالا عنوان کے تحت زیر نظر بریلوی کتاب میں کہا گیا کہ :۔

حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر مذہبوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ایک کے سوا باقی تمام مذاہب والے جہنمی ہوں گے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ایک مذہب والے کون ہیں یعنی ان کی پہچان کیا ہے حضور ؐ نے فرمایا وہ لوگ اس مذہب پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ۔ (ترمذی ص ۸۹ و مشکوۃ ص ۲)

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ کی یہ امت تہتر مذہبوں میں بٹے گی لیکن ان میں ایک مذہب والے جنتی ہوں گے باقی سب جہنمی ہوں گے اور جنتی مذہب والوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ حضورؐ اور ان کے صحابہ ؓ کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے عقیدہ پر قائم رہیں گے۔ (بریلوی کتاب غیر مقلدوں کے فریب ص ۶)

ہم کہتے ہیں کہ اس بریلوی کتاب کی عبارت مذکورہ کے اندر منقول شدہ حدیث نبوی بہت مشہور و معروف ہے یہ حدیث معنوی طور پر متعدد صحابہ سے مختلف الفاظ وطرق کے ساتھ مروی ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح حدیث نمبر ۱۷۱ ج ۱ ص ۲۶۹ تا ۲۷۸ وکتاب الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر للجورقانی ج ۱ ص ۳۰۲ تا ۳۰۵ ومقاصد الحسنہ للسخاوی ص ۱۵۸ - ۱۵۹ وسلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی حدیث نمبر ۲۰۴ - ۲۰۳ ومجمع الزوائد ج ۷ ص ۲۵۷ - ۲۵۸ وغیرہ)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ اس حدیث نبوی میں فرقہ ناجیہ (ما انا علیہ واصحابی) کے علاوہ تمام فرقوں کی مذمت کی گئی ہے کوئی شک نہیں کہ مذکورہ فرقوں کی جو مذمت اس حدیث میں کی گئی ہے وہ قرآنی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ (پ ۸ سورۃ الانعام ص ۱۵)

اور "اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ (پ ۸ سورۃ الانعام ۱۵۳) نیز ان کی ہم معنی آیات کریمات کی نبوی تفسیر ہے۔

اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ نصوص کتاب وسنت اور تصریحات اسلاف امت میں اتباع کتاب وسنت کے بجائے رائے وقیاس اور تقلید پرستی کو دین ومذہب بنا لینے کی بھی بڑی مذمت کی گئی ہے لہذا اس میں کوئی شک نہیں کہ رائے وقیاس وتقلید کو دین ومذہب قرار دے دینے والے فرقے اللہ ورسول اور اسلاف کی نظر میں ہرگز پسندیدہ نہیں ہو سکتے۔

فرقہ اہل الرای اسلامی فرقوں میں سب سے زیادہ مضرت رساں ہے

مذکورہ بالا حدیث کا ذکر بریلوی جماعت کے بڑے پیر شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی مولود ۴۷۱ھ ومتوفی ۵۶۱ھ نے بھی اپنی مشہور عالم کتاب غنیۃ الطالبین میں کیا ہے۔ شیخ جیلانی نے یہ حدیث مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ بھی نقل کی ہے:-

"عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثَةٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً اَعْظَمُهَا فِتْنَةً عَلٰی اُمَّتِی الَّذِیْنَ یَقِیْسُوْنَ الْاُمُوْرَ بِرَأْیِهِمْ اَلْحَدِیْثَ" یعنی حضرت عوف بن مالک

اشجعی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان تہتر فرقوں میں میری امت کے لئے سب زیادہ فتنہ پرور وفساد انگیز جماعت وہ ہوگی جو اپنی رائے وقیاس سے مستنبط کردہ مسائل وامور کو اپنا دین ومذہب قرار دے لے گی ۔ (غنیۃ الطالبین مع ترجمہ اردو مطبوع رفیق عام لاہور ص ۱۳۸۸ھ ص ۲۷)

مذکورہ بالا حدیث صحیح ہے ۔ (اللمحات الی مافی انوار الباری من الظلمات ج ۱ ص ۳۷۸ مع حواشی)

یہ حدیث نبوی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رائے وقیاس کو دین ومذہب قرار دے لینے والے فرقے اللہ ورسول کی نظر میں مبغوض ہیں ۔ رائے وقیاس کو دین قرار دے لینے والے فرقوں کے برعکس اللہ ورسول کی نظر میں جو فرقہ پسندیدہ ہے اس کا وصف حدیث نبوی ہی میں "ما انا علیہ واصحابی" بتلایا گیا ہے اور بریلوی فرقہ کے بڑے پیر شیخ عبد القادر جیلانی نے اس پسندیدہ فرقہ کا نام "اہل حدیث" بتلایا ہے ۔ (غنیۃ الطالبین مع فارسی ترجمہ شیخ عبد الحکیم سیالکوٹی ص ۲۱۲)

حدیث نبوی کی نظر میں فرقہ اہل الرای گمراہ وگمراہ گر ہے

حدیث نبوی میں صراحت ہے کہ بنو اسرئیل عرصہ دراز تک راہ اعتدال وصراط مستقیم پر قائم رہے "حَتّٰى بَدَءَ فِيهِمْ أَبْنَاءُ سَبَايَا الْأُمَمِ فَأَفْتَوْا بِالرَّأْيِ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا" یہاں تک کہ ان میں کچھ لونڈی اور غلام زادے رونما ہوئے جنہوں نے رائے وقیاس کو دین ومذہب بنا لیا جس کی وجہ سے خود گمراہ ہوئے اور انھوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کر ڈالا (رواہ البزار بسند حسن وکشف الاستار ومجمع الزوائد وجامع البیان ص ۱۳۶ و ۱۳۸ والاحکام لابن حزم ج ۶ ص ۵۵ وتاریخ بغداد للخطیب ج ۱۳ ص ۳۹۴ - ۳۹۵ واللمحات الی مافی انوار الباری من الظلمات ج ۱ ص ۳۸۰)

بتصریح فاروقی اہل الرای دشمن اہل سنت ہیں

ان احادیث نبویہ کے مجموعہ سے متخرج ہوتا ہے کہ اہل کتاب یہود ونصاری اور امت محمدیہ میں فرق باطلہ اور گمراہ پارٹیوں کا ظہور محض رائے اور قیاس پرستی سے ہوا یہی وجہ ہے کہ

خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب رائے پرست لوگوں کی اور رائے پرستی کی بہت زیادہ مذمت کرتے تھے اور انہیں اعدائے سنن کہا کرتے تھے۔ (اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات ج ۱ ص ۱۹۶-۱۹۷)

کسی بھی صحابی یا تابعی کا اس فرمان فاروقی سے اختلاف نہیں منقول ہے بلکہ متعدد صحابہ سے اس کی موافقت بالصراحہ منقول ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قول فاروقی پر تمام صحابہ کا کم از کم سکوتی اجماع ہے۔ اور کوئی شک نہیں کہ صحابہ کے اس سکوتی اجماع کی موافقت میں نصوص شرعیہ موجود ہیں جن میں سے ایک نص شرعی وہ حدیث نبوی بھی ہے جس کا ذکر ہم بحوالہ غنیۃ الطالبین اوپر کر آئے ہیں نیز ہم نے اپنی کتاب اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات جلد اول ص ۱۶۶ و ۱۶۷ و ص ۴۹۰ تا ۴۹۵ و ج ۲ ص ۳۱۹ تا ۳۲۳ میں کیا ہے اور بتلایا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اپنے فقہی مذہب کو مجموعہ رائے وقیاس کہا ہے۔

افتراق امت کی صورت میں شریعت نے کیا کرنے کا حکم دیا ہے؟

جن خلیفہ راشد عمر فاروق نے رائے وقیاس کو اس قدر مبغوض قرار دیا ہے وہ رائے وقیاس کے مجموعہ والے مذہب کو دین قرار دینے اور ایسے دین کی تقلید کے روادار کیونکر ہو سکتے ہیں اور یہ بتلایا جا چکا ہے کہ حضرت عمر فاروق کے اس فرمان پر صحابہ کا اجماع سکوتی ہے اور "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ" الآیۃ (پ ۵ سورہ النساء : ۵۹) والے حکم الٰہی میں خلفائے راشدین بشمول فاروق اعظم کی اطاعت بھی شامل ہے۔ دریں صورت اتباع اجماع صحابہ کرتے ہوئے مذہب رائے وقیاس سے دور رہنا ہر مومن کا فریضہ ہے۔ شریعت کا حکم ہے کہ اختلاف کی صورت میں سنت نبویہ وسنت خلفائے راشدین کو لازم پکڑا جائے۔

فرمان نبوی ہے کہ :-

" مَنْ يَعِشْ مِنكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" یعنی میرے بعد زندہ رہنے والے لوگ اختلاف کثیر دیکھیں گے اس اختلاف کثیر کے شر وفساد سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ تم اہل اسلام میری اور میرے خلفائے راشدین

کی سنت پر پوری ثبات قدمی و مضبوطی سے قائم رہو اور ایجاد ہونے والی بدعتوں سے تم دور رہو کیونکہ ہر ایجاد شدہ بدعت ضلالت ہے (مشکوۃ المصابیح مع مرعاۃ المفاتیح بحوالہ احمد وابو داود وترمذی وابن ماجہ ومستدرک حاکم وصحیح ابن حبان وھو حدیث صحیح حدیث نمبر ۱۶۵ جلد اول ص ۲۶۳ تا ۲۶۵)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ اس حدیث نبوی میں ہر نو ایجاد واختراعی دینی بات کو بدعت اور ضلالت قرار دیا گیا ہے اور ہم ذکر کر آئے ہیں کہ فرقہ بریلویہ جس تقلید پرستی کو اپنا دین وایمان بنائے ہوئے ہے اسے رضاخانی بریلوی لوگوں کے اولیاء اللہ نے بالصراحت بدعت کہا ہے پھر اپنی جس تقلید پرستی پر خیر القرون کے بعد پیدا ہونے والے نو مولود فرقے نازاں ہیں وہ کہاں تک قابل ناز ہے؟

نصوص کے بالمقابل دین میں ایجاد شدہ چیز بدعت ہے

مشہور و معروف حدیث نبوی ہے کہ :۔

"مَنْ فَعَلَ اَمْرًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ مَرْدُوْدٌ" وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کُلُّ اَمْرٍ لَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ" یعنی جس قول وفعل کی اجازت شریعت اسلامیہ میں نہیں دی گئی وہ مردود ہے (سنن دار قطنی مع تعلیق المغنی ج ۴ ص ۲۲۴ تا ۲۲۷ ومشکوۃ مع مرعاۃ حدیث نمبر ۱۴۰۰ ج ۱ ص ۲۳۶)

اس حدیث نبوی سے معلوم ہوا کہ نصوص کے بالمقابل مسلمانوں میں رائج ہو جانے والا ہر قول وعمل وطور طریق باطل ومردود ہے اور تمام صحابہ اجماعی طور پر تارک تقلید ہیں جس کا اعتراف فرقہ بریلویہ کے امام احمد یار خاں نعیمی کو بھی ہے (جاء الحق مطبوع جام نور دہلی ۱۳۶۱ھ ج ۱ ص ۲۷ پھر تو تقلید پرستی طریق نبوی وطریق صحابہ کے مخالف ہوئی۔

اس حدیث نبوی میں امت کے درمیان واقع ہونے والے اختلاف کثیر کے ضرر سے محفوظ رہنے کی تدبیر یہ بتلائی گئی ہے کہ سنت نبویہ کے ساتھ سنت خلفائے راشدین پر بھی پابند رہنے کو لازم پکڑا جائے اور دین میں نئی باتوں کی ایجاد سے بچا جائے اور انھیں دین نہ قرار دیا جائے کیونکہ وہ بدعات وضلالات ہیں اس کے باوجود پوری امت کا اجماع ہے کہ خلفائے

راشدین کی بات اگر نصوص کتاب وسنت نبویہ کے خلاف ہو تو اسے رد کردیا جائے اور جب نصوص کے بالمقابل خلفائے راشدین تک کی بات بھی باجماع امت قابل رد ہے تو ان کے علاوہ دوسروں کی بات بدرجہ اولی قابل رد ہوگی کیونکہ یہ خود خلفائے راشدین ہی کا طریق رہا ہے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق کو اپنے زمانہ خلافت میں خزانہ بیت اللہ کو ضروریات اہل اسلام میں خرچ کر ڈالنے کا خیال ہوا تو بیت اللہ کے کلید بردار نے موصوف عمر فاروق سے کہا کہ آپ ایسا اس لئے کرنے کا حق نہیں رکھتے کہ آپ سے پہلے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے خلیفہ ابوبکر صدیق نے آج سے زیادہ ضرورت کے باوجود خزانہ بیت اللہ کو خرچ نہیں کیا اس پر حضرت عمر فاروق نے اپنے اس خیال سے دست بردار ہوتے ہوئے اور اس سے رجوع کرتے ہوئے کہا کہ :۔

" هما المرآن اقتدی بهما " یہ دونوں حضرات وہ ہیں میں جن کی اقتدا کیا کرتا ہوں۔

(صحیح البخاری مختلف ابواب)

معلوم ہوا کہ خلفائے راشدین سنت نبویہ کے خلاف پائے جانے والے اپنے قول و عمل کو مردود قرار دیتے تھے کیونکہ نصوص شرعیہ کا تمام اہل اسلام سے یہی مطالبہ ہے نیز قرآن مجید نے اطاعت نبویہ کو عین اطاعت الٰہی قرار دیا ہے : "وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ "

(پ ۵ سورۃ النساء : ۸۰)

یعنی جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے در حقیقت اللہ کی اطاعت کی یہ اس لئے کہ رسول کا فرمودہ ہر قول و عمل و حکم تصریحات نصوص کے مطابق وحی الٰہی ہے لیکن چونکہ غیر رسول کے ہر قول و عمل و حکم کا موافق وحی الٰہی ہونا ضروری نہیں خواہ وہ اولو الامر میں سے خلفائے راشدین ہی کیوں نہ ہوں اور والدین ہی کیوں نہ ہوں اس لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ اولو الامر اور والدین نیز دوسروں کی جو بات نصوص کے خلاف ہو اسے دین ومذہب مت قرار دو بلکہ حکم شریعت کی پیروی کرو۔

شریعت نے حکم نبوی کی خلاف ورزی کو منافقوں کا شیوہ وشعار بتلایا

نیز نصوص شرعیہ میں سنت نبویہ کی خلاف ورزی سے بہت سختی کے ساتھ منع کیا گیا

ہے خاص طور سے جو لوگ شریعت کی اطاعت ومتابعت کے مدعی ہوں وہ اپنے اس دعوی کے باوجود کسی بھی حکم نبوی یا فعل نبوی کی خلاف ورزی کریں تو ان پر قرآن مجید نے سخت نکیر وتنقید کی ہے چنانچہ ارشاد الہی ہے کہ :۔

" يَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ " الآية یعنی یہ جعلی مسلمان اطاعت شعاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول کی اطاعت کریں گے اور اطاعت نبوی ہمارا شیوہ وشعار ہے لیکن جب یہ لوگ اس قولی مظاہرہ کے بعد باہر آتے ہیں تو راتوں رات ارشاد نبوی کے خلاف اپنی منصوبہ بند سازشیں تیار کر لیتے ہیں اور انہیں منصوبہ بند سازشوں پر عمل کرتے ہیں (یعنی یہ لوگ دوغلی اور دو رخی پالیسی پر کاربند ہیں کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں) ۔ اللہ تعالی ان کی کارستانیوں کو لکھ رہا ہے اے نبی ! آپ ان جعلی مسلمانوں سے اعراض کا موقف اختیار کیجئے ۔

اس فرمان الہی اور اس کے ہم معنی فرامین الہیہ میں اطاعت نبوی واتباع نبوی کے زبانی دعویداروں پر سخت نکیر کی گئی ہے جو زبانی مظاہرہ بازی کے باوجود معنوی وحقیقی اتباع نبوی واطاعت نبوی کے بجائے دوسری مشغولیت رکھا کرتے ہیں ۔ اسی قسم کے جعلی مسلمانوں اور ظاہری مظاہرہ بازی کرنے والوں کی بابت قرآن مجید نے یہ کہا کہ :۔

" وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا " (پ ۵ سورۃ النساء : ۸۳)

یعنی انہیں جب امن یا خوف والا کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو اسے رسول اور اولو الامر کے سامنے لانے کے بجائے یہ لوگ اس کی تشہیر کرتے ہیں حالانکہ اس شور وشر کے بجائے اگر یہ لوگ اس طرح کے پیش آمدہ معاملات کو رسول اور اولو الامر کے سامنے لاتے اور اس سلسلے میں ان کی طرف رجوع کرتے تو رسول اور اولو الامر کی طرف رجوع کرنے کی برکت سے اسے وہ لوگ جان جاتے جو اس کا حل نکال لیا کرتے ہیں ۔ اس آیت کریمہ میں پیش آمدہ مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے رسول اور اولو الامر کی طرف رجوع کا حکم دیا گیا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ رسول اور اولو الامر کی طرف رجوع کی بدولت پیش آمدہ مسئلہ کا حل نکل آئے گا رسول کی طرف

رجوع کا مطلب ظاہر ہے کہ حدیث نبوی کی طرف رجوع اور اولو الامر کے مفہوم میں خلفائے راشدین سب سے پہلے داخل ہیں یعنی کہ ان کے آثار واقوال پر ان مسائل کے سلسلے میں عمل کیا جائے جو نصوص کے خلاف نہ ہوں اس آیت سے اس فرمان نبوی کی تائید ہوتی ہے کہ سنت نبویہ اور سنت خلفائے راشدین کو لازم پکڑا جائے نصوص کے بجائے دوسروں کی طرف رجوع کی اجازت مشروط ومقید ہے یہی وجہ ہے کہ وفات نبوی کے بعد صحابہ کی رائے کے خلاف لشکر اسامہ بن زید کو حضرت ابو بکر صدیق نے اس مہم پر روانہ کر کے دم لیا جس پر نبی ﷺ انہیں بھیجنے والے تھے اور تمام صحابہ نے اس معاملہ میں اتباع صدیقی کو لازم پکڑا جس سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ راشد اور اولو الامر پر لازم ہے کہ کٹھن سے کٹھن گھڑی میں بھی وہ نصوص کے بالمقابل لوگوں کی رائے وقیاس پر عمل نہ کریں خواہ وہ صحابہ ہی کیوں نہ ہوں اور جب یہ معاملہ ہے تو صحابہ کے بعد بلکہ تابعین کے بہت بعد پیدا ہونے والے تقلیدی مذاہب جن لوگوں کی طرف منسوب ہیں انہیں کی طرف تمام مسائل میں رجوع کرنا اور نصوص کی طرف رجوع نہ کرنا کسی طرح بھی صحیح موقف نہیں ہو سکتا جن تقلیدی مذاہب کی تقلید کا رواج عہد نبوی وعہد صحابہ کے زمانہ بعد ہوا بلکہ جن ائمہ اسلاف کی طرف یہ تقلیدی مذاہب منسوب ہیں ان کی وفات کے زمانہ بعد ان تقلیدی مذاہب کی تقلید کا رواج ہوا ان تقلیدی مذاہب میں سے کسی ایک کی طرف رجوع کرنے کا تصور پیش آمدہ مسائل ومعاملات میں عہد نبوی وعہد صحابہ ومذکورہ ائمہ اسلاف کے زمانہ میں نہیں ہو سکتا تھا پھر کسی آیت یا حدیث کا یہ مطلب بتانا کہ تقلیدی مذاہب میں سے کسی کی تقلید کا حکم یا جواز اس آیت یا حدیث سے مستفاد ہوتا ہے عجوبہ ہے۔

فرقہ بریلویہ کا یہ دعویٰ کہ غیر مقلدین راہ مستقیم سے ہٹے ہوئے ہیں

ان تمام واضح امور اور حقائق کے باوجود فرقہ بریلویہ کا یہ بیان ملاحظہ ہو :۔

" جو لوگ چاروں اماموں میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے وہ غیر مقلد سیدھے راستہ سے ہٹے ہوئے ہیں اور گمراہ وبد مذہب ہیں اور خیال رہے کہ قیامت تک کبھی کوئی ولی غیر مقلد نہیں ہو سکتا اور کوئی غیر مقلد ولی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ انبیاء کی شان میں گستاخی کرنے والا

کبھی بھی مومن نہیں ہو سکتا ولی ہونا تو بڑی بات ہے۔ الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۸ وعام کتب بریلویہ)

فرقہ بریلویہ کی اس بات سے فرقہ دیوبندیہ بھی متفق ہے جیساکہ زیر نظر دیوبندی کتاب غیر مقلدوں کی حقیقت اور متعدد دیگر کتب دیوبندیہ سے ظاہر ہے۔

ایک طرف فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ والی تقلید پرستی کا نصوص شرعیہ اور تصریحات ائمہ سے بدعت ہونا واضح ہے نیز یہ کہ تقلید پرست ولی اللہ نہیں ہو سکتا دوسری طرف بریلویہ ودیوبندیہ کا نصوص وتصریحات ائمہ سے ثابت شدہ بات کے خلاف یہ شور وشغب قابل دید ولائق شنید ہے۔

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی کے خلاف بریلویہ ودیوبندیہ کی شورش

یہ دونوں فرقے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی اور امام علام شاہ اسماعیل شہید کی وفات کے بعد پیدا ہوئے اور یہ دونوں فرقے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی کے خلاف غوغہ آرائی پر متفق ہیں مگر شاہ اسماعیل شہید کے معاملے میں دونوں متعارض موقف رکھتے ہیں اور یہ دونوں نو مولود فرقے اہل حدیث کے خلاف بھی زور آزمائی پر متفق ہیں۔

شاہ اسماعیل کے خلاف بریلویہ کی شورش

چودھویں صدی میں ظہور پذیر ہونے والے فرقہ بریلویہ کے بانی اور ان کے متبعین اپنے مبتدعانہ عقائد ونظریات ومراسم سے اختلاف رکھنے والے تمام مسلمانوں پر فتویٰ کفر لگائے ہوئے ہیں ان کے اس فتویٰ کفر کی زد میں اہل حدیث جماعت بھی ہے رضاخانی لوگ اہل حدیثوں کو متعدد ناموں سے موسوم کرتے ہیں اور ان کے خلاف پورے تسلسل کے ساتھ زور دار مہم چلائے ہوئے ہیں تحریری اور تقریری طور پر نیز ہر طریق پر یہ لوگ اہل حدیثوں کے خلاف سر گرم عمل رہا کرتے ہیں حتیٰ کہ یہ لوگ اہل حدیثوں کو غیر مقلد اور وہابی کہتے ہوئے یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ مذہب اہل حدیث شیخ الاسلام مجدد دین شیخ محمد بن عبد الوہاب تمیمی نجدی مولود

۱۱۱۵ھ ومتوفی ۱۲۰۶ھ کے ذریعہ ایجاد ہوا پھر تضاد بیانی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل حدیث مذہب حضرت الامام العلام مولانا اسماعیل شہید دہلوی مولود ۱۱۹۳ھ ومتوفی ۱۲۴۶ھ کے ذریعہ ایجاد ہوا اگر اس بریلوی دعوی کو تسلیم کر لیا جائے تو بھی لازم آتا ہے کہ بریلوی فرقہ اور بریلوی مذہب سے مذہب اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث قدیم ہے کیونکہ بریلوی مذہب وفرقہ کے بانی وموجد مولانا احمد رضا خاں ۱۲۷۲ھ میں پیدا ہوئے اور موصوف ۱۳۴۰ھ میں فوت ہوئے یہ دونوں فرقے یہ بھی کہنے پر متفق ہیں کہ مذہب اہل حدیث وجماعت اہل حدیث ہندوستان میں انگریزی حکومت کی پیدا کردہ ہیں (کما سیاتی التفصیل)

سرزمین مشرق سے ظہور فتن کی نبوی پیشین گوئی

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ایک مشہور ومعروف متواتر المعنی حدیث میں یہ کہا گیا ہے کہ سرزمین مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرف سے شیطانی قرن (قرن الشیطان) کا ظہور ہوگا اور وہ سرزمین مشرق فتنوں اور شروں کی آماجگاہ ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اس فرمان نبوی کا اطلاق صرف سرزمین مشرق میں رہنے والے انہیں لوگوں پر ہو سکتا ہے جو شریعت محمدی کے بالمقابل خود ساختہ اور دوسروں کی پرداختہ بدعات کے مجموعہ کو اپنا دین وایمان اور اپنی شریعت قرار دیئے ہوئے ہوں اس فرمان نبوی کا اطلاق ہرگز ہرگز ان لوگوں پر نہیں ہو سکتا جو شریعت محمدی کے متبع اور شریعت محمدی کا اتباع کرنے والے اسلاف کرام کے طریق پر گامزن ہوں مثلاً مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی عظمت وتقدیس اظہر من الشمس ہے مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ میں رہنے والے کفار ومشرکین اور منافقین پر اس سرزمین کی عظمت وتقدیس چسپاں نہیں ہو سکتی البتہ مومنوں اور صحابہ اور ان کے متبعین پر ضرور چسپاں ہوگی اسی طرح قرآن مجید نے بیت المقدس اور اس کے ارد گرد والی سرزمین کو مبارک وبابرکت کہا ہے مگر اس کا اطلاق اس سرزمین میں رہنے والے کفار ومشرکین ویہود ونصاری پر نہیں ہو سکتا اسی طرح جس خطہ وملک کی مذمت حدیث نبوی میں کسی عنوان سے آئی ہو اس میں بسنے والے مومنین صادقین پر اس مذمت کا اطلاق نہیں ہو سکتا ۔ یہ معلوم ہے کہ انبیاء سابقین جن بستیوں میں مبعوث ہوئے ان بستیوں اور ان کے باشندوں اور ان کے باشندوں کی مذمت نصوص

میں موجود ہے مگر انہیں بستیوں میں آباد انبیاء کرام اور ان پر ایمان لانے والے مومنین وصادقین کو مذموم نہیں قرار دیا جا سکتا ---- نیز یہ بھی معلوم ہے کہ جس ملک ہندوستان میں بریلوی مذہب اور بریلوی فرقہ ظہور پذیر ہوا ہے وہ ہمارے نبی ﷺ کے وطن مقدس حجاز خصوصا مدینہ منورہ ومکہ مکرمہ سے سیدھے مشرق جانب واقع ہے۔ ارشاد نبوی ہے :۔ "ھَا اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا ھَا اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا ثَلَاثًا حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ یَعْنِیِ الْمَشْرِقَ" یعنی آپ نے مشرق کی سرزمین کی نشاندہی اپنے ہاتھوں کے اشارے سے کرتے ہوئے تین بار مکرر سہ کرر فرمایا کہ یہی سرزمین مشرق فتنوں اور فسادات کا مرکز و آماجگاہ ہے جہاں سے شیطانی قرن کا ظہور ہوگا۔ (عام کتب حدیث واللفظ لصحیح مسلم مع شرح النووی ج ۲ ص ۳۹۴)

قرن کے معنی سردار اور قوم وگروہ بھی آتے ہیں جیساکہ عام کتب لغت میں صراحت ہے اور کوئی شک نہیں کہ اس حدیث نبوی کے مفہوم میں حجاز مقدس سے مشرق جانب واقع ہندوستان میں اپنی ایجاد کردہ بدعات اور باطل نظریات کے ذریعہ اہل اسلام کو فتنے وفساد میں مبتلا کر دینے والا بدعت پرست فرقہ اور اس فرقہ کا سردار بھی شامل ہے کیونکہ سرزمین مشرق سے مراد بعض احادیث نبوی کے مطابق اہل علم نے اگرچہ ملک عراق خصوصا عراقی بستی کوفہ کو لیا ہے مگر ظاہر ہے کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس فرمان نبوی کے مفہوم میں حجاز مقدس سے جانب مشرق واقع ہندوستان کے اندر ظہور پذیر ہونے والے فتنہ پرداز بدعتی فرقے اور ان کے سرگروہ نہیں شامل ہیں اس سلسلے میں ابھی زیادہ تفصیل وتحقیق آگے آئے گی۔

اس حدیث نبوی کے مفہوم میں اگرچہ اہل علم نے عراق خصوصا کوفہ کو شامل مانا ہے مگر ظاہر ہے اسی سرزمین عراق میں امام اہل سنت ابراہیم نخعی اور شیخ عبد القادر جیلانی وامام احمد بن حنبل اور اس طرح کے دوسرے بہت سارے اساطین امت رہا کرتے تھے لیکن اس حدیث نبوی کے مفہوم سے ان سنی المذہب اماموں اور ان کے طریق پر چلنے والے کو خارج ماننا لازم ہے۔

غیر مقلدین کی مختصر تاریخ

اپنی مذکورہ بالا بریلوی ہفوات کے بعد آگے بڑھتے ہوئے بریلوی مفتی نے حسب

عادت اور اپنے خانہ ساز مذہب کے حسب مزاج نیز اپنے ہم جنس لوگوں کی پیروی میں بعنوان " غیر مقلدوں کی مختصر تاریخ " کہا :۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی : " اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِی نَجْدِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِی نَجْدِنَا فَاظنہ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ " یعنی اے اللہ ہمارے لئے شام و یمن میں برکت دے کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ " نجد " کی بابت بھی دعائے برکت کر دیجئے آپ ؐ نے پھر شام و یمن میں نزول برکت والی دعا دہرائی تو کچھ لوگوں نے دوبارہ نجد کے لئے بھی دعائے برکت کی درخوست آپ ؐ سے کی اسی طرح تین مرتبہ ہوا تو تیسری بار آپ نے فرمایا کہ " نجد " زلزلوں اور فتنوں والی زمین ہے وہیں سے " قرن شیطان " ظاہر ہوگا (ماحصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۸ - ۲۹ بحوالہ بخاری شریف ج ۲ ص ۱۰۵۱ و عام کتب بریلویہ)

حدیث نبوی میں عراق کو فتنوں کی زمین کہا گیا ہے

ہم کہتے ہیں کہ یہ اہل اسلام کا متفق علیہ اصول ہے کہ بعض احادیث نبویہ کے معنی و مفہوم کی تعیین و توضیح بعض دوسری احادیث نبویہ سے ہوا کرتی ہے (عام کتب اصول) اہل اسلام کے اس متفق علیہ اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل حدیث نبوی ملاحظہ ہو :۔

" قَالَ الْاِمَامُ یَعْقُوْبُ بْنُ سُفْیَانَ الْفَسَوِیُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الرَّمْلِیُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَبْدِ اللّٰہِ بن عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَصَاعِنَا وَمُدِّنَا وَیَمَنِنَا وَشَامِنَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! وَفِیْ عِرَاقِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِھَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ " یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ مدینہ منورہ اور اس کے ناپ تول کے پیمانے صاع میں اور مُد میں اور شام و یمن میں برکت دے آپ کی یہ دعا سن کر ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ وفی عراقنا ؟ اور ہمارے عراق میں ؟ آپ نے فرمایا کہ عراق " زلزلوں اور فتنوں " کا گڑھ ہے اور وہیں سے قرن شیطان طلوع ہوگا (المعرفہ والتاریخ للامام

الفسوی ج ۲ ص ۷۴۶ تا ۷۵۱ و تاریخ دمشق لابن عساکر مخطوطہ ج ۱ ص ۵۸-۵۹ مطبوع ج ۱ ص ۱۱۹ - ۱۲۰ وکنز العمال ج ۱۴ ص ۱۳۵ و ۱۷۲ و متعدد کتب حدیث) مذکورہ بالا حدیث کی سند صحیح ہے اور یہ متعدد طرق واسانید سے مروی ہے یہ ابن عمر کے علاوہ ابن عباس اور حسن بصری سے بھی مرسلا مروی ہے ۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۱ ص ۵۸ تا ۶۲ وغیرہ)

اس حدیث نبوی میں متعین طور پر معلوم ہو گیا کہ نجد سے مراد ملک عراق ہے نیز بعض دیگر حدیث نبوی میں ارض نجد وعراق کی جگہ ارض مشرق کا لفظ آیا ہوا ہے (مسند احمد مع فتح الربانی ج ۲۳ ص ۲۸۹ و ج ۲۴ ص ۱۸)

اور ارض مشرق سے مراد عراق ہی ہے کیونکہ عراق ہی مدینہ منورہ سے مشرق کی جانب واقع ہے اور نجد کے معنی اہل لغت نے اونچی زمین بتلا کر کہا کہ نجد سے مراد بادیہ عراق ہے ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی اور عام شراح صحیح البخاری نے کہا :۔ " وَمَنْ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ كَانَ نَجْدُهُ بَادِيَةُ الْعِرَاقِ وَنَوَاحِيهَا وَهِيَ مَشْرِقُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ " یعنی مدینہ منورہ والوں کا نجد بادیہ عراق اور اس کے اطراف وجوانب ہیں اور یہ سرزمین اہل مدینہ کی اصطلاح میں ارض مشرق ہے (فتح الباری مع صحیح البخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ الفتنہ من قبل المشرق حدیث نمبر ۷۰۹۴ ج ۱۳ ص ۴۷ مطبوع دار المعرفہ بیروت وعام کتب شرح بخاری نیز ملاحظہ ہو ہماری کتاب اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات ج ۱ ص ۳۴۴ - ۳۴۵) نیز ہم بتلا آئے ہیں کہ سرزمین مشرق سے مراد ہندوستان بھی ہے جہاں فرقہ بریلویہ پیدا ہوا ہے جس کے فتوی کفر کی زد سے نعوذ باللہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام تک محفوظ نہیں ۔

ان احادیث نبویہ سے متعین طور پر واضح ہو گیا کہ زبان نبوی سے عراق کو مرکز زلازل وفتن کہا گیا ہے عراق کی جملہ خرابیوں میں ایک بہت بڑی خرابی یہ ہے کہ عراق کے مرکزی شہر کوفہ والوں کی بابت خلیفہ راشد حضرت علی مرتضی ، حضرت ابن عمر وسعد بن ابی وقاص وغیرہم نے کہا کہ یہ لوگ بہت بڑے کذاب جھوٹے اور افتراء پرداز ہیں (المعرفہ والتاریخ للفسوی ج ۲ ص ۷۵۹)

مختار ثقفی جیسا کذاب ومدعی حلول ونبوت بھی اسی کوفہ کا تھا (المعرفہ والتاریخ ج ۲ ص ۲۵۸ وعام کتب حدیث وتاریخ)

ہم عرض کر آئے ہیں کہ باجماع صحابہ بریلوی پارٹی بہت کذاب وافتراء پرداز قرار پائے ہوئے ہے اور کوئی شک نہیں کہ کذاب وافتراء بڑے فتنوں اور فساد میں سے ہے ۔

شان نبوی میں گستاخی کوئی مقلد ہی کر سکتا ہے

بریلوی مفتی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا :۔

" حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ذوالخویصرہ نامی قبیلہ بنو تمیم کے ایک شخص نے شان نبوی میں گستاخی کی جس کی بابت آپ نے فرمایا کہ اس کے بہت سارے اصحاب ہیں جن کی نمازوں اور روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے مگر یہ دین سے اس طرح نکلے ہوں گے جس طرح تیر چلے سے نکل جاتا ہے اس حدیث نبوی کے مطابق اسی خاندان بنو تمیم سے محمد بن عبد الوہاب نجدی ہوا جس کی ذات سے نجدی فتنہ ظاہر ہوا علامہ ابن عابدین شامی ودار العلوم دیوبند کے صدر مدرس مولانا حسین احمد ٹانڈوی عرف مدنی ومولانا خلیل احمد دیوبندی ومولانا محمد علی جوہر نے بھی محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اسی حدیث نبوی کا مصداق کہا ہے۔ (ماحصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۹ تا ۳۱)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ کی اس متدل حدیث میں صراحت ہے کہ شان نبوی میں گستاخی کرنے والا شخص وہ تھا جو اموال میں تصرف نبوی والے نظریہ سے مختلف نظریہ رکھتا تھا اور یہ شیوہ وشعار تقلید پرستوں کا ہے کہ اموال میں اور غیر اموال میں یعنی عام امور میں تصرفات نبویہ یعنی فرامین نبویہ واحکام نبویہ واحادیث نبویہ کے بالمقابل اپنی رائے وقیاس والے تقلیدی مذہب کی خاطر تقلید پرست لوگ فرمودات نبویہ ونظریات نبویہ سے منحرف رہا کرتے ہیں نیز ہم کہتے ہیں کہ احادیث نبویہ میں قبیلہ بنو تمیم کی بہت فضیلت آئی ہے اور یہ کہ دجال اور عساکر دجال کے خلاف اسلام کی حمایت میں یہ قبیلہ سب سے زیادہ اثر انداز ہوگا (عام کتب حدیث) البتہ ذوالخویصرہ قبیلہ بنو تمیم کا ایک فرد ہونے کے باوصف اسی سرزمین شرور وفتن کا رہنے والا تھا ، اور اس کے متبعین بھی جسے حدیث نبوی میں عراق کہا گیا اور اسی عراق کو زلازل وفتن کا مرکز قرار دیا گیا اگر کسی قبیلہ کا کوئی ایک فرد یا کئی افراد غلط روی اختیار کریں جیساکہ قریش کے ابو جہل وابو لہب وغیرہ نے کیا تھا۔ تو اس کی وہ عظمت ختم نہیں ہوئی جو حدیث نبوی میں بیان کی گئی ہے چونکہ فرقہ بریلویہ کے اکاذیب مذکورہ بالا کی حقیقت مستقل کتابوں میں واضح کی جا چکی ہے۔ اور ان کا کذب وافتراء محض ہونا ظاہر ہو چکا ہے اس لئے ہم صرف یہ عرض کریں

گے کہ ان کتابوں کا مطالعہ کیا جائے خاص طور سے بدعات کا استیصال کرنے والے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی کی بدعت شکن اور تقلید شکن کتابوں نیز ان کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابوں نیز ان کی کتابوں کی شروح کا مطالعہ کیا جائے تو عراقی فتنوں کے سرغنوں اور قائدین کی متعدد محاذ آرائی کی پوری قلعی کھل کر سامنے آجائے گی اس لئے ہم صرف اسی اشارہ پر اکتفاء کر رہے ہیں تحقیق پسند لوگ محولہ کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

ہندوستان میں فتنہ وہابیت

مذکورہ بالا عنوان کے تحت بریلوی مفتی نے اپنی عادت کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے کہا:۔

" ہندوستان میں عام مسلمان اور بادشاہ سب کے سب ہمیشہ سنی حنفی مقلد رہے اسی لئے انگریزوں نے اس ملک کے سنی مسلمانوں کا حنفی مذہب مان کر اسی مذہب کی کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ کرایا جن کے مطابق مقدمات فیصل کرتے رہے اس ملک میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خاندان کا بڑا اثر تھا اسی خاندان کے ایک فرد مولوی اسماعیل دہلوی نے محمد بن عبد الوہاب نجدی کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے اپنے ماننے والوں کا لشکر تیار کر کے ہندوستان کے تاج وتخت پر قبضہ کرنا چاہا اور محمد بن عبد الوہاب کی کتاب التوحید کا اردو میں چربہ اتارا جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا اس کے علاوہ اور بھی کتابیں لکھیں جن میں من گھڑت توحید تحریر کی اور بشمول خاتم النبیین تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی شیخ نجدی حنبلی ہونے کا مدعی تھا مگر اسماعیل دہلوی ترک تقلید کا داعی تھا اس طرح بقول اعلیٰ حضرت بریلوی وہابی غیر مقلد ہندوستان میں پیدا ہوئے " (ماحصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۳۱ تا ص ۳۳)

ہندوستان کی انگریزی حکومت حنفی مذہب کی حمایت کیوں کرتی تھی ؟

ہم کہتے ہیں کہ گذشتہ صفحات میں ہماری پیش کردہ مختصر تحقیق سے واضح ہو چکا ہے کہ خلیفہ راشد عمر فاروق ہی کے عہد خلافت میں ہندوستان پر اسلامی حکومت قائم ہو گئی تھی اور بریلوی

جماعت معترف ہے کہ خلفائے راشدین مقلد نہیں تھے بلکہ چوتھی صدی ہجری تک ہندوستان کی اسلامی حکومت تقلید پرستی سے محفوظ تھی اور چوتھی صدی کے بعد نہ جانے کس زمانہ میں ہندوستان کی اسلامی حکومت اور عوام تقلید پرست ہوئے البتہ یہ معلوم ہے کہ جس زمانہ میں ہندوستان پر انگریزوں کا تسلط ہوا اس زمانہ کے مسلم حکمراں اور عوام عام طور سے تقلید پرست تھے اور اس ملک میں زیادہ حنفی المذہب مقلد مسلمان پائے جانے لگے تھے اس کا حاصل یہ ہے کہ خیر القرون میں اور چوتھی صدی تک بلکہ اس کے بعد بھی نہ جانے کب تک ہندوستان کے مسلم حکمراں اور عوام ترک تقلید والے مذہب پر یعنی مذہب اہل حدیث پر قائم رہے لہذا یہ بات بریلوی اور غیر بریلوی تقلید پرستوں کے اکاذیب میں سے ہے کہ ہندوستان کے مسلم بادشاہ اور عوام علی الاطلاق حنفی المذہب مقلد تھے پھر جب ہندوستان پر مسلمانوں کی شامت اعمال سے انگریزی حکومت قائم ہو گئی تو اس ملک سے انگریزی تسلط کو ختم کرنے اور مسلمانوں کو امر اول کی طرف یعنی مذہب اہل حدیث کی طرف لانے کی جد جہد سلفی واہل حدیث لوگوں نے شروع کی اور اس کے لئے نہایت منظم تحریک سلفی قائدین نے چلائی مگر اس سلفی واہل حدیث تحریک سے تقلید پرست لوگ اپنے تقلیدی مصالح کے تحت عناد رکھنے لگے ادھر انگریز حکومت سلفی تحریک کو اپنی حکومت کا حریف و مخالف سمجھ کر ہندوستانی تقلید پرست مسلمانوں کی حمایت میں سرگرم ہو گئی اور اس نے تقلید پرست مسلمانوں کو سرکاری پیمانے پر سلفی تحریک کے خلاف منظم کرنے کی کوشش کی اور سلفی تحریک کو وہابی تحریک کا نام دے کر اور اس پر طرح طرح کے بیجا الزامات لگا کر عامۃ المسلمین میں سلفیت کے خلاف جذبات بھڑکاتی رہی اسی بنا پر انگریزی حکومت نے حنفیوں کے تقلیدی مذہب کو ہندوستانی مسلمانوں کا مذہب تسلیم کیا اور سلفی مذہب کو نظر انداز کیا یعنی کہ ہندوستان کی انگریزی حکومت کا ہندوستان کے تقلید پرست لوگوں کے تقلیدی مذہب کو مسلمانوں کا مذہب مان لینا اور سلفی مذہب کو نظر انداز کرنا محض اس لئے تھا کہ انگریز حکومت تقلید پرستوں کو اپنی حکومت کے لئے مفید اور سلفی لوگوں کو مضر سمجھتی تھی تقلید پرستوں اور انگریزوں کی اہل حدیث دشمنی میں شدت وحدت کے باوجود سلفی اور اہل حدیث تحریک انگریزی وبرطانوی حکومت کے لئے ہمیشہ درد سر بنی رہی اس تحریک کا نام لئے بغیر ایک تقلید پرست صاحب قلم نے لکھا کہ شہادت سید احمد شہید کے بعد اس تحریک کا مرکز

صادق پور پٹنہ ہوا جس کی تباہی کے بعد باقی ماندہ سلسلہ انگریزوں کی روانگی یعنی آزادی ہند ۱۹۴۷ء تک انگریزی اقتدار کے لئے درد سر بنا رہا (حاشیہ نمبر ۲ بر علمائے ہند کا شاندار ماضی از مولانا محمد میاں ج ۲ ص ۳۴) یہ صادق پور والا مرکز سلفی مرکز ہے جس کا نام تقلیدی مصلحت سے تقلید پرست صاحب قلم نے نہیں لیا۔

ہم آگے چل کر بیان کریں گے کہ انگریزی حکومت کے خلاف صادق پور میں قائم ہونے والے سلفی مرکز کے پہلے انگریزی حکومت کے خلاف سید احمد شہید کی قیادت میں جو تحریک جہاد چل رہی تھی وہ معنوی طور پر سلفی ہی تحریک تھی بھلا انگریزی حکومت اپنے حریف اور اپنی حکومت کے لئے ہلاکت خیز جذبات رکھنے والے اور عملی اقدام کرنے والے سلفی واہل حدیث لوگوں کے سلفی مذہب کو ہندوستانی مسلمانوں کا مذہب تسلیم کر کے اپنے لئے مزید مصیبت مول لینے کی روادار کیسے ہو سکتی تھی اسے تو اپنے کام کے لئے مل جانے والے تقلید پرستوں کے تعاون سے بہر قیمت سلفی مذہب اور اس سے وابستہ لوگوں کو مٹانے کے درپہ رہنا ضروری تھا۔

ناظرین کرام صبر وضبط سے تھوڑا انتظار کریں تشفی بخش تفصیل آگے آ رہی ہے۔

شاہ اسماعیل شہید وشیخ الاسلام نجدی کی کتابوں کے مضامین میں موافقت کیوں ہے؟

اپنے اس بیان میں بریلوی مفتی نے شاہ اسماعیل کی تقلید شکن اور بدعت شکن کتاب تقویۃ الایمان کو مجدد دین شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب کی کتاب التوحید کا اردو چربہ کہا جبکہ عام بریلوی تقویۃ الایمان کو کتاب التوحید کا اردو ترجمہ کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ تقویۃ الایمان کو کتاب التوحید کا ترجمہ قرار دینے والے فرقہ بریلویہ کو اپنے فریب اور کھلے ہوئے جھوٹ پر اپنی عالمی رسوائی پر اس قدر ندامت ہوئی کہ اس نے اپنی بریلوی چالبازی سے کام لیکر اپنی اس بریلوی پالیسی میں قدرے ترمیم کر کے بریلویت شکن کتاب " تقویۃ الایمان " کو کتاب التوحید لشیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی تمیمی کا اردو ترجمہ کہنے کے بجائے اس کا اردو چربہ کہنا شروع کر دیا۔ بعید نہیں کہ فرقہ بریلویہ نے تقویۃ الایمان کو کتاب التوحید کا اردو ترجمہ یا چربہ قرار

دینے میں اپنے ولی نعمت انگریز حکومت کے اشارہ وحکم کی تعمیل کی ہو۔

قرآن مجید نے صاف طور پر متعدد مقامات پر کہا ہے کہ قرآنی مضامین سابقہ صحیفوں میں موجود ہیں مثلاً فرمایا " انه لفی زبر الاولین " (پ ۱۹ سورۃ الشعراء : ۱۹۶) " ان ھذا لفی الصحف الاولی " (پ ۳۰ سورۃ الاعلی : ۹۸) وغیرہ۔ دریں صورت کیا قرآن مجید یہود ونصاریٰ اور دیگر قوموں کی کتابوں کا اردو ترجمہ یا چربہ ہے جیساکہ کفار ومشرکین کہتے تھے کہ قرآن مجید اور تعلیمات مصطفویہ اساطیر الاولین (گذری ہوئی قوموں کے خانہ ساز افسانے اور قصے) ہیں ؟ (پ ۷ سورۃ الانعام : ۲۵ وپ ۹ سورۃ الانفال : ۳۱ وپ ۱۴ سورۃ النحل : ۲۴ وغیرہ) دو حق پرستوں یا دو سے زیادہ حق پرستوں کی باتوں کا باہم موافق ہونا بھی اہل بدعت کے یہاں باعث طعن ہوگیا۔ تقویۃ الایمان اور کتاب التوحید پر بری نظر رکھنے والوں کا منہ توڑ جواب سلفی بلکہ بعض غیر سلفی اہل قلم نے بھی دیا ہے اس لئے ہم انہیں بدعت شکن کتابوں کا مطالعہ کے مشورہ پر اکتفاء کر رہے ہیں۔

فرقہ بریلویہ اہل حدیث کو وہابی کیوں کہتا ہے ؟

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" غیر مقلدین کو محمد بن عبد الوہاب نجدی کی پیروی کے سبب وہابی کہا جاتا ہے لیکن اس نام کو ناپسند کرتے ہوئے مشہور غیر مقلد مولوی محمد حسین بٹالوی نے انگریز گورنمنٹ سے بڑی کوششوں کے بعد وہابی کی جگہ اہل حدیث منظور کرایا مگر اب نجدی ریالوں کی چمک دمک نے غیر مقلدوں کو پورے طور پر اپنی طرف کھینچ لیا الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۳۳)

ہم کہتے ہیں کہ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نے خود ساختہ بدعات اور مشرکانہ عقائد کی اصلاح اور اتباع سنت کا وہی طریقہ اختیار کیا جو اہل حدیث اور سلفی لوگوں کا شیوہ وشعار ہے اسی بنا پر ہندوستان اور غیر ہندوستان کے اہل حدیث اور سلفی لوگوں نے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب اور ان کی معاونت وموافقت کرنے والے نجدی وغیر نجدی لوگوں کا ساتھ دیا کیونکہ اہل اسلام سے قرآن مجید وسنت کا یہی مطالبہ ہے چنانچہ قرآنی ارشاد ہے کہ " وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ " اور " وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ " اس مضمون کی

باتیں قرآن مجید وحدیث شریف میں بکثرت ہیں بدعات ومشرکانہ عقائد کی اصلاح واتباع سنت والی نجدی تحریک کا ساتھ دینے کے سبب فرقہ بریلویہ کا ہندوستانی وغیر ہندوستانی اہل حدیثوں کو نشانہ طعن بنا لینا بریلوی پارٹی کا بریلویانہ طریقہ ہے محض اصلاح بدعات واتباع سنت والی نجدی تحریک کا ساتھ دینے کے سبب اپنے ولی نعمت انگریز کے اشارہ وحکم سے بریلوی فرقہ کا اہل حدیثوں کا وہابی نام رکھ لینا ظاہر ہے کہ " تنابز بالالقاب " اور جھوٹ وافتراء ہے اس نجدی تحریک سے صدیوں پہلے عہد نبوی ہی سے اہل حدیث کو اہل حدیث کہا جاتا رہا ہے اہل حدیث کے اس نام کو محض دھاندلی بازی کے ذریعہ وہابی کے خود ساختہ نام سے بدل دینا جرم ہے اور ظلم وستم بھی بنابریں دھاندلی بازی والے اس نام " وہابی " کو ختم کر کے اہل حدیثوں کے اصل پرانے نام ہی سے موسوم کرنے کا مطالبہ اگر اہل حدیث عالم مولینا محمد حسین بٹالوی نے کیا تو بالکل صحیح کام کیا۔ یہ معلوم ہے کہ موجودہ زمانہ میں نام نہاد جمہوری حکومت کی سازش سے فرقہ پرست غیر مسلم عناصر نے سیکڑوں سالوں سے مسلمانوں کی بنوائی ہوئی ایودھیا والی بابری مسجد کو " رام مندر " کا نام رکھ لیا پھر اسے منظم سازش کے ذریعہ ظلماوجورا ۶ / دسمبر ۱۹۹۲ء میں منہدم کر دیا اور اس کی جگہ پر رام مندر نامی بت خانہ بنا لیا اور اب بہت بڑا بت خانہ ویونیورسٹی اس جگہ بنانے کی منصوبہ بند سازش وتحریک چل رہی ہے اگر ہندوستانی مسلمان بلکہ پوری دنیا کے مسلمان دھاندلی بازی کے ذریعہ بابری مسجد کے رکھے ہوئے ظالمانہ جھوٹے نام " رام مندر " کے ختم کئے جانے اور اسے اس کے پرانے نام " بابری مسجد " سے موسوم کئے جانے کا مطالبہ نام نہاد ہندوستانی جمہوری حکومت سے کرتے ہیں تو کیا بریلوی اصول سے مسلمانوں کا یہ ناقابل معافی جرم ہے ؟

تنبیہ بلیغ اول

شیخ الاسلام ومجدد دین محمد بن عبد الوہاب نجدی تمیمی " کی تحریک اصلاح وتجدید کو وہابی کہہ کر بہت سارے گھناونے خود ساختہ الزامات لگا کر انگریزوں کی سازش سے اپنے مصالح کو بروئے کار لانے کے لئے تقلید پرستوں اور بدعت پرستوں کے مختلف فرقوں نے عالمی پیمانے پر پوری دنیا میں اس نجدی تحریک کے خلاف زہریلے مواد پھیلا دیئے تھے جس کے باعث

ابتدائے امر میں پوری دنیا کی طرح ہندوستان کے بہت سارے اہلِ حدیث عوام وخواص اور علمائے وغیر علماء اس نجدی تحریک اصلاح کی بابت غلط فہمی میں مبتلا رہے اور اس غلط فہمی کے باعث وہ بھی شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی اور ان کی تحریک اصلاح کے خلاف ہی رہے پھر غلط فہمی دور ہونے پر سبھی اہل حدیث اس کے موافق ہو گئے جیساکہ اس سلسلے کی کتابوں اور تحریروں سے ظاہر ہے۔

جس طرح بارہویں تیرہویں صدی کے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی تقلیدی مذہب حنبلی کی طرف منسوب ہیں اسی طرح پانچویں چھٹی صدی کے شیخ عبد القادر جیلانی بھی حنبلی مذہب کی طرف منسوب ہیں اور جس طرح معنوی وحقیقی طور پر شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب مذہب اہل حدیث سے قریب تر ہیں جس کے باعث ہندوستانی وغیر ہندوستانی اہل حدیث شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب کی تحریک اصلاح وتجدید کی حمایت وموافقت کرتے ہیں اسی طرح شیخ عبد القادر جیلانی کی بھی کرتے ہیں فرق یہ ہے کہ فرقہ بریلویہ اور اس جیسے دوسرے فرقے شیخ جیلانی سے عقیدت ومحبت ظاہر کرتے اور انہیں بڑے پیر وپیران پیر وغوث واعظم کہتے ہیں اس کے برعکس شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب اور ان کی موافقت پر فتویٰ کفر لگائے ہوئے ہیں اور ان پر سخت رد وقدح کرتے ہیں ان تقلید پرستوں کی یہ دو رخی اور دو غلی پالیسی بھی ایک عجوبہ ہے حالانکہ شیخ جیلانی کی تحریریں حنفی المذہب تقلید پرستوں اور بدعت پرستوں کے اسی طرح خلاف بلکہ زیادہ ہیں جس طرح شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب کی۔ یہاں بطور مثال ہم شیخ جیلانی کی بعض باتوں کا ذکر مقلدین احناف کی بابت کریں گے۔

فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ پر شیخ جیلانی کا فتویٰ

شیخ جیلانی نے فرمایا:۔

"وَسُئِلَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ عَنِ الْإِيمَانِ مَخْلُوقٌ هُوَ أَمْ غَيْرُ مَخْلُوقٍ فَقَالَ مَنْ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ مَخْلُوقٌ فَقَدْ كَفَرَ" الخ یعنی امام اہل سنت احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق تو موصوف امام احمد نے فرمایا کہ جو ایمان کو مخلوق کہے وہ کافر ہے (غنیۃ الطالبین مترجم مع فتوح الغیب مطبوع لاہور ۱۳۴۸ھ سطر ۴ تا ۷)

شیخ جیلانی کی اس صراحت کے بالکل خلاف اس حنفی مذہب کی صراحت ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں جس کی تقلید کا فرقہ بریلویہ اور فرقہ دیوبندیہ مدعی ہے۔ عقائد کی مشہور کتاب مسامرہ میں مرقوم ہے کہ :۔

"وَنَصَّ کَلَامُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْوَصِیَّۃِ صَرِیْحٌ فِیْ خَلْقِ الْاِیْمَانِ" یعنی اپنی وصیت میں امام ابو حنیفہ نے تصریح کر رکھی ہے کہ ایمان مخلوق ہے۔ (ملاحظہ ہو مسامرہ مع شرح مسائرہ مطبوع مصر ص ۳۷۸)

یہ معلوم ہے کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ اپنے کو حنفی المذہب کہتے ہیں اور یہ دونوں فرقے اپنے جملہ اماموں اور ہم مذہب مقلدوں سمیت شیخ جیلانی کے مذکورہ بالا فتوی کے مطابق کافر قرار پاتے ہیں۔ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ پر شیخ جیلانی اس صریح فتوی کفر کے باوصف شیخ جیلانی کا ہم مذہب ہونے کے باوجود شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اس طرح کا کوئی فتوی تحریری طور پر حنفی مذہب کے خلاف نہیں دیا پھر بھی شیخ جیلانی فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے ممدوح ومحبوب وبڑے پیر ہیں مگر شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب دونوں فرقوں کے یہاں سخت مبغوض وناپسند ہیں۔

شیخ جیلانی کی تعریف اہل سنت

شیخ جیلانی نے تحریری طور پر مذہب اہل سنت وجماعت کی جو تعریف وتوصیف کی ہے اس تعریف وتوصیف کے مطابق فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ اہل سنت وجماعت کے بجائے خالص بدعت پرست گمراہ مرجی فرقہ قرار پاتا ہے جیساکہ تفصیل آرہی ہے یہاں شیخ جیلانی کی ایک بات ہم نقل کرتے ہیں شیخ جیلانی نے فرمایا :۔

"فَعَلَی الْمُؤْمِنِ اِتِّبَاعُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَالسُّنَّۃُ مَا سَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالْجَمَاعَۃُ مَا اتَّفَقَ عَلَیْہِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ خِلَافَۃِ الْاَئِمَّۃِ الْاَرْبَعَۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ" الخ یعنی مومنوں پر اتباع سنت وجماعت لازم ہے سنت وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے سنت قرار دیا ہو اور جماعت سے مراد چاروں خلفائے راشدین کے زمانہ میں صحابہ کرام کی متفق علیہ باتیں ہیں۔

(غنیۃ الطالبین ص ۱۹۵)

اس میں شک نہیں کہ عہد نبوی وعہد خلفائے راشدین میں تمام صحابہ ترک تقلید والے مذہب اہل حدیث کے اتباع پر متفق تھے نیز اللہ کے علاوہ کسی اور کو حتی کہ خاتم النبیین محمد ﷺ کو عالم الغیب کہنے والوں کو بہت بڑا کذاب وافتراء پرداز قرار دینے پر بھی صحابہ متفق تھے جیساکہ ہماری اسی کتاب میں تفصیل موجود ہے ناظرین کرام شیخ جیلانی کی ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے آگے پڑھیں۔

تنبیہ

بدعت شکن اور تقلید شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ اگرچہ تمام تقلید پرستوں کے مذہب تقلید پرستی کی قباحت وشناعت ظاہر کرنے کے لئے لکھی گئی ہے خاص طور سے ہندوستان میں غالب اکثریت کے طور پر موجودہ دور میں پائے جانے والے تمام حنفی المذہب فرقوں کو راہ اعتدال کی طرف متوجہ کرنے کے لئے لکھی گئی مگر معلوم نہیں کیا بات ہے کہ از روئے حقیقت حنفی نہ ہونے کے باوجود فرقہ بریلویہ نے اس بدعت شکن سلفی کتاب کو صرف اپنے خلاف سمجھ کر اس کے رد وجواب کی طرف حیرت انگیز قسم کی توجہ کیوں دی ہے جس سے خود اس بریلوی فرقہ کی مٹی پلید ہوتی ہے۔

دین کی بنیادی چیزوں میں سے طہارت بھی ہے اور جیساکہ عرض کیا گیا طہارت کو شریعت نے شطر الایمان (نصف ایمان) کہا ہے مگر فرقہ بریلویہ کے حنفی مذہب میں شریعت کی یہ بنیادی بات ناقابل قبول ہے۔ اسی طرح طہارت کے بنیادی مسائل میں بھی بریلوی مذہب کا حال ہے جس کا اندازہ گذشتہ صفحات سے ناظرین کرام کو ہوگیا ہوگا۔

بریلوی ودیوبندی مذہب میں بسم اللہ اور نیت کے بغیر وضو صحیح ہو جاتا ہے

بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ میں کتب احناف کے بہت سارے عجوبہ روزگار قسم کے مسائل کا ذکر کرنے سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف بعض کا ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ کتاب الطہارات سے متعلق ایک اہم مسئلہ حنفی مذہب کا یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھے بغیر کیا ہوا

وضو اور غسل و تیمم صحیح ہو جاتا ہے اور بسم اللہ کے بغیر کئے ہوئے وضو و غسل و تیمم سے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ مذہب حنفی کا یہ فتوی و مسئلہ معروف و مشہور اور تمام کتب حنفیہ میں مذکور ہے فرقہ بریلویہ حنفی مذہب کا مقلد ہونے کا دعوی رکھنے کی بناء پر یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بسم اللہ کے بغیر کیا ہوا وضو و غسل و تیمم صحیح ہوتا ہے فرقہ بریلویہ کی بنیادی کتابوں فتاوی رضویہ و بہار شریعت میں اس کی صراحت ہے کہ وضو و غسل و تیمم کے لئے بسم اللہ کہنا صرف سنت ہے حالانکہ فرقہ بریلویہ کے پیران پیر شیخ جیلانی نے وضو و غسل و تیمم میں بسم اللہ پڑھنے کو فرض قرار دیا ہے ، جس کے بغیر وضو و غسل و تیمم صحیح نہیں ہو سکتا (ملاحظہ ہو غنیۃ الطالبین ص ۵ و ۶) اور حسن سند یعنی معتبر سند کے ساتھ یہ فرمان نبوی مروی ہے کہ بسم اللہ کے بغیر کیا ہوا وضو وضو ہی نہیں ہوتا (صلوۃ الرسول مع تخریج عبد الرؤف عبد الحنان مدنی ص ۱۰۶-۱۰۷) اس حدیث کا ذکر بریلوی مفتی جلال الدین کے پیر مرشد اور بریلویہ کے امام مولوی امجد علی نے بھی اپنی کتاب بہار شریعت کے ابواب الوضوء حصہ دوم ص ۸ میں کیا ، حتی کہ مفتی جلال الدین نے اپنی کتاب انوار الحدیث کتاب الطہارۃ میں بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے اور فرمان نبوی میں بصیغہ امر " تَوَضَّؤُوا بِسْمِ اللّٰهِ " (سنن نسائی ج ۱ ص ۶۱ و صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۴۴ و سنن دار قطنی و بیہقی و عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی) صحیح سند کے ساتھ مروی ہے (المجموع للنووی ج ۱ ص ۳۹۳) اور امر وجوب کے لئے اصلا ہوتا ہے جب تک کہ قرینہ صارفہ نہ ہو اور یہاں صاف طور پر ارشاد نبوی ہے کہ بسم اللہ کے بغیر کیا ہوا وضو وضو ہی نہیں ہوتا ہے۔ اس حدیث نبویہ کے خلاف نماز کی کلید و کنجی کے معاملہ میں راہ عمل اختیار کرنے کے باوجود فرقہ بریلویہ اپنے کو اہل سنت وجماعت کہتا پھرتا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ فرقہ بریلویہ کے پیران پیر کی نظر میں فرقہ بریلویہ کی کوئی نماز صحیح نہیں ہوتی ، کیونکہ وضو کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی اور بسم اللہ کے بغیر وضو صحیح نہیں ہوتا پھر تو فرقہ بریلویہ کی ساری نمازیں اس کے پیران پیر کی حسب تصریح رایگاں اور بیکار ہیں ۔ اگر کسی بریلوی نے فرض سمجھے بغیر اپنے عقیدہ کے مطابق مستحب و مسنون سمجھ کر بوقت وضو بسم اللہ کہہ بھی لیا تو چونکہ اس نے حکم شرعی کے مطابق فرض سمجھ کر بسم اللہ نہیں کیا ، اس لئے اس کے بسم اللہ والا وضو بھی معرض خطر میں ہے اور یہی حال اس طرح کے جملہ مسائل کا ہے۔

بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کی کتاب الطہارات باب الوضوء میں حنفی مذہب کا سب سے پہلا جو مسئلہ مذکور ہے وہ یہ ہے کہ "طہارت میں نیت شرط نہیں" اور دوسرا مسئلہ یہ مذکور ہے کہ بلا نیت وضو سے نماز ادا ہو جائے گی (حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۵۲-۵۴ ص ۱۴۳-۱۴۴ بحوالہ در مختار ومنیتہ المصلی)

فرقہ بریلویہ کے اس فتوی کے خلاف قرآن مجید میں یہ صراحت ہے کہ :-

"وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ" (پ ۳۰ سورۃ البینہ : ۵)

اس قرآنی فرمان کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے خالص نیت کے ساتھ ہر عبادت ادا کرنے کا حکم اپنے بندوں کو دیا ہے، نیز فرمان نبوی ہے کہ "انما الاعمال بالنیات" (صحیح بخاری وعام کتب حدیث) قرآنی فرمان اور نبوی فرمان کا حاصل یہ ہے کہ وضو سمیت تمام عبادات والے کاموں کو نیت کے ساتھ انجام دینا ضروری ہے فرقہ بریلویہ کے پیران پیر شیخ جیلانی نے بھی وضو اور غسل وتیمم کے صحیح ہونے کے لئے حکم شریعت کی پابندی کرتے ہوئے نیت کو فرض قرار دیا ہے (غنیۃ الطالبین ص ۵) اس کا حاصل یہ ہوا کہ نص شرعی اور فرقہ بریلویہ کے پیران پیر کے مطابق فرقہ بریلویہ کا وضو وغسل وتیمم سب کچھ صحیح نہیں ہوتا، لہذا نمازیں بھی صحیح نہیں ہوتیں؛ اس کے باوجود فرقہ بریلویہ دعویدار ہے کہ وہ مسلک سنت وجماعت پر چلنے والا ہے۔

بریلوی مفتی جلال الدین حقیقتہ الفقہ کی مذکورہ بالا حقیقت بیانی کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہ کر سکے، نیز فرقہ بریلویہ تا قیامت ایسی جرأت نہیں کر سکے گا۔

غیر مقلدین علمائے دیوبند کی نظر میں

مذکورہ بالا عنوان کے تحت مفتی بریلوی نے کہا :- "دیوبندی کے عقیدے وہی ہیں جو غیر مقلدوں کے ہیں۔ اس کے باوجود دیوبندی علماء کی نظر میں غیر مقلدین کیا ہیں، اسے جاننے کے لئے مندرجہ ذیل عبارتیں پڑھیں" الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۲)

ہم کہتے ہیں کہ اس کی مکمل تحقیق آگے آرہی ہے، ابھی ناظرین کرام تھوڑا توقف کریں۔

سلفی عالم مولینا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں کہ جاہل آدمی کا مجتہد مطلق بن جانا خطرناک ہے

اپنے مذکورہ بالا بیان میں فرقہ بریلویہ نے مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد حسین بٹالوی کی ایک بات کو حسب عادت توڑ مروڑ کر دیوبندی اماموں سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۳۴) اسی بات کو فرقہ دیوبندیہ کی زیر نظر نو زائیدہ کتاب میں اس طرح نقل کیا گیا :۔

"پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق بن جاتے اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کہہ بیٹھتے ہیں ، ان میں بعض عیسائی ہو جاتے ہیں اور بعض لامذہب جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں ہوتے اور احکام شریعت سے فسق و خروج اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے" (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۳۳-۳۴ بحوالہ اشاعۃ السنہ ج ۲ ص ۵۳ بحوالہ فتاوی محمدیہ ج ۱ ص ۳۸۶ تا ۳۸۸)

ہم کہتے ہیں کہ سلفی عالم مولانا محمد حسین بٹالوی نے یہ بات بالکل سچ اور صحیح کہی ہے اس میں شک نہیں کہ بے علمی کے ساتھ کسی جاہل مطلق کا مجتہد بن جانا اور ترک تقلید کا شیوہ اختیار کرنا بہت بڑی بے راہ روی ہے ، یہ بات تو نصوص کتاب وسنت اور تصریحات اسلاف سے ثابت ہے اور نبوی پیش گوئی ہے کہ علم ختم ہونے پر جہل کا تسلط ہوگا تو جاہل لوگوں ہی کو دینی قیادت سونپ دی جائے گی ، "فضلوا واضلوا" (صحیح بخاری وعام کتب حدیث) مولانا محمد حسین بٹالوی سے صدیوں پہلے نصوص کتاب وتصریحات سلف امت میں اس طرح کی باتیں واضح کردی گئی ہیں ۔ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ مذہب اہل حدیث میں کسی جاہل وبے علم کو نصوص شرعیہ سے بے خبر رہنے کے باوجود مجتہد مطلق بن بیٹھنے کی اجازت ہے ۔ اس طرح کا شیوہ وشعار تو تقلید پرست لوگوں کا وصف خاص ہے ، امام بخاری اور ان کے پہلے والے لوگوں نے اپنی کتابوں میں وضاحت کردی ہے کہ نصوص سے بے خبر لوگوں کا مذہبی قائد بن بیٹھنا بہت خطرناک بات ہے ۔ کسی جاہل اور ان پڑھ اہل حدیث عامی کا کسی سلفی عالم سے پیش آمدہ مسئلہ میں نصوص کتاب وسنت وسلف امت کا موقف معلوم کرکے اس پر عمل کرنا کیا اجتہاد ہے ؟

اورنصوص کے موجود ہونے کے باوجود محض قیاس ورائے کے زور پر مسائل کا اختراع کرنا کیا واقعتہً بھی اجتہاد کہلانے کا مستحق ہے ؟

خلیفہ راشد عمر فاروق کا ارشاد ہے کہ اہل الرای اعداء السنن ہوتے ہیں ، وہ نصوص کو نہ یاد رکھنے کی صلاحیت واستطاعت رکھتے ہیں ، نہ انہیں بیان کرنے کی لیاقت رکھتے ہیں ، اس لئے قیاس ورائے سے کام لیکر اپنے ایجاد کردہ اختراعی مسائل پر خود عمل کرتے اوردوسروں کو اس کی دعوت دیتے ہیں بنابریں خود گمراہ ہوتے اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں (اللمحات ج ا ص ۱۹۶ بحوالہ اسانید صحیحہ ج ا ص ۱۲۶ و ۱۸۰) اس فرمان فاروقی سے کسی صحابی یا تابعی کا کوئی اختلاف نہیں منقول ہے ، کیا فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ اور مقلدین کا متحدہ محاذ دیانت داری کے ساتھ یہ بتلا سکتا ہے کہ اس فرمان فاروقی میں جس فرقہ اہل الرای کی بابت یہ بات کہی گئی ہے اور سارے صحابہ اس فرمان فاروقی سے متفق بھی ہیں ، اس فرقہ اہل الرای سے کون سا فرقہ مراد ہے ؟ کیا سارے صحابہ کا فرقہ اہل الرای قرار دیا ہوا فرقہ ہی وہ فرقہ اہل سنت وجماعت ہے جس کا تعارف دونوں فرقوں کے پیران پیر شیخ جیلانی اور امام احمد بن حنبل اور دوسرے اسلاف نے کرایا ہے ؟

تنبیہ

یہاں پہنچ کر فرقہ بریلویہ نے فرقہ دیوبندیہ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے ہندوستانی سلفیوں کو انگریز استعمار کا پیدا کردہ کہا ہے دونوں فرقوں کی اس متحدہ بہتان بازی کا تحقیقی جائزہ آگے چل کر اسی کتاب میں لیا گیا ہے یہاں دونوں کے ایک دوسرے معاملہ سے ہم پہلے نپٹ لینا چاہتے ہیں۔

غیر مقلدوں کے چند اہم اصول (پہلا اصول)

بریلوی مفتی جلال الدین امجدی نے مذکورہ بالا عنوان کے تحت کہا :۔

" غیر مقلدین کچھ ایسے اہم اصول بنائے ہوئے ہیں جن پر وہ سختی سے عمل کرکے اپنا نیا مذہب پھیلانے کے لئے کوشاں ہیں ان کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگلے بزرگوں کی کوئی

بات ہر گز نہ سنی جائے چاہے وہ ساری دنیا کے مانے ہوئے بزرگ ہوں مثلاً شیخ جیلانی نے فرمایا کہ بعض کتاب الٰہیہ میں ہے کہ اے ابن آدم تو میرا فرمانبردار ہو جا تو میں تجھے ایسا کردوں گا کہ تو جو کہے گا وہی ہو گا لہذا جو مسلمان شیخ جیلانی کی یہ بات مانے گا وہ کبھی غیر مقلد نہیں ہو سکتا جن کا یہ مذہب ہے کہ حضور ﷺ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے تو دوسروں کے مرتبہ اختیار وتصرف پر پہنچنے کا سوال ہی نہیں اس لئے ان کے اصولوں میں سب سے اہم اصول یہی ہے کہ پہلے بزرگوں کی کوئی بات ہر گز نہ سنی جائے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۳۸ - ۳۹ کا ماحصل وخلاصہ)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ ہی کا یہ اصول ہے کہ جب سے اس کی تولید ہوئی تب سے وہ اپنی ولادت سے پہلے والے بزرگوں میں سے کسی کی کوئی ایک بات نہیں مانتا جیساکہ ہم شیخ جیلانی ہی کی بہت ساری باتیں اس کتاب کے گذشتہ صفحات میں لکھ آئے ہیں شیخ جیلانی کی ان باتوں میں سے کوئی بات فرقہ بریلویہ نہیں مانتا نیز ہم فرقہ بریلویہ کے اولیاء اللہ قرار دیئے ہوئے لوگوں کی یہ تصریح نقل کر آئے ہیں کہ کہ تقلید پرستی بدعت ہے مگر فرقہ بریلویہ ان اولیاء اللہ کی یہ بات بالکل نہیں مانتا بلکہ وہ تقلید پرستی کو اپنا دین وایمان قرار دینے کا مدعی ہمیشہ سے ہے اور آج بھی ہے۔

نیز ہم سارے بزرگوں میں سب سے زیادہ بزرگ صحابہ کرام کا یہ اجماعی عقیدہ نقل کر آئے ہیں کہ خاتم النبیین ﷺ کو عالم الغیب کہنے والے بہت بڑے کذاب وافتراء پرداز ہیں مگر اس اجماع صحابہ سے منحرف ہو کر خانہ ساز عقیدہ پر یہ بریلوی فرقہ کاربند ہے اور اللہ ورسول نے متفقہ طور پر اس عقیدہ باطلہ کا ابطال کیا ہے مگر یہ فرقہ بریلویہ اللہ ورسول میں سے کسی ایک کی بات بھی نہیں مانتا مثال کے لئے بس اتنی ہی باتوں کا ذکر بطور اشارہ کافی ہے۔

بعض کتاب الٰہیہ کے حوالہ سے شیخ جیلانی کی نقل کردہ بات کا لازمی مطلب ہے کہ اللہ کی اطاعت کرنے والا ہر مومن وصف مذکور سے متصف ہو جاتا ہے جس کا لازمی مطلب فرقہ بریلویہ کی تقریر دل پذیر کے مطابق یہ ہوا کہ ہر مومن کو کائنات عالم میں تصرف کا اختیار اپنی دنیاوی زندگی ہی میں ہوتا ہے ، فرقہ بریلویہ اگرچہ نصوص کتاب وسنت اور تصریحات جیلانی کے خلاف ہر بریلوی آدمی کو مومن کامل مانتا ہے مگر کوئی بھی بریلوی آدمی اس دنیاوی زندگی میں

کائنات میں تصرف کا اختیار رکھنے کا دعویدار نہیں ہے اگر کوئی بریلوی خواہ وہ فرقہ بریلویہ کے یہاں کتنا ہی بڑا ولی ہو اس کا دعویدار ہے تو وہ سورج کو معمول کے خلاف پچھم سے نکال کر یا دن کو رات سے بدل کر یا چاند کو عام ستارہ بنا کر یا کسی مرے ہوئے کو زندہ کر کے دکھلا دے بریلوی عقیدہ کے مطابق بریلوی ولی اللہ مرنے کے بعد برزخی زندگی میں اپنی قبر کے اندر دنیاوی زندگی سے کہیں زیادہ اختیار و تصرف والا ہو جاتا ہے تو فرقہ بریلویہ اپنے بانی و موجد اعلیٰ حضرت سے ہی کائنات میں اس طرح کے تصرفات میں سے کوئی ایک تصرف کر کے دکھلادے حدیث نبوی میں تصریح ہے کہ دجال اعظم کو بہت ساری کائناتی چیز میں تصرف کا اختیار ہوگا مگر وہ بھی شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی کے قبیلہ کے ایک مومن آدمی کے بالمقابل لاجواب ہو کر رہے گا فرقہ بریلویہ معلوم نہیں اپنے دجل و فریب کے بالمقابل نصوص شرعیہ و تصریحات اسلاف کے بالمقابل کیوں چپ نہیں ہوتا؟ کیا اس فرقہ نے اپنے ولی نعمت انگریز سے اتنا زیادہ ادھار کھا لیا ہے کہ ہندوستان سے انگریز کو گئے نصف صدی کے قریب گذر گئی پھر بھی وہ نصوص و تصریحات کے بالمقابل کسی معاملہ میں چپ رہنا انگریز کی نمک حرامی تصور کرتا ہے۔

اس سلسلے میں پہلے کچھ ہم عرض کر آئے ہیں کائنات میں تصرفات کا اختیار سلفی لوگ اسلاف امت کی طرح اتباع نصوص میں اللہ رب العالمین کے ساتھ خاص مانتے ہیں البتہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور اولیاء کی کرامات پر سلفی لوگ ایمان رکھتے ہیں۔

دوسرا اصول

بریلوی مفتی جلال الدین نے کہا:۔

"غیر مقلدوں کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن وحدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہد کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے اس لئے کہ قرآن وحدیث ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس کے لئے بڑے علم کی ضرورت نہیں۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۳۹-۴۰)

ہم کہتے ہیں کہ غیر مقلدوں کی طرف فرقہ بریلویہ کا منسوب کردہ یہ اصول فرقہ بریلویہ کا اپنا اہم اصول ہے یہی وجہ ہے کہ سورۃ النجم کی تفسیر میں حضرت عائشہ ام المومنین نے

جو یہ تفسیر قرآنی آیات بیان کی ہے کہ رسول ؐ کو عالم الغیب کہنے والے لوگ بہت بڑے افتراء پرداز اور جھوٹے ہیں اور اس تفسیر عائشہ پر سارے صحابہ کا اجماع ہے، مگر اس تفسیر صحابہ کے بالکل خلاف فرقہ بریلویہ خانہ ساز عقیدہ کو اپنا دین وایمان بنائے ہوئے ہے حالانکہ صحابہ کی یہ اجماعی تفسیر بقول عائشہ صدیقہ نبوی تفسیر بھی ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ دوسرے تمام مفسرین کی بات جانے دیجئے فرقہ بریلویہ اللہ کے مقرر کردہ مفسر قرآن یعنی جناب محمد رسول ؐ ہی کی تفسیر کو نہیں مانتا بلکہ تفسیر نبوی و تفسیر اجماع صحابہ کے خلاف خانہ ساز بات کو دین وایمان بنائے ہوئے ہے۔

اس طرح کی ہزاروں نبوی وصحابہ و تابعین واتباع تابعین والی تفسیروں میں سے ہر ایک کو رد کر کے فرقہ بریلویہ خود ساختہ تفسیروں کو اپنا دین وایمان بنائے ہوئے ہے مگر ہم زیادہ مثالوں کے بجائے صرف مذکورہ بالا مثال پر اکتفاء کرتے ہیں اجماع صحابہ سے بہت بڑا کذاب وافتراء پرداز قرار پائے ہوئے فرقہ بریلویہ نے امام فخر الدین رازی کی تفسیر سے نقل کیا کہ بندہ تمام چیزوں میں تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۰ کا ماحصل بحوالہ تفسیر کبیر رازی سورہ کہف ج ۵ ص ۴۸۰ و صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۶۳)

ہم اس بریلوی فتنہ خیزی پر صرف دو باتیں کہنا کافی اور وافی سمجھتے ہیں جو اس کے پہلے اصول کے بارے میں کہہ آئے ہیں اگر فرقہ بریلویہ رازی یا کسی بھی تفسیر کا مطلب فی الواقع یہی سمجھتا ہے تو وہ اپنے ہر بریلوی آدمی سے کہے کہ وہ ہر بریلوی کے سر میں دو۔ دو سینگ بر آمد کرے اور ہر سینگ ہاتھی دانت کی طرح رہے۔ اور دنیا کے ہر پہاڑ کو مانند ریگ زار بنادے۔ آخر ہر بریلوی آدمی بندہ خدا ہونے اور اطاعات الٰہیہ پر مواظبت کا مدعی ہے یہی وجہ ہے کہ میلاد شریف و گیارہویں شریف اور اس طرح کی باتوں میں بہت سر گرم عمل رہا کرتا ہے یہ بہت واضح بات ہے کہ جس تفسیر رازی کی عبارت کا مطلب مذکور نکال کر فرقہ بریلویہ نے یہ شر انگیزی کر رکھی ہے اس تفسیر رازی کی ہزاروں تصریحات نیز دوسری کتب تفسیر کی ہزاروں تصریحات کے خلاف خود ساختہ بریلوی موقف اختیار کر لیا ہے تفسیر رازی کے بالکل ابتدا میں بسم اللہ کو سورۃ فاتحہ کی ایک آیت قرار دیا ہے بنابریں جہری نماز میں اسے بالجہر پڑھنے کا حکم دیا ہے مگر فرقہ بریلویہ تفسیر رازی والی یہ بات نیز ہزاروں باتیں نہیں مانتا۔ بریلوی مفتی نے اپنا سلسلہ کلام

جاری رکھتے ہوئے اس امام ابو حنیفہ کی طرف مکذوب طور منسوب مندرجہ ذیل شعر بطور حجت نقل کیا جن کی تقلید کا دعوی ہے ۔

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ مِنْ زَلَّۃٍ فَازَ وَھُوَ اَبَاکَ

یعنی آپ ہی وہ ہیں جنہیں وسیلہ بنانے کی بدولت حضرت آدم کامیاب ہوئے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۰ - ۴۱ بحوالہ قصیدہ نعمانیہ) ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ اگر اپنے دعوی مذکورہ میں فی الواقع اپنے کو سچا سمجھتا ہے جبکہ وہ باجماع صحابہ کذاب ہے تو وہ اس طریق پر امام ابو حنیفہؒ کی طرف قصیدہ نعمانیہ کے انتساب کا صحیح و معتبر ہونا ثابت کرے جو طریق اہل علم کے بیان رائج ہے ورنہ یہود اپنی خانہ ساز کتابوں میں لکھے ہوئے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام یہودی ہیں اور نصرانی لکھے ہوئے تھے کہ موصوف نصرانی ہیں اور مشرکین مکہ مدعی تھے کہ کہ موصوف مشرک ہیں اور تمام صحابہ کی موجودگی میں خلیفہ راشد عمر فاروق نے کہا کہ حیات نبوی میں ہم آپؐ کو وسیلہ بنا کر دعا کرتے تھے مگر آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے چچا کو وسیلہ بنا رہے ہیں (عام کتب حدیث) یہ معلوم ہے کہ تمام کے تمام صحابہ اس فرمان فاروقی پر متفق تھے اور سب نے اسی پر عمل کیا کسی نے نہیں کہا کہ فوت ہو جانے جانے والے رسولؐ ہی کو وسیلہ بنا لیا جائے اس فرمان خلیفہ راشد اور اجماع صحابہ کے خلاف فرقہ بریلویہ نے امام ابو حنیفہ کی طرف جو خود ساختہ بات منسوب کی ہے وہ اسے تا قیامت معتبر سند کے ساتھ ثابت نہیں کر سکتا۔

وسیلہ بریلویہ

بریلوی مفتی نے علامہ ابن حجر مکی شافعی (یہ حافظ ابن حجر شارح بخاری کے علاوہ ہیں) کی کتاب صواعق محرقہ کے حوالہ سے امام شافعی کی طرف یہ شعر منسوب کیا ۔

آلُ النَّبِیِّ ذَرِیْعَتِیْ وَھُمْ اِلَیْہِ وَسِیْلَتِیْ اَرْجُوْ لَھُمْ اُعْطٰی غَدًا بِیَدِ الْیَمِیْنِ صَحِیْفَتِیْ

یعنی آل نبی میرے ذریعہ نجات اور وسیلہ ہیں مجھے امید ہے کہ ان کی بدولت مجھے بروز قیامت داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال ملے گا ۔

ہم کہتے ہیں کہ اس کو بھی فرقہ بریلویہ تاقیامت معتبر سند سے ثابت نہیں کر سکتا

بفرض صحت زندہ آل نبی کو وسیلہ بنانا جائز ہے ۔

سلفی مذہب شرعی قیود وحدود توڑ کر مطلق العنان آزادی کا مخالف ہے

بریلوی مفتی نے اپنی اس بات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا :۔

" نواب وحید الزماں جو خود بھی غیر مقلد ہیں لکھتے ہیں کہ غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں ۔ انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین وصحابہ وتابعین کی قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کرتے ہیں ، حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۱ بحوالہ حیات وحید الزماں ص ۱۰۲ بحوالہ شیشے کے گھر ص ۱۹)

ہم کہتے ہیں کہ حوالہ در حوالہ سے فرقہ بریلویہ کی کہی ہوئی بات کا حاصل یہ ہے کہ سلفی عالم نواب وحید الزماں نے اپنے ہم مذہب اہل حدیث لوگوں کی مذکورہ بے راہ روی پر نکیر کی ہے اور اہل حدیث کا اصول ہی یہ ہے کہ اس طرح کی بے راہ روی اختیار کرنے والے خواہ اہل حدیث مذہب کی طرف منسوب ہوں خواہ کسی بھی مذہب کی طرف ان پر نکیر کی جائے اور انہیں راہ راست پر آنے کی دعوت دی جائے فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی طرح نہیں کہ اپنے اپنے فرقہ کے کسی فرد یا افراد کی بیجا حمایت کی جائے ۔ نواب وحید الزماں کی مراد صرف وہ بعض بے راہ رو لوگ ہیں جو مذہب اہل حدیث کی طرف منسوب ہونے کے باوصف مذکورہ قسم کی بے راہ روی اختیار کئے ہوں ۔ مذہب اسلام کی طرف منسوب جو فرقے اور افراد عہد صحابہ سے لیکر آج تک اصول اسلام اور نصوص کتاب وسنت واجماع امت وطریق سلف کے خلاف بے راہ روی والا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں جس پر روز ازل سے اہل علم نکیر کرتے آئے ہیں ۔ ان بے راہ رو فرقوں اور افراد کی بے راہ روی کو اسلام اور اصول اسلام کے اوپر ذریعہ طعن بنا لینا فرقہ بریلویہ ہی کا شیوہ وشعار ہے ۔ کیا فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے بہت سارے افراد بریلوی ودیوبندی نقطۂ نظر سے منحرف ہو کر بریلوی ودیوبندی فرقوں کی نظر میں مطعون نہیں ہیں کیا اس باعث بریلوی ودیوبندی مذہب بریلوی ودیوبندی فرقوں کی نظر میں باطل ہیں ؟ اسی سوال کے جواب میں اس

بریلوی ودیوبندی جارحیت کا رد بلیغ ہو جائے گا۔

کیا اہل حدیث تفسیر سلف کی پرواہ نہیں کرتے ؟

بریلوی مفتی نے آگے بڑھتے ہوئے نواب وحید الزماں کی مذکورہ بالا بات پر تفریع کرتے ہوئے لمبی بات کہی جس کا حاصل یہ ہے کہ تفسیر سلف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مشہور غیر مقلد مناظر ثناء اللہ امرتسری کی من مانی تفسیر پر خود غیر مقلدوں نے سخت نکیر کی اور اس کے خلاف دوسرے غیر مقلد مولوی عبد اللہ غزنوی نے تنقیدی باتیں لکھیں۔ (ماحصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۱ - ۴۲ بحوالہ اربعین ص ۳ بحوالہ شیشے کے گھر ص ۱۲۲)

ہم کہتے ہیں کہ سارے تقلید پرست فرقوں میں باہم ایک دوسرے کے خلاف اپنے اپنے مختلف نقطہ ہائے نظر سے کتابیں لکھنے کا ناخوشگوار سلسلہ جاری ہے جس سے بریلوی ودیوبندی فرقہ کے مفتی و مشائخ واقف ہیں کیا اس سے لازم آتا ہے کہ بریلوی ودیوبندی فرقوں کی نظر میں خود ان کے اور غیروں کے تقلیدی مذاہب باطل ہیں ؟ کسی اہل حدیث صاحب قلم کی کچھ باتوں پر اگر کسی دوسرے اہل حدیث صاحب قلم نے اپنے نقطہ نظر کے پیش نظر تنقیدیں کیں تو اسے مذہب اہل حدیث پر ذریعہ طعن بنا لینا اصل بے راہ روی ہے امام مسلم نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں اہل حدیث کے ایک بھاری گروہ کے اختیار کردہ موقف پر سخت نکیر کی ہے جیساکہ معلوم ومعروف ہے تو کیا اس بنا پر تمام ہی محدثین کرام کے مسلک کو مطعون کرنا ٹھیک ہے ؟ فرقہ بریلویہ ہمارے اس سوال کا جواب دے ورنہ اس امام مسلم سے مختلف موقف اختیار کرنے والے تمام محدثین کی لکھی ہوئی کتابوں کو دلیل وحجت بنانا ترک کرے۔

تیسرا اصول

عنوان بالا کے تحت بریلوی مفتی جلال الدین نے کہا :-

" غیر مقلدین کا تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلہ میں آسان صورت اختیار کی جائے اور اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اس کو ضعیف کہہ کر رد کر دیا جائے۔ انسان آسانی پسند ہے اس لئے غیر مقلدین نے یہ اصول اختیار کیا تاکہ حنفی ، شافعی ، مالکی ، حنبلی سب اپنے پرانے مذہب چھوڑ کر غیر مقلدوں کا نیا مذہب اختیار کر لیں " (ماحصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۲)

ہم کہتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ نے خود ہی صراحت کر دی ہے کہ " الدین یسر " اللہ

تعالیٰ نے بھی صراحت کر دی ہے کہ ہم بندگان خدا کے ساتھ سہولت و آسانی پیدا کرتے ہیں ۔ شدت و سختی نہیں پسند کرتے بلکہ شدت پسندی کو شریعت نے منع کیا ہے شریعت کا جو مسئلہ نصوص شریعت سے ثابت ہو اسے اگر بریلوی اور دیوبندی شریعت سہل اور آسانی قرار دے کر اسلامی شریعت کو مطعون کرنے کے درپہ اس وجہ سے ہے کہ نصوص سے ثابت ہونے والا وہ شرعی مسئلہ خانہ ساز بریلوی ودیوبندی شریعت کے خلاف ہے تو بریلوی اور دیوبندی پارٹی کی اس بے راہ روی پر جس قدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے مثلاً ایک وقت کی طلاق ثلاثہ کا ایک رجعی طلاق ہونا نصوص شریعت سے ثابت ہے جو دیوبندی وبریلوی شریعت کے اختیار کردہ موقف کے بالمقابل آسان بلکہ بہت زیادہ آسان و سہل ہے ۔ اسی وجہ سے بہت سارے دیوبندی وبریلوی عوام وخواص دیوبندی موقف چھوڑ کر اور حلالہ ملعونہ جیسے بریلوی ودیوبندی قبیح موقف نیز بہت ساری مضرات سے بچنے کے لئے سلفی موقف پر عمل پیرا ہیں اس کے باوصف بریلوی ودیوبندی پارٹی اپنے عوام وخواص میں سے ان لوگوں کو بریلوی ودیوبندی پارٹی سے الگ نہیں کرتی کیا یہ بریلوی ودیوبندی پارٹی کی بے راہ روی نہیں ہے ؟

اسی طرح مفقود الخبر شوہر والے مسئلہ میں خلفائے راشدین کا مسلک بریلوی ودیوبندی شریعت والے موقف کے بالمقابل کہیں آسان و سہل ہے اور اسی پر عام بریلوی ودیوبندی عوام وخواص کا عام طور پر عمل ہے کیا بریلوی ودیوبندی پارٹی خلفائے راشدین کے مسلک کو یہ کہہ کر مطعون کرنے کو پسند کرتی ہے کہ خلفائے راشدین نعوذ باللہ سہولت پسند ہیں۔

اس طرح کی سیکڑوں مثالیں ہیں ۔ مگر اسی پر اکتفاء کرتے ہیں ۔

تراویح

اپنے بتلائے ہوئے اصول کے تحت بریلوی مفتی جلال الدین نے " تراویح " کا ذیلی عنوان قائم کر کے کہا :۔

" غیر مقلدوں کی آٹھ رکعت تراویح کا مسئلہ بھی اسی اصل کے تحت ہے اسی لئے ان غیر مقلدوں نے بیس رکعت تراویح کے بجائے آٹھ رکعت کر دی کہ مسلمان بارہ رکعت کی چھوٹ پاکر غیر مقلد ہو جائیں " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۲ نیز فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کی عام کتابیں)

ہم کہتے ہیں کہ اپنی اسی کتاب میں ہم واضح کئے ہوئے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ وفرقہ بریلویہ جس سنت نبویہ کے اتباع کا مدعی ہے اس سنت نبویہ سے نیز سنت خلفائے راشدین سے موقف اہل حدیث ہی والی بات صحیح ثابت ہوتی ہے۔ لیکن دیوبندی وبریلوی شریعت کی نظر میں یہ سنت نبویہ اگر مبغوض ہے تو افسوسناک معاملہ ہے ہم کہہ آئے ہیں کہ امام احمد فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی ولادت سے ہزار سال پہلے گیارہ رکعت تراویح کی مشروعیت کے قائل تھے کیا وہ بھی مقلدین کو غیر مقلد بنانے کے لئے آسانی وسہولت پسندی والا یہ مذہب اختیار کئے ہوئے تھے۔ اور یہی مذہب امام احمد کے اساتذہ کے استاذ امام مالک کا بھی تھا جو ابو حنیفہ کے اساتذہ کے بھی استاذ ہیں جیساکہ تحقیقی تفصیل اللمحات میں ہے ظاہر ہے کہ یہ بریلوی ودیوبندی فتوی امام ابو حنیفہ کے استاذ الاساتذہ امام مالک نیز امام احمد اوردیگر ائمہ دین پر منطبق ہوتا ہے نعوذ باللہ۔

ہم کہہ آئے ہیں کہ اتباع سنت نبویہ کے پیش نظر خلیفہ راشد عمر فاروق نے مسجد نبوی میں تراویح با جماعت قائم کرنے کا جو حکم جاری کیا اس میں صراحت کردی کہ آٹھ رکعت ہی تراویح پڑھی پڑھائی جائے اور صحابہ میں سے کسی خلیفہ راشد یا غیر خلیفہ راشد نے اس حکم فاروقی کی تغلیط نہیں کی مگر دیوبندی وبریلوی پارٹی اس سنت نبویہ وحکم خلفائے راشدین کی صرف تغلیط کرنے پر اکتفاء نہ کر کے اسے سہل وآسان قرار دے کر مطعون کر رہی ہے۔

سنت نبویہ اور حکم خلفائے راشدین کی تغلیط کئے بغیر بلکہ اس کے خلاف زبان کھولے بغیر بذریعہ عمل وسکوت اس کی تصویب کرتے ہوئے عہد فاروقی وعہد عثمانی اور بعد والے ادوار میں بعض لوگ سنت نبویہ والی آٹھ رکعت تراویح سے زیادہ محض نفلی طور پر دس، بارہ، سولہ۔ اٹھارہ وبیس چوبیس تیس، چالیس اور اس سے بھی زیادہ رکعات پڑھتے رہے ہیں ظاہر ہے کہ سنت نبویہ وحکم خلفائے راشدین سے زیادہ رکعات اگر بعض لوگوں نے پڑھی تو ان بعض لوگوں کے طرز عمل کو سنت نبویہ وحکم خلفائے راشدین پر طعن وتشنیع کا ذریعہ وہی بنائے گا جو ممسوخ الفطرۃ وبد تمیز وگستاخ ہو۔

اس بریلوی دعوی کی تردید کہ صحابہ کرام بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے

بریلوی مفتی نے کہا:۔

" حضرت سائب بن یزید نے فرمایا کہ ہم صحابہ عہد فاروقی میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے ۔ (معرفہ البیہقی) مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۲ ص ۱۷۵ میں منقول ہے کہ امام نووی نے اس کی سند کو صحیح کہا ۔ (ماحصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۲ - ۴۳)

خلیفہ راشد عمرؓ فاروق نے آٹھ رکعت تراویح پڑھنے کا حکم دیا

(پہلی روایت)

ہم کہتے ہیں کہ سائب بن یزید صحابی سے مذکورہ بالا بات بریلوی مفتی اور عام بریلویہ ودیوبندیہ نے نقل کی ہے انہیں سائب بن یزید صحابی سے اپنی صحیح سند کے ساتھ امام سعید بن منصور اپنی سنن میں ناقل ہیں کہ :۔

" حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِاِحْدٰی عَشَرَ رَکْعَۃٍ " یعنی سائب بن یزید نے کہا کہ ہم عہد فاروقی میں وتر سمیت کل گیارہ رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے (سنن سعید بن منصور بحوالہ کتاب المصابیح للسیوطی)

دوسری روایت

اس سے بھی زیادہ واضح حدیث امام ابن ابی شیبہ نے یہ نقل کی :۔

" حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَتَمِیْمِ الدَّارِیِّ فَکَانَا یُصَلِّیَانِ اِحْدٰی عَشَرَ رَکْعَۃً " یعنی سائب بن یزید نے کہا کہ عمر فاروق نے لوگوں کو ابی بن کعب و تمیم داری کی امامت میں تراویح با جماعت پڑھنے کا حکم دیا تو یہ دونوں حضرات وتر سمیت کل گیارہ رکعت تراویح لوگوں کو پڑھاتے تھے ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۲) اس حدیث کی سند بھی صحیح ہے اور اس بات کی دلیل صریح ہے کہ تمام صحابہ اجماعی طور پر حکم فاروقی کے مطابق آٹھ رکعت تراویح پڑھتے تھے ۔ اسی بنا پر شاہ ولی اللہ کے خاندان کے رکن رکین شاہ عبد العزیز فرماتے ہیں " اگر کسے اکتفاء بیازدہ

رکعت کند باید کہ تارک سنت نباشد" یعنی اگر کوئی آدمی گیارہ رکعت مع الوتر تراویح پڑھنے پر اکتفاء کرے تو تارک سنت نہ ہوگا (فتاوی عزیزی ص ۹ - ۱۰) معلوم ہوا کہ خاندان ولی اللہی آٹھ رکعت تراویح کو بھی سنت کہتا تھا۔

تیسری روایت

امام محمد بن نصر مروزی نے کہا :۔

" قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ جَدِّهِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ ثَلَاثَ عَشَرَ رَكْعَاتٍ "

یعنی سائب بن یزید نے کہا کہ ہم عہد فاروقی میں وتر کے ساتھ تیرہ رکعت تراویح باجماعت پڑھا کرتے تھے (قیام اللیل للمروزی بحوالہ کتاب المصابیح للسیوطی)

اس روایت کی سند بھی صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی کبھار حکم فاروقی سے آٹھ رکعت تراویح پڑھانے والے ائمہ کرام تین رکعت وتر کے بجائے پانچ رکعت وتر پڑھا دیا کرتے تھے یا شروع میں دو رکعت افتتاحیہ پڑھتے تھے جس سے مجموعی رکعات تراویح تیرہ ہو جاتی تھیں جیساکہ فرمان نبوی ہے کہ "مَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِخَمْسِ رَكْعَةٍ" جس کا جی چاہے وہ پانچ رکعت وتر پڑھ لیا کرے اسی فرمانِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے تراویح کے لئے حضرت عمر فاروق کے مقرر کردہ ائمہ کرام کبھی کبھی پانچ رکعت وتر کے ساتھ آٹھ رکعت تراویح پڑھ کر مجموعی رکعات تیرہ تک پہنچا دیتے تھے ان روایات صحیحہ اور ان کی ہم معنی دوسری روایات سے صاف ظاہر ہے کہ حکم فاروقی کے مطابق صحابہ کرام صرف آٹھ رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

اس کے بر خلاف بریلوی مفتی نے جو روایت بیس رکعت پڑھنے والی نقل کی ہے وہ حکم فاروقی کے بالکل خلاف ہے جسے کچھ لوگ بطور تراویح نہیں بلکہ بطور نفل پڑھتے تھے بشرطیکہ یہ فرض کر لیا جائے کہ بریلوی مفتی والی مستدل روایت فی الواقع صحیح ہے۔

ناظرین کرام بیہقی کے حوالہ سے بریلوی مفتی کی نقل کردہ روایت کی سند ملاحظہ کریں۔

فرقہ بریلویہ کی مستدل روایت پر نظر

امام بیہقی نے کہا :۔

" أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَنْجَوَيْهِ الدِّيْنَوَرِيُّ بِالدَّامَغَانِ ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

اسحاق السنی ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْبَغَوِیِّ ثنا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ ثنا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَه عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً " الحدیث (کتاب الخلافیات للبیهقی و معرفة السنن للبیهقی و سنن بیهقی ج ۲ ص ۴۹۶)

امام فنجویہ کا ترجمہ

اس روایت کو امام بیہقی نے اپنے جس شیخ الحدیث ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن الحسین فنجویہ الدینوری متوفی ۴۱۴ھ سے نقل کیا ہے ان کی بابت حنفی علماء بڑا زور صرف کرتے رہے کہ انہیں ثقہ راوی قرار دیں اور ان کے بالمقابل سلفی علماء اس بات پر بڑا زور صرف کرتے رہے کہ موصوف کی توثیق ثابت نہیں اس لئے موصوف فنجویہ مجہول ہیں بنابریں یہ روایت ساقط الاعتبار ہے ہم نے بھی اپنی بعض تحریروں میں فنجویہ کو غیر موثق مجہول کہا ہے اس وقت تک جو کتب رجال لوگوں کے سامنے تھیں ان سے فنجویہ کی تعدیل و تجریح سے متعلق دونوں فریقوں میں سے کوئی فریق موصوف کا ثقہ یا غیر ثقہ ہونا نہیں ثابت کر پا رہا تھا بنابریں یہ ماننے بغیر چارہ کار نہیں تھا کہ موصوف مجہول و غیر موثق ہیں لہذا موصوف کی روایت ساقط الاعتبار ہے لیکن حافظ ذہبی کی کتاب سیر اعلام النبلاء مطبوع ہو کر متداول و مروج ہو چکی ہے اس کے طبع سادس ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۹۸۹ء بیروت ج ۱۷ ص ۳۸۳ - ۳۸۴ ترجمہ ۲۳۳ میں صراحت ہے کہ :۔

" قَالَ شِیْرَوَیْهِ فِیْ تَارِیْخِهٖ کَانَ ثِقَةً صَدُوْقًا کَثِیْرَ الرِّوَایَةِ لِلْمَنَاکِیْرِ "

" یعنی موصوف فنجویہ ثقہ و صدوق اور مناکیر کے کثیر الروایہ ہیں "۔

اور یہ معلوم ہے کہ جو ثقہ و صدوق راوی کثرت مناکیر کا روایت کنندہ ہو اس کی روایت کردہ ہر وہ حدیث ساقط الاعتبار و مردود ہے جس کا کوئی معتبر متابع نہ ہو اور اس کی روایت کا فنجویہ کی مناکیر کثیرہ میں سے ہونا قطعی اور یقینی بات ہے کیونکہ یہ بہت مستبعد بات ہے کہ خلیفہ راشد کا حکم و فرمان یہ ہو کہ آٹھ رکعت تراویح پڑھی پڑھائی جائے اور خلیفہ راشد کے حکم کی تعمیل کا حکم قرآن و سنت میں دیا گیا ہے بشرطیکہ وہ خلاف نصوص نہ ہو مگر صحابہ کرام خلیفہ راشد کے حکم کے خلاف آٹھ رکعت کے بجائے من مانی طور پر بیس رکعت تراویح پڑھیں صرف اتنی ہی بات سے روایت مذکورہ کا فنجویہ کی مناکیر کثیرہ سے ہونا واضح ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ صحابہ کرام حکم فاروقی کی تعمیل میں آٹھ رکعت پڑھتے تھے صحابہ کی طرف حکم فاروقی کی خلاف ورزی کر کے آٹھ کے بجائے بیس رکعت پڑھنے والی بات غلط طور پر منسوب کر دی گئی ہے اور غلط طور پر صحابہ کرام کی طرف منسوب کردہ اس بات کو جو حکم فاروقی و سنت نبویہ کے بالکل خلاف ہے فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ نے اپنا دین و مذہب بنا لیا ہے۔

ترجمہ یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ

نیز ہم کہتے ہیں کہ سائب بن یزید سے روایت مذکورہ کے ناقل یزید بن خصیفہ یعنی یزید بن عبد اللہ خصیفہ اگرچہ ثقہ راوی ہیں مگر بقول امام احمد بن حنبل منکر الحدیث بھی ہیں جیساکہ موصوف کے ترجمہ میں میزان میں حافظ ذہبی اور تہذیب التہذیب میں حافظ ابن حجر نے صراحت کی ہے اور مقدمہ فتح الباری میں بھی حافظ ابن حجر نے یہ بات نقل کی ہے اور اس میں شک نہیں کہ موصوف یزید بن خصیفہ کی نقل کردہ روایت مذکورہ احادیث عامہ کے خلاف ہونے کے سبب "منکر" ہے کیونکہ یہ بہت مستبعد ہے کہ بلا وجہ وسبب صحابہ کرام سنت نبویہ اور حکم خلیفہ راشد کی خلاف ورزی کریں اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی جس متدل روایت کو امام نووی " نے صحیح الاسناد کہا ہے وہ در اصل منکر روایت ہے اور سنت نبویہ حکم خلیفہ راشد وتعامل صحابہ کے خلاف بھی۔

روایت یزید بن رومان

بریلوی مفتی نے سائب بن یزید کی طرف منسوب اپنی متدل منکر روایت کے بعد اسی معنی کی ایک اور روایت یزید بن رومان سے نقل کی۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۱۳) مگر یہ روایت بھی سنت نبویہ وحکم خلفائے راشدین وتعامل صحابہ کے خلاف ہونے کے ساتھ منقطع السند ہے اور منکر بھی کما قدمنا۔

خلفائے راشدین کی طرف بریلوی مفتی کا غلط انتساب

بریلوی مفتی نے یزید بن رومان والی منقطع ومنکر اور خلاف سنت نبویہ وخلاف حکم خلفائے راشدین وخلاف تعامل صحابہ روایت نقل کرنے کے بعد امام ترمذی کے حوالہ سے نقل کیا کہ اکثر اہل علم کا عمل اسی بیس رکعت تراویح پر اس لئے ہے کہ حضرت علی وعمر فاروق وغیرہ صحابہ سے ایسا ہی مروی ہے۔ امام سفیان ثوری وابن المبارک کا یہی قول ہے امام شافعی نے کہا ہے کہ میں نے اپنے شہر مکہ معظمہ میں اسی بیس رکعت تراویح پر لوگوں کا عمل پایا نیز عمدۃ القاری شرح بخاری للعینی میں ابن عبد البر سے منقول ہے کہ بیس رکعت تراویح والی با

اور علمائے کوفہ واکثر فقہاء کا قول ہے اور یہی صحیح ہے حضرت ابی بن کعب سے منقول یہی ہے اس میں صحابہ کا اختلاف نہیں (ماحصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۳-۴۴)

کلام ترمذی کی نقل میں بریلوی خیانت

ہم کہتے ہیں کہ بریلوی مفتی جلال الدین نے فرقہ بریلویہ کی عادت کے مطابق امام ترمذی اور حافظ ابن عبد البر کی بات نقل کرنے میں بریلوی تلبیس کاری وخیانت سے کام لیا ہے کیونکہ امام ترمذی کی پوری بات اس طرح ہے :-

" وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يُصَلِّيَ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِينَةِ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا يُصَلُّونَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَقَالَ أَحْمَدُ رُوِيَ فِي هٰذَا أَلْوَانٌ وَلَمْ يُقْضَ فِيهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ إِسْحَاقُ بَلْ نَخْتَارُ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ رَكْعَةً عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ " الخ

یعنی امام ترمذی نے کہا کہ تراویح کی رکعات میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض اہل علم کا موقف ہے کہ وتر کے ساتھ اکتالیس رکعت تراویح ہے اور یہی اہل مدینہ کا قول ہے اور اسی پر اہل مدینہ کا عمل ہے اور اکثر اہل علم حضرت عمر فاروق وعلی مرتضیٰ وغیرہ صحابہ سے مروی شدہ اس بات پر عمل پیرا ہیں کہ تراویح بیس رکعت ہے امام سفیان ثوری وابن المبارک وشافعی کا یہی قول ہے امام شافعی نے کہا کہ میں نے اسی بیس رکعت تراویح پر اپنے شہر مکہ معظمہ کے لوگوں کو عامل پایا مگر امام احمد بن حنبل نے کہا کہ رکعات تراویح کے سلسلے میں مختلف روایات ہیں موصوف امام احمد نے تعیین رکعات تراویح میں کوئی فیصلہ کن بات نہیں کی اور امام اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ حضرت ابی بن کعب سے مروی روایت کے مطابق ہم اکتالیس رکعات تراویح مع الوتر والا مذہب اختیار کئے ہوئے ہیں (جامع ترمذی مع شرح علامہ احمد شاکر کتاب الصوم باب ما جاء فی قیام شهر رمضان زیر حدیث نمبر ۸۰۶ ج ۳ ص ۱۷۰)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ امام ترمذی کی بات نقل کرنے میں بریلوی مفتی نے حسب عادت بریلوی کتر بیونت اور خیانت وتلبیس سے کام لیا ہے امام ترمذی کے کلام میں

صراحت ہے کہ علی الاطلاق اہل مدینہ وتر کے ساتھ تراویح اکتالیس رکعت پڑھتے ہیں اور اسی کو امام اسحاق بن راہویہ نے بھی اس بنیاد پر اختیار کیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب صحابی سے ایسا ہی مروی ہے مگر بریلوی مفتی نے حسب عادت اشارۃً بھی امام ترمذی کی یہ صریح بات نہیں ظاہر ہونے دی کیونکہ اکتالیس رکعت مع الوتر بریلوی مذہب والے بیس رکعت تراویح کے بالمقابل کہیں زیادہ پر مشقت ہے اور اس کے بالمقابل بریلوی مذہب کا موقف کہیں زیادہ سہل و آسان ہے امام ترمذی والی یہ تصریح بریلوی مفتی نے محض اس لئے نہیں ظاہر ہونے دی کہ موصوف نے آٹھ رکعت تراویح اختیار کرنے پر " غیر مقلدوں " پر جو سہولت پسندی وتن آسانی کا الزام واتہام وبہتان لگایا ہے کہ غیر مقلدوں نے یہ موقف محض اس لئے اختیار کیا کہ تمام لوگوں کو اپنے نئے خود ساختہ مذہب کو قبول کرنے کی دعوت صرف اس بنا پر دے سکیں کہ ان کے یہاں سہولت و آسانی ہے وہی بریلوی الزام خود فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ پر لوٹ آئے گا کہ ان دونوں تقلید پرست فرقوں نے اکتالیس رکعت کے بالمقابل اپنا سہولت پسندی وتن آسانی والا موقف دوسروں کو اپنے جیسا بریلوی یا دیوبندی مقلد بنانے کے لئے اختیار کیا ہے اس تفصیل سے فرقہ بریلویہ کا دجل وفریب واضح ہونے کے ساتھ اہل حدیث پر لگائے گئے بریلوی و دیوبندی اتہام کی تکذیب وتردید بلیغ بھی ہوتی ہے بریلوی و دیوبندی اصول سے بہرحال لازم آتا ہے کہ بریلوی و دیوبندی فرقہ اہل مدینہ کے بالمقابل بہت سہل و آسان موقف دوسروں کو اپنے تقلیدی مذہب کے دام تزویر اور جال فریب میں پھنسانے کے لئے اختیار کئے ہوئے ہے۔

بعض اسلاف چالیس رکعت تراویح پڑھتے تھے

ناظرین کرام فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ سے پوچھیں کہ اکتالیس رکعت تراویح مع الوتر کو اپنا مذہب کیوں نہیں قرار دیتے جبکہ یہ بات بھی صحابہ وتابعین سے مروی ہے۔ (ملاحظہ ہو تفصیل کے لئے قیام اللیل للمروزی ص ۱۶۰ - ۱۶۱) فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ ان باتوں کو اپنا دین ومذہب کیوں نہیں بناتا ؟ امام شافعی والی جو بات بحوالہ ترمذی بریلوی مفتی نے نقل کی ہے اسے امام شافعی کے شاگرد امام زعفرانی نے امام شافعی سے اس طرح نقل کیا ہے :-

" رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُومُونَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعاً وَثَلٰثِينَ رَكْعَةً وَاَحَبُّ اِلَيَّ عِشْرُونَ وَكَذٰلِكَ يَقُومُونَ

بمكة وليس في شئ من هذا ضيق ولاحد ينتهى اليه لانه نافلة " یعنی امام شافعی نے کہا کہ میں نے مدینہ منورہ والوں کو انتالیس رکعت تراویح مع الوتر پڑھتے دیکھا مگر مکہ مکرمہ میں لوگ بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں اور یہی بیس مجھے پسند ہے رکعات تراویح کی کوئی مقررہ حد میرے نزدیک اس لئے نہیں کہ وہ نافلہ نماز ہے (قیام اللیل للمروزی ص ۱۵۹) جب بقول شافعی اہل مدینہ زمانہ شافعی میں انتالیس رکعت تراویح مع الوتر پڑھتے تھے اور اہل مکہ بیس رکعت نیز بقول شافعی رکعات تراویح کی کوئی متعین حد نہیں کیونکہ وہ نفلی نماز ہے تو اولا امام شافعی کی نفلی نماز قرار دی ہوئی نماز تراویح کو فرقہ دیوبندیہ وفرقہ بریلویہ سنت موکدہ کیوں کہتا ہے ثانیاً فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ نے عہد شافعی والے تعامل اہل مدینہ کو چھوڑ کر محض سہولت پسندی وتن آسانی کی خاطر محض لوگوں کو اپنے تقلیدی مذہب کے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے اہل مکہ کا تعامل کیوں اختیار کیا ثالثاً کلام ترمذی میں تمریض والے صیغہ "روی" کے ساتھ کہا گیا ہے کہ بیس رکعت تراویح والی بات حضرت عمر وعلی وغیرہما سے مروی ہے اور صیغہ تمریض اس بات پر دال ہے کہ حضرت عمر وعلی وغیرہما سے مروی بیس رکعت والی روایت ضعیف وغیر معتبر ہے جو محض ان سے مروی ہے مگر ثابت نہیں پھر امام ترمذی کی ضعیف وغیر معتبر قرار دی ہوئی روایت کو فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ نے معتبر وحجت کیوں قرار دیا ہے۔

امام احمدؒ بن حنبل کا موقف

اور امام احمد نے بھی تراویح کی کوئی حد اپنے استاذ شافعی کی طرح نہیں مقرر کی اور بتصریح امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی امام احمد نے اختیار دیا ہے کہ جو چاہے گیارہ رکعت تراویح مع الوتر پر بھی اکتفا کرے (مصفی شرح موطا از شاہ ولی اللہ ص ۱۷۷) امام ابن تیمیہ کو فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ مذہب حنبلی کا مقلد کہتا ہے اور امام ابن تیمیہ بالصراحت فرماتے ہیں :۔ نبی ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں رات والی نماز گیارہ رکعت یا تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے "۔
(فتاوی ابن تیمیہ ج ۱ ص ۱۴۸)

شیخ عبد الحق کی صراحت

فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے ولی اللہ قرار دیئے ہوئے شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا کہ :۔

" کان بعض السلف فی عھد عمر بن عبد العزیز یصلون احدی عشرۃ رکعة للشبة برسول اللہ ﷺ " یعنی کچھ اسلاف خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں سنت نبویہ کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے گیارہ رکعت تراویح مع الوتر پڑھا کرتے تھے ۔ (ما ثبت بالسنہ از شیخ عبدالحق ص ۲۱۸)

خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز کا زمانہ گورنری مدینہ منورہ میں ۹۰ ھ سے پہلے کا ہے جب متعدد صحابہ زندہ تھے مگر یہ بات محقق ہے کہ عہد نبوی میں صحابہ کرام معیت نبوی میں نیز وفات نبوی کے بعد حکم فاروقی کی متابعت میں عہد فاروقی وعثمانی اور بعد تک گیارہ رکعت تراویح مع الوتر ہی پڑھتے تھے جیساکہ بعض روایات صحیحہ ہم نقل کر چکے ہیں دریں صورت سنت نبویہ وسنت خلفائے راشدین وسنت عام صحابہ کو چھوڑ کر فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ کا بیس رکعت تراویح کو اپنا مذہب بنا لینا کیونکر درست ہے گیارہ رکعت مع الوتر سے زیادہ رکعت تراویح والی جتنی روایات بھی ذات نبوی وخلفائے راشدین کی طرف منسوب ہیں ساقط الاعتبار ہیں ۔

حافظ ابن عبد البر کی عبارت نقل کرنے میں بھی بریلوی مفتی نے خیانت وبددیانتی سے حسب عادت کام لیا ہے مگر حقیقت فہمی کے لئے ہماری مذکورہ بالا بات کافی ہے اس لئے بنظر اختصار ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں ۔

اس بحث میں بریلوی مفتی نے شیخ فرنگی محلی عبد الحئ سے نقل کیا کہ عہد عمر وعثمان وعلی میں اور ان کے بعد بھی صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پر اہتمام ثابت ہے ۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۴ بحوالہ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ ج ا ص ۱۷۵)

ہم کہتے ہیں کہ شیخ فرنگی محلی بھی تقلید پرست تھے اور موصوف نیز ان جیسے جملہ تقلید پرستوں کا دعوی مذکورہ امر واقع کے بالکل خلاف ہے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اتباع سنت نبویہ میں حکم خلیفہ راشد کے مطابق صحابہ کرام گیارہ رکعت تراویح مع الوتر پڑھتے تھے ۔

ان حقائق کے باوصف بریلوی مفتی نے اپنی طویل لغو طرازی میں یہ بھی کہا کہ جن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ماننے کا غیر مقلد لوگ دم بھرتے ہیں انہوں نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۸ پر لکھا کہ " عددہ عشرون رکعة " تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے اگر غیر "ین شاہ ولی اللہ کی تحقیق مان لیں تو بیس رکعت پڑھنے میں ان کے نفس کو تکلیف ہوگی اور

سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مقلدین کو غیر مقلد وہابی بنانے کا بہت بڑا ذریعہ ہاتھ سے جاتا رہے گا الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۴ - ۴۵)

ہم کہتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ کے صاحب زادے شاہ عبد العزیز کا یہ صریح بیان ہم نقل کر آئے ہیں کہ آٹھ رکعت تراویح سنت ہے۔ نیز ہم کہتے ہیں کہ شاہ صاحب موصوف اسی حجۃ اللہ البالغہ میں تسلیم کر چکے ہیں کہ سنت نبویہ گیارہ رکعت مع الوتر ہی ہے جس پر لوگوں نے اضافہ کر کے بیس رکعت بنا دیا نیز اپنی شرح موطا مصفی ومسوی میں شاہ صاحب نے اس روایت صحیحہ سے کوئی تعرض نہیں کیا جس میں صراحت ہے کہ حضرت عمر فاروق نے گیارہ رکعت مع الوتر کا حکم صادر کیا شاہ صاحب کی سنت نبویہ وسنت فاروقیہ قرار دی ہوئی آٹھ رکعت مع الوتر والی تراویح کو چھوڑ کر اہل حدیث کسی کی ذاتی رائے والی بیس رکعت تراویح کو کیوں مسنون کہیں ؟ اپنے اس بیان میں بریلوی مفتی نے پھر اپنی یہ بات دہرائی کہ غیر مقلدین نے رکعات تراویح والا موقف مذکور تن آسانی وسہولت پسندی اور مقلدین کو غیر مقلد وہابی بنانے کے لئے اختیار کیا مگر ہم بتلا آئے ہیں کہ یہ بات خود فرقہ بریلویہ پر منطبق ہوتی ہے اور غیر مقلدین پر اس لئے نہیں منطبق ہو سکتی کہ وہ سنت نبویہ وسنت صحابہ پر عمل کرتے ہوئے یہ موقف رکھتے ہیں آخر بریلوی لوگ اکتالیس یا اتالیس اور بیس سے زیادہ چوبیس ، اٹھائیس وتیس رکعت تراویح پڑھنے کا التزام کیوں نہیں کرتے جبکہ یہ رکعات بھی بعض خلفائے راشدین اور بعض دیگر صحابہ سے مروی ہیں ؟ نیز یہ لوگ اپنی عورتوں کو بھی مسجدوں میں لے جا کر مردوں کے ساتھ تراویح کیوں نہیں پڑھاتے جبکہ صحابہ ایسا کرتے تھے حتی کہ امام ابو حنیفہ بھی اپنی ماں کو مسجد لے جاتے تھے ؟

مال تجارت میں زکوۃ

اسی سانس میں بریلوی مفتی نے یہ بھی ہانک مارا کہ :۔

"اسی بنیاد پر (تن آسانی ومقلدین کو غیر مقلد بنانے کے لئے) غیر مقلدوں کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ مال تجارت اور سونے چاندی کے زیورات میں زکوۃ نہیں" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۵ بحوالہ بدور الاھلہ از نواب سید صدیق حسن ص ۱۰۱ - ۱۰۲)

ہم کہتے ہیں کہ جن چیزوں میں زکوۃ کاواجب ہونا کسی اختلاف کے بغیر امت میں متفق علیہ ہے اس غیر اختلافی وجوب زکوۃ والے حکم کو ساقط کرنے کے حیلے اور گر فرقہ بریلویہ کے اس حنفی مذہب میں بہت بتلائے گئے ہیں اور ان پر حنفی عوام وخواص کا عمل بھی رہا ہے جس حنفی مذہب کا مقلد اپنے کو فرقہ بریلویہ ظاہر کرتا ہے جو فرقہ شریعت کے متفق علیہ فریضہ زکوۃ کو ساقط کرنے کے حیلے اور فن بتاتا ہو اور عمل بھی کرتا ہو۔ اس کا مسئلہ مذکورہ کے ذریعہ اہل حدیث پر طعن عجوبہ ہے جبکہ مسئلہ مذکورہ اہل حدیث علماء کے یہاں متفق علیہ نہیں ہے۔ اکثر علمائے اہل حدیث سونے چاندی کے زیورات میں صحیح الاسناد حدیث نبوی کی بناء پر وجوب زکوۃ کے قائل ہیں اور جو لوگ قائل نہیں انہیں وجوب زکوۃ کا اثبات کرنے والی احادیث کا صحیح ہونا تسلیم نہیں اور فرقہ بریلویہ کے علاوہ تمام اہل علم کو معلوم ہے کہ بعض احادیث کی تصحیح وتضعیف میں محدثین کا اختلاف ہے۔ جس کی بناء پر ان کے فتاوی بھی مختلف ہو گئے ہیں اسے موجب طعن بنانے والے طبع سلیم سے محروم اور ممسوخ الفطرۃ ہیں مگر اسقاط زکوۃ کے حیلے بتانے والے اور ان حیلوں پر عمل کرنے والوں کی بابت فرقہ بریلویہ کا کیا فتوی ہے؟

عبارت ترمذی میں خیانت بریلوی

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس امام ترمذی کی عبارت میں کانٹ چھانٹ اور خیانت وبددیانتی کر کے اسی عنوان کے تحت فرقہ بریلویہ نے اہل حدیث کے خلاف اتنی بھاری جارحیت اختیار کر رکھی ہے انہیں امام ترمذی نے صراحت کر رکھی ہے کہ سونے چاندی کے زیورات میں زکوۃ واجب نہ ہونے والا مذہب امام مالک وشافعی واحمد واسحاق بن راہویہ کا ہے اور یہی مذہب امام مالک وغیرہ کی ولادت سے بہت پہلے فوت ہو جانے والے متعدد صحابہ ابن عمر وعائشہ صدیقہ وجابر بن عبد اللہ اور بعض فقہائے تابعین کا ہے (جامع ترمذی مع شرح علامہ شاکر کتاب الزکوۃ باب ما جاء فی زکوۃ الحلی زیر حدیث نمبر ۶۳۵ - ۶۳۶ ج ۳ ص ۱۹-۲۹ المغنی لابن قدامہ ج ۳ ص ۱۱ - ۱۲ وعام کتب فقہ وحدیث وتفسیر)

ناظرین کرام بریلوی فرقہ سے پوچھیں کہ اتنے سارے صحابہ وتابعین وائمہ کرام کیا محض تن آسانی وسہولت پسندی ومقلدین کو غیر مقلد بنانے کی غرض سے فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ

کی ولادت سے ہزار سال سے بھی پہلے نعوذ باللہ مسئلہ مذکورہ ایجاد کئے ہوئے تھے ؟

زکوۃ اموال تجارت میں سلفی موقف

اموال تجارت میں وجوب زکوۃ کا مسئلہ بھی فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی ولادت سے صدیوں پہلے والے اہل علم کے درمیان اختلافی مسئلہ رہا ہے عام سلفی علماء مال تجارت میں وجوب زکوۃ کے قائل ہیں جن شیخ الکل سید نذیر حسین دہلوی " کو بریلویہ ودیوبندیہ متفقہ طور پر غیر مقلدوں کا امام کہتے ہیں انہوں نے ربیع الثانی ۱۲۹۸ ھ میں لکھے گئے اپنے ایک فتوی میں بہت مدلل طور پر مال تجارت میں وجوب زکوۃ کی صراحت کی ہے (فتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۹۲ تا ۹۶) اسی طرح شیخ الحدیث علامہ عبید اللہ رحمانی مبارکپوری نے بھی تصریح کی ہے (مرعاۃ شرح مشکوۃ کتاب الزکوۃ ج ٦ ص ۱۷۲ - ۱۷۵) نیز عام سلفی علماء بھی یہی فتوی دیتے ہیں صرف بعض سلفی علماء بشمول نواب صدیق حسن بھوپالی قنوجی " مال تجارت میں وجوب زکوۃ کے قائل نہیں پھر مال تجارت میں عدم وجوب زکوۃ والے موقف کو فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کا علی الاطلاق غیر مقلدوں کا مسلک بتلانا خالص افتراء واتہام اور سفید جھوٹ ہوا اسی قسم کے اکاذیب سے یہ دونوں تقلید پرست فرقے اپنے تقلیدی مذہب کی حمایت میں سرگرم عمل ہیں۔

علامہ نواب صدیق حسن بھوپالی " اور اس مسئلہ میں ان کے ہم خیال لوگوں کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کے اموال کو شریعت نے پورا پورا تحفظ دیا ہے کہ شرعی استحقاق کے بغیر ان میں دست اندازی نہ کی جائے اس لئے مسلمانوں کے جن اموال میں وجوب زکوۃ نص شرعی سے ثابت ہو انہیں میں زکوۃ کو واجب مان کر زکوۃ وصول کرنے کا حق اسلامی حکومت یا اس کے قائم مقام کو ہے اور انہیں اموال کی زکوۃ دینے کے مسلمان مکلف بھی ہیں لیکن نواب صاحب اور ان کے ہم خیال علماء کو اموال تجارت میں وجوب زکوۃ کے لئے کوئی صریح نص شرعی اطمینان بخش طور پر ان کی اپنی نظر میں نہیں مل سکا ان کا کہنا ہے کہ اگر ہر مال میں وجوب زکوۃ علی الاطلاق مان لیا جائے تو مال کی تمام اقسام میں مقررہ نصاب کی قید کے بغیر وجوب زکوۃ ماننا لازم آئے گا مثلا کسی کے پاس پانچ اونٹ سے کم ہوں تو بھی زکوۃ لازم آئے گی اور دو سو درہم سے کم چاندی ہو تو بھی زکوۃ واجب ماننی ہوگی اس لئے کسی بھی مال میں وجوب زکوۃ کے لئے نص شرعی کا ہونا

ضروری ہے آخر جواہرات اور ان جیسی متعدد چیزوں میں کوئی وجوب زکوۃ کا قائل نہیں جبکہ جواہرات کی مالیت بہت زیادہ ہوتی ہے پھر نص شرعی کے بغیر اموال تجارت میں وجوب زکوۃ کیوں مانا جائے فریق ثانی کی طرف سے اموال تجارت میں وجوب زکوۃ کی جو دلیلیں دی جاتی ہیں وہ ان کی اپنی نظر میں قابل تسلیم نہیں ہیں جو بعض احادیث نبویہ یا اقوال صحابہ اس سلسلے میں فریق ثانی کی طرف سے نقل کیے جاتے ہیں انہیں وہ باعتبار سند نا قابل قبول بتلاتے نیز ان کے معنی ومطلب یہ بتلاتے ہیں کہ ان سے وجوب زکوۃ والی بات مستفاد نہیں ہوتی یہ بحث نواب صدیق حسن خاں اور ان جیسے ہندوستانی سلفی علماء کی ولادت سے صدیوں پہلے اہل اسلام کے متعدد ائمہ کرام بہت تفصیل سے کر چکے ہیں (ملاحظہ ہو المحلی لابن حزم ج ۵ ص ۲۴۷ تا ۲۹۷) مگر اموال تجارت میں وجوب زکوۃ کی نفی کرنے والے ان اماموں کی پیش کردہ دلیلوں اور اثبات کرنے والی دلیلوں کے ناقابل تسلیم ہونے پر دی ہوئی دلیلوں کو عام سلفی علماء نے رد کردیا ہے دریں صورت اموال تجارت میں وجوب زکوۃ کی نفی کرنے والے اماموں کی بات کو صرف خطائے اجتہادی قرار دیا جاسکتا ہے جس پر انہیں بہرحال ایک اجر ضرور ہی ملے گا جبکہ خطائے اجتہادی سے محفوظ اماموں کو دہرا اجر ملے گا دریں صورت فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کا اولا موقف مذکور کا علی الاطلاق مذہب اہل حدیث قرار دینا جھوٹ در جھوٹ ہے ثانیا وجوب زکوۃ کی حمایت کرنے والے عام سلفی علماء کی اس سلسلے میں نہایت منقح ومحقق ومدلل ومفصل بحثوں کا اشارۃ بھی ذکر نہ کرنا ان دونوں تقلید پرست فرقوں کی قبیح مجرمانہ حرکت ہے ثالثا صرف بعض سلفی علماء کے اس موقف کو غیر مقلدوں کا موقف قرار دے کر یہ تعلیل وتوجیہ کہ تن آسانی وسہولت پسندی والے اپنے نئے دین ومذہب کی طرف لوگوں کو مائل کرنے کی خاطر ایسا کیا گیا ہے نہایت مذموم ومقبوح مقلدانہ تلبیس کاری ہے اسی مختصر سی بات کو ہم کافی سمجھتے ہیں ورنہ بہت ساری بات کہی جاسکتی ہے۔

قربانی (ایام قربانی چار ہیں)

مذہب اہل حدیث کے خلاف حسب عادت طوفان بے تمیزی پھیلانے میں آگے بڑھتے ہوئے فرقہ بریلویہ نے کہا :۔ " غیر مقلدوں کے نزدیک چار دن قربانی جائز ہے جس کی

بنیاد بھی غیر مقلدوں نے اسی تیسرے اصول پر ہے کہ سہولت و آسانی اور چوتھے دن بھی گوشت کی فراوانی دیکھ کر لوگ غیر مقلدوں والا نیا مذہب اختیار کر لیں حالانکہ حضرت عمر فاروق ، علی ، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ قربانی کے دن تین ہیں ان میں افضل پہلا دن ہے (ہدایہ ج ۲ ص ۴۳۱) اور نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر نے فرمایا کہ عید الاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن ہے مسلمانوں نے ان حدیثوں کو قبول کیا اور ان پر عمل کیا مکہ شریف میں بھی تین ہی دن قربانی ہوتی ہے لیکن غیر مقلدوں کے یہاں یہ ساری حدیثیں غلط ساری دنیا کے مسلمانوں کا تین ہی دن قربانی جائز سمجھنا غلط بلکہ مکہ شریف والوں کا تین ہی دن قربانی کرنا غلط ہے الخ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۳۶)

ہم کہتے ہیں کہ دسویں ذی الحجہ اور پورے ایام تشریق یعنی چاروں دن تک قربانی کی مشروعیت کے موضوع پر ہماری کتاب " غاية التحقيق فى تضحية ايام التشريق " مشتمل بر پچانوے صفحات فرقہ بریلویہ کی اس نو مولود کتاب سے کئی سال پہلے بمبئی اور ادارۃ البحوث الاسلامیہ جامعہ سلفیہ بنارس سے شائع ہو چکی ہے اس کتاب میں متعدد صحابہ سے منقول یہ حدیث نبوی نقل کی گئی ہے کہ " ایام تشریق کلھا ذبح " یعنی یوم عید الاضحیٰ سمیت تشریق والے چاروں دنوں میں قربانی مشروع ہے یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عام صحابہ و تابعین کا عمل ہے ۔ سنت نبویہ و سنت صحابہ پر چلنے کے دعویدار بن کر سنت نبویہ و سنت صحابہ کے خلاف مسلک اختیار کرنے والے فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ کا اپنے کو اہل سنت و جماعت سے موسوم کر لینا عجوبہ ہے ۔

ہماری محولہ کتاب میں " چار دن قربانی کی مشروعیت پر دلالت کرنے والی چھٹی حدیث " کے عنوان کے تحت جو معتبر حدیث نقل کی گئی ہے اس میں یہ صراحت ہے کہ نبی ﷺ نے تمام لوگوں میں اس کا اعلان کر دیا تھا کہ قربانی کی مشروعیت کے چار دن مقرر ہیں (ملاحظہ ہو غایۃ التحقیق ص ۳۸۴ - ۸۹) یہ ناممکن ہے کہ عام صحابہ اس اعلان نبوی سے واقف نہ ہو سکے ہوں ہاں کسی کسی پر اس اعلان نبوی کا مخفی رہ جانا مستبعد بھی نہیں مگر عام صحابہ پر یہ اعلان نبوی ہرگز مخفی نہیں رہ سکتا تھا ۔

بریلوی مفتی نے اپنی فقہی کتاب ہدایہ سے جو یہ نقل کر رکھا ہے کہ حضرت عمر و علی و ابن عباس نے فرمایا کہ ایام قربانی تین دن ہیں تو ہدایہ کی اس بات کا رد کرتے ہوئے خود حنفی

عالم زیلعی نے کہا کہ :۔

" قلت غریب جدا وتقدم نحوہ فی الحج " (نصب الرایہ ج ۴ ص ۲۱۳ ونصب الرایہ کتاب الحج ج ۳ ص ۸۳ نمبر ۲) یہ کتنی دھاندلی بازی ہے کہ فرقہ بریلویہ نے اپنے ہی ہم مذہب امام زیلعی کی مردود قرار دی ہوئی روایت کو جو تینوں صحابہ کی طرف غلط طور پر منسوب ہو گئی ہے اپنے بریلوی موقف پر اہل حدیث کے خلاف حجت بنانے میں کوئی شرم اور جھجک نہیں محسوس کی حالانکہ ان تینوں حضرات میں سے حضرت ابن عباس سے بسند صحیح مروی ہے کہ " الایام المعلومات یوم النحر وثلاثۃ ایام بعدہ "

یعنی قرآن مجید کی سورہ حج آیت نمبر ۲۸ میں قربانی کے جن ایام معلومات کا ذکر ہے اس سے مراد قربانی کے چار دن ہیں ۔ (المحلی لابن حزم ج ۸ ص ۴۴ - ۴۵ نیز سنن بیہقی ج ۹ ص ۲۹۶) اور حضرت علی مرتضٰی والی روایت امام مالک نے " بلغہ " کہہ کر بلا سند موطا میں ذکر کی ہے اور اس کی سند المحلی لابن حزم ج ۸ ص ۴۳ اور متعدد کتابوں میں اس طرح منقول ہے کہ :۔

" عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ مِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ "

اور یہ معلوم ہے کہ ابن ابی لیلی متروک وساقط الاعتبار راوی ہیں جیساکہ عام کتب رجال میں صراحت ہے اور اس متروک راوی نے جس منہال بن عمرو سے اسے روایت کیا ہے ان پر بھی خاصہ کلام ہے اس کے برعکس حضرت علی مرتضٰی سے مروی ہے کہ قربانی چار دنوں تک مشروع ہے ۔ (زاد المعاد ج ۲ ص ۲۴۶ باب ھدیہ ﷺ فی الھدایا والضحایا والمغنی لابن قدامہ ج ۳ ص ۴۳۳ - ۴۳۵)

حضرت علی مرتضٰی کی جو روایت سنت نبوی وفرمان نبوی کے مطابق ہے اسے چھوڑ کر فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کا موصوف علی مرتضٰی سے ساقط الاعتبار سند کے ساتھ مروی روایت کو اپنا دین وایمان بنا لینا اسی طرح حضرت ابن عباس کے معاملہ میں بھی کرنا ان دونوں تقلیدی فرقوں کی انتہائی بے راہ روی کی واضح دلیل ہے ۔

حضرت عمر فاروق کی طرف بھی بریلوی مفتی کی منسوب کردہ روایت بتصریح امام ابن حزم ساقط الاعتبار ہے ۔ (ملاحظہ ہو المحلی ج ۱ ص ۴۳ - ۴۴)

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے اپنے جن استاذ عطاء بن ابی رباح سے افضل وصاحب علم کوئی نہیں دیکھا ...... وہ بھی قربانی کے ایام چار روز ہی بتلاتے ہیں نیز امام ابو حنیفہ کے اساتذہ کے اساتذہ امام حسن بصری والوزاعی وزہری اور خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز بھی چار دن قربانی کے بتلاتے تھے (غایۃ التحقیق ص ۹۰ بحوالہ شرح مسلم للنووی ج ۲ ص ۱۵۳ والمجموع للنووی ج ۸ ص ۲۸۹ ونیل الاوطار ج ۴ ص ۳۵۹ وزاد المعاد ج ۲ ص ۲۴۶- ۲۴۷ والمحلی لابن حزم ج ۸ ص ۴۵- ۴۶ وسنن بیہقی ج ۹ ص ۲۹۶- ۲۹۷)

نیز الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف میں بحوالہ ایضاح وتذکرہ واختیارات ونہایہ کہا گیا ہے کہ امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مذہب ومسلک تھا کہ ایام قربانی چار دن ہیں نیز امام شافعی کا بھی یہی موقف تھا (کتاب الام للامام الشافعی ج ۸ ص ۲۹۲- ۲۹۳)

ناظرین کرام ان دونوں تقلید پرست بے لگام ومطلق اللسان ، بدزبان وبے راہ رو فرقوں سے پوچھیں کہ کیا خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز سمیت یہ سارے صحابہ وتابعین واتباع تابعین جو دونوں تقلیدی فرقوں کی تولید وتخلیق سے صدیوں پہلے فوت ہوئے سب کے سب اپنے نئے مذہب کی طرف تن آسانی وسہولت پسندی کی خاطر دعوت دیتے تھے ؟

سنت نبویہ وسنت خلفائے راشدین وعام صحابہ کے خلاف اگر ابن عمر نے ایام قربانی تین دن بتلائے جیساکہ بریلوی مفتی نے بحوالہ موطا مالک نقل کیا ہے تو یہ بالکل واضح بات ہے کہ نصوص وتعامل خلفائے راشدین کے خلاف کسی ایک کی بات کو دین وایمان قرار دے لینا درست نہیں ہے ۔ اس سے بریلوی مفتی کی اس سلسلے میں تقریبا تین صفحات ص ۴۵ تا ۴۷ میں پھیلی ہوئی ساری لغو طرازی کی قباحت واضح ہوگئی ۔

گھر بھر کی طرف سے ایک بکری کی قربانی

جہل مرکب کے شکار بریلوی مفتی نے کہہ رکھا ہے کہ غیر مقلدوں کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ ایک بکرا کی قربانی پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اگر چہ سو آدمی ہوں (بدور الاہلہ ص ۳۴۱) تاکہ لوگ سہولت وآسانی دیکھ کر غیر مقلد ہو جائیں (ما حصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۷)

حضرت عبد اللہ بن ہشام صحابیؓ کا موقف

ہم کہتے ہیں کہ صحیح البخاری میں منقول ہے کہ مشہور و معروف صحابیہ زینب بنت حمید خدمت نبویہ میں اپنے چھوٹے سے بچے عبد اللہ بن ہشام بن زہرہ تیمی کو بیعت کرانے اور دعائے برکت کے لئے لائیں آپ نے انہیں بیعت کی اور ان کے لئے دعائے برکت بھی کی انہیں موصوف عبد اللہ بن ہشام صحابی کی بابت صراحت ہے کہ :۔

" كَانَ يُضَحِّي الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ " یعنی موصوف عبد اللہ بن ہشام صحابی اپنے پورے گھر والوں کی طرف سے صرف ایک بکری قربانی کرتے تھے ۔ (صحیح البخاری کتاب الاعتصام باب بیعہ الصغیر ج ۲ ص ۱۰۷۰ و تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۵۸ ترجمہ عبد اللہ بن ہشام)

ناظرین کرام فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ سے پوچھیں کہ کیا ان جلیل القدر صحابی پر بھی تمہاری مذکورہ بالا بابت منطبق ہوتی ہے ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟ کیا یہ سارے صحابہ خصوصا خلفائے راشدین غیر مقلد وہابی تھے ؟ اور لوگوں کو اپنے نئے دین کی طرف سہولت والی باتیں بتلا کر مائل کرتے تھے ؟

میزبان رسول حضرت ابو ایوب انصاری فرماتے ہیں کہ :۔

" كَانَ الرَّجُلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعِمُونَ حَتَّى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارُوا كَمَا تَرَى " یعنی عہد نبوی میں لوگ اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتے تھے اور خود بھی کھاتے و دوسروں کو کھلاتے تھے یہاں تک کہ لوگ اب مباہات کرنے لگے اور معاملہ ایسا ہوا جو تم دیکھ رہے ہو یعنی کہ ایک آدمی کئی کئی بکریاں قربانی کرتا ہے ۔ (موطا امام مالک ج ۲ ص ۴۸۲ و موطا مع مصفی ص ۱۸۰ و جامع ترمذی ج ۱ ص ۲۸۳ و سنن ابن ماجہ و سنن بیہقی ج ۹ ص ۳۹۶ و متعدد کتب حدیث و سندہ صحیح ، و الارواء الغلیل ج ۴ ص ۳۵۵ - ۳۵۶ نمبر ۱۱۴۲ و زاد المعاد ج ۲ ص ۲۴۷ و مشکوۃ) خود ہمارے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک گھر کے لئے صرف ایک بکری کی قربانی کافی ہے (جامع ترمذی و عام کتب حدیث بسند صحیح) کسی بھی صحابی سے اس سنت نبویہ و سنت صحابہ کی خلاف ورزی کا

ثبوت نہیں گویا اس پر اجماع سکوتی ہے اجماع کے خلاف فرقہ بریلویہ کی یہ جارحیت کیا معنی رکھتی ہے ؟ جو احادیث ہم نے دیوبندی و بریلوی مزعومات کی تکذیب کے لئے نقل کی ہیں نیز ان کی ہم معنی بہت ساری روایات جن کو ہم نے بنظر اختصار نہیں نقل کیا وہ سب بریلوی دیوبندی مدارس میں پڑھائی بھی جاتی ہیں قرآن مجید اور سنت نبویہ نے یہود و نصاری کی اس اعتبار سے بھی بڑی مذمت کی ہے کہ وہ کتاب الٰہی کو پڑھنے پڑھانے کے باوجود بھی انہیں پس پشت ڈالے ہوئے ہیں ۔

بریلوی مفتی نے کہا :۔

" ایک نیا مذہب اور ابھر رہا ہے جو غیر مقلدوں سے سیکھ کر عوام کو پھانسنے کے لئے قربانی کے مسئلہ میں اور سہولت و آسانی پیش کر رہا ہے وہ کہتا ہے کہ مرغی مرغا کی قربانی بھی جائز ہے اسی طرح بکری مرغی و مرغا کی قربانی بھی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے "(غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۷ بحوالہ فتوی فیض الرسول جلد دوم ص ۴۵۱)

ہم کہتے ہیں کہ یہ نیا مذہب بریلوی فرقہ ہی کی طرح پیدا ہو رہا ہوگا اس طرح کی بے راہ روی بریلوی ہی لوگوں میں ہے قرآن مجید میں بہیمۃ الانعام (چوپایہ جانوروں) کی قربانی کا ذکر ہے اس سے عدول کسی دلیل شرعی کے بغیر جائز نہیں اور مرغا مرغی وغیرہ کی قربانی جائز قرار دینے والے بہت پرانے زمانے سے موجود ہیں مگر اس کی تفصیل ہمارے موضوع سے خارج ہے یہاں پر بریلوی مفتی نے یہ حدیث نبوی ذکر کی کہ آخری زمانہ میں دجالوں اور کذابوں کا ظہور ہوگا وہ نئی نئی باتیں کہہ کر لوگوں کو گمراہ کریں گے ۔ (ما حصل از غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۷ بحوالہ صحیح مسلم)

ہم کہتے ہیں کہ مخبر صادق ﷺ کی اس حدیث کے مصداق لوگوں میں فرقہ بریلویہ بھی ہے جو دجل و جھوٹ کے بہت سارے ہتھکنڈے ترویج اکاذیب اور اہانت سنت کے لئے استعمال کرنے میں سرگرم عمل ہے ۔

طلاق (ایک مجلس کی تین طلاقیں)

اس عنوان کے تحت بریلوی مفتی نے ایک مجلس کی تین طلاقوں کے ایک رجعی طلاق

قرار پانے والے سلفی موقف کو بہت مطعون کیا اور اسے خلاف اجماع بتلایا اور اپنے ہی جیسے تقلید پرست احمد صاوی سے طویل بیان اس سلفی موقف خصوصا امام ابن تیمیہ پر طعن کے لئے نقل کیا پھر مزید طویل بیان سے کام لیا۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۷ تا ۵۹)

مگر ہم کہتے ہیں کہ ان اکاذیب بریلویہ کی حقیقت ہماری کتاب تنویر الآفاق میں ظاہر کر دی گئی ہے اس لئے اختصار کے پیش نظر ہم اسی حوالہ پر اکتفاء کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں مختصر سی بات ہم پہلے بھی کہہ آئے ہیں۔

ابن بطوطہ کذاب کی تقلید میں امام ابن تیمیہ کے خلاف بریلوی جارحیت

بریلوی مفتی امام ابن تیمیہ کے خلاف احمد صاوی کی باتیں نقل کر کے سیر نہیں ہوئے تو ابن بطوطہ کے حوالہ سے امام ابن تیمیہ کی شان میں حسب ذیل لغو طرازی کرنے بیٹھ گئے :۔

" آٹھویں صدی ہجری کے عظیم اندلسی مورخ ابو عبد اللہ بن بطوطہ اپنے سفر نامہ میں ابن تیمیہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ : " حکایۃ الفقیہ ذی اللوثۃ ایک جنوبی عالم کا بیان " پھر لکھتے ہیں کہ گو ابن تیمیہ کو بہت سے فنون میں قدرت تکلم تھی مگر دماغ میں کسی قدر فتور آگیا تھا (رحلہ ابن بطوطہ مطبوع بیروت ص ۹۵ و مطبوع خیریہ ص ۶۸ و ترجمہ اردو رحلہ ابن بطوطہ از رئیس احمد جعفری ندوی ص ۱۲۶) دماغ میں خرابی و فتور ہی کی وجہ سے ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں جماع امت کی مخالفت کی یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق و علی رضی اللہ عنہما کو بھی اعتراض کا نشانہ بنا ڈالا ۔ اہل سنت حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی علماء نے اس کا رد کیا اور اسے گمراہ وگمراہ گر قرار دیا مگر غیر مقلدین نے دماغی خلل رکھنے والے ابن تیمیہ کی پیروی کر لی اور اسے اپنا امام و پیشوا بنا ڈالا الخ" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۵۸-۵۹)

ہم کہتے ہیں کہ بریلوی مفتی نے اپنی طرح کے کذاب ابن بطوطہ کی بات نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا ہے جیساکہ موصوف اور موصوف کی پوری قوم کا حال ہے۔ ابن بطوطہ نے یہ بات جس تفصیل کے ساتھ لکھی ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ :۔

" میں رمضان ۷۲۶ھ بروز جمعرات دمشق پہنچا جہاں ایک عظیم فقیہ ابن تیمیہ تھے

وہ تمام علوم پر کلام کرتے اہل دمشق ان کی بیحد تعظیم و تکریم کرتے میں دمشق پہنچنے کے بعد جمعہ کو جامع دمشق پہنچا جہاں ابن تیمیہ خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالی آسمان پر اسی طرح نزول کرتا ہے جیسے میں منبر سے نزول کرتا ہوں۔ موصوف ابن تیمیہ کے دماغ میں فتور تھا" (ماحصل از رحلہ ابن بطوطہ ص ۹۵-۹۶)

ہم کہتے ہیں کہ ابن بطوطہ بقلم خود جس ۹ / رمضان ۷۲۶ھ کو دمشق پہنچا اور اس کے بعد جمعہ کو امام ابن تیمیہ کا خطبہ مذکورہ سننے کا دعوی کیا اس کے ایک مہینہ سے بھی زیادہ پہلے امام ابن تیمیہ ۶ / شعبان ۷۲۶ھ کو ہمیشہ کے لئے جیل خانہ میں بند کر دیئے گئے جس کے دو سال تین مہینوں اور چند دنوں بعد فوت ہو گئے (العقود الدریہ للامام ابن عبد الہادی ص ۳۶۱ تا ۳۶۹ و عام کتب سیرت ابن تیمیہ)

اس سے ابن بطوطہ کا کذاب ہونا ثابت ہوتا ہے اور کذاب کی بات کو دلیل و حجت بنانا وہ بھی اتنے بڑے امام کے خلاف کذاب ہی آدمی کا شیوہ و شعار ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ بریلوی مفتی نے اپنی عادت تلبیس کاری سے کام لیتے ہوئے پوری تفصیل نہیں بتلائی اگر امام ابن تیمیہ کے خلاف ابن بطوطہ اور اس جیسے دیگر حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی مذہب کی طرف منسوب بدعت پرستوں نے جھوٹے الزامات لگائے تو تمام مصلحین کے ساتھ حتی کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ ایسا ہوتا آیا ہے ابن بطوطہ اور اس جیسے نے اگر امام ابن تیمیہ کے دماغ میں خلل بتلایا تو مخالفین انبیاء انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو بھی پاگل و مجنون و ساحر و کاہن وغیرہ کہا کرتے تھے (کما لا یخفی)

واضح رہے کہ وجوب قربانی کے لئے دیوبندی و بریلوی مذاہب نے آدمی کا مالک نصاب زکوۃ ہونا ضروری قرار دیا ہے حالانکہ شرط مذکور پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ شریعت کے خلاف اس بریلوی و دیوبندی سرگرمی کو کس نام سے موسوم کیا جائے ؟

غیر مقلدوں کے کچھ پوشیدہ راز

اپنی مذکورہ بالا بریلوی تلبیسات کے بعد بریلوی مفتی جلال الدین امجدی نے مندرجہ بالا عنوان قائم کیا اور اس پر یہ حاشیہ آرائی کی کہ :۔

" اس باب کے سارے مضامین بحوالے دار العلوم دیوبند کے صدر مفتی مہدی حسن شاہجہاں پوری کی تصنیف " قطع الوتین " سے بعینہ نقل کئے گئے ہیں (غیر مقلدوں کے فریب

ص ۵۹)

اپنے اس بریلویانہ عنوان کے تحت بریلوی مفتی نے بتصریح خویش اپنے ہی جیسے تقلید پرست نو مولود فرقہ دیوبندیہ کے صدر مفتی کی تصنیف قطع الوتین سے مستعار لیکر غیر مقلدوں کے سینتالیس مسائل کا ذکر کر کے بزعم خویش غیر مقلدوں کے پوشیدہ راز ظاہر کئے یہ بحث اس بریلوی کتاب کے ص ۵۹ تا ۶۴ پر پھیلی ہے۔

یہ معلوم ہے کہ سلفیت کے خلاف محاذ آرائی میں فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ منصوبہ بند طور پر متفق ہیں تقلید پرستی نے دونوں فرقوں کے اذہان کو اس حدیث نبوی کا معنی ومفہوم سمجھنے سے محروم کر رکھا ہے جس کا ذکر ہم نے سلفیت کے خلاف فرقہ دیوبندیہ کی منصوبہ بند سازش کے تحت لکھی جاری کتاب انوار الباری کے اکاذیب وتلبیسات کے ایضاح کے سلسلے میں اپنی تصنیف اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات کی ابتدائی بحث ہی میں کر دیا ہے کہ :۔

" لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ حَتَّىٰ يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ " (بخاری ومسلم واللمحات ج ۱ ص ۳۳) اس سلسلے میں ہم نے یہ فارسی شعر بھی نقل کر دیا ہے کہ ۔

چراغے راکہ ایزد بر فروزد ہر آں کہ تف زند ریشش بسوزد

اللہ تعالیٰ کے روشن کردہ چراغ کو اپنی پھونک سے جو لوگ بجھانے کے لئے کوشاں ہوں گے وہ اپنی اس حماقت سے خود اپنی داڑھیاں نذر آتش کر لیں گے۔ (اللمحات ج ۱ ص ۳۵)

فرقہ دیوبندیہ کا قطع الوتین

فرقہ بریلویہ کے مفتی مذکور کی ناواقفیت کا یہ حال ہے کہ اگرچہ فرقہ دیوبندیہ کی طرف سے لکھی گئی کتاب " قطع الوتین " از دیوبندی مفتی مہدی حسن کی نہایت مدلل ومکمل تکذیب وتردید وتغلیط مشہور سلفی عالم مولانا محمد یوسف جے پوری " لکھ کر ۱۳۴۳ھ میں طبع کر چکے ہیں اور ان کی یہ کتاب فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے یہاں خوب پہنچائی گئی یعنی کہ فرقہ مقلدین کی طرف سے سلفیت کے خلاف لکھی گئی اس کتاب پر سلفی رد بلیغ شائع ہوئے ستر سالوں سے زیادہ طویل زمانہ گذر گیا مگر فرقہ مقلدین آج تک اس کے جواب سے ہمیشہ کی طرح عاجز وساکت رہا اور تا قیامت رہے گا پھر بھی بریلوی مفتی نے اپنی اس کتاب میں فرقہ مقلدین کی اس مکذوبہ

ومردود کتاب قطع الوتین کے مندرجات اہل حدیث کے خلاف نقل کر دیئے اس سلفی کتاب کا نام " مقلدوں کا قطع الوتین " ہے نیز انہیں سلفی عالم یوسف شمس کی دوسری کتاب اکاذیب لمابیہ بھی قطع الوتین جیسی کتابوں کا رد ہے جس کے جواب سے فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ آج تک عاجز وساکت ہے پھر بھی اپنے مردود دعاوی کو دہرائے جارہا ہے۔

ناظرین کرام ان دونوں سلفی کتابوں کا مطالعہ کر کے مقلدین کی حقیقت معلوم کر سکتے ہیں ہم بھی یہاں مختصراً کچھ عرض کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ مصنف قطع الوتین نے اہل حدیث کے اکسٹھ مسائل کو پوشیدہ راز قرار دیا تھا مگر بریلوی مفتی نے ان کی تعداد بذریعہ حذف گھٹا کر صرف سینتالیس رہنے دی۔ ظاہر ہے کہ اس بریلوی کارستانی میں وہی مقلدانہ ومبتدعانہ تلبیس کاری کار فرما ہے جو ان دونوں تقلید پرست فرقوں کا آزمودہ پرانا ہتھیار ہے۔ اپنے تحریر کردہ اکسٹھ مسائل میں سے ایک مسئلہ فرقہ دیوبندیہ نے اپنے قطع الوتین میں یہ لکھا تھا کہ غیر مقلدین غیر اللہ سے مدد وفریاد رسی واستغاثہ کے قائل ہیں حالانکہ یہ اہل حدیث پر فرقہ دیوبندیہ کا افترائے خالص ہے مگر چونکہ غیر اللہ سے مدد وفریاد رسی واستغاثہ فرقہ بریلویہ کا شعار ہے بلکہ دیوبندیہ کا بھی جیسا کہ حسب ضرورت بیان کیا جائے گا اس لئے بریلوی مفتی نے اس فہرست سے اس مسئلہ کو حذف کر دیا اور دیوبندی مفتی نے اپنا عقیدہ اہل حدیث کے سر منڈھ دیا حالانکہ جس سلفی کتاب ھدیۃ المہدی کے حوالہ سے یہ دیوبندی کاروائی کی گئی ہے اس میں یہ صراحت ہے کہ :۔

" قال الشوکانی من اصحابنا لا خلاف فی جواز الاستغاثة بالمخلوق فیما یقدر علیه واما ما لا یقدر علیه الا اللہ فلا یستغاث ولا یستعان فیه الا به وهو المراد فی قوله ایاك نعبد وایاك نستعین الی ان قال وصرح شیخنا ابن تیمیة بان طلب الامور التی کانت تطلب من الاحیاء بعد موتهم منهم غیر جائز بل بدعة ومکروهة لانه لم ینقل من السلف الصالح الخ " یعنی ہمارے اہل حدیث اصحاب میں سے امام شوکانی نے کہا کہ زندہ مخلوق جن کاموں پر قادر ہو ان کاموں کے لئے زندہ مخلوق سے مدد کی طلب وفریاد جائز ہے مگر جن امور پر مخلوق قادر نہیں ان میں کسی بھی زندہ ومردہ مخلوق سے طلب مدد وفریاد جائز نہیں۔ ہمارے شیخ ابن تیمیہ نے صراحت کی ہے کہ مردہ مخلوق سے ان امور میں بھی طلب فریاد ومدد جائز نہیں بلکہ حرام ہے جن پر مخلوق مرنے

سے پہلے زندگی میں قادر ہوتی ہے اور جن پر قادر نہیں ان میں تو طلب امداد شرک وکفر ہے کیونکہ اس طرح کی طلب مدد سلف سے منقول نہیں " (ھدیۃ المھدی ص ۱۸-۱۹)

مندرجہ بالا سلفی بیان میں ناظرین کرام نہایت واضح طور پر ملاحظہ فرمارہے ہیں کہ جس سلفی کتاب ھدیۃ المھدی کے حوالہ سے دیوبندی مفتی نے اہل حدیث پر افتراء پردازی کی ہے اور اہل حدیث پر اس دیوبندی افترا پردازی جیسی افترا پردازیاں دیوبندیوں کی تقلید میں فرقہ بریلویہ بھی کرتا رہتا ہے اس میں افترائے بریلویہ ودیوبندیہ کے خلاف صراحت ہے۔ اس سے ناظرین کرام بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ دونوں تقلید پرست فرقے کس طرح کی مہم چلائے ہوئے ہیں ؟ تقلید شکن سلفی کتاب " مقلدین کا قطع الوتین "میں وضاحت ہے کہ چونکہ اہل حدیث کا مذہب کتاب وسنت ہے اور جو بات بھی خلاف نصوص کتاب وسنت ہو وہ مذہب اہل حدیث نہیں اس لئے ذاتی طور پر تحقیق سے کسی اہل حدیث عالم کی لکھی ہوئی کوئی بات نصوص کتاب وسنت کے خلاف ہو تو اسے علی الاطلاق مذہب اہل حدیث نہیں قرار دیا جاسکتا اور نہ ایک آدمی کی ذاتی رائے کی بنا پر مذہب اہل حدیث اور تمام اہل حدیث عوام وخواص کو مطعون کیا جا سکتا ہے کیونکہ کسی اہل حدیث عالم کا اپنی ذاتی تحقیق سے بیان کردہ کوئی مسئلہ اگر خلاف نصوص صادر ہوگیا تو اجتہادی غلطی ہونے کی بنا پر اسے ایک اجر ملے گا اور غلطی معاف ہوگی۔

بریلوی مفتی نے فرقہ دیوبندیہ کے قطع الوتین سے مستعار لئے ہوئے مسائل پر جو عنوان قائم کیا ہے اسے بھی موصوف بریلوی مفتی نے فرقہ دیوبندیہ سے ہی مستعار لیا ہے۔ اب ناظرین کرام دونوں کے قطع الوتین میں مندرج باتوں پر ہمارا تبصرہ ملاحظہ کریں۔

غیر مقلدوں کے یہاں رام لچھمن وغیرہ نبی ہیں (پہلا مسئلہ)

بریلوی مفتی نے اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ کی تقلید میں کہا :-

" غیر مقلدین کے نزدیک رام چندر اور لچھمن اور کرشن نبی ہیں جو ہندوؤں میں مشہور ہیں اسی طرح فارسیوں میں زرتشت ، چین وجاپان والوں میں نفیسرس (صحیح کنفیوشش ہے) اور بدھ وسقراط وفیشا غورس یونانیوں میں مولوی وحید الزماں غیر مقلد کہتے ہیں کہ ہم ان کی نبوت کا انکار نہیں کرسکتے یہ انبیاء وصلحاء تھے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۵۹ بحوالہ ھدیۃ

الہدی ص ۸۵)

ہم کہتے ہیں کہ پہلے ناظرین کرام سلفی عالم مولینا وحید الزماں کی تحریر کردہ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں ۔ نواب صاحب موصوف نے کہا :۔

" وَلِهٰذَا لَا يَنۡبَغِيۡ لَنَا اَنۡ نَّجۡحَدَ نُبُوَّةَ الۡاٰخَرِيۡنَ الَّذِيۡنَ لَمۡ يَذۡكُرۡهُمُ اللّٰهُ سُبۡحَانَهٗ فِيۡ كِتَابِهٖ وَعُرِفَ بِالتَّوَاتُرِ بَيۡنَ قَوۡمٍ وَّلَوۡ كُفَّارٍ اَنَّهُمۡ كَانُوۡا اَنۡبِيَاءَ وَصُلَحَاءَ كرام چندر ولچهمن وكرشن جي بين الهنود وزرتشت بين الفرس وكنفيوسس وبدها بين اهل الصين وجاپان وسقراط وفيثاغورس بين اهل يونان بَلۡ يَجِبُ عَلَيۡنَا اَنۡ نَّقُوۡلَ اٰمَنَّا بِجَمِيۡعِ اَنۡبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ وَنُبَرِّئُهُمۡ عَمَّا يُنۡسَبُ اِلَيۡهِمۡ اَهۡلُ الۡكُفۡرِ مِنَ الشِّرۡكِ وَالۡكُفۡرِ وَالطُّغۡيَانِ وَكَذٰلِكَ لَا يَنۡبَغِيۡ لَنَا اَنۡ نُّنۡكِرَ نُبُوَّةَ النَّاسِ الَّذِيۡنَ اخۡتُلِفَ فِيۡ نُبُوَّتِهِمۡ كَخِضۡرٍ وَلُقۡمَانَ وَذِي الۡقَرۡنَيۡنِ اِلٰى اَنۡ قَالَ وَالۡاَحۡوَطُ السُّكُوۡتُ وَعَدَمُ الۡاِنۡكَارِ وَالۡاِيۡمَانُ بِجَمِيۡعِ الۡاَنۡبِيَاءِ وَبِجَمِيۡعِ كُتُبِهٖ الخ " یعنی اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں بہت سارے نبیوں کے ناموں کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ اجمالی طور پر ان کا ذکر اپنے اس فرمان میں کردیا ہے " ومنهم لم نقصصهم عليك " لہذا جن رسولوں اور نبیوں کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں نہیں کیا ہے ان رسولوں اور نبیوں کی نبوت کا انکار کرنا ہمارے لئے مناسب نہیں جب کہ ان کے نبی و رسول ہونے والی بات کسی قوم میں خواہ وہ قوم کفار ہی ہو تواتر کے ساتھ منقول ہو کہ وہ نبی و رسول و صالحین تھے ان کے نبی ہونے کا انکار ہم کو نہیں کر دینا چاہئے مثلاً رام و لچھمن و کرشن ہندوستان میں اور زرتشت فارسیوں میں اور کنفیوشش و بدھ چینیوں اور جاپانیوں میں اور سقراط و فیثا غورس یونانیوں میں بلکہ ہم کو اجمالی طور پر یہ کہنا واجب ہے کہ ہم اللہ کے تمام نبیوں و رسولوں پر بلا تفریق ایمان رکھتے اور اللہ کے تابع فرمان ہیں نیز ہمیں ان حضرات کی طرف کفار و مشرکین کی منسوب کردہ باتوں سے انہیں بری قرار دینا چاہیے نیز ہمیں ان لوگوں کی نبوت سے بھی انکار نہیں کرنا چاہئے جن کی نبوت میں اختلاف ہے مثلاً خضر ، لقمان وذو القرنین ...... زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ ہم سکوت اختیار کریں ۔ اور ان کی نبوت و صالحیت سے انکار نہ کریں اور اجمالی طور پر نبیوں و رسولوں اور اللہ کی کتابوں پر ایمان رکھیں ۔ (ملاحظہ ہو هدية المهدی ص ۸۵ تا ۸۸)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ سلفی عالم نواب وحید الزماں حیدر آبادی کی اس عبارت

میں یہ نہیں کہا ہے کہ مذکورہ لوگوں کو اہل حدیث نبی ورسول وصالح قطعیت کے ساتھ مان کر ان کی نبوت ورسالت وصالحیت پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ اس سلفی عالم نے صرف یہ لکھا ہے کہ چونکہ اللہ تعالی نے اجمالی طور پر بتلا دیا ہے کہ ہر قوم وملک میں نبی ورسول ہم نے بھیجے ہیں مگر ہم نے قرآن مجید میں سب کے نام اور سب کے احوال نہیں بتلائے اس لئے جن ممالک واقوام میں لوگوں کے درمیان تواتر کے ساتھ جن کا نبی وصالح ہونا منقول ہو نیز ان کی ان مذہبی کتابوں میں بھی ان کا نبی وصالح ہونا منقول ہو جن کو وہ منزل من اللہ سمجھتے ہوں ان لوگوں کے نبی وصالح ہونے سے انکار کرنا ہمارے لئے مناسب نہیں کیونکہ تمام ممالک واقوام میں اللہ کی طرف سے کتابیں نازل کی گئی ہیں اور رسول ونبی بھیجے گئے ہیں اس لئے اجمالی طور پر ہمیں تمام رسولوں، نبیوں اور صالحین اور کتابوں پر ایمان رکھنا چاہئے اور انکار نہیں کرنا چاہئے۔

ناظرین کرام غور سے سلفی عالم مولینا وحید الزماں کی مذکورہ تحریر پڑھیں اور دیکھیں کہ فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ نے موصوف مولانا وحید الزماں کی طرف جو بات منسوب کی ہے وہ اس سے بہر حال مختلف ہے جو مولانا وحید الزماں نے لکھی ہے یعنی کہ مولانا نے صرف یہ لکھا ہے کہ ہمارے لئے ان حضرات کی نبوت ورسالت وصالحیت کا انکار کرنے کے بجائے سکوت اختیار کرنا زیادہ احوط ہے جن کی رسالت ونبوت وصالحیت کا چرچا تواتر کے ساتھ ان کی قوموں، ملکوں اور کتابوں میں پایا جاتا ہے اور اجمالی طور پر ناموں کی تصریح کے بغیر ہم کو تمام نبیوں ورسولوں اور کتابوں پر ایمان رکھنا چاہئے صاف ظاہر ہے کہ سلفی عالم کی تحریر میں اور ان کی طرف فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی منسوب کردہ بات میں بہت فرق ہے اور سلفی عالم کی یہ تحریر نصوص کتاب وسنت کے خلاف نہیں بلکہ موافق ہے پھر ہمیں غیر مسلم اقوام کے ممدوح ومکرم لوگوں کی تکریم ہی کرنی چاہئے بشرطیکہ ان کی تکریم کے خلاف نصوص شرعیہ موجود نہ ہوں ہم کو غیر مسلم اقوام کو اپنے سے قریب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ متنفر ومتوحش بنانا چاہئے۔ بہر حال جو بات سلفی عالم نے لکھی ہے وہ نصوص کے خلاف نہیں بلکہ موافق ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بعض اہل حدیث علماء کی بعض باتوں کو پوری جماعت اہل حدیث کا مذہب ومسلک قرار دینا اور پھر ان باتوں کو غیر مقلدوں کے پوشیدہ راز بتلانا بھی عجوبہ ہے جن سلفی کتابوں کے حوالے سے یہ باتیں مقلدین نے لکھی ہیں وہ علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ پر طبع کرا کے غیر منقسم ہندوستان، برہما اور آس پاس والے ممالک میں بلکہ پوری دنیا میں بزبان عربی وفارسی واردو شائع وذائع کی گئیں پھر انہیں غیر مقلدین کے پوشیدہ راز سے موسوم کرنے میں

یہ دونوں تقلید پرست فرقے کہاں تک سچے ہیں ؟ نیز کسی اہل حدیث عالم کی انفرادی بات کو پوری جماعت اہل حدیث کا مسلک قرار دینے میں یہ تقلید پرست فرقے کہاں تک حق بجانب ہیں ؟

قرآن مجید نے تمام اہل اسلام کو حکم دیا کہ :۔

" وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ "الآية (پ ۷ سورۃ الانعام : ۱۰۸) یعنی" اے ایمان والو ! تم مشرکوں کے ان دیوتاؤں اور معبودوں کو گالی نہ دو نہ برا بھلا کہو جنہیں یہ مشرکین پوجتے ہیں ورنہ یہ جاہل لوگ بے جانے بوجھے اللہ کو گالیاں دینے لگیں گے ہم نے ہر امت کے لئے اس کے عمل کو مزین کر دیا ہے "

ناظرین کرام دیکھ رہے کہ قرآن مجید نے مشرکین و کفار کے معبودان باطلہ تک کو برا بھلا کہنے اور گالی دینے سے منع کیا ہے پھر کفار و مشرکین جن اشخاص کو اپنا نبی و رسول کہتے ہوں ان کے نبی و رسول ہونے کا انکار کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی شرعی دلیل چاہئے لیکن قطعیت کے ساتھ ہمیں ان کے نبی و رسول وصالح ہونے پر ایمان بھی نہیں رکھنا چاہئے بلکہ احتیاطا اجمالی طور پر تمام نبی و رسول کے نبی و رسول ہونے پر ایمان چاہئے ۔ نواب وحید الزماں نے محولہ مقام پر یہی کہا ہے کہ مذکورہ لوگوں کی نبوت یا رسالت پر جب اقوام مذکورہ کا اتفاق واجماع ہو تو خواہ یہ اقوام ان کی طرف کتنی ہی غلط بات منسوب کریں ہم کو ان حضرات کی نبوت کا انکار مناسب نہیں کیونکہ نصوص کتاب وسنت سے ثابت ہے کہ کفار نے بہت سارے رسولوں اور نبیوں کی طرف خود ساختہ باتیں منسوب کر دی ہیں ۔ نیز ہم کہتے ہیں کہ یہ مشاہدہ میں بھی ہے کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے متحدہ محاذ نے نبی معصوم خاتم الانبیاء ﷺ اور آپ" کے اصحاب واعوان کی طرف نیز اپنے موافقین ومخالفین کی طرف بہت سارے اکاذیب منسوب کر دیئے ہیں پھر بھی معلوم ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان میں قرآنی فرمان " وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا " (پ ۱۴ سورۃ النحل ۳۶) "وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ " (پ ۱۳ سورۃ الرعد : ۷) " ولکل امۃ رسول " (پ ۱۱ سورہ یونس : ۴۷) سے ظاہر ہے کہ ہمارے ملک سمیت تمام ممالک میں نبی ورسول مبعوث ہوئے اور ہم نقل کر آئے ہیں کہ اجماع امت سے ثابت ہے کہ روئے زمین میں مبعوث ہو کر آنے والے سب سے پہلے رسول ونبی حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں ظاہر ہے کہ ان کی اولاد میں جاری ہونے والا سلسلہ نبوت کا اصل موطن ہندوستان ہی رہا اور یہ بھی

معلوم ہے کہ مختلف زبانوں اور ملکوں میں ایک ہی شخص کو مختلف ناموں سے اپنی زبان کے مطابق موسوم کر لینے کا رواج ہے یہ بعید نہیں کہ ہم لوگ جسے آدم کہتے ہوں انہیں دوسری قومیں دوسرے ناموں سے موسوم کرتی ہوں مگر ان کا نبی ورسول ہونا متحقق ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک لڑکے نبی ورسول تھے جن کا نام شیث ہے ان کی بابت مشہور ہے اور سلفی عالم سید صدیق حسن خاں نے ابجد العلوم میں لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ان کی قبر اودھ میں ہے اور یہ بعید بھی نہیں روایات میں ہے کہ حضرت آدم ہندوستان میں واقع نود نامی پہاڑ کے پاس رہا کرتے تھے اور نود و اودھ کے تلفظ میں کوئی خاص فرق نہیں ہے شیث نام کے ایک دیوتا کو ہندوستانی لوگ معبود مان کر پوجتے ہیں جنہیں اپنے تلفظ وزبان میں ہندو لوگ शेष کہتے ہیں دریں صورت سلفی عالم مولوی نواب وحید الزماں نے جو یہ کہا کہ جن لوگوں کو ان کی قوم وملک والے نبی ورسول مانتے ہوں ان کی نبوت ورسالت سے ہم کو انکار کرنا مناسب نہیں تو فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کو کیا پریشانی ہے انہوں نے کون سی غلط بات کہہ دی ؟ یہ معروف بات ہے کہ ایک روایت کی بنیاد پر فرقہ دیوبندیہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ سات زمینوں میں سے ہر زمین میں ہمارے رسول خاتم النبیین محمد ﷺ جیسے رسول ونبی ہیں نیز یہ کہ بدعوی فرقہ بریلویہ فرقہ دیوبندیہ ختم نبوت پر عقیدہ نہیں رکھتا بنا بریں کافر ہے یہاں تک کہ بریلوی فرقہ کا دعوی ہے کہ فرقہ دیوبندیہ ہی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے دعوی نبوت کی راہ ہموار کی بلکہ بعض اکابر دیوبندیہ اپنے لئے یہ راہ ہموار کر رہے تھے کہ دعوی نبوت میں مرزا قادیانی نے پہل کر دی یہ بات عام بریلوی کتابوں میں منقول ہے (نیز تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب "علمائے دیوبند کا ماضی" از حکیم محمود صاحب ص ۴۲ تا ۴۷) نبوت کا سلسلہ قرآنی بیان کے مطابق ختم ہو چکنے کے بعد جن فرقوں پر اس قسم کے الزامات پائے جاتے ہوں ان کا جماعت اہل حدیث کی مذکورہ بالا بات پر حسب عادت شور وغل مچانا عجیب ہے جن لوگوں کی نبوت کا دعوی خاتم النبیین ﷺ کے پہلے پایا جاتا ہو اور ان کی نفی قرآنی نص سے نہ ہوتی ہو ان کی نبوت سے انکار پر فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے پاس کیا دلیل شرعی ہے ؟ ہندوستان کے کفار کا ایک فرقہ آریہ سماج مدعی ہے کہ ہماری مستند ومعتبر مذہبی کتابوں یعنی وید وغیرہ میں صرف توحید پرستی کا حکم دیا گیا ہے اور بت پرستی وشرک کو روا نہیں رکھا گیا ہے اور ہمارے قدیم مذہبی پیشوا رام لچھمن ورام کرشن وغیرہ

خود توحید پرست تھے اور دوسروں کو اسی کی دعوت دیتے تھے نیز یہ کہ کفار ہند کے بعض فرقے اس طرح کے افراد کی نبوت ورسالت کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں اگرچہ عام کفار ہند کے یہاں عقیدہ نبوت ورسالت کا کوئی تصور نہیں اور بعض علماء اسلام جو کفار ہند کی مذہبی کتابوں پر عبور رکھتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ کفار ہند کی مذہبی کتابوں ویدوں وغیرہ میں نبی آخر الزماں محمد ﷺ سے متعلق بشارتیں موجود ہیں نیز ان کے بہت سارے مضامین قرآن وسنت کے موافق ہیں نیز یہ کہ کتب ہنود میں وارد شدہ لفظ اوتار کے معنی رسول ونبی ہیں دریں صورت یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کتب ہنود رام وکرشن وغیرہ کو نبی ورسول قرار دینے پر متفق ہیں ۔

غیر مقلدوں کے یہاں کافر کا ذبیحہ حلال ہے (دوسرا مسئلہ)

بریلوی مفتی نے فرقہ دیوبندیہ کے حوالہ سے کہا :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا کھانا جائز ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۵۹ بحوالہ دلیل الطالب ص ۴۱۳ مولفہ نواب صدیق حسن وعرف الجادی ص ۲۴۷ مولفہ نور الحسن خاں غیر مقلد)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی تولید وتخلیق سے بہت پہلے ان دونوں تقلیدی فرقوں کی معتبر فقہی کتابوں میں خصوصا ہدایہ میں لکھا ہے کہ :۔

" ذَبِيحَةُ الْمُسْلِمِ وَالْكِتَابِيِّ حَلَالٌ " یعنی مسلمان اور کتابی (یہودی ونصرانی عیسائی) کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے (ہدایہ مع شرح اردو عین الہدایہ کتاب الذبائح مطبوع لاہور ۱۹۹۲ء ج ۴ ص ۱۴۴ ودر مختار مع اردو شرح غایہ الاوطار ج ۴ ص ۱۷۰ وعام کتب احناف)

فرقہ بریلویہ اور دیوبندیہ یہ بتلائیں کہ ان دونوں تقلید پرست فرقوں کی تمام معتبر فقہی کتابوں میں لکھی ہوئی مذکورہ بالا بات کا مطلب کیا ہے ؟ اس کا مطلب بہت واضح ہے کہ جس طرح مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اسی طرح یہودی ونصرانی عیسائی کا ذبح کردہ جانور بھی حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے اور یہ معلوم ہے کہ یہودی ونصرانی عیسائی کافر ہوتے ہیں ۔ کسی بھی دیوبندی وبریلوی مقلد کو اس بات سے اختلاف نہیں کہ یہودی ونصرانی کافر ہیں اور ان کافروں کا ذبیحہ حلال قرار دینے پر بریلوی ودیوبندی فرقوں کی ولادت سے صدیوں پہلے لکھی جانے والی حنفی کتابیں متفق ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کافر کا ذبیحہ حلال وجائز قرار دینے پر دونوں تقلیدی فرقے بھی متفق ہیں ۔

قرآن مجید میں یہ صراحت موجود ہے کہ :۔

" فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ " (پ ۸ سورۃ الانعام ۱۱۸ - ۱۱۹) یعنی اے مومنو ! تم ان حلال جانوروں کا گوشت کھاؤ جنہیں بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا گیا ہے اور آخر تمہیں بسم اللہ پڑھ کر ذبح کردہ حلال جانوروں کا گوشت کھانے سے کون سی چیز مانع ہے ؟

ان دونوں آیتوں میں بسم اللہ پڑھ کر ذبح کئے ہوئے حلال جانوروں کا گوشت کھانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دے رکھا ہے اور اس کی کوئی قید نہیں لگائی ہے کہ بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے والا مسلمان ہی ہو اسی لئے خود فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ بھی بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا ضروری نہیں مانتے بلکہ یہودی ونصرانی جیسے کفار کا ذبیحہ حلال کہتے ہیں بشرطیکہ وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کریں پھر کس شرعی دلیل کی بنیاد پر ذبح کرنے والے کا مسلم ویہودی ونصرانی ہی ہونے کی قید وشرط ان تقلیدی مذاہب نے لگا رکھی ہے جبکہ قرآن مجید کے کسی بھی حکم عام کو مقید قرار دینے کے لئے ان تقلیدی مذاہب نے بہت ساری شرطیں لگا رکھی ہیں ؟ کیا ان تقلیدی مذاہب کے پاس شرائط مذکورہ موجود ہیں ؟ اگر ہاں تو پیش کریں ۔ فرقہ بریلویہ وذیوبندیہ کی معتبر ترین کتاب ہدایہ میں مشہور ومعروف عربی قبیلہ بنو تغلب کے ذبیحہ کو حلال ومباح وجائز کہا گیا ہے (ہدایہ ج ۴ ص ۴۱۸) اور فقہ حنفی کی مشہور کتاب لغت " مغرب " ج ۲ ص ۷۵ مطبوع حیدر آباد میں صراحت ہے کہ :۔

" بنو تغلب من مشركي العرب یعنی قبیلہ بنو تغلب مشرکین عرب میں سے ہیں " خلیفہ راشد علی مرتضیٰ نے کہا کہ :۔

" بنو تغلب ليسوا على النصرانية " یعنی بنو تغلب نصرانی عیسائی نہیں بلکہ مشرک ہیں " (تفسیر بیضاوی ج ۱ ص ۱۲۸ و تفسیر کشاف ج ۱ ص ۲۴۷ و تفسیر احمدی ص ۳۴) ہدایہ کی شرح بنایہ میں مرقوم ہے کہ صابی کافر کا ذبیحہ حلال ہے (بنایہ شرح ہدایہ ج ۴ ص ۱۲۸) اور صابی کافر ہیں (مصباح مطبوع مصر ص ۱۹۰ و تفسیر ابن جریر ج ۱ ص ۲۴۳ و تفسیر احمدی مطبوع بمبئی ص ۳۴۰) سید التابعین حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ مجوسی کافر کا ذبیحہ حلال ہے (تفسیر احمدی ص ۳۴۰)

یہ ساری باتیں فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی تکذیب کے لئے بہت کافی ہیں ۔ یہاں ایک مسئلہ قابل غور ہے وہ یہ کہ حلال جانور کو چرا کر کسی مسلمان آدمی نے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کر دیا تو

حنفی مذہب کا فتوی ہے کہ ایسا کرنے والا مسلمان کافر ہو جاتا ہے اور اس کا ذبح کردہ یہ حلال چوری والا جانور حرام ہو جاتا ہے لیکن غصب کئے ہوئے حلال جانور یعنی ظلماً وجوراً زبردستی چھینے ہوئے جانور کی قربانی حنفی مذہب میں جائز ہے حنفی مذہب کے یہ متضاد فتاوی ناظرین کرام ملحوظ رکھیں اور اس بات پر غور کریں کہ شریعت کے حلال کردہ جانور کو چوری کر کے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے پر بھی وہ چوری والا حلال جانور حنفی مذہب میں حلال نہیں ہوتا بلکہ حرام رہتا ہے لیکن جن جانوروں کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے جیسے کتا اور درندے جانور انہیں بسم اللہ کہہ کر ذبح کر دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں ان کے چمڑے اور گوشت سے انتفاع حلال ہے صرف کھانا حلال نہیں (عام کتب احناف)

نیز حنفی مذہب کا یہ فتوی بھی ہے کہ امیر وحاکم اور اس طرح کے سرکاری وغیر سرکاری لوگوں کی آمد کے اعزاز میں بسم اللہ کہہ کر ذبح کئے جانے والے جانوروں کا گوشت قطعی طور پر حرام ونجس ہے (در مختار مع غایۃ الاوطار ج ۴ ص ۱۷۹ وعام کتب احناف) حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے مواقع پر فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے لوگ ضرور مختلف قسم کے جانور خصوصاً مرغے ذبح کرتے اور دعوتیں کرتے ہیں ۔ صرف یہی نہیں بلکہ تقلید شکن اور بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ حصہ اول ص ۱۷۳ نمبر ۵۶۷ میں فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کی معتبر کتاب عالم گیری ج ۴ ص ۲۱۲ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مسلمان نے مجوسی (آتش پرست) کی بکری آتش کدہ کے واسطے ذبح کی یا کافر کی بکری ان معبودوں کے واسطے ذبح کی تو کھانا حلال ہے نیز حنفی مذہب میں آگ کے ذریعہ اگر جانور کا گلا جلا دیا جائے تو وہ حلال ہے (حقیقتہ الفقہ نمبر ۵۵۵ ص ۱۷۲ بحوالہ در مختار ج ۴ ص ۱۷۰) نیز حنفی مذہب میں ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر یعنی بسم اللہ اور اللہ اکبر کے درمیان واو کہنا ناجائز ومکروہ ہے (حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۵۵۸ بحوالہ در مختار ج ۴ ص ۱۷۳) حالانکہ حدیث نبوی میں ذبح کا طریقہ ہی یہ بتلایا گیا ہے کہ بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا جائے (صحیح مسلم وغیرہ) لطف کی بات یہ کہ بسم اللہ واللہ اکبر کے بجائے لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ یا الحمد اللہ یا اللہ عظیم وغیرہ نیز فارسی وروسی زبان میں اللہ کا نام لیکر ذبح کرنا صحیح ہے (حقیقتہ الفقہ نمبر ۵۵، ۵۶، و ۵۷)

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ غیر اللہ کے لئے ذبح کئے جانے والے جس جانور کو نصوص قاطعہ میں حرام کہا گیا ہے اسے فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ نے حلال کہا ہے ۔

غیر مقلدین کے یہاں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے

(تیسرا مسئلہ)

بریلوی مفتی نے بحوالہ فرقہ دیوبندیہ کہا :۔

" غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہو ۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۰ بحوالہ الظفر اللاضی ص ۱۴۱ - ۱۴۲ ؛ نواب صاحب غیر مقلد کی کتاب وعرف الجادی ص ۱۱۵)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے متحدہ محاذ نے یہ اتہام بیجا اہل حدیث پر لگایا ہے حضرت الامام العلام نواب صدیق حسن خاں نے صاف طور پر صراحت کی ہے کہ :۔

" فَالاَوْلیٰ اَنْ یُّسْتَدَلَّ عَلیٰ تَحْرِیْمِ الزِّیَادَةِ عَلَی الْاَرْبَعِ بِالسُّنَّةِ لَابِالْقُرآنِ اِلیٰ اَنْ قَالَ وَعَنِ الْحَکَمِ قَالَ اَجْمَعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَلیٰ اَنَّ الْمَمْلُوْكَ لَا یَجْمَعُ مِنَ النِّسَاءِ فَوْقَ اثْنَتَیْنِ الخ "

یعنی " قرآنی آیت سے چار عورتوں سے زیادہ ایک آدمی کے نکاح میں جمع کرنے پر استدلال اگرچہ صحیح نہیں مگر سنت نبویہ سے صحیح ہے کیونکہ احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ ایک آدمی چار سے زیادہ عورتوں کو ایک وقت میں بذریعہ نکاح جمع نہیں کر سکتا اور حکم سے مروی ہے کہ صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ غلام بیک وقت دو عورتوں سے زیادہ بذریعہ نکاح جمع نہیں کر سکتا یہ بھی دلیل ہے اس بات پر کہ آزاد آدمی چار عورتوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا " (ملخص از فتح البیان فی مقاصد القرآن سورہ نساء جلد ۲ ص ۱۱۳)

نواب صاحب کی اس صراحت سے معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ موصوف کی جن بعض کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تحدید مذکور کے قائل نہیں تھے وہ ان کا مسلک نہیں کیونکہ خلاف نصوص سرزد ہو جانے والے اپنے کسی بھی قول وفعل سے موصوف نواب صاحب نے اپنی برأت ظاہر کی ہے اور رجوع کرنے کا اعلان کیا ہے فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کی محولہ کتابوں ہی میں نواب صاحب کی صراحت ہے کہ جو صاحب علم بھی کتاب وسنت سے تحدید کو ثابت کر دے وہی ہمارا مسلک ہوگا کیونکہ اہل حق کا یہی شعار ہے اور ہم حق پرستی چاہتے ہیں ۔ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ نے نواب صاحب کی اس درخواست پر عمل کرتے ہوئے نصوص کی وضاحت تو نہیں

کی البتہ اہل حدیث کے خلاف تلبیسات کا طویل وعریض سلسلہ جاری کر دیا کیا اہل علم کا یہی شعار ہوا کرتا ہے ؟

نواب صاحب موصوف اسی ظفر اللاضی میں یہ صراحت کئے ہوئے ہیں جس کے حوالہ سے دونوں تقلیدی فرقوں نے یہ بات کہہ دی ہے کہ :۔

"وَمَنْ صَحَّحَ لَنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰی وَجْهٍ تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ اَوْجَاءَ بِدَلِيْلٍ فِیْ مَعْنَاهُ فَجَزَاهُ اللهُ "

یعنی جو شخص بھی حدیث مذکور کو یا اس کی ہم معنی کوئی دلیل بطریق معتبر ثابت و صحیح کر دکھائے تو اللہ اسے جزائے خیر دے ہم اسے ماننے پر مستعد ہیں۔ (ملاحظہ ہو ظفر اللاضی ص ۱۴۲ وعام کتب نواب صاحب)

خشکی کے جن جانوروں میں خون نہیں کیا وہ حلال ہیں ؟

(چوتھا مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلیدی بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک خشکی کے وہ تمام جانور حلال ہیں جن میں خون نہیں (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۰ بحوالہ بدور الاہلہ) محولہ سلفی کتاب کے محولہ صفحہ پر ہم کو دونوں فرقوں کی منسوب کردہ بات نہیں ملی دونوں فرقے اصل عبارت مع تصحیح صفحہ لکھیں تو بات بنے البتہ ہم دیکھتے ہیں کہ بدور الاہلہ کے صفحہ مذکورہ پر مرقوم ہے کہ :۔

" واما آنچہ از بری خوں ندارد پس شناختہ کہ قرآں دال است بر اصلیت حل وخارج نمی شود ازاں مگر ہماں کہ دلیل صحیح دال باشد بر تحریم آں الخ " یعنی جن بری (خشکی والے) حیوانات میں خون نہیں ہوتا ان کی بابت تم جان چکے کہ قرآن مجید اصولی طور پر ان کے حلال ہونے پر دلالت کرتا ہے اس اصول سے وہی بری یعنی خشکی والے بے خون حیوانات مستثنیٰ ہیں جن کی حرمت پر دلیل صحیح موجود ہو " (بدور الاہلہ ص ۳۴۸)

دونوں تقلیدی فرقوں نے محولہ سلفی کتاب کی طرف جو بات منسوب کی ہے اس کے خلاف اس کتاب میں تصریح مذکورہ بالا عبارت میں موجود ہے یعنی کہ خشکی کے بے خون والے جن حیوانات کی حرمت پر دلیل معتبر ہے انھیں حرام ماننا لازم ہے چنانچہ مصنف بدور الاہلہ نے

اپنی دوسری کتاب عرف الجادی میں لکھا ہے کہ :۔

" وظاہر تحریم اکل نمل است اجماعا " یعنی چیونٹی کے کھانے کا حرام ہونا دلیل ظاہر سے ثابت ہے اجماعی طور پر (عرف الجادی ص ۲۴۳)

اگر دونوں تقلیدی فرقوں کے دعوی کے مطابق مصنف بدور الاہلہ نے علی الاطلاق بے خون والے بری حیوانات کو حلال کہا ہوتا تو خود بدور الاہلہ کی عبارت وہ نہ ہوتی جو ہم نے نقل کی ہے اور نہ عرف الجادی میں وہ تصریح ہوتی جو ہم نے اوپر نقل کی ہے۔ معلوم ہوا کہ دونوں تقلیدی فرقوں نے حسب عادت یہ اختراعی بات بھی مکذوب طور پر اہل حدیث کی طرف منسوب کردی ہے۔ اللہ ان دونوں فرقوں کی اصلاح کر کے راہ راست پر لے آئے، آمین۔

غیر مقلدین کے یہاں مردہ جانور ناپاک نہیں

(پانچواں مسئلہ)

بریلوی مفتی نے بحوالہ فرقہ دیوبندیہ کہا :۔

" غیر مقلدین کے یہاں جو جانور مر گیا اور متیہ ہے وہ ناپاک نہیں " غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۰ بحوالہ دلیل الطالب ص ۲۲۴) ہم کہتے ہیں کہ دونوں تقلید پرست فرقوں نے جن نواب صدیق حسن بھوپالی کی کتاب دلیل الطالب کے حوالہ سے لکھی ہوئی اپنی بات کو پوری جماعت اہل حدیث کا مذہب بتلایا ہے انہوں نے اپنی کتاب بدور الاہلہ میں صراحت کی ہے کہ " دریں احادیث صحیحہ مقوی نجاست مطلقہ متیہ است زیراکہ حدیث " ایما اہاب دبغ فقد طہر " مفید آں است کہ لعاب مذکور نجس است الی ان قال وجوب نجاست مجموع متیتہ بدلیل متقرر شدہ پس تخصیص بعض متیہ بحکم میتہ بحکم طہارت محتاج دلیل است " یعنی ہماری ذکر کردہ احادیث صحیحہ میتہ (مردار جانور) کے مطلقا نجس ہونے پر دلالت کرنے والے موقف کو تقویت دیتی ہیں کیونکہ " ایما اہاب دبغ فقد طہر " والی حدیث نبوی غیر مدبوغ کھال کی نجاست پر دلالت کرتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پورے کا پورا متیہ یعنی مردار جانور مکمل طور پر نجس ہے لہذا مردار کے کسی جزو کو طاہر قرار دینے کے لئے دلیل شرعی کی ضرورت ہے "

نواب صاحب " کی اس صراحت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے مردار جانور کو

نجس قرار دیا ہے پھر موصوف کی کسی غیر واضح وغیر فیصلہ کن بات کو جو ان کی انفرادی تحریر ہو پوری جماعت اہل حدیث کا مذہب قرار دینا دونوں تقلید پرست فرقوں کی خالص افتراء پردازی وبہتان تراشی ہے کیونکہ ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ نواب صاحب صراحتہ اپنی مذکورہ بالا عبارت میں مردار جانور کو مطلقا نجس قرار دیے ہوئے ہیں۔

خنزیر کی نجاست (چھٹا مسئلہ)

فرقہ بریلویہ کے مفتی مذکور نے فرقہ دیوبندیہ کے حوالہ سے نقل کیا:۔

"نواب صاحب" غیر مقلد فرماتے ہیں کہ سور کے ناپاک ہونے پر آیت سے استدلال کرنا صحیح اور قابل اعتبار نہیں بلکہ اس کے پاک ہونے پر دال ہے" (بدرر الاحلہ ص ۱۵ - ۱۶، غیر مقلدوں کے فریب ص ۹۰)

ہم کہتے ہیں کہ دونوں تقلیدی فرقوں کی تلبیس کاری کی حقیقت نواب صاحب کے حسب ذیل بیان صریح سے ظاہر ہوتی ہے۔ "از قولہ تعالی: او لحم خنزیر فانہ رجس" مستفاد نمی شود کہ میتہ غیر خنزیر نجس باشد انی قال وازیں جا دریافت شد کہ دلیلے بر نجاست میتہ غیر خنزیر موجود نیست کائنتہ ما کانت" یعنی قول الٰہی " اولحم خیزیر فانہ رجس" سے خنزیر کے علاوہ مردار وغیرہ کا نجس ہونا مستفاد نہیں ہوتا ہے (پھر طویل بحث کے بعد فرمایا) اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ آیت کریمہ میں خنزیر کا نجس ہونا بیان کیا گیا ہےاس کے علاوہ مردہ جانور وغیرہ کا نجس ہونا بیان نہیں کیا گیا (دلیل الطالب ص ۲۲۴ ومتعدد کتب نواب صاحب) نواب صاحب کی اس عبارت میں ناظرین کرام یہ صراحت دیکھ رہے ہیں کہ اس قرآنی آیت میں خنزیر (سور) کو نجس کہا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نص قرآنی سے خنزیر نجس وناپاک ہے مگر اس نص قرآنی سے نواب صاحب کے خیال میں خنزیر کے علاوہ مردار جانور وغیرہ کا نجس ہونا ثابت نہیں ہوتا لیکن نواب صاحب کی اس بات سے یہ لازم نہیں آتا کہ اگر اس نص قرآنی سے خنزیر کے علاوہ مردار جانور وغیرہ کا نجس ہونا لازم نہیں آتا تو نواب صاحب کے نزدیک کسی دوسری شرعی دلیل بلکہ کسی دوسرے نص قرآنی سے مردار وغیرہ کا نجس ہونا لازم نہیں آتا ہے چنانچہ نواب صاحب کی یہ صراحت اس کے پہلے والے نمبر پانچ میں گذری کہ مردار جانور کے مطلقا نجس

ہونے پر احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں بنا بریں مردار جانور اپنے تمام اجزاء کے ساتھ نجس وناپاک ہیں۔

ناظرین کرام اس تفصیل سے اس نتیجہ پر بآسانی پہنچ سکتے ہیں کہ دونوں فرقوں نے نواب صاحب پر بہتان تراشی واتہام بازی پر اتفاق وسازش کر رکھا ہے پھر دونوں نے نواب صاحب ؒ کی تصریحات کے خلاف نواب صاحب کی طرف خانہ ساز باتوں کو منسوب کر کے پوری جماعت اہل حدیث ہی کو اپنی تقلید پرستی کا نشانہ بنایا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ گذشتہ صفحات میں آئی ہوئی تفصیل کے مطابق حنفی دیوبندی وبریلوی مذہب میں خنزیر نجس عین نہیں بلکہ بقول امام بخاری اس سے بھی کہیں بڑی بات حنفی دیوبندی وبریلوی مذہب میں خنزیر کی بابت کہی گئی ہے بنابریں دونوں فرقے مذہب اہل حدیث کے خلاف اس طرح کی مہم چلائے ہوئے ہیں۔

خون حیض ونفاس کی نجاست کا مسئلہ (ساتواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک سوائے حیض ونفاس کے خون کے باقی تمام جانوروں اور انسانوں کا خون پاک ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۰ بحوالہ دلیل الطالب ص ۲۳۰ و بدور الاہلہ ص ۱۸ و عرف الجادی ص ۱۰) ہم کہتے ہیں کہ دونوں تقلید پرست فرقوں نے کتب مذکورہ کا حوالہ دینے میں تلبیس کاری کے ساتھ بعض سلفی علماء کے ذاتی اقوال کو مذہب اہل حدیث علی الاطلاق قرار دینے میں اپنی تقلیدی مکاری وفریب کاری سے کام لیا ہے۔ چنانچہ ان دونوں فرقوں کی محولہ کتابوں میں سے پہلی کتاب میں یوں صراحت کی ہے کہ :۔

" وایں حکم طہارت خون غیر حیض ونفاس ودر غیر ما خرج من السبیلین است وبایں رفتہ اند ائمہ اہل بیت منہم زید بن علی والامام محمد باقر والحسین بن علی الخ "

یعنی خون کے پاک ہونے والی جو بات ہم نے کہی ہے وہ حیض ونفاس اور سبیلین (پیشاب وپاخانہ کے مقامات) سے خارج ہونے والے خون کو شامل نہیں ہے یعنی کہ چاروں قسم کے یہ خون نجس ہیں۔ یہی مذہب اہل بیت بشمول امام زید بن علی و محمد باقر و حسین بن علی زین

العابدین کا ہے (دلیل الطالب ص ۲۳۰)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ دلیل الطالب کے جس صفحہ کے حوالہ سے دونوں فرقوں نے یہ بات کہی ہے اسی صفحہ دلیل الطالب میں دونوں تقلید پرستوں کے افتراء و دعوی مکذوب کی تکذیب موجود ہے نیز یہ بات گذر چکی ہے کہ دلیل الطالب کے مصنف نے خنزیر کے تمام اجزاء کو جن میں خون بھی شامل ہے نجس کہا ہے اسی طرح موصوف نے مردار جانور کو بھی نجس کہا ہے اور کافر و مشرک کی مردہ لاش کو بھی نجس کہا ہے اور یہ معلوم ہے کہ مردہ جانور و انسان میں بھی خون ہوتا ہے اس لئے ثابت ہوا کہ دونوں فرقوں نے مصنف دلیل الطالب یعنی نواب سید صدیق حسن ؒ پر افترا پردازی کی مہم چلا رکھی ہے اور اپنی اس افتراء پردازی کو پوری جماعت اہل حدیث کا مذہب قرار دے کر مزید در مزید مقلدانہ شرارت و بے راہ روی اختیار کی جہاد و غزوات میں شہید ہونے والے شہید کو جسم اور کپڑوں پر لگے ہوئے خون کو دھوئے بغیر بلکہ انہیں غسل دیئے بغیر جنازہ پڑھ کر یا بلا جنازہ پڑھے دفن کیا جاتا ہے اس مسئلہ میں دونوں تقلیدی فرقوں کا بھی اختلاف نہیں اگر شہدائے کرام کا خون نجس ہے تو اسے دھوئے بغیر انہیں فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ بھی دفن کرنے سے کیوں متفق ہیں؟ صرف اسی ایک بات سے ہی دونوں تقلید پرست فرقوں کی تکذیب ہو جاتی ہے نیز دلیل الطالب کے مصنف نے اپنی اس کتاب میں اور دوسری کتابوں میں بھی صراحت کی ہے کہ غزوات نبویہ میں نبی ﷺ کے ساتھ لڑنے والے صحابہ عام طور سے زخم خوردہ ہو جاتے جس سے خون نکل کر ان کے جسم و ملبوسات ملوث ہو جاتے بلکہ بھیگ جاتے مگر کسی بھی معتبر روایت میں حکم نبوی نہیں وارد ہوا کہ انہیں دھو لیا جائے۔ فوارہ مار کر خون نکلنے کی حالت میں حیات نبوی میں اور وفات نبوی کے بعد صحابہ نماز پڑھتے رہے ظاہر ہے کہ اس خون سے ان کے بدن اور کپڑے ضرور ملوث ہوتے مگر ان پر نہ نکیر نبوی منقول ہے نہ نکیر صحابہ -- ظاہر ہے کہ اگر خون ناپاک ہوتا تو شریعت اسے دھونے کا حکم ضرور دیتی۔ ابھی ستائیسویں مسئلہ میں اس پر مزید کچھ بات آئے گی جس کا حاصل یہ ہے کہ حنفی مذہب میں خون کا کھانا پینا اور خون سے قرآن مجید کا لکھنا جائز ہے۔

غیر مقلدوں کے یہاں مال تجارت میں زکوۃ نہیں

(آٹھواں مسئلہ)

بریلوی مفتی نے فرقہ دیوبندیہ سے نقل کیا :-

" غیر مقلدین کے نزدیک مال تجارت میں زکوۃ نہیں (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۰ بحوالہ کتب مختلفہ) ہم کہتے ہیں کہ دونوں تقلید پرست فرقوں کی اس تلبیس کاری کی حقیقت ہم گذشتہ صفحات میں واضح کر آئے ہیں ۔

غیر مقلدوں کے نزدیک چھ چیزوں کے سوا باقی تمام چیزوں میں سود جائز ہے (نواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلیدی بھائی دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک چھ چیزوں کے سوا باقی تمام اشیاء میں سود لینا جائز ہے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۰ بحوالہ بدور الاھلہ ص ۱۰۲ مسک الختام شرح بلوغ المرام وشرح رسالہ شوکانی)

ہم کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ عہد صحابہ سے آج تک اہل علم کے درمیان مختلف فیہ رہا ہے۔ اپنی صوابدید کے مطابق جس پہلو کو جو صاحب علم اپنی مخلصانہ تحقیق کے مطابق صحیح سمجھے اسے اختیار کرنے میں کسی بھی صاحب تحقیق کو نشانہ طعن و تشنیع بنانا بے راہ لوگوں کا طریقہ ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ دونوں تقلید پرست فرقے جس امام ابو حنیفہ کی تقلید کے مدعی ہیں وہ ان چھ منصوص چیزوں میں سے ایک اہم چیز کھجور کی تجارت اور خرید وفروخت میں کمی بیشی یعنی سود لینے کو جائز قرار دیئے ہوئے ہیں جیسا کہ بیع التمر بالرطب والے حنفی مذہب کے موقف سے ظاہر ہے اور کھجور کے علاوہ باقی پانچ چیزوں میں بھی جزوی طور پر بعض چیزوں کے درمیان تفاضل وکمی بیشی کے جواز کے قائل ہیں (عام کتاب احناف) اس کے باوجود بھی مسئلہ مذکورہ میں بعض اہل حدیث علماء کے موقف مذکور کو تمام اہل حدیثوں کا مذہب قرار دے کر مطعون کرنا عجوبہ ہے۔

ناپاک آدمی کا قرآن مجید چھونا ، اٹھانا ، رکھنا (دسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ رضویہ نے اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے نقل کیا کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک ناپاک آدمی کو بغیر غسل کئے قرآن شریف کا چھونا ، اٹھانا ،

رکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۱ بحوالہ دلیل الطالب ص ۲۵۲ وعرف الجادی وبنیان الہ صوص)

ہم کہتے ہیں کہ مسئلہ مذکورہ صحابہ کرام کے زمانہ سے امت اسلامیہ کے درمیان اختلافی بنا ہوا ہے اور اس معاملہ میں ہماری تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ کسی ایک موقف پر ایسی واضح و قطعی دلیل شرعی نہیں جسے فیصلہ کن قرار دیا جا سکے اس لئے کسی موقف کو قطعیت کے ساتھ غلط نہیں کہا جا سکتا البتہ جنابت والے ناپاک آدمی کا غسل کر کے پاک ہوئے بغیر قرآن مجید کا چھونا، اٹھانا، رکھنا اور ہاتھ لگانا غیر محتاط فعل و عمل ہے لیکن اس کے باوجود اسے مباح قرار دینے والوں کی تغلیط ہم قطعیت کے ساتھ اس لئے نہیں کر سکتے کہ ہماری نظر میں اس پر کوئی واضح دلیل ایسی نہیں جو معارضہ سے خالی ہو اور فریق ثانی کو کلام نہ ہو۔ البتہ یہ معاملہ ملحوظ رہے کہ موقف مذکور کو تمام ہی اہل حدیثوں کا موقف قرار دے کر ان دونوں تقلید پرست فرقوں کا تمام ہی اہل حدیثوں کو مطعون کرنا اور اپنے دامن کو نہ دیکھنا ایک حیرت انگیز عجوبہ ہے ایک طرف خون کو نجس وناپاک قرار دینے والا حنفی مذہب کہتا ہے کہ بیمار و مریض آدمی کا خون پینا اور کھانا بالکل حلال و جائز و مباح ہے۔ (ملاحظہ ہو غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درمختار مطبوع نول کشور لکھنو ج ۴ ص ۳۲۴) نیز حنفی مذہب میں قرآن مجید کو خون سے آدمی کی پیشانی وناک پر لکھنا جائز قرار دیا گیا ہے (رد المحتار ج ۱ ص ۱۴۰ وفتاوی سراجیہ ج ۳ ص ۳۱ وفتاوی قاضی خاں ج ۱ ص ۳۶۵ وعالم گیری ج ۴ ص ۱۴۷ وغایۃ الاوطار ج ۱ ص ۱۰۷) نیز یہ گذرا کہ حنفی مذہب میں زندہ ومردہ جانور وکم عمر لڑکی اور مردہ عورت سے وطی کرنے والے مرد کا نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ اس پر غسل واجب ہوتا ہے یعنی کہ حنفی مذہب ایسے ناپاک آدمی کے لئے نہ صرف یہ کہ قرآن مجید چھونے اٹھانے کو جائز قرار دیتا ہے بلکہ مسجد میں آنے جانے اور نماز پڑھنے پڑھانے کو بھی جائز کہتا ہے جس حنفی مذہب کا یہ حال ہو اس کی تقلید کے دعوی دار فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی مذکورہ بالا ہرزہ سرائی عجوبہ ہے۔ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ حضرت ابن مسعود صحابی کو اپنے مذہب کا مورث اعلی کہتا ہے اور موصوف ابن مسعود مذبوح اونٹ کے خون اور لید وگوبر میں ملوث ہو کر نماز پڑھتے رہے (مجمع الزوائد مطبوع دہلی ج ۱ ص ۱۶۵ وشرح المبینہ) خود ہمارے رسول ﷺ نے اسی حال میں نماز جاری رکھی (صحیح بخاری کے متعدد ابواب وعام کتب حدیث) یا اس حال میں نماز پڑھنے

کے بالمقابل نسخہ قرآن کا چھونا اٹھانا غیر معمولی چیز ہے؟ زندہ یا مردہ جانور اور کم عمر زندہ لڑکی اور مردہ عورت سے وطی جس مذہب میں ناقض وضو نہ ہو نہ موجب غسل ہو نیز جو مذہب اس طرح کے آدمی کے لئے نماز پڑھنے، قرآن چھونے کی اجازت دیتا ہو اس کی تقلید کے دعویدار لوگوں کا مذکورہ حال عجوبہ ہے۔

سونے چاندی کے زیوروں میں زکوۃ (گیارہواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ:۔

" غیر مقلدوں کے نزدیک چاندی سونے کے زیوروں میں زکوۃ واجب نہیں " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۰ بحوالہ بدور الاھلہ ص ۱۰۱)

ہم کہتے ہیں کہ سونے چاندی کے زیوروں میں وجوب زکوۃ کا مسئلہ عہد صحابہ سے اختلافی چلا آرہا ہے بتصریح امام ترمذی حضرت عبد اللہ بن عمر، ام المومنین عائشہ صدیقہ، جابر بن عبد اللہ انصاری اور انس بن مالک وغیرہ جیسے صحابہ سونے چاندی کے زیوروں میں وجوب زکوۃ نہ ہونے کا موقف رکھتے تھے۔ بعض نصوص سے بدور الاھلہ کے مصنف اور ان کے موافق سے اپنے اختیار کردہ موقف پر استدلال کرنے میں اجتہادی غلطی ہوئی جس کا انہیں ایک اجر ملنے اور غلطی معاف ہونے کی توقع ہے عہد صحابہ سے لے کر آج تک مسئلہ مذکورہ کے قائل اسلاف پر فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کا طعن و تشنیع کیا معنی رکھتا ہے؟ اس سلسلے میں پہلے بھی کسی قدر بحث ہو چکی ہے۔

شراب کی نجاست (بارہواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ نے اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے نقل کیا۔

" غیر مقلدین کے نزدیک شراب ناپاک ونجس نہیں بلکہ ناپاک ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۱ بحوالہ بدور الاھلہ ص ۱۵ ودلیل الطالب ص ۴۴ وعرف الجادی ص ۲۴۵)

ہم کہتے ہیں کہ دونوں تقلید پرست فرقوں کی لکھی ہوئی مذکورہ بالا بات جن تین سلفی کتابوں کے حوالہ سے تحریر کی گئی ہے ان تینوں سلفی کتابوں کے مصنف صرف ایک سلفی عالم صاحب قلم نواب سید صدیق حسن بھوپالی ہیں جن کی ذاتی اجتہادی تحقیق کو ان دونوں تقلید

پرست فرقوں نے پوری جماعت اہل حدیث کا مسلک قرار دے لیا ہے مگر اپنے تقلیدی مذہب کی تصریحات کی طرف دونوں فرقوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔

دونوں فرقوں کی بنیادی کتاب ہدایہ میں ہے کہ :۔

"وَيَتَّخِذُ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالذُّرَّةِ حَلَالٌ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُحَدُّ شَارِبُهُ وَاِنْ سَكِرَ مِنْهُ وَلَا يَقَعُ طَلَاقُ السَّكْرَانِ مِنْهُ" یعنی گیہوں ، جو ، شہد اور جوار کی شراب کا کھانا پینا اور استعمال کرنا اور ان تمام شرابوں کی تجارت ، خرید و فروخت ، بیع و شراء حلال ہے اور ان شرابوں کو پینے والے پر شراب خوری کی حد بھی جاری نہیں ہوگی اگرچہ انہیں پینے والا نشہ سے بدمست ہو نیز ایسے بدمست آدمی کی دی ہوئی طلاق بھی واقع نہ ہوگی" (ہدایہ مع عین الہدایہ شرح اردو ہدایہ کتاب الاشربہ مطبوع لاہور ج ۴ ص ۴۳۵ وعام کتب حنفیہ)

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ جو حنفی مذہب شراب کو حلال و جائز و مباح کہتا ہے اور اس کی تجارت وخرید وفروخت کو بھی جائز کہتا ہے اس کی تقلید کرنے والے فرقہ دیوبندیہ وفرقہ بریلویہ ایک سلفی عالم کی ذاتی اجتہادی تحقیق کے بارے میں کیا فرمائے ہوئے ہیں ؟ تقلید شکن سلفی اور بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۵۹۷ میں دونوں تقلیدی فرقوں کی معتبر کتاب در مختار یعنی اس کے اردو ترجمہ غایۃ الاوطار ج ۴ ص ۲۶۰ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ :۔

"امام ابو یوسف نے انگوری شراب کی ایک قسم خلیفہ ہارون رشید کے لئے تیار کی تھی (حقیقتہ الفقہ ص ۱۷۵)

"صح بیع الخمر" یعنی انگور کے علاوہ ہر قسم کی شراب کی تجارت جائز و مباح ہے۔ (در مختار مع غایتہ الاوطار ج ۳ ص ۲۶۵) نیز کتب احناف میں ہے کہ :۔

" مسلمان نے ذمی کو شراب وسور خرید وفروخت کے لئے وکیل بنایا جائز ہے (حقیقتہ الفقہ نمبر ۵۲۷ بحوالہ در مختار ج ۳ ص ۸۵ و۳۲۶ وعالم گیری ج ۳ ص ۱۸۰ وکنز الدقائق ص ۲۳۹) کتا اور گدھا ذبح کر کے نیز درندے جانوروں کو بھی ذبح کر کے ان کا گوشت فروخت کرنا جائز ہے (حقیقتہ الفقہ نمبر ۵۳۶ و۵۳۷ بحوالہ عالم گیری ص ۱۸۰-۱۸۱)

یہ ہم نے صرف بطور نمونہ بعض مسائل حنفیہ لکھے ہیں ورنہ اس طرح کے مسائل بہت

ہیں حنفی مذہب میں غیر انگوری شراب کو حلال وطاہر وپاک کہا گیا ہے بلکہ اسے خمر (شراب) ہی نہیں تسلیم کیا گیا ہے حالانکہ جس وقت حرمت شراب والا حکم نازل ہوا اس وقت مدینہ منورہ میں غیر انگوری ہی شراب موجود تھی جنہیں بحکم نبوی صحابہ نے پھینک دیا اگر وہ حلال ہوتی تو اسے پھینکنے کا ہرگز حکم نہ ہوتا یا کم از کم یہ اعلان کردیا جاتا کہ صرف انگوری شراب ہی حرام ہے اسی کو پھینکو اور ضائع کرو سلفی عالم علامہ سید صدیق حسن" اور ان کے موافقین نے ہر قسم کی شراب کے حرام قطعی ہونے کی صراحت کی ہے حتی کہ وہ کسی بھی طرح کی شراب کو سرکہ بنانے کے روادار نہیں بلکہ شراب کو سرکہ بنانے کی بات حرام کہتے ہیں اسے خارجی یا داخلی طور پر کسی طور پر کسی طرح بھی دواء استعمال کو بھی حرام ہی کہتے ہیں مگر عام سلفی علماء اسے نجس وناپاک بھی کہتے ہیں انگور کے علاوہ سبھی شرابوں کو حلال وطاہر وپاک قرار دینے والی قوم اگر بعض سلفی علماء کے موقف طہارت شراب کو علی الاطلاق اہل حدیث مذہب قرار دے اور اسی بناء پر سلفی مذہب اور سلفی لوگوں کو مطعون کرے تو عجوبہ در عجوبہ ہے۔ حاصل یہ ہے کہ غیر انگوری شراب کی تمام اقسام کو دونوں تقلید پرست فرقوں کا تقلیدی مذہب صرف طاہر وپاک ہی نہیں کہتا بلکہ اس کا کھانا پینا حلال قرار دیتا ہے۔

اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

مسئلہ مذکورہ میں بعض سلفی علماء کے زیر نظر موقف کو تمام اہل حدیثوں کا مذہب قرار دینے والے موقف مذکور پر طعن کر رہے ہیں اور انگوری شراب کے علاوہ سبھی شرابوں کو بلکہ بعض صورتوں میں انگوری شراب کو حنفی مذہب حلال وطاہر کہتا ہے (ملاحظہ ہو حقیقتہ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۵۹۷ بحوالہ در مختار ج ۴ ص ۲۹۰)

یہ بھی واضح رہے کہ تمام شرابوں کو باستثنائے انگوری شراب حلال وپاک قرار دینے والے حنفی مذہب نے جس انگوری شراب کو حرام ونجس مانا ہے اسے بھی پاک وحلال بنانے کے حیرت انگیز حیلے سکھائے ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حقیقتہ الفقہ حصہ اول باب شراب کے متعلق مسائل نمبر ۲۲۷ تا ۲۲۸ بحوالہ معتبر کتب حنفیہ) حدیث نبوی میں انگوری شراب سمیت سبھی شرابوں کو سرکہ بنانے سے منع کیا گیا ہے اور اس کا استعمال حرام بتلایا گیا ہے۔ حنفی مذہب ایک طرف انگوری شراب کے علاوہ سبھی شرابوں کو حلال وطاہر کہتا ہے اسے جائز وحلال وطاہر

بنانے کے لئے سرکہ میں بدلنے کی ضرورت ہی حنفی مذہب میں نہیں مگر انگوری شراب کو بھی سرکہ بنا کر نیز مختلف حیلوں سے حنفی مذہب میں حلال وطاہر قرار دے لیا گیا ہے (عام کتب احناف)

سونے چاندی کے برتن بیچنے میں کمی بیشی (تیرھواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک سونے چاندی کے زیور میں سود نہیں جس طرح بیچے خریدے کمی زیادتی ہر طرح جائز ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۱ بحوالہ دلیل الطالب ص ۵۷۵)

ہم کہتے ہیں کہ جس سلفی کتاب کے حوالہ سے دونوں تقلید پرست فرقوں نے مذہب اہل حدیث پر افتراء پردازی وبہتان تراشی اپنی عادت کے مطابق کی ہے اس سلفی کتاب یعنی دلیل الطالب للعلامہ البھوپالی القنوجی میں اس موضوع پر طویل بحث میں بطور فیصلہ کہا گیا ہے کہ :۔

" وباقی نیست مگر این قول کہ بیعش بے جنس وبا جنس جائز نیست " یعنی سونے چاندی کو کسی بھی شکل میں تفاضل اور کمی بیشی کے ساتھ بیچنا خریدنا جائز نہیں ہے حتی کہ مصنف دلیل الطالب نے سونے چاندی کے بنے ہوئے برتنوں کی مطلقاً تجارت وبیع وشرا نیز خرید وفروخت کو ناجائز قرار دیا ہے (دلیل الطالب ص ۵۷۵ - ۵۷۶)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ دونوں فرقوں کی محولہ سلفی کتاب میں اس کے خلاف بات لکھی ہوئی ہے جو ان دونوں نے اس سلفی کتاب کے حوالہ سے پوری جماعت اہل حدیث کی طرف اپنے تقلیدی مزاج اور مقلدانہ مقاصد کے تحت منسوب کی ہے کیوں نہ ہو امام ابو حنیفہ کا ارشاد ہے کہ میرے تلامذہ میری نہ کہی ہوئی باتیں میری طرف منسوب کردہ کتابوں میں بکثرت لکھ دیا کرتے ہیں ۔ جس قوم کا تقلیدی مذہب امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب مکذوبہ باتوں پر قائم ہو اس سے بعید نہیں کہ وہ کیا کیا جھوٹے الزامات اہل حدیث پر لگائے ۔ استغفر اللہ واعوذ باللہ ۔

غیر مقلدین کے یہاں منی پاک ہے (چودھواں مسئلہ)

بریلوی مفتی اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہیں کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک منی پاک ہے " (غیر مقلدوں کے قریب ص ۶۱ بحوالہ بدور الاھلہ ص ۱۵ وکتب بالا)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ اور فرقہ دیوبندیہ کے پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی نے کہا :۔

"وھو (ای المنی) طاھر فی اشھر الروایتین" یعنی ہمارے مذہب میں مشہور ترین روایت کے مطابق منی پاک ہے ۔ (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۷۰)

اور حنبلی مذہب کی کتاب الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف میں صراحت ہے کہ

" ومنی الآدمی طاھر ھذا المذھب مطلقا وعلیہ جماھیر الاصحاب الخ " یعنی حنبلی مذہب میں مطلقا آدمی کی منی طاہر ہے اور جمہور اصحاب کا یہی مذہب ہے (الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف ج ۱ ص ۳۴۰ - ۳۴۱)

امام نووی نے کہا :۔

" وذھب کثیر الی ان المنی طاھر روی ذلک عن علی بن ابی طالب وسعد بن ابی وقاص وابن عمر وعائشۃ وداود واحمد فی اصح الروایتین وھو مذھب الشافعی واصحاب الحدیث "

.... یعنی بہت سارے اہل علم منی کو طاہر کہتے ہیں حضرت علی مرتضی وسعد بن ابی وقاص وابن عمر وعائشہ جیسے صحابہ سے یہی مروی ہے اور امام داود ظاہری کا یہی مسلک ہے امام احمد کی صحیح ترین روایت یہی ہے کہ منی پاک ہے امام شافعی واہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ منی پاک ہے (شرح مسلم للنووی باب حکم المنی ج ۱ ص ۱۴۰ والمجموع للنووی ابواب الطھارۃ)

بعض علمائے اہل حدیث طہارت منی کے قائل ہیں اور ان کے اختیار کردہ موقف کی موافقت خلیفہ راشد علی مرتضی اور متعدد صحابہ وتابعین وائمہ دین کیے ہوئے ہیں انہوں نے اپنی ذاتی تحقیق سے اسی موقف کو صحیح سمجھا ہے لیکن امام شوکانی ونواب صدیق حسن اور متعدد محقق سلفی علماء نجاست منی ہی کے قائل ہیں (نیل الاوطار ج ۱ ص ۶۷ وتحفتہ الاحوذی شرح ترمذی ج ۱ ص ۱۱۴ - ۱۱۵ ومرعاۃ شرح مشکوۃ کتاب الطہارہ ج ۲ ص ۱۹۶ وغایۃ المقصود ج ۱)

دریں صورت فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کا علی الاطلاق اسے غیر مقلدوں کا مذہب قرار دینا محض تقلید پرستی والی تلبیس کاری وکذب بیانی ہے پھر جو مسئلہ صحابہ سے لیکر فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کی ولادت سے پہلے اہل علم کے یہاں مختلف فیہ رہا اس میں اپنی تحقیق کے مطابق اسلاف کے کسی

بھی موقف کو اختیار کرنے والوں کو نئے مذہب کی طرف دعوت دینے والا قرار دینا جبکہ اسے مذہب کی دعوت قرار دینے والے بذات خود چودھویں صدی میں پیدا ہوئے کون سا طریقہ ہے ؟

ہم بھی اس مسئلہ میں امام شوکانی وعام محقق سلفی علماء سے متفق ہیں کہ منی ناپاک ونجس ہے۔

زوال سے پہلے نماز جمعہ (پندرہواں مسئلہ)

نمبر ۱۵ کے تحت بریلوی مفتی نے بحوالہ فرقہ دیوبندیہ کہا :۔

"غیر مقلدین کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے " (غیر مقلدین کے فریب ص ۶۱ بحوالہ بدور الاھلہ ص ۷۱)

ہم کہتے ہیں کہ ان دونوں تقلید پرست فرقوں کے پیران پیر شیخ جیلانی نے یہ صراحت کر رکھی ہے کہ :۔

" وَوَقْتُهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ تُقَامُ فِيْهِ صَلٰوةُ الْعِيْدِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ "

یعنی نماز جمعہ کا وقت وہی ہے جو نماز عید کا وقت ہے یعنی زوال سے بہت پہلے سورج طلوع ہو کر روشن ہونے کے وقت یعنی گرمی میں چھ بجے سے لے کر سوا بارہ بجے تک اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ نماز جمعہ کا وقت ساعت خامسہ ہے یعنی دس گیارہ بجے دن (غنیۃ الطالبین مترجم مطبوع رفیق عام لاہور ۱۳۴۸ھ فصل واما صلوۃ الجمعہ ص ۸۸۷) شیخ جیلانی نے نماز جمعہ کا وقت وہی بتلایا ہے جو نماز عید کا ہے اور نماز عید کا وقت یہ بتلایا ہے :۔

" وَأَوَّلُ وَقْتِهَا إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَآخِرُهَا إِذَا زَالَتْ " یعنی نماز عید کا اول وقت آفتاب روشن ہونے کے وقت سے لے کر زوال تک ہے (غنیۃ الطالبین فصل ولما صلوۃ العیدین ص ۸۸۸)

ناظرین کرام سلف کے خلاف محاذ آرائی پر متفق ان دونوں تقلید پرست فرقوں سے پوچھیں کہ تمہارے پیران پیر شیخ جیلانی تمہاری ولادت سے کئی صدی پہلے یہ کیا فرما چکے ہیں ؟

صرف یہی نہیں بلکہ حنبلی مذہب کی معروف ومشہور کتاب الانصاف میں صراحت ہے کہ :۔

" أَوَّلُ وَقْتِ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ الْعِيْدِ هٰذَا الْمَذْهَبُ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ الْأَصْحَابِ قَالَ الْخِرَقِيُّ يَجُوْزُ

قَبْلَهَا فِي السَّاعَةِ السَّادِسَةِ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ أَحْمَدَ وَاخْتَارَ ابْنُ أَبِي مُوسَى فِعْلَهَا فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ وَذَكَرَ ابْنُ عَقِيلٍ عَنْ قَوْمٍ مِنْ أَصْحَابِنَا يَجُوزُ فِعْلُهَا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُوسَى بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ " یعنی امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ اول وقت نماز جمعہ کا وہی ہے جو اول نماز عید کا وقت ہے اور خرقی نے کہا کہ اس کا وقت گیارہ بجے کے بعد ہی شروع ہو جاتا ہے اور حنبلی المذہب لوگوں کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اس کا وقت صبح صادق طلوع ہونے کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے والے درمیانی وقت میں ہے اور ابن ابی موسی نے کہا کہ نماز فجر پڑھ کر نماز جمعہ پڑھی جائے (ملخص الانصاف فی معرفۃ الراجح ج ۲ ص ۳۷۵-۳۷۶)

ناظرین کرام اسے غور سے پڑھیں جس میں صراحت ہے کہ فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ کے عالم وجود میں آنے سے صدیوں پہلے بہت سارے لوگوں کا یہ موقف تھا کہ طلوع فجر کے بعد سورج نکلنے سے پہلے ہی نماز جمعہ پڑھنے کا وقت شروع ہو جاتا ہے چہ جائیکہ زوال سے پہلے کیا یہ ساری باتیں غیر مقلدوں کے پوشیدہ راز ہیں جبکہ دونوں تقلیدی فرقوں کی تولید سے پہلے لکھی گئی نہایت مروج و متداول مشہور و معروف و معتبر کتابوں میں مرقوم و مشتہر ہیں اور یہ کتابیں زمانہ دراز سے پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں؟

معتدد ثقہ محدثین ناقل ہیں کہ :۔

" حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِيدَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ مَعَ عُمَرَ فَكَانَتْ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ الحدیث " یعنی عبد اللہ بن سیدان سلمی صحابی نے کہا کہ میں نے خلیفہ راشد ابو بکر صدیق و عمر فاروق کے ساتھ دوپہر ہونے سے پہلے نماز جمعہ پڑھ کر فراغت حاصل کر لی۔ (الفتح الربانی ج ۱ ص ۴۰-۴۱، و مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۰۷ و سنن دار قطنی ج ۱ ص ۱۶۹ و ہماری کتاب اسلام میں نماز جمعہ کا حکم ص ۴۷۳ تا ۴۷۵) مذکورہ بالا حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ دونوں خلفائے راشدین ابو بکر صدیق و عمر فاروق زوال سے پہلے بلکہ دوپہر سے پہلے نماز جمعہ پڑھ کر فارغ ہو جایا کرتے تھے۔

یہ بات بہت واضح ہے کہ خلفائے راشدین ایسا محض سنت نبویہ کی متابعت میں کرتے تھے نیز خلفائے راشدین کے اتباع کا حکم نصوص کتاب و سنت میں بکثرت دیا گیا ہے اور خلفائے راشدین کا تعامل اجماع صحابہ کا ہم معنی ہے کیونکہ اس تعامل خلفائے راشدین پر کسی صحابی کی

نکیر نہیں بلکہ تائید وتصویب ثابت ہے دونوں خلفائے راشدین بلکہ تیسرے خلیفہ راشد عثمان بن عفان کے ساتھ بھی زوال سے پہلے نماز جمعہ پڑھنے والے عبد اللہ بن سیدان سلمی بذات خود صحابی ہیں۔ حافظ ابن شاہین وابن سعد نے کہا: " ذکروا انه رای النبی ﷺ " یعنی اہل علم کا کہنا ہے کہ موصوف عبد اللہ بن سیدان نے آپ کو دیکھا ہے نیز یہ کہ امام ابن حبان کی کتاب الثقات کے طبقہ صحابہ میں موصوف عبد اللہ بن سیدان کا ذکر موجود ہے۔ (اصابہ ج ۱ ص ۳۲۳ نیز ملاحظہ ہو ہماری کتاب اسلام میں نماز جمعہ کا حکم ص ۴۷۳ تا ۴۷۶) یہ معلوم ہے کہ صحابی کی ثقاہت بحث ونظر سے بالاتر ہے ہر صحابی ثقہ ہے اس لئے موصوف عبد اللہ بن سیدان پر اگر کسی نے کسی قسم کی تجریح کی ہے تو وہ کالعدم ہے اور در حقیقت کسی نے ان پر تجریح کی بھی نہیں بعض نے موصوف کو مجہول کہا اور توثیق کے بالمقابل مجہول کہنا بے معنی ہے۔

اور عبد اللہ بن سیدان تک کی سند بالکل صحیح ہے۔

چوتھے خلیفہ راشد علی مرتضیٰ اور حنفی مذہب کے فقہی مورث کہے جانے والے حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور امیر معاویہ زوال کے پہلے چاشت کے وقت نماز جمعہ پڑھایا کرتے تھے جس کی تفصیل ہماری کتاب کتاب الجمعہ میں ہے۔

یہ مختصر سی تحقیق فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے مزعومات کی تکذیب کے لئے کافی ہے۔

متعدد احادیث صحیحہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ خود ہمارے نبی ﷺ زوال سے پہلے نماز جمعہ بسا اوقات پڑھ لیا کرتے تھے۔ (اسلام میں نماز جمعہ کا حکم ص ۴۷۰ تا ص ۴۷۶)

جوان مردوں اور لڑکوں کو چاندی کا زیور پہننا

(سولہواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلیدی بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ:۔

" غیر مقلدین کے نزدیک جوان مردوں اور لڑکوں کو چاندی کا زیور پہننا جائز ہے "

(غیر مقلدین کے فریب ص ۶۱ بحوالہ بدور الاہلہ ص ۲۵۶ ودلیل الطالب ص ۴۳۴ - ۴۳۵)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ وفرقہ دیوبندیہ مل کر یہ بتلائے کہ انگوٹھی وانگشتری زیور ہے یا نہیں؟ دونوں تقلید پرست فرقوں کو یہ مانے بغیر چارہ نہیں کہ انگوٹھی وانگشتری بلا شک

زیور ہے اور یہ معلوم ہے کہ دونوں تقلید پرست فرقوں کے تقلیدی مذہب میں چاندی کی انگوٹھی پہننے کو مردوں اور لڑکوں کے لئے جائز ومباح وحلال کہا گیا ہے جیسا کہ تمام کتب فقہ حنفیہ میں صراحت ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں تقلید فرقے بذات خود مردوں اور لڑکوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی وانگشتری والا زیور پہننے کے جواز کا فتوی دیئے ہوئے ہیں، اس کے باوجود بھی ان دونوں فرقوں کا اہل حدیث کے موقف مذکورپر رد وقدح ایک عجوبہ ہے اب یہ دونوں تقلیدی فرقے یہ بتلائیں کہ انگوٹھی وانگشتری کی طرح کے بعض دوسرے چھوٹے چھوٹے چاندی والے جو زیور عورتوں کے مخصوص شعار والے زیور نہ ہوں ان کا مردوں اور لڑکوں کے لئے پہننا کس دلیل شرعی کی بنا پر جائز نہیں ہے جبکہ ارشاد نبوی ہے کہ " ولكن الفضة فالعبوا بها " اے لوگو! تم سونے کے زیور ہرگز نہ پہنو کیونکہ وہ تم پر حرام ہیں لیکن چاہو تو چاندی کے زیور پہن کر ان سے اپنے دل بہلاؤ، یہ حدیث متعدد قوی ومعتبر سندوں سے مروی ہے جس پر ہم نے اپنی کتاب "الخاتم" میں بحث کی ہے (نیز ملاحظہ ہو فتاوی نذیریہ کتاب الزینۃ)

صحیح بخاری میں منقول ہے کہ :۔

" وكان سيف الزبير محلى بفضة وكان سيف عروة محلى بفضة " "یعنی عشرہ مبشرہ میں سے مشہور صحابی حضرت زبیر بن عوام اور ان کے صاحب زادے عروہ کی تلواریں چاندی کے زیور سے آراستہ تھیں" (صحیح البخاری کتاب المغازی مع فتح الباری حدیث نمبر ۳۹۷ ج ۷ ص ۲۹۹)

فرقہ بریلویہ اور فرقہ دیوبندیہ مذکورہ بالا حدیث اور اس کی ہم معنی احادیث کی بابت کیا کہتا ہے؟

قصدا چھوڑی ہوئی نماز کی قضا (سترہواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک اگر کوئی قصدا نماز چھوڑ دے پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اس کی قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہ گار رہے گا " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۰ بحوالہ دلیل الطالب ص ۳۵۰)

ہم کہتے ہیں کہ حافظ ابن حزم نے اس موضوع پر المحلی میں طویل تحقیقی بحث کر

کے بتلایا ہے کہ متعدد صحابہ وتابعین بشمول خلیفہ راشد عمر بن خطاب وابن مسعود عمداً چھوڑی ہوئی نماز کی قضا کرنے کے قائل نہیں تھے نیز یہ کہ ان صحابہ کے اس موقف کے خلاف کسی صحابی کا کوئی قول نہیں اور نہ کوئی نص ہے پھر بعض خلفائے راشدین وصحابہ کے ایسے موقف سے انحراف کیونکر جائز ہوا جس سے کسی صحابی کا اختلاف ثابت نہیں اور فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کا یہ کہنا کہ ایسا آدمی ہمیشہ گنہ گار رہے گا کذب محض ہے کیونکہ ان دونوں فرقوں کی محولہ سلفی کتاب دلیل الطالب نیز دوسری متعدد کتابوں خصوصاً المحلی لابن حزم میں ہے کہ ایسے آدمی کو صدق دل سے توبہ واستغفار اور نیکیاں کرنا چاہیے تاکہ اس گناہ کا کفارہ ہو۔ یہ مسئلہ بھی علمائے اہل حدیث کے یہاں اختلافی ہے کسی ایک موقف کو علی الاطلاق تمام اہل حدیثوں کا موقف قرار دینا غلط ہے۔

جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا نجس (اٹھارہواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ کے مفتی مذکور اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہیں :۔

"غیر مقلدین کے نزدیک تمام جانوروں کا پیشاب پاک ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۱ بحوالہ بدور الاھلہ ص ۱۴)

ہم کہتے ہیں کہ اس کی تفصیل گذری کہ حنفی مذہب میں ایک قول کے مطابق بہت سے حرام جانوروں کے پیشاب وپائخانہ پاک ہیں اور حلال جانوروں کے پیشاب پاک تو خیر ہیں ہی ان کا پینا کھانا بھی حلال ہے۔ اہل حدیث علماء میں سے اکثر صرف حلال جانوروں کا پیشاب پاک مانتے ہیں اور حرام جانوروں کا ناپاک ۔ صرف بعض اہل حدیث علماء بعض حرام جانوروں کا پیشاب بھی اسی طرح پاک مانتے ہیں جیساکہ بعض حنفی علماء وائمہ، دریں صورت تمام اہل حدیثوں کا یہ موقف قرار دینا اور انہیں مطعون کرنا اور اپنے حنفی مذہب کو مطعون نہ کرنا بریلویہ ودیوبندیہ کا عجوبہ ہے۔

دریائی جانور حلال ہیں (انیسواں مسئلہ)

بریلوی مفتی اپنے تقلیدی بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہیں کہ :۔

"غیر مقلدین کے نزدیک دریا کے تمام جانور زندہ ہوں یا مردہ سب حلال ہیں مگر طافی"

(غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۱ بحوالہ بدور الاھلہ ص ۳۳۳ وعرف الجادی ص ۲۴۷)

ہم کہتے ہیں کہ اہل حدیث مذہب میں مردہ جانور مطلقاً حلال ہے جس پر دریائی و آبی جانور ہونے کی تعریف صحیح معنوں میں صادق آئے اور وہ طبعی طور پر انسان کے لئے مضر نہ ہو نہ زہریلا ہو وہ جانور خواہ طافی ہو یا غیر طافی ---------------- طافی اس جانور کو کہتے ہیں جو مر کر پانی میں اوپر تیر رہا ہو۔ دونوں تقلیدی فرقوں نے طافی کو مستثنیٰ کرنے والی جو بات اہل حدیث مذہب کی طرف منسوب کی ہے وہ محض جھوٹ ہے کیونکہ جن سلفی کتابوں کے حوالہ سے ان دونوں فرقوں نے مذکورہ بات کہی ہے ان میں وضاحت کے ساتھ صراحت ہے کہ جن جانوروں کا بحری و دریائی ہونا متحقق ہو وہ طافی سمیت سب حلال ہیں ۔ بس اسی اختصار پر ہم اکتفاء کرتے ہیں تفصیل مطولات میں ہے۔

سونے چاندی کے برتنوں کو استعمال کرنے کا مسئلہ

(بیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کا برتن استعمال کرنا جائز ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۱ بحوالہ بدور الاھلہ ص ۲۵۴)

ہم کہتے ہیں کہ دونوں تقلید پرست فرقے مذہب اہل حدیث پر افتراء پردازی و بہتان تراشی پر متفق ہو گئے ہیں ، ورنہ جس سلفی کتاب بدور الاھلہ کی طرف دونوں فرقوں نے یہ بات منسوب کی ہے اس میں صراحت ہے کہ :۔

" وَاَمَّا اِسْتِعْمَالُ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ پس تواں دانست کہ اصل حل است چنانکہ کریمہ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا " وَقَوْلُهُ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ مِنَ الطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ " افادہ آں می کند پس منقول نہ شود ، ازیں اصل مدلول علیہ بعموم کتاب اللہ العزیز مگر بہماں چیز کہ دلیل صحیحش خاص کند ودلیل دریں جا خاص نہ کردہ مگر اکل وشرب در آوندہائے زر وسیم ودو تحلی ذھب را بر رجال الخ "

یعنی سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال دونوں قرآنی آیتوں کے مطابق اصلاً حلال

ہونا چاہئے کیونکہ دونوں آیات کے عموم سے یہی مستفاد ہوتا ہے اور اس اصل سے وہی چیز مستثنیٰ اور مخصوص مانی جاسکتی ہے جس کا مخصوص ومستثنیٰ ہونا صحیح دلیل سے ثابت ہو اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کو دوسری شرعی دلیل نے حرام کیا ہے نیز مردوں پر سونے کے زیور کا استعمال بھی لہذا سونے وچاندی کے برتنوں کا کھانے پینے کے لئے استعمال کرنا مطلقاً حرام ہے حتی کہ جن غیر سونے وچاندی کے برتنوں پر سونے وچاندی کا پانی چڑھا ہو ان کا استعمال کرنا بھی حرام وممنوع ہے " (بدور الاھلہ ص ۳۵۳ و ۳۵۴ ومتعدد کتب نواب صاحب) ناظرین کرام دیکھ رہیں کہ جس سلفی کتاب کے حوالہ سے دونوں تقلید پرست فرقوں نے مذہب اہل حدیث پر افتراء پردازی کی ہے اس کی اسی عبارت میں دونوں فرقوں کی تکذیب وپردہ دری موجود ہے جسے دونوں فرقوں نے اپنے مقلدانہ مقصد کے لئے ناجائز طور پر استعمال کیا ہے۔

بدور الاھلہ کے مصنف نے تو یہاں تک صراحت کی ہے کہ سونے چاندی کے برتنوں کی تجارت اور خرید وفروخت بھی مطلقاً حرام ہے جیسا کہ مسئلہ نمبر ۱۳ میں گذرا، مگر ان دونوں تقلید پرست فرقوں کے ولی نعمت انگریزوں نے انہیں اہل حدیث کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کرنے کے لئے کچھ زیادہ ہی ادھار کھلا دیا ہے جس کے سبب یہ دونوں فرقے روز اول سے اسی کاروبار میں مصروف ہیں۔

جس عورت سے آدمی نے زنا کیا ہو وہ اسی کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں (اکیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے وہ شخص اسی کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے اگرچہ وہ لڑکی اسی زنا سے پیدا ہوئی ہو " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۱ بحوالہ عرف الجادی ص ۱۱۳)

ہم کہتے ہیں کہ مسئلہ مذکورہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے تقلیدی بھائی فرقہ شافعیہ کا مسلک ہے اور یہ معلوم ہے کہ فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ چاروں تقلیدی مذاہب میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو فرض قرار دیئے ہوئے ہیں اور ہر ایک کو حق بھی کہتے ہیں اس لئے اس بریلوی اور

دیوبندی اصول سے دونوں مدعیان تقلیدی فرقوں کے ذکر کردہ مسئلہ مذکورہ کا حق و صحیح ہونا لازم آیا اس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ اپنے حق و صحیح قرار دیئے ہوئے مسئلہ پر ان دونوں تقلید پرست فرقوں نے رد وقدح کر رکھی ہے یعنی کہ دونوں نے خود اپنے اوپر رد وقدح کر رکھی ہے --- اس سے قطع نظر حنفی مذہب میں کسی آدمی کی وہی لڑکی اپنی زنا سے پیدا ہونے والی لڑکی قرار پاتی ہے جس کی کنواری ماں سے آدمی کنوار پن وبکارت کی حالت میں زنا کرے حتی کہ وہ عورت اپنے ساتھ زنا کرنے والے مرد کے نطفہ سے حاملہ ہو جائے وہ آدمی اپنے سے حاملہ ہونے والی اس عورت کو اس وقت تک اپنے پاس روکے رکھے اور اسے کہیں آنے جانے نہ دے جب تک کہ اسے بچہ پیدا نہ ہو جائے اور پیدا ہونے والا یہ بچہ لڑکی ہو بس یہی لڑکی اس کی اپنی لڑکی اپنے زنا سے پیدا ہونے والی حنفی مذہب کے نزدیک ہے چنانچہ فقہ حنفی میں صراحت ہے کہ :-

" بِأَنْ زَنٰی فَاَمْسَكَهَا حَتّٰی وَلَدَتْ اِذْ هِيَ بِنْتُهٗ لغة وَلَا يُتَصَوَّرُ كَوْنُهَا بِنْتُهٗ مِنَ الزِّنَا اِلَّا بِذٰلِكَ " (فتح القدیر شرح ہدایہ وحاشیہ کنز الدقائق مجتبائی ص ۸۹ بحوالہ رد اکاذیب لمابیہ ص ۱۸۴) مذکورہ بالا وصف کے بغیر کسی لڑکی کا حنفی مذہب کی تصریح کے مطابق زانی کے زنا والی لڑکی ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان امور سے قطع نظر ہم کہتے ہیں کہ پہلے ناظرین کرام تقلید شکن اور بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کی یہ حقیقت بیانی ملاحظہ کریں کہ :-

" حنفی مذہب کا فتوی ہے کہ جس بیوی سے مرد کم عمری میں صحبت کر چکا ہو پھر اسے طلاق دے دے تو اس کی بیٹی سے اس مرد کا نکاح درست ہے " (حقیقتہ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۷۴۴ ص ۱۶۶ بحوالہ در مختار ج ۲ ص ۱۴)

اس بدعت شکن سلفی کتاب میں اگرچہ یہ بات صرف ایک حنفی کتاب در مختار کے حوالہ سے کہی گئی ہے مگر یہ بات عام حنفی کتابوں میں مرقوم ہے اور حنفی مذہب میں یہ صراحت بھی ہے کہ :-

" مَنْ مَسَّتْهُ اِمْرَاَةٌ بِشَهْوَةٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ اُمُّهَا وَاِبْنَتُهَا " یعنی جس مرد کو جو عورت شہوت سے چھو دے اس عورت کی ماں اور بیٹی کے ساتھ اس مرد کا نکاح حرام ہے۔ (ہدایہ مع فتح القدیر کتاب النکاح مطبوع نول کشور لکھنؤ ج ۲ ص ۲۳ وعام کتب احناف)

یہاں سوال یہ ہے کہ شوہر نے اپنی جس منکوحہ بیوی سے کم عمری یا زیادہ عمری میں صحبت کیا اس منکوحہ بیوی اور عورت کا اس کے اپنے شوہر سے شہوت کے ساتھ مساس یعنی

چھونے والا معاملہ ضرور بالضرور ہوا دریں صورت اس مرد کے ساتھ اس عورت کی بیٹی کا نکاح حنفی اصول سے نیز شرعی اصول سے بھی حرام وناجائز ہوا اس کے باوجود اس مرد اور اس کی منکوحہ وموطوۂ (وطی کردہ عورت) کی بیٹی کے ساتھ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے تقلیدی مذہب کا نکاح حلال قرار دینا کیا معنی رکھتا ہے؟ یعنی کہ حنفی مذہب آدمی کو اپنی سوتیلی بیٹی کے ساتھ جو شریعت کی نظر میں حقیقی سوتیلی بیٹی ہے نکاح کرنے کی اجازت دیئے ہوئے ہے حالانکہ یہ نکاح حنفی اصول سے بھی حرام ہے۔

اب ذرا حنفی مذہب کا یہ فتوی بھی ملاحظہ ہو:۔

"عورت کے ساتھ اغلام (پیچھے وطی کرنے) سے حرمت نہیں آتی" ۱ حقیقتہ الفقہ مسئلہ نمبر ۴۴۶ حصہ اول ص ۱۹۶ بحوالہ در مختار ج ۲ ص ۱۴ وعالم گیری ج ۲ ص ۱۶)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ حنفی مذہب کا فتوی یہ ہے کہ آدمی نے جس عورت کے ساتھ لواطت واغلام بازی کی ہے اس کی بیٹی اور پوتی ونواسی اور ماں ودادی سب سے نکاح کر سکتا ہے یہاں سوال یہ ہے کہ جن مرد وعورت کے درمیان اغلام بازی ہوئی ان میں شہوت کے ساتھ ایک دوسرے کو چھونا لازمی طور پر پایا گیا پھر بھی حنفی مذہب فتوی دیتا ہے کہ مرد اپنی لواطت والی عورت کی بیٹی، پوتی، نواسی اور ماں سے نکاح کر سکتا ہے، نیز وہ عورت بھی اپنے ساتھ اغلام بازی کرنے والے مرد کے بیٹے، پوتے اور باپ دادا سے نکاح کر سکتی ہے۔

فرقہ دیوبندیہ کے تقلیدی مذہب کا یہ فتوی بھی ہے کہ:۔

علی هذا الخلاف مسه امرأة بشهوة ونظر الی فرجها ونظرها الی ذکره عن شهوة " یعنی جس مرد نے شہوت کے ساتھ کسی عورت کو چھو دیا یا محض اس عورت کی شرم گاہ کو شہوت کے ساتھ دیکھ لیا تو اس عورت کی بیٹی اور ماں کے ساتھ اس مرد کا نکاح حرام ہے۔ (ہدایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص ۱۹ وعام کتب احناف)

اب ناظرین کرام بدعت شکن سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ کی یہ حقیقت بیانی ملاحظہ کریں:۔

"حنفی مذہب کا فتوی ہے کہ زوج کو بوقت صحبت شوہر نے ثیبہ (جس کا کنوار پن باقی نہ رہ گیا ہو) پایا، شوہر کے دریافت کرنے پر عورت نے کہا کہ تیرے باپ نے ازالہ کیا۔ کیا ہے یعنی کہ تیرے باپ نے میرے ساتھ زنا کر کے میرا کنوار پن زائل کیا ہے تو اگر مرد تصدیق نہ کرے

تو نکاح قائم ہے " (حقیقتہ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۴۴۱ ص ۱۶۵ بحوالہ در مختار ج ۲ ص ۱۳)
اس بدعت شکن سلفی کتاب کو شائع ہوئے پچھتر سال گذر گئے مگر فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کا متحدہ محاذ اس سلفی کتاب کی اس حقیقت بیانی پر دم بخود ہے۔ اسے دم مارنے اور جواب دینے کا حوصلہ نہیں۔ حقیقتہ الفقہ میں اگرچہ یہ حنفی فتویٰ صرف ایک کتاب در مختار کے حوالہ سے منقول ہے مگر در حقیقت یہ حنفی فتویٰ عام کتب احناف میں موجود ہے جس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کی زنا کردہ عورت کو اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے۔ اس حنفی فتویٰ سے معلوم ہوا کہ اگر مذکورہ عورت کا شوہر عورت کے اس دعویٰ کو تسلیم نہ کرے کہ اس کا کنوارپن اس کے باپ نے زائل کیا ہے تو حنفی فتویٰ دعویٰ مذکورہ کو تسلیم کرنے کی صورت میں مختلف ہو جائے گا مگر حنفی مذہب نے خلیفہ وقت ہارون رشید کو یہ فتویٰ بھی دیا تھا کہ لونڈی یہ دعویٰ کرے کہ فلاں آدمی کے باپ نے میرے ساتھ وطی کی ہے تو وہ آدمی اس لونڈی کی بات صحیح ہی تسلیم نہ کرے پھر اس لونڈی کے ساتھ وطی وجماع سب کچھ کرنا دونوں کے درمیان حلال ہے اس مسئلہ کی تحقیقی تفصیل ہماری کتاب اللمحات میں موجود ہے۔ دو عورتوں مردوں کے درمیان شہوت سے چھونے والا معاملہ واقع ہونے پر بلکہ صرف شرم گاہ دیکھ لینے پر حتی کہ براہ راست نہیں صرف آئینہ میں دیکھ لینے کی بنا پر حرمت حنفی مذہب میں قائم ہو جاتی ہے تو ناظرین کرام یہ حنفی فتاویٰ بھی ملاحظہ کرتے چلیں :۔

" حنفی مذہب کا فتویٰ ہے کہ جس عورت سے آدمی نے وطی کی اس وطء کے نتیجے میں عورت کی شرمگاہ پھٹ کر مقعد سے مل گئی تو اس عورت کی ماں اس مرد پر حرام نہیں ہوئی (حقیقتہ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۴۴۲ بحوالہ عالم گیری ج ۲ ص ۱۳) مردہ عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے اس کی ماں حرام نہیں ہوتی (حقیقتہ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۴۴۳ ص ۱۶۵ بحوالہ عالم گیری ج ۲ ص ۱۶) نیز سات آٹھ سال کی لڑکی سے مرد نے جماع کیا تو اس لڑکی کی ماں مرد پر حرام نہ ہوگی (حقیقتہ الفقہ حصہ اول نمبر ۴۴۸ ص ۱۶۶ بحوالہ عالم گیری ج ۲ ص ۱۵)
اس طرح کے بہت سارے فتاویٰ فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے تقلیدی مذہب میں ہیں ہم بنظر اختصار اسی پر اکتفاء کرتے ہیں ناظرین کرام دیکھیں کہ کیا مذکورہ تمام صورتوں میں اور ان کے علاوہ بہت ساری غیر مذکورہ صورتوں میں شہوت کے ساتھ چھونا پایا جانے کے باوجود حنفی

مذہب حرمت واقع ہونے کا قائل نہیں خواہ بحالت نکاح ایسا ہوا ہو یا بلا نکاح پھر دونوں تقلیدی فرقوں نے جس سلفی فتوی کے خلاف یہ محاذ آرائی کر رکھی ہے وہ فتوی ان دونوں فرقوں کے تسلیم کردہ مذہب شافعی وغیرہ کا بھی فتوی ہے جس کو خود حنفی کتابوں میں ذکر کیا گیا ہے چنانچہ حنفی مذہب میں قرآن مجید کا مقام رکھنے والی فقہی کتاب ہدایہ میں ہے کہ :۔

"مَنْ زَنَا بِامْرَأَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهَا وَبِنْتُهَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الزِّنَا لَا يُوجِبُ حُرْمَةَ الْمُصَاهِرَةِ الخ

" یعنی جس آدمی نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا اس کے لئے اس عورت کی ماں اور بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے اسی طرح اس عورت کے لئے اس مرد کے لڑکے اور باپ سے نکاح کرنا حرام ہے مگر ہمارے اس حنفی موقف سے امام شافعی نے اختلاف کیا ہے وہ زنا سے حرمت مصاہرت واقع نہیں مانتے (ہدایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص ۲۱ - ۲۲ وعام کتب احناف)

اس نکاح کی حرمت پر کوئی شرعی دلیل حنفی مذہب کے پاس نہیں بلکہ دلائل اس کے خلاف ہیں جس کی تحقیق وتفصیل کا یہ موقع نہیں اسے تو حنفی مذہب نے دلیل وحجت ومذہب ودین بنا لیا ہے پھر اپنے ہی اختیار کردہ موقف کی بہت ساری جگہوں پر مخالفت کی اور حرام کو حلال سے بدل دیا مگر جس نکاح کی حرمت منصوص ہے اسے اس تقلیدی مذہب نے حلال قرار دے لیا حتی کہ کسی چال باز زناکار فاسق عورت یا اسی طرح کے فاسق وفاجر مرد نے جھوٹا جعلی مقدمہ قائم کر کے دعوی کر دیا کہ فلاں عورت یا مرد سے میرا نکاح ہوا ہے تو دونوں کا بخوشی باہم میاں بیوی کی طرح رہنا بہت حلال ومباح ہے (حقیقتہ الفقہ حصہ اول نمبر ۴۵۱ و ۴۵۲ بحوالہ کتب احناف و صحیح البخاری کتاب النکاح وکتاب الحیل) اسلامی معاشرہ میں فساد پیدا کرنے والے ان تقلیدی فتاوی ومسائل کے حامل لوگ اپنے ان فتاوی ومسائل پر نصوص شرعیہ کو پیش نظر رکھ کر شرعی اصول وضوابط کی روشنی میں غور کریں۔

جن مروجہ نکاح حلالہ کو فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ حلال ومباح و صحیح کہتے ہیں اسے شریعت اسلامیہ ملعون وحرام کہتی ہے اور خلفائے راشدین اس ملعون ومردود نکاں کو باطل قرار دے کر قابل تعزیر جرم کہتے ہیں اور یہی دیوبندی وبریلوی فرقے ایک وقت کی تین طلاقوں کو شریعت کے ایک رجعی طلاق قرار دیئے ہوئے حکم کے خلاف عدت کے اندر رجوع اور عدت گذرنے پر تجدید نکاح کی اجازت نہ دے کر لوگوں کو اس ملعون وحرام ومردود وباطل نکاح حلالہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں کیا یہ عجوبہ نہیں ہے ؟

غیر شادی شدہ آدمی کے لئے مشت زنی وغیرہ کے ذریعہ منی خارج کرنے کا جواز (بائیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

"غیر مقلدوں کے نزدیک مشت زنی کرنی یا اور کسی چیز سے منی خارج کرنا اس شخص کے لئے مباح ہے جس کے بیوی نہ ہو اور اگر گناہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو واجب و مستحب ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۲ بحوالہ عرف الجادی ص ۲۱۴)

ہم کہتے ہیں کہ یہ حنفی مذہب کا فتوی ہے جس کی تقلید فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ نے اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے۔ چنانچہ دونوں تقلید پرست فرقوں کی معتبر کتاب رد مختار میں صراحت ہے کہ :۔

"وَیَجِبُ (اَلْاِسْتِمْنَاءُ بِالْیَدِ) لَوْ خَافَ الزِّنَا اِلٰی اَنْ قَالَ وَقَدَّمْنَا عَنِ الْمِعْرَاجِ فِی بَابِ مُفْسِدَاتِ الصَّوْمِ یَجُوْزُ اَنْ یَّسْتَمْنِیَ بِیَدِ زَوْجَتِہٖ اَوْ خَادِمَتِہٖ وَانْظُرْ مَا کَتَبْنَاہُ ھُنَاکَ" یعنی خوف زنا کی صورت میں مشت زنی و جلق کر کے منی خارج کر دینا واجب ہے اور ہم حنفی کتاب معراج کے حوالہ سے باب مفسدات الصوم میں بیان کر آئے ہیں کہ اپنی بیوی اور خادمہ کے ہاتھوں سے مشت زنی و جلق کرا کے منی خاج کرنا جائز ہے ۔ (ملاحظہ ہو رد مختار کتاب الحد مطلب فی حکم اللواطتہ ج ۳ ص ۱۵۶)

معلوم ہوا کہ فرقہ دیوبندیہ و بریلویہ نے اپنے فتوی و مسلک کو اہل حدیث پر تھوپ دیا ہے اور ان کے حنفی فتوی کو انفرادی طور پر مصنف عرف الجادی نے جو نقل کر دیا تو اسے پوری جماعت اہل حدیث کا فتوی بتلا دیا ۔

اہل حدیث کا مسلک اس معاملہ میں اس آیت قرآنیہ کے مطابق ہے کہ :۔

"فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَاءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ" (پ ۱۸ سورۃ المومنون : ۷) یعنی جو لوگ اپنی بیویوں اور لونڈی کے ساتھ وطی و جماع کے علاوہ کسی اور طریق سے قضائے شہوت کریں وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں ۔

اس آیت سے نیز متعدد آیات سے اور احادیث نبویہ سے بذریعہ مشت زنی وغیرہ اخراج منی کا ممنوع و حرام ہونا ثابت ہوتا ہے جسے شریعت کے بتلائے ہوئے طریق کے مطابق

بیوی ولونڈی حاصل نہ ہو وہ جنسی معاملہ میں غلط روی سے بچاؤ کے لئے صرف وہی تدابیر اختیار کرنے کا مجاز ہے جو شریعت نے بتلائی ہوں مثلاً روزہ رکھنا یہاں تک کہ سکون حاصل ہو نیز اپنے اندر تقوی وخوف خدا اس حد تک بیدار رکھنا جو غلط روی سے باز رکھے۔

ایک گھر کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کافی ہے

(تیئسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلیدی بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ:۔

" غیر مقلدین کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں " (غیر مقلدین کے فریب ص ۶۲ بحوالہ بدور الاھلہ ص ۳۴۱)

ہم کہتے ہیں کہ مصنف بدور الاھلہ نے مذکورہ سلفی موقف پر مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے :۔ " قَالَ اَبُوْ اَیُوْبَ الْاَنْصَارِیُّ کَانَ الرَّجُلُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ ﷺ یُضَحِّی الشَّاۃَ عَنْہُ وَعَنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ فَیَاکُلُوْنَ وَیُطْعِمُوْنَ حَتّٰی تَبَاھَی النَّاسُ اَلْحَدِیْثَ" یعنی میزبان رسول اللہ ﷺ حضرت ابو ایوب انصاری نے کہا کہ عہد نبوی میں ایک آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں سب کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا تھا۔ پھر بعد والوں میں اس طریق نبوی سے انحراف آگیا اور فخر ومباہات کے طور پر کچھ لوگ عہد نبوی والے طریق کے خلاف من مانی زیادہ قربانی کرنے لگے " (ملاحظہ ہو بدور الاھلہ ص ۳۴۱ بحوالہ جامع ترمذی وغیرہ ۔ نیز موطا مالک مع مصفی ج ۲ ص ۱۸۰ وموطا مالک طبع بیروت ج ۴ حدیث نمبر ۱۱۴۰ ص ۳۵۵ - ۳۵۶)

خلاف نبوی والے طریق کے خلاف لوگوں میں انحراف ظاہر ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری متوفی ۵۰ ھ کے اواخر عمر میں خلافت راشدہ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد آیا اس سلسلے میں تفصیل گذر چکی ہے۔

قبر نبوی کے لئے سفر زیارت (چوبیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک زیارت قبر نبوی کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۲ بحوالہ عرف الجادی ص ۲۵۷)

ہم کہتے ہیں کہ جس خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت وعقیدت ومتابعت وپیروی اور آپ کی نبوت ورسالت پر ایمان لانے کا دعوی دونوں تقلید پرست فرقوں کا متحدہ محاذ رکھتا ہے ان سے یہ متواتر المعنی فرمان مروی ہے کہ :۔

" لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا " یعنی تین مسجدوں مسجد حرام ، مسجد نبوی و مسجد بیت الاقدس کے علاوہ کسی جگہ کی زیارت کے لئے سفر مت کرو ۔ (صحیح البخاری و صحیح مسلم وجامع ترمذی وابن ماجہ وعام کتب حدیث)

مذکورہ با حدیث نبوی کے خلاف نیز اس طرح کی متعدد احادیث نبویہ کے خلاف بہت سارے موقف ومذہب رکھنے والے یہ دونوں تقلید پرست فرقے اپنے کو کس منہ سے اہل سنت وجماعت کہتے ہیں ۔ اس موضوع پر سلفی علماء کی بہت ساری کتابوں میں اکاذیب دیوبندیہ وبریلویہ کی بخیہ دری کر دی گئی ہے ناظرین کرام ان کی طرف رجوع کریں ۔

مذکورہ بالا نص شرعی پر عمل کرنے کے باعث اہل حدیث کے خلاف جارحیت والا مبتدعانہ موقف اختیار کرنے والے دونوں تقلید پرست فرقے عورتوں کو اپنے محلہ وقریہ بلکہ کسی بھی مسجد میں نیز عیدگاہ میں جاکر جماعت کے ساتھ پنج گانہ فرض نمازیں اور نماز عیدین با باجماعت پڑھنے سے بڑی شدت سے منع کرتے اور اسے ناجائز بتلاتے ہیں (ملاحظہ ہو بریلوی کتاب بہار شریعت حصہ سوم ص ۹۷ - ۹۸ وبہشتی زیور وعام کتب دیوبندیہ وبریلویہ) حالانکہ عہد نبوی وعہد خلفائے راشدین نیز قرون اولی میں عورتوں کے لئے کسی روک ٹوک کے بغیر شریعت کی طرف سے نماز جمعہ ونماز پنجگانہ ونماز عیدین کے لئے مسجدوں میں جاکر مردوں کے پیچھے صف لگا کر جماعت نماز پڑھنے کی نہ صرف اجازت تھی بلکہ ایسا کرنے سے عورتوں پر بندش لگانے سے شریعت نے پوری تاکید کے ساتھ ممانعت کی تھی (عام کتب حدیث میں متواتر المعنی احادیث نبویہ اس سلسلے میں موجود ہیں) اس کے باوجود حکم نبوی وفرمان شرعی سے اختلاف کرتے ہوئے اپنے محلے وقریہ کی مسجدوں کی زیارت مذکورہ سے دونوں تقلیدی فرقوں نے عورتوں پر بندش لگا رکھی ہے نیز مسجد نبوی میں عہد نبوی وعہد صحابہ میں مردوں کے ساتھ

عورتوں کا نماز جنازہ پڑھنا متواتر المعنی حدیثوں سے ثابت ہے (صحیح مسلم مع شرح نووی طبع ہندی ج ۱ ص ۳۱۲ - ۳۱۳ وعام کتب حدیث) اس کے باوجود دونوں تقلیدی فرقے مسجد نبوی اور غیر مسجد نبوی میں نہ مردوں کو آکر نماز جنازہ پڑھنے کو ناجائز بتلاتے ہیں بلکہ منع کرتے ہیں نہ عورتوں ہی کو اس کی اجازت دیتے ہیں ظاہر ہے کہ مردوں کو جب اس کی اجازت دونوں تقلیدی مذہب میں نہیں تو عورتوں کو کیونکر ہو سکتی ہے ؟ عورتوں کو اپنے قریہ ومحلہ کی زیارت کر کے نماز پڑھنے سے نیز مردوں اور عورتوں سبھی کو قریہ ومحلہ کی عام مسجدوں کی زیارت کر کے ان میں نماز جنازہ پڑھنے اور عید گاہ کی زیارت کر کے نماز عید سے عورتوں کو منع کرنے والے دونوں تقلیدی فرقوں کا مذکورہ سلفی موقف پر طعن اور رد وقدح کرنا جب کہ حدیث نبی ہی کی متابعت میں یہ سلفی موقف اختیار کیا گیا ہے ایک عجوبہ ہے۔

نصوص شرعیہ کے خلاف یہ تقلیدی موقف رکھنے والے دونوں تقلیدی فرقے عورتوں کو اپنے محلہ وقریہ کی قبروں کی زیارت سے منع کرتے ہیں قبر پرست قبوری شریعت والے فرقہ بریلویہ کا فتوی ہے کہ :۔

"کسی بھی قبر کی زیارت سے عورتوں کو مطلقا منع کیا جائے کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو جزع وفزع باعث ممانعت ہے اور صالحین کی قبور پر تعظیم میں حد سے گذ جائیں گی یا بے ادبی کریں گی (ماحصل از بہار شریعت حصہ چہارم ص ۱۳۲ بحوالہ فتاوی رضویہ)

عورتوں کو اپنے محلہ وقریہ کی قبروں کی زیارت نیز کہیں بھی صالح ولی کی قبر کی زیارت کے لئے جانے سے منع کرنے اور اسے ناجائز بتلانے والے فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ سے ناظرین کرام پوچھیں کہ تم نے زیارت قبور سے ممانعت والا اپنا یہ موقف کیوں اختیار کیا ؟ اگر تمہارا اختیار کردہ یہ موقف تمہاری نظر میں درست وصحیح ہے تو تینوں مسجدوں کے علاوہ دیگر جگہوں مثلا قبروں کی زیارت کے لئے عبادت کے طور پر رخت سفر باندھنے سے شرعی ممانعت والے حکم شریعت پر سلفی مذہب کا عمل وفتوی تمہاری نظر میں کیوں نشانہ طعن وتشنیع بنا ہوا ہے؟

مذکورہ بالا فتوی بریلوی اعلی حضرت کے باوجود ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ بریلی میں واقع بریلوی اعلی حضرت کی قبر نیز بہت ساری دوسری قبروں کی زیارت کے لئے آنے والی عورتوں کا زبردست ہجوم ہوتا اور مردوں کے ساتھ ان کا اختلاط ہوتا ہے حتی کہ عام .روں کی زیارت کے

لئے بھی بریلوی ودیوبندی عورتیں بکثرت آتی ہیں خصوصاً شب برات میں ۔

نجاست گرنے سے پانی نجس ہونے کا مسئلہ (پچیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلیدی بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک نجاست گرنے سے کوئی پانی ناپاک نہیں ہوتا پانی تھوڑا ہو یا بہت نجاست پائخانہ وپیشاب ہو یا اور کوئی ۔ ہاں رنگ وبو ومزہ ظاہر ہو تو ناپاک ہو جاتا ہے "

(غیر مقلدوں کے فریب ص ٦٢ بحوالہ عرف الجادی ص ٩)

ہم کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اہل علم کے درمیان ایام قدیم سے مختلف فیہ معرکتہ الآراء چلا آرہا ہے اور اپنی تحقیق کے مطابق مختلف اہل علم نے مختلف موقف اختیار کیا ہے ۔ مذکورہ بالا موقف بعض سلفی علماء نے اختیار کیا ہے مثلاً مصنف عرف الجادی اور ان سے پہلے والے بہت سارے اسلاف نے بھی ایسا ہی کیا ہے لیکن اسے دونوں تقلیدی فرقوں کا علی الاطلاق اہل حدیثوں کا موقف قرار دینا بد دیانتی ہے ۔ ہمارے نزدیک صحیح ترین موقف یہ ہے کہ دو قلہ (مٹکہ) پانی کو آب کثیر قرار دیا جائے جس سے کم میں تھوڑی نجاست پڑے تو پانی نجس ہو جائے گا حدیث نبوی میں اسی کی صراحت ہے البتہ دو قلہ یا اس سے زیادہ پانی میں نجاست کا رنگ وبو یا مزہ ظاہر ہونے پر پانی نجس ہوگا مگر حنفی موقف دلیل شرعی سے بالکل خالی ہے جس کی تفصیل المحلی لابن حزم وابکار المنن ومرعاۃ المفاتیح وغیرہ میں ہے ۔ ہم تطویل سے بچنے کے لئے اسی اشارہ پر اکتفا کر رہے ہیں ۔

غیر مقلدین کے نزدیک ناپاک بدن کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز باطل نہیں ہوتی (چھبیسواں مسئلہ)

بریلوی مفتی اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہیں کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک اگر نمازی ناپاک بدن سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی اور وہ گنہ گار ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ٦٢ بحوالہ بدور الاھلہ ص ٣٨)

ہم کہتے ہیں کہ حنفی مذہب کا یہ فتوی اسی کتاب میں گذر چکا ہے کہ ندہ یا مردہ جانور اور

کم عمر لڑکی کے ساتھ جماع اور وطی کرنے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ غسل جنابت لازم آتا ہے نیز یہ کہ باکرہ لڑکی کے ساتھ جماع کرنے پر اگر پردہ بکارت زائل نہ ہو تو نہ وضو ٹوٹے نہ غسل لازم آئے یعنی کہ اس طرح کے جماع ووطی کے بعد بھی بلا وضو وغسل آدمی کا نماز پڑھنا حنفی مذہب میں جائز ہے اور اس کی نماز صحیح ہوتی ہے باطل نہیں ہوتی نیز اس طرح کے بہت سارے دوسرے فتاوی بھی حنفی مذہب میں موجود ہیں حالانکہ از روئے تحقیق اس طرح کی باتوں سے آدمی جنبی یعنی بالکل ناپاک ہوجاتا ہے باقاعدہ غسل کے بغیر پاک نہیں ہو سکتا اس کا وضو بر قرار رہنا بہت دور کی بات ہے جس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ حالت جنابت میں اور بلا وضو حنفی مذہب میں نماز پڑھنی جائز ہے کیونکہ یہ صورتیں در اصل آدمی کو جنبی بنا دیتی ہیں۔ نیز یہ بھی گذرا کہ حنفی مذہب میں خنزیر (سور) نجس العین نہیں اور اس کی مدبوغ کھال میں ملبوس ہو کر حنفی مذہب میں پڑھی ہوئی نماز جائز ہے حالانکہ خنزیر کی کھال از روئے تحقیق مدبوغ ہو یا غیر مدبوغ نجس اور ناپاک ہے مگر اس ناپاک چیز میں ملبوس ہو کر آدمی سراپا نجس وناپاک ہو جائے اسی طرح مذبوح کتے کی مدبوغ کھال نیز غیر مذبوح کتے کی کھال میں ملبوس ہو کر بھی ناپاک ہو جائے تو حنفی مذہب اس ناپاک آدمی کی پڑھی ہوئی نماز کو جائز وصحیح مانتا ہے اور ایسا کرنے والوں کو گنہ گار بھی نہیں کہتا نیز ساڑھے تین ماشہ سے لیکر ساڑھے چار ماشہ تک آدمی وحرام جانوروں کا پیشاب وپائخانہ وخون وشراب وغیرہ میں ملوث ولت پت ہو کر پڑھی ہوئی نماز بھی حنفی مذہب میں صحیح وجائز ہے۔ (عام کتب احناف)

اس کے برعکس دونوں تقلید پرست فرقوں نے اپنے مصطلح غیر مقلدین پر مذکورہ بالا جو اتہام ایک سلفی کتاب بدور الاھلہ کے حوالہ سے لگایا ہے اس کے محولہ صفحہ یعنی صفحہ ۳۸ پر جو صراحت موجود ہے اس سے ان دونوں تقلید پرست فرقوں کے اکاذیب وتلبیسات کا بھید واضح طور پر کھلتا ہے۔ ناظرین کرام بدور الاھلہ ص ۳۸ کی مندرجہ ذیل صراحت ملاحظہ فرمائیں :۔

"ہم چوکہ وضو شرط نماز است وعدمش تاثیرے در عدم نماز دارد پس نماز جزو بوضو صحیح نگردد الی ان قال پس طہارت بدن از حدثین شرط صحت نماز است بنا بر وجود دلیل مفید شرط است ولا طہارتش از نجاست پس اگر دلیلے دلالت کند براں کہ بر بدنش نجاست است نمازش نیست یا نماز نجس البدن مقبول نمی شود یا نہی نجس البدن از قربت یافتہ شود واین نہی دال

بر فساد مرادف بطلان بود استدلال بر شرطیتش صحیح باشد والا فلا ودریں جا دلیلے بر مدعا موجود نیست " یعنی جو چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں ان کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوگی بلکہ باطل ہوگی مثلاً جنابت اور ٹوٹے ہوئے وضو والے ناپاک آدمی کی پڑھی ہوئی نماز صحیح نہیں ہوگی البتہ بدن پر پیشاب وپائخانہ جیسی نجاست والی چیز کے لگے ہونے کی صورت میں پڑھی ہوئی نماز کے غیر صحیح وباطل ہونے پر اگر کوئی دلیل شرعی موجود ہو تو اس دلیل شرعی کی بنیاد پر ایسے آدمی کی پڑھی ہوئی نماز بھی صحیح نہیں ہوگی مگر اس پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے الخ۔

ناظرین کرام دیکھ رہے کہ دونوں تقلیدی فرقوں نے بدور الاھلہ نامی سلفی کتاب کی طرف جو بات منسوب کی ہے اس کے خلاف اس کتاب میں صراحت موجود ہے اور بتلایا گیا ہے کہ بے وضو اور جنابت سے بے غسل ہونے کی بنا پر نجس ہو جانے والے بدن کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز صحیح نہیں ہوگی بلکہ باطل ہوگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان دونوں تقلید پرست فرقوں نے کسی استثناء کے بغیر علی الاطلاق تمام غیر مقلدین کا جو مذہب اپنی زیر نظر عبارت میں بتلایا ہے وہ افتراء اور کذب خالص وسفید جھوٹ ہے البتہ یہ دونوں فرقے ضرور آدمی کے نجس ہونے کی بہت ساری صورتوں میں نماز کو صحیح مانتے ہیں اور بدور الاھلہ میں وضو وغسل کے علاوہ بدن پر لگی ہوئی جس نجاست کو مشروط طور پر صحت نماز میں غیر مانع کہا گیا ہے اسے خود حنفی مذہب بھی معنوی طور پر کسی نہ کسی حد تک تسلیم کئے ہوئے ہے جیسا کہ مذکورہ بالا تفصیل سے ظاہر ہے البتہ بدور الاھلہ والی اس بات کو علی الاطلاق تمام اہل حدیثوں کا مذہب قرار دینے میں دونوں تقلیدی فرقوں نے تلبیس وکذب بیانی سے کام لیا ہے کیونکہ یہ مصنف بدور الاھلہ اور ان جیسے بعض لوگوں کی انفرادی رائے ہے جس سے سبھی اہل حدیث متفق نہیں۔

لیکن حنفی مذہب کا فتویٰ بھی ملاحظہ ہو کہ آدمی کی پیشاب گاہ (ذکر) ۔ر دبر پر زیادہ نجاست بھی لگی ہو تو نماز جائز ہے (حقیقتہ الفقہ نمبر ۳۲۶ ص ۱۵۹ بحوالہ در مختار ج ۱ ص ۱۵۹) نمازی جنبی آدمی یا منہ بندھا کتا لیکر نماز پڑھے تو جائز ہے۔ (حقیقتہ الفقہ نمبر ۳۲۷ بحوالہ در مختار ج ۱ ص ۱۸۷) نمازی کی پیٹھ پر کتا بیٹھ جائے مگر منہ سے لعاب نہ نکلے تو جائز ہے (حقیقتہ الفقہ نمبر ۳۲۸ ص ۱۵۹ بحوالہ بہشتی زیور ص ۳۳) اس طرح کے سیکڑوں حنفی فتاوی ہیں۔

غیر مقلدوں کے یہاں خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(ستائیسواں مسئلہ)

بریلوی مفتی نے فرقہ دیوبندیہ کے حوالہ سے لکھا :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۲ بحوالہ دستور المتقی)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ اور فرقہ دیوبندیہ کی تولید و تخلیق اور دونوں کے ظہور پذیر ہونے سے سیکڑوں سال پہلے حنفی مذہب کے ترجمان اور امام علامہ بدر الدین عینی ناقل ہیں کہ :۔

"عن جابر بن عبد اللہ ان النبی ﷺ کان فی غزوۃ ذات الرقاع فرمی رجل بسھم فنزفہ الدم فرکع وسجد ومضی فی صلوتہ فبلغ ذلک رسول اللہ ﷺ فدعا لھما و لم یامرہ بالوضوء ولا باعادۃ الصلاۃ " یعنی حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری صحابی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوۂ ذات الرقاع میں تھے کہ نماز پڑھ رہے ایک صحابی کو ایک تیر لگا جس سے بہت زیادہ خون فوارہ مار کر نکلنے لگا پھر بھی صحابی مذکور نے اپنی نماز جاری رکھی انہوں نے رکوع و سجود کر کے اپنی نماز پوری کی اس کی خبر آپ کو ہوئی تو آپ نے صحابی موصوف اور ان کے ساتھی کے لئے دعائے خیر کی اور انہیں نہ پھر سے وضو کرنے کا آپ نے حکم دیا نہ نماز دہرانے کا ۔ (بنایہ شرح ہدایہ ج ۱ ص ۱۴۲ بحوالہ سنن ابی داود و صحیح ابن حبان و سنن دار قطنی و بیہقی)

فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی ولادت سے کئی صدی پہلے حنفی امام کی نقل کردہ اس حدیث سے واضح ہے کہ بہت زیادہ خون نکلنے کو بھی ہمارے رسول ﷺ نے ناقض وضو نہیں قرار دیا حب نبوی اور پیروی سنت نبویہ کے دعویدار ان دونوں تقلید پرست فرقوں کی چیرہ دستی وجارحیت سنت نبویہ وفرمان نبویہ کے خلاف اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ اپنے ہی امام عینی کی نقل کردہ حدیث نبوی سے مستفاد مسئلہ اختیار کرنے پر دونوں فرقے اہل حدیث کے خلاف طوفان بد تمیزی کھڑا کئے ہوئے ہیں ۔

تنبیہ

مذکورہ بالا اصل حدیث میں اس کی صراحت نہیں کہ آپ کو صحابی مذکور کی یہ بات

معلوم ہوئی تو آپ نے وضو ونماز دہرانے کا حکم دیا مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اس حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ آپ کو صحابی مذکور کی یہ بات معلوم ہوئی آپؐ نے ان کے لئے دعاء خیر کی مگر اس کی صراحت نہیں کہ آپ نے انہیں وضو ونماز دہرانے کا بھی حکم دیا اور اس موقعہ پر وضو ونماز دہرانے کا حکم آپ کی طرف سے نہ دیا جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ زیادہ خون نکلے یا کم وضو نہیں ٹوٹتا خصوصاً حنفی مذہب کے امام عینی کے نقل کردہ الفاظ تو اس موقف کی صریح دلیل ہیں۔

خلیفہ راشد عمر فاروق نے اس حال میں نماز پڑھی کہ ان کے جسم سے خون فوارہ مار کر نکل رہا تھا۔ (موطا امام مالک باب العمل فیمن علیہ الدم من جرح او رعاف ج ۱ ص ۶۲)

فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ بتلائے کہ کیا خلیفہ راشد عمر فاروق بھی ان غیر مقلدوں میں سے تھے جو اپنے نئے مذہب کی طرف دعوت دینے کے لئے ایسا کرتے تھے؟

امام بخاری حسن بصری تابعی سے ناقل ہیں کہ مسلمان زخموں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے (صحیح بخاری باب من لم یرالوضوء الا من المخرجین) اس سے لازم آتا ہے کہ بعض کے زخم سے خون بھی نکلتا ہوگا۔ اسی بناء پر امام بخاری نے اسے نقل بھی کیا اور ظاہر ہے کہ ایسا کرنے والے صحابہ وتابعین تھے اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بحالت جہاد نکلا ہوا خون ناپاک نہیں۔

غیر مقلدین کے یہاں سر منڈانا خلاف سنت اور علامت خوارج ہے (اٹھائیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ:۔

"غیر مقلدین کے نزدیک سر منڈانا خلاف سنت اور خارجیوں کی علامت ہے۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۲ بحوالہ البیان المرصوص ص ۱۶۹)

ہم کہتے ہیں۔ ان دونوں تقلید پرست فرقوں کے پیران پیر شیخ جیلانی فرماتے ہیں کہ:۔

"حلق الراس فی غیر الحج والعمرۃ فمکروہ فی احدی الروایتین عن الامام احمد الخ

" یعنی حج وعمرہ وضرورت کے علاوہ دوسرے عام مواقع پر سر منڈانا ہمارے امام احمد سے منقول دو اقوال میں سے ایک کے مطابق مکروہ ہے کیونکہ متعدد احادیث نبویہ وآثار صحابہ میں اس کی

ممانعت ومذمت آئی ہوئی ہے (غنیۃ الطالبین ص ۴۲)

یہ معلوم ہے کہ حج وعمرہ کے علاوہ کسی اور موقع پر ہمارے رسول ﷺ کا سر منڈانا ثابت نہیں اس اعتبار سے سر منڈانا آپ کی فعلی وعملی سنت کے خلاف ہے البتہ اس سے لازم نہیں آتا کہ آپ کی اس عملی سنت کے خلاف غیر حج وعمرہ وضرورت کے موقع پر سر منڈانا جائز ومباح بھی نہیں جن روایات میں آپ اور آپ کے صحابہ سے علی الاطلاق سر منڈانے کی ممانعت ومذمت منقول ہے انہیں عام اہل حدیث علماء نے صحیح ومعتبر نہیں تسلیم کیا ہے اور صراحت کی ہے کہ غیر حج وعمرہ وضرورت کے مواقع پر سر منڈانے سے ممانعت والی کوئی بھی شرعی دلیل نہیں ہے اس سلسلے میں وارد شدہ روایات غیر معتبر ہیں۔ (ملاحظہ ہو فتاوی نذیریہ وفتاوی ثنائیہ وعام کتب سلفیہ)

اس میں شک نہیں کہ بعض مواقع پر حج وعمرہ کے علاوہ آپ نے بعض لوگوں کا سر خود مونڈ دیا ہے مگر اس سے لازم نہیں آتا کہ ضرورت کے بغیر ہی آپ نے ان کے سر مونڈے تھے پھر بھی علمائے اہل حدیث سر مونڈنے کے جواز کے قائل ہیں خواہ حج وعمرہ وضرورت کے علاوہ دوسرے ہی مواقع کیوں نہ ہوں خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ سر منڈانے کا اہتمام کرتے تھے کیوں کہ ان کے بالوں کی ساخت کچھ ایسی تھی کہ منڈائے بغیر غسل میں بعض بالوں کی جڑوں تک پانی نہ پہنچ سکنے کا خطرہ وخوف تھا یعنی کہ علت مذکورہ کے باعث حضرت علی مرتضیٰ سر منڈایا کرتے تھے۔ سر منڈانے کو خوارج کی علامت احادیث متواترہ میں بیان کی گئی ہے کیا ان احادیث متواترہ سے فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کو انکار ہے؟ خوارج کے سلسلے میں احادیث نبویہ کو اپنی تقلیدی فطرت سے مجبور ہو کر نہایت غلط طور پر دونوں تقلیدی فرقے اہل حدیث پر چسپاں کرنے کے عادی ہیں کیا جماعت اہلحدیث کے تمام افراد کا یہی شعار ہے کہ وہ جماعتی پیمانے پر سب کے سب لوگ سر منڈاتے ہیں؟ علمائے اہل حدیث نے صراحت کر رکھی ہے کہ سر منڈانا علامات خوارج میں سے ہونا اس بات کی ہرگز دلیل نہیں کہ جو آدمی بھی سر منڈائے ضرورۃً یا بلا ضرورت وہ ضرور خارجی ہے عام کتب سلفیہ میں یہ تفصیل دیکھی جا سکتی ہے۔

لفظ اللہ کے ساتھ ذکر (انتیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :-

"غیر مقلدین کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۲ بحوالہ البنیان المرصوص ص ۱۷۳) ہم کہتے ہیں کہ دونوں تقلیدی فرقوں کی محولہ کتاب البنیان المرصوص کی اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

"ذکر لفظ مفرد جلالہ چنانچہ بعض فقراء می کنند سنت صحیحہ بر آں وارد نگشتہ بلکہ نقل و عقل دال است بر خلاف آں بنا بر عدم افادہ کلام وذکر الٰہی بروجہے بائد کہ جناب نبوت تعلیمش باید فرمودہ وبصیغہ شائد کہ نشانش ازو۔ وآں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ است وآمدہ کہ این کلام افضل است بعد از قرآن پس سنت گذاشتن ودست ببدعت زدن یعنی چہ وچوں اللہ گفتن ماثور نیست ھو ھو حق حق ونحو آں سرودن چہ قسم جائز می تواند شد ذکر بدون جملہ مفیدہ سہل باشد" یعنی بعض فقراء "اللہ" کے لفظ مفرد کے ساتھ اللہ اللہ کا ورد ذکر کرتے رہتے ہیں اس کا کوئی ثبوت سنت صحیحہ میں نہیں ہے بلکہ نقل و عقل اس طرح کے ورد وظیفہ اور ذکر کے خلاف دلالت کر رہی ہے کیونکہ اس لفظ کا کوئی معنی ومفہوم نہیں نکلتا۔ اللہ کا ذکر اس طریق پر ہونا چاہئے جس کی تعلیم بارگاہ نبوت سے دی گئی ہو اور ایسے لفظ کے ساتھ ذکر الٰہی ہونا چاہئے جس کا پتہ ونشان آپؐ سے ثابت ہو۔ آپ سے ثابت ہونے والا افضل ترین ذکر کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" کا ورد ہے نیز حدیث نبوی میں وارد ہے کہ قرآن کے بعد کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ افضل ترین کلام ہے دریں صورت سنت نبویہ والے اس ذکر کو چھوڑ کر جس کا ثبوت شریعت سے ہو اللہ اللہ کی رٹ لگا کر بدعت کا مرتکب ہونا چہ معنی دارد اللہ والا وظیفہ نیز "ھو ھو" اور حق حق والا سنت سے ثابت نہیں پھر اس طرح کا وظیفہ، وظیفہ کی جائز قسموں میں سے کون سی قسم ہے کہ بامعنی کلام کے بجائے غیر مفید المعنی لفظ کو بار بار رٹنا اور پکارا جائے۔ (البنیان المرصوص ص ۱۷۳)

اس کا حاصل یہ ہے کہ جس کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا افضل الذکر ہونا ثابت ہے یا جو ذکر الٰہی سنت صحیحہ سے ثابت ہے اسے چھوڑ کر غیر مفید المعنی لفظ والا وظیفہ پڑھنا جس کا کوئی ثبوت سنت سے نہیں ہے بدعت ہے مثلاً اللہ اللہ اور ھوھو اور حق حق اور اس طرح کے الفاظ کا بار بار رٹنا۔ اس بدعت شکن سلفی عبارت میں جو بات کہی گئی ہے اس پر دونوں تقلید پرست فرقوں کا طعن و تشنیع کرنا اگر دونوں فرقے فی الواقع یہ فعل درست مانتے ہیں تو وہ اگر دم رکھتے ہیں

تو اپنی پوری طاقت خرچ کر کے ثابت کر دکھائیں کہ کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ " اور اس طرح کے دوسرے ثابت شدہ ورد وظیفہ کے بر خلاف محض لفظ " اللہ " اور ھو ھو اور حق حق جیسے غیر مفید المعنی ذکر کا کرنا بدعت نہیں بلکہ ایسا کرنا نصوص کتاب وسنت واجماع امت خیر القرون سے ثابت ہے ہمارا چیلنج ہے کہ دونوں تقلیدی فرقے تا قیامت اس کا ثبوت نصوص واجماع خیر القرون سے نہ دے سکیں گے پھر ان پر اس سلفی کتاب کا یہ بہترین مشورہ یوں گراں ہے کہ ثابت شدہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ اور اس جیسا وظیفہ ہی اختیار کرنا بہتر ہے اور غیر ثابت شدہ غیر مفید المعنی لفظ کا وظیفہ نا مناسب ہے کیونکہ یہ بدعت ہے یعنی کہ نصوص اور خیر القرون سے ثابت نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ان دونوں تقلیدی فرقہ والے سنت نبویہ سے ثابت ذکر و وظیفہ کو ترک کر کے غیر مفید المعنی وغیر ثابت وظیفہ کو مواظبت کے ساتھ اپنا شیوہ وشعار بنائے ہوئے ہیں کیا یہ بدعت پرستی نہیں ہے ؟

غیر مقلدین کے نزدیک عورت کی نماز تمام ستر چھپائے بغیر صحیح ہے (تیسواں مسئلہ)

بریلوی مفتی نے اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے نقل کیا ہے کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک عورت کی نماز بغیر تمام ستر چھپائے ہوئے صحیح ہے تنہا ہو یا دوسری عورتوں کے ساتھ ہو یا اپنے شوہر کے ساتھ ہو یا دوسرے محارم کے ساتھ ہو غرض ہر طرح صحیح ہے زیادہ سے زیادہ سر کو چھپالے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۲ بحوالہ بدور الاھلہ ص ۳۹)

ہم کہتے ہیں کہ دونوں تقلید پرست فرقوں کی تکذیب کے لئے یہ بتا دینا کافی ہے کہ نہایت مشہور ومعروف ومتداول ومروج سلفی کتاب مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں صراحت ہے کہ :۔

" وَاعْلَمْ اَنَّ سَتْرَ الْعَوْرَةِ شَرْطٌ لِصِحَّةِ الصَّلٰوةِ وَاِنْ كَانَ فِی مَكَانٍ خَالٍ وَفِی غَيْرِ حَالَةِ الصَّلٰوةِ يَجِبُ سَتْرُهَا عَنْ اَعْيُنِ النَّاسِ مَنْ يَحْرُمُ نَظْرُهٗ " یعنی یہ بات جانے رکھو کہ صحت نماز کے لئے ستر کا چھپا ہوا ہونا شرط ہے اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوگی اگرچہ تنہائی میں نماز پڑھے اور غیر

نماز کی حالت میں ستر کا چھپائے رکھنا ایسے لوگوں کی نظر سے واجب ہے جن کا دیکھنا حرام ہے۔ (ملاحظہ ہو مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح باب الستر طبع رابع نشاط پریس ٹانڈہ فیض آباد ۱۹۹۲ ج ۲ ص ۴۶۹)

اسی قسم کی تصریحات عام سلفی کتابوں میں ہیں جن کا لازمی مطلب ہے کہ نمازی خواہ مرد ہو خواہ عورت سب کو ستر چھپا کر نماز پڑھنا لازم ہے اور ستر چھپائے بغیر پڑھی ہوئی نماز صحیح نہیں ہوگی بلکہ باطل وفاسد ہوگی۔ اس کلیہ سے ظاہر ہے کہ صرف معذور اور معذور کے ہم معنی لوگ ہی مستثنی ہو سکتے ہیں۔ اس سلفی تصریح سے واضح طور پر دونوں تقلید پرست فرقوں کا اہل حدیث پر لگایا ہوا اتہام مکذوب محض ثابت ہوا۔ البتہ اس شرط کی نفی کرنے والے اس متواتر المعنی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں مذکور ہے کہ قبیلہ جرہم کے امام عمرو بن سلمہ نے برہنہ سرین نماز پڑھائی اور اسے دہرایا نہیں گیا (صحیح بخاری ومتعدد کتب حدیث) عورتوں کی بابت خاص طور سے عورتوں کے ستر سے متعلق حدیث ام سلمہ ؓ کی شرح میں مرعاۃ میں کہا:۔

" وَالرَّاجِحُ عِنْدِیْ مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ الْحَنَابِلَۃُ مِنْ اَنَّ الْحُرَّۃَ الْبَالِغَۃَ کُلَّھَا عَوْرَۃٌ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی ظُفْرِھَا وَشَعْرِھَا اِلَّا وَجْھَھَا " یعنی میرے نزدیک حنابلہ کا مذہب راجح ہے کہ بالغہ آزاد خاتون کا پورا جسم حتی کہ ناخن وبال باستثناء چہرہ نماز کی حالت میں ستر ہے۔ (ملاحظہ ہو مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح حدیث نمبر ۷۶۹ ج ۲ ص ۴۷۹ وعام کتب سلفیہ) مذکورہ بالا سلفی تصریحات کو اپنے اصطلاحی غیر مقلدین یعنی اہل حدیثوں کا مسئلہ وفتوی قرار دینے کے بجائے بدور الاھلہ کے مصنف کی ذاتی اجتہادی رائے کو تمام اہل حدیثوں کا علی الاطلاق مذہب قرار دینا فرقہ دیوبندیہ اور بریلویہ کی کون سی دیانت داری ہے؟ بعض حنفی اماموں کی بعض انفرادی وذاتی رائے اور بات کو اگر علی الاطلاق تمام احناف کا مسلک قرار دیا جائے تو یہ دونوں تقلید پرست فرقے آسمان سر پر اٹھالیں۔

نمازی کے کپڑوں کا پاک ہونا غیر مقلدوں کے نزدیک شرط نہیں (اکتیسواں مسئلہ)

بریلوی مفتی اپنے تقلیدی بھائی سے ناقل ہیں کہ:۔

"غیر مقلدوں کے نزدیک نمازی کے کپڑوں کے واسطے پاک ہونا شرط نہیں اگر کسی نے ناپاک کپڑوں میں بغیر کسی عذر کے قصداً نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہو جاتی ہے " (غیر مقلدین کے فریب ص ۶۳ بحوالہ دلیل الطالب ص ۲۶۴ وعرف الجادی ص ۳۲۰ وبدور الاھلہ ص ۳۹)

ہم کہتے ہیں کہ دونوں تقلید پرست فرقوں نے مذکورہ بالا بات تین سلفی کتابوں دلیل الطالب وعرف الجادی وبدور الاھلہ کے حوالہ سے لکھی ہے ان دونوں تقلید پرست فرقوں کی کذب بیانی وتلبیس کاری کا اندازہ کرنے کے لئے ہم بدور الاھلہ کی عبارت یہاں نقل کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو :۔

" ہر کہ جز وجامہ ناپاک نمی یابد نمازش دراں جامہ متنجس بنا بر ضرورت عفو واھون از عریاں گذار دن است وکیف کہ اکل میتہ نزد عدم وجود ساد رمق جائز است وبناء شریعت بر رعایت مصالح ودفع مفاسد ومعادلہ میان شرور بودہ اگر چارہ از وقوع در یکے از یں امور بناشد الخ " یعنی جو آدمی ناپاک و نجس کپڑوں کے علاوہ دوسرے پاک کپڑے نہ پا سکتا ہو اس کے لئے برہنہ ونگا ہو کر نماز پڑھنے کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی کی بنیاد پر ناپاک و نجس کپڑوں ہی میں نماز پڑھ لینی چاہئے جس طرح بقدر ضرورت حلال وپاکیزہ غذا نہ ہونے کی صورت میں مردار کا کھالینا جائز ہے شریعت کی بنیاد مصالح کی رعایت اور مفاسد کا خاتمہ اور شرور میں پڑے بغیر اگر چارہ کار نہ ہو تو معتدل ترین صورت اختیار کرنے پر ہے " (ملاحظہ ہو بدور الاھلہ من ربط المسائل بالادلہ از حضرت العلام السید صدیق حسن القنوجی ص ۳۹)

ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ دونوں تقلید پرست فرقوں نے اس سلفی کتابوں کی طرف جو بات منسوب کی ہے ان میں سے بدور الاھلہ کی عبارت واضح طور پر دونوں تقلید پرست فرقوں کی بھر پور تکذیب کرتی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ نمازی کے لئے دوران نماز کپڑوں کا پاک وطاہر ہونا ویسا ہی ضروری ہے جس طرح آدمی کے لئے طاہر وحلال غذا کھانے کا التزام ضروری ہے لیکن اگر نمازی کو کوئی ایسی مجبوری ومعذوری پیش آ گئی کہ اس کے پاس ناپاک و نجس کپڑوں کے علاوہ دوسرے پاک کپڑے ہیں ہی نہیں تو جس طرح مجبور وبے بس آدمی کے لئے مردار کا کھانا جائز ہے اسی طرح ضرورۃً ومصلحتہً برہنہ ہو کر نماز پڑھنے کے بالمقابل ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھنی جائز ہے۔ نیز مصنف بدور الاھلہ کی بعض دوسری عبارتوں سے دونوں

تقلید پرست فرقوں نے اپنے مطلب کی باتیں نکال لی ہیں ان عبارتوں کا بہر حال وہ مطلب نہیں جو ان دونوں فرقوں نے اپنی عادت تلبیس کاری کے تحت نکالا ہے جس کا اندازہ ہر شخص بڑی آسانی کے ساتھ مذکورہ بالا تفصیل سے لگا سکتا ہے اگر کسی سلفی عالم نے خلاف نص کوئی بات کہی ہے تو وہ اس کی اپنی ذاتی رائے ہو سکتی ہے جماعت اہل حدیث کا مسلک نصوص کتاب وسنت ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ چھبیسویں مسئلہ کے تحت ہم بتلا آئے ہیں کہ فرقہ بریلویہ اور دیوبندیہ اپنے کو جس حنفی مذہب کا مقلد قرار دیتے ہیں اس کا فتوی ہے کہ خنزیر کی مدبوغ کھال میں ملبوس ہو کر اسی کے بنے ہوئے ڈول اور لوٹے میں رکھے ہوئے پانی سے وضو کر کے نیز مذبوح کتے کی کھال میں بھی ملبوس ہو کر اور اس کی جائے نماز پر نماز پڑھنی جائز ہے اور کتے کو اپنے اوپر سوار کر کے نیز درندے جانوروں کی مدبوغ کھال میں بھی ملبوس ہو کر پڑھی ہوئی نماز حنفی مذہب میں جائز وصحیح ہے نیز غلیظ وخفیف نجاستوں کی خاصی مقدار میں جسم اور کپڑوں کو ملوث کر کے نماز پڑھنی بھی حنفی مذہب میں جائز وصحیح ہے اس طرح کی بہت ساری باتیں حنفی مذہب میں موجود ہیں انھیں دونوں فرقوں کی جزوی موافقت کسی مسئلہ میں اپنی ذاتی وانفرادی رائے سے دلیل الطالب وعرف الجادی وبدور الاھلہ کے مصنف نے کر دی تو اسے دونوں فرقوں نے دھاندلی بازی کرتے ہوئے پوری جماعت اہل حدیث کا مذہب قرار دے لیا ہے مگر ان کی تکذیب کے لئے ہماری تحریر کافی ہے اور بنظر اختصار ہم تفصیل سے اعراض کر رہے ہیں۔

پائجامہ ولنگی کا دوران نماز ٹخنہ سے نیچے آجانا ناقض وضو ہے (بتیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے:۔

" غیر مقلدین کے نزدیک ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہننے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۳ بحوالہ دستور المتقی ۲۹)

ہم کہتے ہیں کہ جس سلفی کتاب دستور المتقی کے حوالہ سے دونوں فرقوں نے یہ بات کہی ہے اس میں اور دوسری عام کتب سلفیہ میں یہ حدیث نبوی منقول ہے کہ:۔

"بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال لہ رسول اللہ ﷺ اذھب فتوضأ ثلاث مرات فقال لہ رجل یا رسول اللہ مالک امرتہ أن یتوضأ ثم سکت عنہ فقال انہ کان یصلی مسبل ازارہ وان اللہ عزوجل لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ" یعنی ایک آدمی اپنی لنگی ٹخنہ سے نیچے لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اسے رسول اللہ ﷺ نے دوران نماز ہی جبکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا یہ واضح حکم دیا کہ جا کر پھر وضو کرو اور نماز پڑھو اسی طرح اس آدمی کے ساتھ تین مرتبہ ہوا آخری بار ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اسے بار بار وضو کرنے کا حکم دوران نماز کیوں دیتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص دوران نماز لنگی ٹخنہ سے نیچے لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اسی لئے میں نے اسے نماز چھوڑ کر وضو کرنے کا حکم دیا کہ ایسا کرنے والے کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے کی نماز قبول نہیں کرتا ۔ (سنن ابی داود مع عون المعبود ج ۱ ص ۲۴۳ باب الاسبال فی الصلوۃ وکتاب اللباس وسنن نسائی کتاب الزینتہ ومجمع الزوائد بحوالہ مسند احمد وقال رجالہ رجال الصحیح ج ۵ ص ۱۲۵ وقال النووی فی ریاض الصالحین اسنادہ صحیح ، مشکوۃ مع مرعاۃ کتاب الصلوۃ باب الستر ج ۲ ص ۴۷۶ - ۴۷۷ وعام کتب شروح حدیث)

ناظرین کرام دیکھ رہے کہ حدیث نبوی میں نہایت صراحت وضاحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ نماز کے دوران لنگی و پائجامہ ٹخنے کے نیچے لٹکنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر اس حدیث نبوی پر عمل کرنے کے جرم میں فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ اہل حدیث کی مذمت و تشنیع وتقبیح پر متفق ہیں کیا یہ احادیث نبویہ کے خلاف مقلدانہ محاذ آرائی نہیں ہے ؟

نماز میں قہقہہ لگنے سے وضو ٹوٹنے کا موقف کسی معتبر شرعی دلیل سے بغیر رکھنے والے دونوں تقلید پرست فرقے اگر مذکورہ اہل حدیث موقف کے خلاف تحریک چلانے میں سرگرم ہیں تو یہ عجوبہ ہے ۔

رمضان میں بحالت روزہ قصدا کھانے پینے سے کفارہ کا مسئلہ

(تینتیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" رمضان میں روزہ کی حالت میں کسی نے قصدا کھا پی لیا تو غیر مقلدوں کے نزدیک اس کے ذمہ کفارہ نہیں " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۳ بحوالہ دستور المتقی ص ۱۰۳)

ہم کہتے ہیں کہ ان دونوں تقلید پرست فرقوں یعنی دیوبندیوں اور بریلویوں کے مذہب میں یہ صراحت موجود ہے کہ :۔

" عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ لَا تَجِبُ الْكَفَّارَةُ بِالْجِمَاعِ فِي الْمَوْضِعِ الْمَكْرُوهِ " یعنی امام ابو حنیفہ کا یہ فتویٰ اور مذہب ہے کہ روزہ دار آدمی اگر کسی مرد یا عورت کے ساتھ اغلام بازی کرے یعنی اس کے پیچھے والے مقام میں جماع اور وطی کرے تو اگرچہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا' ر اس ٹوٹے ہوئے روزے کی اسے قضا کرنی لازم ہوگی مگر اس پر کفارہ نہیں لازم ہوگا ۔ (ہدایہ مع شرح اردو عین الہدایہ مطبوع نول کشور لکھنؤ ۱۸۹۶ء ج ۱ ص ۹۰۳ و مطبوع لاہور ۱۹۹۲ء ج ۱ ص ۱۱۲۵)

حنفی مذہب کی اس واضح تصریح سے معلوم ہوا کہ لواطت و اغلام بازی کرنے سے یعنی پائخانہ کے مقام میں جماع اور وطی کرنے سے اگرچہ روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگی مگر کفارہ نہیں واجب ہوگا اور معلوم ہے کہ اغلام ولواطت معنوی طور پر وطی و جماع ہی کے ہم معنی حنفی مذہب میں بھی ہے اسی وجہ سے اغلام ولواطت کرنے والے پر غسل جنابت فرض ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو جیساکہ تمام کتب حنفیہ میں صراحت ہے لیکن حنفی مذہب اپنے اصول وضابطہ سے انحراف کر کے اغلام بازی ولواطت کرنے والے روزہ دار پر کفارہ لازم نہیں مانتا ناظرین کرام دیکھ رہے ہے کہ جماع اور وطی سے بھی حنفی مذہب کفارہ روزہ کا قائل نہیں ہے مگر اسی حنفی مذہب کی تقلید کے دعویدار فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ اہل حدیث کے اس موقف و مسلک پر طنز و تعریض کر رہے ہیں کہ روزہ دار نے قصداً کھا پی کر روزہ توڑ دیا تو اس پر کفارہ نہیں۔

نیز دونوں تقلیدی فرقوں کی کتب معتبرہ میں یہ صراحت ہے کہ :۔

" وَلَوْ أَنْزَلَ بِقُبْلَةٍ أَوْ لَمْسٍ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ دُونَ الْكَفَّارَةِ " یعنی اگرچہ روزہ دار نے بوسہ لیکر یا چھو کر اور لمس کر کے اپنا روزہ توڑ دیا تو اس روزہ دار کی قضا واجب ہوگی مگر اس پر کفارہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا (ملاحظہ ہو ہدایہ مع اردو شرح عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۱۱۵)

ناظرین کرام مذکورہ بالا حنفی فتویٰ و مسئلہ کا حال بھی دیکھ رہے ہیں دواعی جماع کے ذریعہ عملاً روزہ توڑنے والے پر بریلوی و دیوبندی مذہب کفارہ نہیں عائد کرتا صرف روزہ کی قضا واجب قرار دیتا ہے جن تقلید پرست فرقوں کا دین وایمان اس طرح کا ہو وہ اگر زیر نظر سلفی موقف پر معترض ہوں اور طنز واستہزاء کریں تو بہت حیرت کی بات ہے۔

دونوں تقلید پرست فرقوں کا یہ فتویٰ بھی ہے کہ :۔
" باندی و غلام کا بوسہ لینے میں بھی یہی حکم ہے یعنی روزہ ٹوٹ جائے گا مگر کفارہ واجب نہ ہوگا حتیٰ کہ اگر جانور کو شہوت کے ساتھ بوسہ لیا خصوصا اس کی شرم گاہ کا بوسہ لیا تو جس نے بھی ایسا کیا مرد ہو یا عورت اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا جس کی قضا کرنی ہوگی مگر کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ مرد و عورت باہم ننگے ہو کر ایک دوسرے سے اپنی شرم گاہیں ملائیں یا دو مرد باہم ایسا کریں یا دو عورتیں ایسا کریں تو انزال ہونے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی مگر کفارہ نہیں واجب ہوگا۔ (ما حصل از ہدایہ مع عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ وعام کتب حنفیہ) صرف یہی نہیں بلکہ دونوں تقلیدی فرقوں کا یہ فتویٰ بھی ہے کہ اگر روزہ دار نے عمدا وقصدا مکھی (مگس) کھالی اور حقہ وتمباکو اور بیڑی وسگریٹ پیا تو اگرچہ روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم آئے گی مگر کفارہ نہیں لازم آئے گا (ما حصل از ہدایہ مع عین الہدایہ کتاب الصوم ج ۱ ص ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ وعام کتب احناف)

حتیٰ کہ دونوں تقلیدی فرقوں کا فتویٰ ہے کہ ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ آدمی اگر خون کھا پی لے تو اس کا روزہ اگرچہ ٹوٹ جائے گا مگر کفارہ نہیں واجب ہوگا (ہدایہ مع عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۱۱۸ وعام کتب احناف) لیکن اگر آدمی نے اپنے محبوب کا تھوک نگل لیا تو روزہ دار کا روزہ ٹوٹ گیا اور قضا وکفارہ دونوں لازم ہوں گے (عین الہدایہ بحوالہ محیط وفتح القدیر شرح ہدایہ ج ۱ ص ۱۱۱۸)

حنفی مذہب میں خون ناپاک ونجس بھی ہے اور حرام وممنوع بھی مگر اس ناپاک ونجس اور حرام وممنوع چیز کو اگر روزہ دار کھا پی لے تو حنفی مذہب میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم وضروری ہوگی مگر کفارہ لازم نہ ہوگا اس طرح کا فتویٰ دینے والے مذہب کے پیرو ومقلد اگر زیر نظر مسئلہ میں سلفی موقف پر رد وقدح کریں تو حیرت در حیرت ہے۔

دونوں تقلیدی فرقوں کا یہ فتویٰ بھی ہے کہ روزہ دار نے اگر عمدا وقصدا قے کر کے روزہ توڑ دیا تو اس پر صرف توڑے ہوئے اس روزہ کی قضا واجب ہے مگر اس پر کفارہ لازم نہیں ۔ (ہدایہ مع عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ وعام کتب احناف)

دونوں تقلیدی فرقوں کا یہ بھی فتویٰ ہے کہ کوئی عورت اگر کسی سے اغلام ولواطت کرائے تو اس کا روزہ اگرچہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی مگر اس پر کفارہ نہیں لازم ہوگا ایسی صورت میں اگرچہ بعض معتزلی حنفیوں اور فقیہوں نے کفارہ بھی واجب بتلایا ہے مگر حنفی

اصول کے مطابق صحیح بات یہ ہے کہ کفارہ لازم نہیں ، صرف روزہ کی قضا لازم ہوگی ۔ (ہدایہ مع عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ وعام کتب احناف)

ناظرین کرام ان دونوں تقلیدی فرقوں کا یہ سارا حال دیکھیں پھر سلفی مذہب کے خلاف ان کی جارحیت اور چیرہ دستی ورد وقدح کا طور وطریق ملاحظہ کریں ۔ نیز مندرجہ ذیل حنفی فتوی بھی ملاحظہ کریں :۔

جلق یعنی مشت زنی کے ذریعہ روزہ دار نے اپنی منی خارج کی خواہ خود اپنے ہاتھ سے جلق (مشت زنی) کیا ہو یا کسی دوسرے سے مثلا بیوی سے کرایا ہو تو ایک قول کے مطابق روزہ کا کفارہ نہیں بلکہ بقول حنفی امام ابو بکر اسکاف ایسا کرنا کار ثواب اور حنفی امام انزاری نے اسی قول اسکاف کو صحیح قرار دیا ہے (عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۱۱۲)

دونوں تقلید پرست فرقوں کا یہ فتوی بھی ہے کہ :۔

" لَوْ جَامَعَ مَيِّتَةً أَوْ بَهِيمَةً فَلَا كَفَّارَةَ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ " یعنی اگر کسی مردہ عورت اور چوپایہ جانور کے ساتھ کسی نے جماع اور وطی کی تو اس پر کفارہ لازم نہیں انزال ہو یا نہ ہو (ہدایہ مع عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۱۲۵ وعام کتب احناف)

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ فرقہ بریلویہ نے کس قسم کے فتاوی ومسائل بیان کر رکھے ہیں ۔

جس بریلوی مذہب میں زندہ ومردہ جانور اور باکرہ کم سن عورت نیز مردہ عورت کے ساتھ جماع کرنے پر نہ وضو واجب ہوتا ہے نہ غسل وہ اگر مذکورہ بالا قسم کے فتاوی دیتا ہے تو اپنے اصول وضوابط کی عین پابندی میں ایسا کرتا ہے لیکن اس طرح کے فتاوی ومسائل والے لوگ اگر ایک طرف یہ ظاہر کریں کہ قصداً وعمداً کھا پی کر روزہ توڑنے والے پر روزہ کی قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہے تو نہایت حیرت انگیز بات ہے ۔

حنفی مذہب کا یہ فتوی بھی ہے کہ انگور کا دانہ اگر چبائے بغیر یوں ہی صحیح وسالم نگل کر کھا گیا تو صحیح یہ ہے کہ نہ روزہ ٹوٹتا ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ جب روزہ ہی نہیں ٹوٹے گا تو کفارہ لازم آنا بہت بعید سے بھی بعید تر ہے (عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۱۲۹ بحوالہ فتاوی الظہیریہ) اگر انگور کے بڑے پتے اور ورق آدمی کھا جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا مگر کفارہ نہیں واجب ہے بلکہ تمام ہی درختوں کے پتوں کے کھانے کا یہی مسئلہ ہے (عین الہدایہ بحوالہ

بحر الرائق والتبیین ج ۱ ص ۱۱۲۹)
اگر فرج یا پیچھے والے مقام کے علاوہ عورت کے کسی بھی عضو میں جماع کیا اور انزال ہو گیا تو حنفی مذہب میں روزہ ٹوٹ جائے گا قضا واجب ہوگی مگر کفارہ نہیں واجب ہے (ہدایہ مع عین الہدایہ ج ۱ ص ۱۱۳۱)

معلوم نہیں حنفی مذہب اپنی اصطلاح کے مطابق کس قسم کے کھانے پینے اور جماع و وطی کرنے سے روزہ توڑنے پر کفارہ کو لازم مانتا ہے اور جماع کے علاوہ کھا پی کر وزہ توڑنے پر کفارہ نہ لازم ہونے والے موقف اہل حدیث پر حنفی مذہب کی تقلید کے مدعی فرقہ دیوبندیہ و بریلویہ جمہور اہل علم سمیت اہل حدیث پر معترض ہے؟ بہر حال معلوم نہیں کس معنی میں کھانے پینے کے ذریعہ روزہ توڑنے پر بھی کفارہ کو واجب وفرض قرار دینے والے دیوبندی وبریلوی فرقوں کا موقف اہل حدیث پر طعن و تشنیع بے راہ روی کے علاوہ کون سا طریق عمل ہے؟ فرقہ دیوبندیہ اور بریلویہ اور اس معاملہ میں ان کے موافقین اہل حدیث کے خلاف اپنے اختیار کردہ موقف پر سعی بسیار کے باوجود نہ اب تک کوئی شرعی دلیل پیش کر سکے ہیں اور نہ تاقیامت پیش کر سکیں گے کسی بھی غلط کام پر کفارہ کا وجوب اسی وقت مانا جا سکتا ہے کہ اس پر شرعی دلیل ہو حدیث نبوی ہے کہ:۔

"وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ" یعنی جس نے عمدا قے کر کے روزہ رمضان توڑ دیا وہ توڑے ہوئے اپنے اس روزہ کی قضا کرے" (رواہ احمد وابو داود ونسائی وترمذی وابن ماجہ وابن حبان ودار قطنی وحاکم بسند صحیح)

اس حدیث صحیح میں قصدا قے کر کے روزہ رمضان توڑ دینے والے پر کفارہ کو واجب قرار دیئے بغیر رسول اللہ ﷺ نے صرف اس روزہ کو قضاء کرنے کا حکم دیا۔ اس پر کوئی آدمی اگر اپنی طرف سے کفارہ واجب ہونے کا اضافہ کرے تو یہ اس کی شریعت سازی واختراع ہے۔ اسی پر دیگر طریق پر قصدا روزہ رمضان توڑنے پر کفارہ نہ واجب ہونے کا قیاس کیا جائے گا البتہ بذریعہ جماع قصدا روزہ رمضان توڑنے والے پر کفارہ شریعت نے واجب کیا ہے لہذا بذریعہ جماع قصدا روزہ رمضان توڑنے پر کفارہ لازم ہوگا مگر دوسرے ذرائع سے قصدا روزہ رمضان توڑنے پر وجوب کفارہ سے عمدا قے کے ذریعہ روزہ رمضان توڑنے پر صرف قضا لازم ہونے والی حدیث مانع ہے۔

اصول شریعت سے لازم آنے والی اور حدیث نبوی سے مستفاد ہونے والی بات پر کاربند ہونے کے سبب اہل حدیث کو ان دونوں تقلید پرست فرقوں کا طعن و تشنیع کرنا عجوبہ ہے خصوصاً اس لئے کہ یہ تقلید پرست مدعی ہیں کہ چاروں تقلیدی مذہب برحق ہیں اور چاروں میں سے امام شافعی واحمد کے مذہب میں جماع کے علاوہ دوسرے ذریعہ سے قصداً روزہ رمضان توڑنے پر کفارہ واجب نہیں ہے اپنے برحق تسلیم کردہ مذہب شافعی واحمد پر دونوں تقلیدی فرقوں کا طعن وطنز کیا معنی رکھتا ہے ؟ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نفلی روزہ کھا پی کر قصداً توڑنے پر دونوں تقلیدی فرقے بھی کفارہ کو لازم نہیں مانتے آخر یہ لوگ اصول کے دائرہ میں رہتے ہوئے اس تفریق کی وجہ کیوں نہیں بتلاتے ؟

متواتر المعنی حدیث سے ثابت ہے کہ غزوہ فتح کے موقعہ پر روزہ رمضان کو ہمارے رسول ﷺ نے توڑ دیا تھا اور آپ کے حکم سے عام صحابہ نے بھی تو کیا آپ نے اور عام صحابہ نے اس کا کفارہ ادا کیا تھا ؟ اس روزہ کشائی پر کفارہ کا کوئی ذکر نہیں دریں صورت فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کیا کہتے ہیں ؟

کیا پردہ والی آیت خاص ازواج مطہرات کے لئے نازل ہوئی ہے ؟

(چونتیسواں مسئلہ)

بریلوی مفتی اپنے تقلیدی بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہیں کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک پردہ کی آیت خاص ازواج مطہرات کے بارے میں وارد ہوئی امت کی عورتوں کے واسطے نہیں "

ہم کہتے ہیں کہ جو بات دونوں تقلید پرست فرقوں نے ہجو ومذمت کے طور پر سلفی کتاب البنیان المرصوص ص ۱۶۸ کے حوالہ سے لکھی ہے وہی بات ان دونوں تقلیدی فرقوں کی تولید وتخلیق سے پہلے دونوں کے ممدوح ومقتدا شاہ عبد القادر بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۰ھ نے بھی اپنی تفسیر موضح القرآن میں لکھی ہے ۔ ہر شخص قرآن مجید کے پارہ ومن یقنت ۲۲ کی سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۳ - ۵۴ کے تحت شاہ صاحب موصوف کے یہ الفاظ دیکھ سکتا ہے کہ :۔

" مطلب یہ ہے کہ حضرتؐ کی ازواج کسی کے سامنے نہ جاویں سب مسلمانوں کی عورتوں پر یہ حکم واجب نہیں " (ملاحظہ ہو تفسیر سورہ موضح القرآن مذکورہ آیت)

دریں صورت دونوں تقلید پرست فرقے کیا فرماتے ہیں ؟

ساہی وخارپشت وقنفذ کی حلت (پینتیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :-

" غیر مقلدین کے نزدیک ساہی (خارپشت وقنفذ) کھانا جائز ہے حرمت کی حدیث ثابت نہیں ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۳ بحوالہ بدورالاھلہ ص ۳۵۱ وعرف الجادی ص ۲۴۳)

ہم کہتے ہیں کہ دونوں تقلیدی فرقوں نے یہ بات سلفی کتاب بدور الاھلہ وعرف الجادی سے نقل کی ہے مگر دونوں کتابیں ایک ہی سلفی عالم نواب صدیق حسن کی تصنیف ہیں اور ان دونوں نیز موصوف کی دوسری کتابوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف ساہی یعنی قنفذ وخارپشت کی حلت کے معاملہ میں مختلف اوقات میں مختلف موقف کے حامل رہے موصوف نواب صاحب کی کتاب عرف الجادی میں یہ صراحت ہے کہ :-

" وشائد ارجح خبث لوست وہر خبیث حرام است لقولہ عزوجل یحرم علیہم الخبائث "

یعنی شائد ساہی (قنفذ وخارپشت) کا خبیث ہونا زیادہ راجح ہے اور قرآنی آیت " یحرم علیہم الخبائث " سے مستفاد ہوتا ہے کہ ہر خبیث چیز حرام ہے لہذا ساہی کا حرام ہونا زیادہ راجح ہے (عرف الجادی ص ۲۴۳)

عرف الجادی کی اس صراحت سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں فرقوں نے اس کی طرف خلاف امر واقع بات منسوب کی ہے اور اس کے حوالہ سے وہ بات کہی ہے جو اس میں نہیں ہے اور یہ ان دونوں فرقوں کی عادت ثانیہ ہے امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ میرے تلامذہ میری طرف منسوب کردہ کتابوں میں وہ باتیں میرے حوالہ سے لکھ دیا کرتے ہیں جو میری کہی ہوئی نہیں ہوتی ہیں ۔ (اللمحات میں اس کی تفصیل ہے) بدور الاھلہ میں نواب صاحب کی کہی ہوئی بات نیز بعض دیگر کتابوں میں بھی موصوف کی بات کا حاصل یہ ہے کہ قنفذ یعنی ساہی حشرات الارض میں سے ہے اور یہ ان حیوانات میں سے ہے جن کی حلت وحرمت کے سلسلے میں کوئی نص شرعی ثابت نہیں ہے اور اس طرح کی چیزوں میں اصل شرعی قانون حلال مباح ہونے کا ہے

اس لئے اسے حلال ومباح ہونا چاہئے مگر شریعت کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ جن حیوانات کے حلال یا حرام ہونے کی صراحت شریعت میں نہیں ان میں سے جن حیوانات کو عام لوگ یا اکثر لوگ خبیث سمجھتے ہوں وہ حرام ہیں اور جسے عام لوگ یا اکثر لوگ خبیث کے بجائے پسندیدہ وطیب سمجھتے ہوں وہ حلال ہے اور جسے خبیث وطیب سمجھنے والوں میں سے کسی کا پلڑا بھاری یا ہلکا نہ ہو وہ اپنے اصل پر ہوگا یعنی مباح وحلال ہے۔

نواب صاحب نے اپنے اس اصول پر مندرجہ ذیل حدیث صحیح سے استدلال کیا ہے :۔

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ" یعنی حضرت ابن عباس نے کہا کہ جاہلی لوگ کچھ چیزیں کھاتے اور کچھ چیزیں گھن کی وجہ سے نہیں کھاتے تھے پھر اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجا اور اپنی کتاب نازل کی اور اپنی حرام کردہ چیزوں کو حرام قرار دیا اور حلال کو حلال اور جن کے حلال وحرام ہونے کی صراحت نہیں کی ان کا استعمال قابل عفو ہے یعنی مباح ہے پھر موصوف ابن عباس نے آیت مذکورہ تلاوت کی (سنن ابی داود وغیرہ بسند صحیح)

دریں صورت جن کے خبیث وحرام ہونے کی صراحت شریعت میں نہ ہو اس میں لوگوں کے طرز عمل کو دیکھا جائے گا جس کا پلڑا بھاری ہوگا اسی کے موافق فیصلہ ہوگا عرف الجادی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب صاحب ساہی کے خبیث وحرام ہونے کا پلڑا بھاری سمجھتے تھے مگر بعض عبارتوں سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اسے اصل کے مطابق مباح مانتے تھے اور تلب نامی جس صاحب سے مروی ہے کہ میں صحبت نبوی میں رہا مگر آپ سے حشرات الارض کو حرام قرار دیتے نہیں سنا (سنن ابی داود مع عون المعبود کتاب الطعمہ ج ۳ ص ۴۱۶ وسنن بیہقی وغیرہ) ان سے مروی یہ حدیث ساقط الاعتبار وغیر معتبر ہونے کے ساتھ حشرات الارض کے مطلقا حرام ہونے کی دلیل نہیں نیز یہ ضروری نہیں کہ جو بات تلب نے نہ سنی ہو اسے کسی دوسرے نے نہ سنی ہو نواب صاحب نے اس بحث کے دوران نمیلہ فزاری کی روایت کردہ یہ حدیث بھی نقل کی :۔

"كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْقُنْفُذِ فَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الْآيَةَ قَالَ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ خَبِيثٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ

عُمَرَ اِنْ کَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھٰذَا فَھُوَ کَمَا قَالَ" میں (مراد نمیلہ فزاری) ابن عمر کے پاس تھا کہ ان سے قنفذ (ساہی) کی بابت مسئلہ پوچھا گیا تو موصوف ابن عمر نے آیت مذکورہ کی تلاوت کر کے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ ساہی حلال ہے اتنے میں وہاں بیٹھے ہوئے ایک شیخ نے کہا کہ ابو ہریرہ سے سنا کہ وہ یہ قول نبوی بیان کر رہے تھے کہ ساہی خبیث حیوان ہے یہ سن کر ابن عمر نے کہا اگر یہ قول نبوی ہے تو مسئلہ ویسا ہی ہے جیسا آپ نے فرمایا یعنی کہ ساہی خبیث ہونے کے باعث حرام ہے" (رواہ احمد وابو داود مع عون المعبود ج ۳ ص ۱۴۱ وبیہقی وغیرہ)

مگر یہ حدیث بھی ساقط الاعتبار اور غیر معتبر ہے ورنہ فیصلہ کن ہوتی (بدور الاھلہ ص ۳۵۰ - ۳۵۱) ہم سمجھتے ہیں کہ نواب صاحب کا اپنا راجح ترین خیال یہ ہو گیا کہ ساہی خبیث ہونے کے باعث حرام ہے لیکن اسے علی الاطلاق مذہب اہل حدیث نہیں کہا جا سکتا۔ اہل حدیث کے بہت بڑے امام مالک بن انس وابن ابی لیلی اسے حلال مانتے تھے۔ ایک حدیث نبوی میں یہ صراحت ہے کہ حلال وحرام چیزیں واضح طور پر شریعت میں بیان کر دی گئی ہیں اور جن کے حلال وحرام ہونے کی وضاحت نہیں کی گئی ہے وہ متشابہات ہیں ان سے دور رہنے اور اجتناب کرنے ہی میں عافیت ہے (عام کتب حدیث بسند صحیح) اس لئے اصل اشیاء میں اباحت وحلت والی بات اس قید کے ساتھ ماننی چاہئے کہ جن کی حلت وحرمت کی صراحت شریعت میں نہیں ملتی ان سے احتیاطا اجتناب کرنا چاہئے لہذا ساہی کی حرمت کا قطعی فیصلہ کرنے کے بجائے ہم یہ راجح مانتے ہیں کہ احتیاطا وتورعا اس سے اجتناب وپرہیز کرنا چاہئے جو لوگ اس سے گھن کھاتے ہوں اور اسے خبیث وغیر طیب سمجھتے ہوں انہیں اپنے موقف پر قائم رہنا چاہئے جو اسے خبیث وغیر طیب سمجھیں وہ اسے غیر حلال سمجھتے رہیں کیونکہ اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کن نص شرعی ہم کو نظر نہیں آتا۔

ساہی کو امام مالک وابو حنیفہ مکروہ اور امام شافعی ولیث بن سعد وابو ثور حلال اور امام اہل حدیث احمد بن حنبل حرام کہتے ہیں (المغنی لابن قدامہ ج ۸ ص ۵۸۶ وعام کتب فقہ) اس تفصیل سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں امام مالک کے دو مختلف قول ہیں ایک حلال مع الکراھہ دوسرا حلال بلا کراہت۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ساہی کے معاملہ میں معتبر نص نہ ہونے کے باعث مختلف مذاہب ہیں اپنے اجتہاد کے مطابق جو موقف جو بھی اختیار کرے حق بجانب ہے اس لئے اس معاملہ میں اہل حدیث کے اختیار کردہ کسی بھی موقف پر دیوبندیہ وبریلویہ کا طعن بے محل ہے۔

ذبح کرتے وقت جس جانور پر بسم اللہ نہیں پڑھا تو کھاتے وقت اس پر بسم اللہ پڑھنے کا مسئلہ (چھتیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ نے اپنے تقلیدی بھائی فرقہ دیوبندیہ سے نقل کیا :۔

"غیر مقلدین کے نزدیک جانوروں کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی تو کھاتے وقت پڑھ لے اس کا کھانا جائز ہے (غیر مقلدین کے فریب ص ۶۳ بحوالہ عرف الجادی ص ۲۴۹)

ہم کہتے ہیں کہ اس مسئلہ پر کسی قدر تفصیل مسئلہ نمبر ۲ کی بحث میں آ چکی ہے سلفی کتاب عرف الجادی کی طرف یہ بات منسوب کرنے میں دونوں تقلیدی فرقوں نے مغالطہ وتلبیس کاری کی ہے عرف الجادی کی اصل عبارت یہ ہے۔

"وحق آں است کہ تسمیہ نزد اکل کافی است اگر نزد ذبح معلوم نباشد" یعنی حق بات یہ ہے کہ اگر یہ نہ معلوم ہو کہ بوقت ذبح جانور پر بسم اللہ پڑھا گیا تھا تو یہ بات نہ معلوم ہونے کی صورت میں اسے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہوگا (عرف الجادی ص ۲۴۹)

اس عبارت عرف الجادی میں اس حدیث صحیح کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر مسئلہ نمبر۲ میں آچکا ہے کہ لوگوں نے آپ سے کہا کہ نو مسلم لوگوں کے ذبح کردہ جانوروں کا گوشت مسلمان لوگ ہمارے یہاں فروخت کرنے لاتے ہیں اور ہمیں یہ معلوم نہیں کہ ذبح کرتے وقت انہوں نے بسم اللہ کہا یا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ نو مسلموں کا بوقت ذبح بسم اللہ کرنا معلوم نہ ہو تو تم اسے بسم اللہ کرکے کھا لو ظاہر ہے کہ ہمارا حسن ظن یہی ہونا چاہئے کہ ذبح کرنے والا مسلمان حکم شریعت کا لحاظ کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھ کر ہی جانور ذبح کرتا ہوگا البتہ بھول وچوک کی بات دیگر ہے بھول چوک کی صورت میں حنفی مذہب بھی کھانا جائز کہتا ہے محض شک وشبہ کی بناء پر اس ذبیحہ پر غیر حلال ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا البتہ ابتدائے کتاب عرف الجادی میں یہ صراحت ہے کہ یہ مسئلہ اس صورت میں ہے کہ یہ ذبیحہ غیر اللہ کے لئے نہ کیا گیا ہو اگر غیر اللہ کے لئے ذبح کیا گیا تو حرام ہوگا (عرف الجادی ص ۴۱) ہم بتلا آئے ہیں کہ دونوں فرقوں نے عرف الجادی کی طرف اپنی بات منسوب کرنے میں تلبیس کی ہے نیز یہ کہ کسی سلفی عالم کی ذاتی رائے کو پوری جماعت کا موقف قرار دینا تلبیس محض ہے۔ امام شافعی کا کہنا ہے کہ

مسلمان نے اگر عمداً بھی بسم اللہ پڑھے بغیر جانور ذبح کیا تو حلال و جائز ہے دونوں تقلید پرست فرقے مذہب شافعی کو بھی حق کہتے ہیں دریں صورت ان دونوں فرقوں کا امام شافعی پر کیا فتویٰ ہے ؟

نابالغ لڑکا اگر بالغین کی امامت کرے تو صحیح ہے

(سینتیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے ہی جیسے تقلید پرست فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔
" نابالغ لڑکا اگر بالغین کی امامت کرے تو اس کی امامت صحیح ہے " (غیر مقلدین کے فریب ص ۶۳ بحوالہ عرف الجادی ص ۳۸)

ہم کہتے ہیں کہ دونوں فرقوں کی محولہ سلفی کتاب عرف الجادی ہی نہیں بلکہ عام کتب سلفیہ میں یہ مسئلہ مذکور ہے اور یہ مسئلہ فرقہ دیوبندیہ و بریلویہ کی طرح خانہ ساز مسائل میں سے نہیں بلکہ متواتر المعنیٰ حدیث نبوی سے ثابت ہے کہ حکم نبوی کے مطابق آپ کے صحابہ کی اچھی خاصی جماعت نے ایک چھ سات سالہ نابالغ بچے حضرت عمرو بن سلمہ جرمی کو اپنی پنج گانہ فرض نمازیں پڑھانے کے لئے امام بنایا اور وہ ہمیشہ انہیں نماز پڑھاتے رہے (صحیح البخاری وابو داؤد و بیہقی والمحلی لابن حزم ج ۴ ص ۲۱۸ - ۲۱۹ وغیرہ)

عہد نبوی میں نکیر نبوی کے بغیر جاری رہنے والے تعامل صحابہ کے خلاف محاذ آرائی کرنے والے ان دونوں تقلید پرست فرقوں کا اہل حدیث پر مسئلہ مذکورہ کے باعث طعن و تشنیع کرنا اور اقوال وافعال صحابہ کو حجت نہ ماننے کا الزام اہل حدیث پر لگا کر موقف اہل حدیث پر طنز و ہرزہ سرائی کرنا اس کے باوجود اپنی تقلید پرستی کے باوصف اپنے اہل سنت وجماعت ہونے کا دعویٰ کرنا یقیناً حیرت انگیز معاملہ ہے ۔

صحیح الاسناد قولی حدیث نبوی میں یہ فرمان نبوی منقول ہے کہ " یَؤُمُّکُمْ اَقْرَؤُکُمْ وَاِنْ کَانَ اَصْغَرُکُمْ " تمہارا امام نماز وہ ہو جو زیادہ قرآن پڑھا ہو خواہ وہ عمر میں سب سے کم ہو (المحلی لابن حزم ابواب الامامہ) اس فرمان نبوی سے صریح طور پر نابالغ لڑکے کی امامت میں فرض وغیر فرض نمازوں کے پڑھنے کا صحیح ہونا لازم آتا ہے اس صریح حکم نبوی کے خلاف دونوں تقلیدی فرقوں کی زور آزمائی عجوبہ در عجوبہ ہے ۔

شادی یا خوشی کی رسموں میں باجے بجانے کا حکم

(اڑتیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ جو شخص نکاح یا خوشی کی رسموں میں باجے بجوائے اس کو فاسق کہنا شرارت اور تعصب ہے "(غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۳ بحوالہ اسرار اللغہ پارہ ہشتم ص ۶۱) ہم کہتے ہیں کہ متواتر المعنی حدیث میں منقول ہے کہ ایک دلہن کی شب زفاف گذرنے پر صبح کے وقت اس دلہن کے گھر دف بجا کر بچیاں گانا گا رہی تھیں اور اس مجلس کی تمام باتیں بلا نکیر آپ توجہ سے دیکھ سن رہے تھے البتہ کسی نے اس مجلس میں یہ مصرع پڑھ دیا کہ ۔

" وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ "

یعنی کہ ہماری اس مجلس لہو ولعب و شعر خوانی میں رونق افروز ہمارے نبی ﷺ غیب داں بھی ہیں " تو آپ نے اس پر نکیر کی اور سنن ابن ماجہ کی روایت کے مطابق آپ نے صراحت فرمائی کہ میں غیب داں نہیں اس لئے یہ مصرع نہ پڑھو باقی دوسرے اشعار پڑھو یہ حدیث صحیح بخاری کے متعدد ابواب ومقامات میں نیز دوسری کتب حدث میں تواتر معنوی کے ساتھ منقول ہے اس حدیث نبوی اور اس معنی کی بہت ساری قرآنی آیات واحادیث کے خلاف رسول کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ اختیار کرنے کے باعث باجماع صحابہ وبتصریح مذہب حنفی فرقہ بریلویہ بہت بڑا کذاب وافتراء پرداز قرار پاتا ہے جیساکہ گذرا ۔

شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر مباح قسم کے باجے اور شعر خوانی یعنی گانے کو جو لوگ حدیث نبوی کی متابعت میں مباح کہیں انہیں فاسق کہنا اگر ظلم وشرارت وتعصب نہیں تو کیا ہے ؟

صحیح بخاری اور متعدد کتب حدیث میں صراحت ہے کہ تصریح نبوی ہے کہ شادی کے موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ " مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ " جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ نے شادی کے موقع پر لہو یعنی باجہ اور گانے کی اجازت ہی نہیں بلکہ حکم دیا (صحیح البخاری مع فتح الباری کتاب النکاح حدیث نمبر ۵۱۶۲ ج ۹ ص ۲۲۵ - ۲۲۶ نیز صحیح البخاری کے

متعدد مقامات اور عام کتب حدیث)

اس طرح کی احادیث نبویہ پر عمل کے سبب اہل حدیث کو نشانہ طعن و تشنیع بنانے والے دونوں تقلیدی فرقوں کا اپنے کو اہل سنت وجماعت کہتے پھرنا کیا معنی رکھتا ہے ؟

متواتر المعنی حدیث نبوی سے عیدین کی خوشی کے موقع پر بھی باجہ وگانے کی اجازت صریح طور پر ثابت ہے ۔ صحیح البخاری اور عام کتب حدیث میں یہ حدیث ابواب العیدین میں منقول ہے ۔ خانہ ساز دین داری کے نام پر ہندوستان میں قائم انگریزی سرکار کے آلہ کار وپروردۂ نعمت فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کا اپنے ولی نعمت کی نمک حلالی کے لئے سلفیت کے خلاف بھیانک اقدامات اور اتہامات اس لئے لگانا کہ انگریزی حکومت کے خلاف سلفی بنام وہابی تحریک کو عوام وخواص میں بدنام کر کے لوگوں کو بھڑکایا جائے اور اہل حدیث کے خلاف عناصر کے لئے مواد وہتھیار فراہم کیا جائے کون سا طریق ہے ؟

واضح رہے کہ جس قسم کے باجے اور گانے کا ثبوت دلیل شرعی سے جس قسم کے مواقع پر ہے ان کے علاوہ قرآنی حکم " وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ " (پ ۲۱ سورہ لقمان : ۶) اور قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ (پ ۲۸ سورۃ الجمعہ : ۱۱) کے مطابق عام لہو اور باجوں کی ممانعت بر قرار رہے گی نیز یہ معلوم ہے کہ ہمارے رسول ﷺ اپنے زمانے کے شعراء سے مسجد وغیر مسجد میں فرمائش کر کے اشعار سنا کرتے تھے اور اشعار کہنے کی حوصلہ افزائی کرتے تھے اسی قسم کے اشعار کا سماع ہندوستانی صوفی شیخ نظام الدین اولیاء بھی جائز ومباح قرار دیتے اور عملا اس پر کاربند تھے مگر اس زمانے کے تقلید پرست ہندوستانی حنفی مولویوں نے ان کے خلاف محاذ بنا لیا اور ان سے مناظرے کرنے لگے وہ اپنے موقف پر احادیث نبویہ پیش کرتے لیکن تقلید پرست مولوی ان سے قول ابی حنیفہ کا مطالبہ کرتے اور کہتے کہ یہاں حدیث کی کیا ضرورت آپ قول ابی حنیفہ لائیے اس پر شیخ نظام الدین ان تقلید پرستوں پر بہت خفا ہوئے اور فرمانے لگے کہ احادیث نبویہ کے بالمقابل تم قول ابی حنیفہ کا جو مطالبہ کرتے ہو یہ بہت افسوس ناک معاملہ ہے آخر شیخ نظام الدین نے سخت بد دعا کی جس کا بھیانک نتیجہ بھی سامنے آیا تفصیل تاریخ برنی میں ملاحظہ ہو اور تاریخ فرشتہ میں بھی جس حنفی مذہب کی تقلید کا دعوی یہ دونوں فرقے کرتے ہیں اس کی صراحت ہے کہ شادی اور جنگ وجہاد وغزوہ کے موقع

پر دف بجانا اور گیت گانا مباح ہے (ہدایہ مطبوع مصطفائی ج ۳ ص ۴۷۲ ودر مختار ج ۳ ص ۳۹۹) حتی کہ کتب حنفیہ میں مذکور ہے کہ امام ابو حنیفہ بذات خود ایک شراب خور فاسق وفاجر اور اجڈ آدمی کے گیت گانے شادی بیاہ اور کسی مناسبت کے بغیر روزانہ دلچسپی وغور سے سنا کرتے تھے (ملاحظہ ہو مدارج النبوۃ للشیخ عبدالحق دہلوی مطبوع نول کشور لکھنؤ ج ۱ ص ۵۱۷) یہی حال حنفی امام ابو یوسف کا بھی تھا (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۵۱۷)

اگر کوئی آدمی امام ابو حنیفہ وابو یوسف کو فاسق کہے تو فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ بتلائیں کہ یہ ظلم وشرارت اور تعصب ہے یا نہیں ہے؟

غیر مقلدین کے یہاں حالت حیض میں طلاق نہیں پڑتی

(انتالیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ نے اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے نقل کیا کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک حالت حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۳ بحوالہ روضتہ الندیہ ص ۲۱۱)

ہم کہتے ہیں کہ نصوص کتاب وسنت سے یہی ثابت ہے کہ بحالت حیض عورت کو دی ہوئی طلاق نہیں پڑتی اسی کو عام اہل حدیث اہل علم کی طرح روضہ ندیہ کے مصنف نے بھی اختیار کیا ہے اس کی مفصل تحقیقی بحث ہماری مبسوط کتاب تنویر الآفاق میں ہے اس کا مطالعہ کر کے ناظرین کرام تشفی حاصل کریں۔

کیا امام ابن تیمیہ نے تصریح کی ہے کہ حضرت علیؓ نے تین سو سے زیادہ مسئلوں میں غلطی کی (چالیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

" شیخ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین سو سے زیادہ مسئلوں میں غلطی کی ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۴ بحوالہ فتاوی حدیثیہ ص ۸۷)

ہم کہتے ہیں کہ پہلے یہ دونوں تقلید پرست فرقے یہ بتلائیں کہ ان دونوں نے فتاوی حدیثیہ نامی جس کتاب کے حوالہ سے مذکورہ بالا بات مذہب اہل حدیث پر طعن و تشنیع کے لئے لکھی ہے وہ کتاب کس سلفی واہل حدیث عالم کی کتاب ہے ؟ بریلوی مفتی نے تو اس کتاب کے حوالہ سے اپنی زیر نظر کتاب غیر مقلدوں کے فریب میں از ص ۵۵ تا ۵۸ امام ابن تیمیہ کے خلاف نہایت بد زبانی وبد تمیزی وجہالت والی باتیں لکھی ہیں اور اس کتاب یعنی فتاوی حدیثیہ کا مصنف بریلوی مفتی نے " خاتم الفقہاء والمحدثین حضرت علامہ شہاب الدین بن حجر مکی شافعی " بتلایا ہے جو دسویں صدی ہجری کے تقلید پرست آدمی تھے اپنی تصانیف کو موصوف ابن حجر مکی اکاذیب وموضوعات سے بھرے ہوئے ہیں ان کا حال ہم اپنی کتاب اللمحات کی چھٹی یا ساتویں جلد میں پیش کرنے والے ہیں جو اپنے زمانہ کی مروج بدعات میں سے متعدد بدعتوں کے حامی تھے مگر ہم کو یہاں یہ کہنا ہے کہ یہ دونوں تقلید پرست فرقے یعنی بریلویہ ودیوبندیہ یہ لکھنے اور کہنے اور پروپیگنڈہ کرنے پر متفق ہیں کہ جو لوگ اپنے کو اہل حدیث وسلفی کہتے ہیں وہ تیرہویں صدی ہجری میں انگریزوں کے آلہ کار کے طور پر پیدا ہوئے پھر تیرہویں صدی میں پیدا ہونے والے غیر مقلدین کی مذمت دسویں صدی کے ابن حجر مکی کیوں کر بیٹھے ؟ اس سے دونوں فرقوں کے مکذوبہ دعوی کی بھرپور تکذیب ہوتی ہے۔

یہ معلوم ہے کہ امام ابن تیمیہ ساتویں آٹھویں صدی کے امام تھے ان کی بات کو دونوں تقلیدی فرقوں کا متفقہ طور پر غیر مقلدوں کی بات کہنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ دونوں فرقے بقلم خود اپنے اس دعوی کی تکذیب وتردید اور تغلیط کرنے پر متفق ہیں کہ اپنے آپ کو سلفی واہل حدیث کہنے والے غیر مقلدین تیرہویں صدی میں انگریزوں کے ذریعہ پیدا کئے گئے ان دونوں تقلید پرست فرقوں یعنی بریلویہ ودیوبندیہ کی بے عقلی کا یہ حال ہے کہ ساتویں آٹھویں صدی کے امام ابن تیمیہ کی بات کو تیرہویں صدی میں پیدا ہونے والی جماعت اہل حدیث کا مذہب قرار دیتے ہیں یہ معلوم ہے کہ امام ابن تیمیہ روافض کے حالات پر اسی طرح خصوصی واقفیت رکھتے تھے جس طرح بہت سارے فرق باطلہ پر۔ اگر موصوف امام ابن تیمیہ نے روافض پر اپنے لکھے ہوئے رد بلیغ میں اپنی تحقیق کے ذریعہ اتنے مسائل میں حضرت علی مرتضی سے اجتہادی غلطیوں کا صدور ثابت کرکے رافضیوں کے نظریہ

وعقیدہ عصمت ائمہ اہل بیت کی تکذیب کی تو اس سے حضرت علی مرتضیٰ کی عظمت شان میں ہر گز کوئی کمی نہیں ہوئی۔ ان کا خلیفہ راشد ہونا متحقق ہے لو یہ چیز بذات خود ان کی بہت بڑی فضیلت ہے امام ابن تیمیہ اور ان کے تلامذہ نے تکریم علی مرتضیٰ اور دفاع عن علی المرتضیٰ " میں جو کارنامے انجام دیئے اس کا وہم وخیال بھی بریلویہ ودیوبندیہ کے اندر نہیں پیدا ہو سکتا تفصیل کا موقع دوسرا ہے ہم صرف اتنی ہی بات پر یہاں اکتفا کر رہے ہیں۔

نماز فجر کے واسطے تکبیر (اقامت) کے علاوہ دو اذان

(اکتالیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے :۔

"غیر مقلدین کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو اذان دینی چاہئے"

(غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۴ بحوالہ اسرار اللغتہ پارہ دہم ص ۱۱۹)

ہم کہتے ہیں کہ متواتر المعنی حدیث سے ثابت ہے کہ فجر کی نماز والی اقامت (تکبیر) سے پہلے دو مرتبہ دو اذانیں یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے حکم نبوی کے مطابق حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم دیا کرتے تھے ان دونوں اذانوں میں سے ایک نماز تہجد وسحری کی لئاذان ہوتی تھی اور دوسری ختم وقت سحر اور ابتدائے وقت نماز فجر کے لئے ہوتی تھی یہی بات دونوں تقلیدی فرقوں کی محولہ سلفی کتاب میں لکھی ہوئی ہے جسے غلط طریق پر ان دونوں فرقوں نے اسی طرح پیش کیا ہے جس طرح عام امور میں ان کی عادت وفطرت ہے۔

کیا متواتر المعنی احادیث نبویہ پر طعن وطنز اور رد وقدح کرنا کسی مدعیِ اسلام تقلید پرست فرقہ کے لئے مناسب ہے ؟ یہ متواتر المعنی احادیث نبویہ ان کتب حدیث میں مروی ومنقول ہیں جنہیں خدمت دین کے نام پر یہ دونوں فرقے پڑھاتے اور پڑھتے ہیں۔

زناکاری سے رنڈی کا کمایا ہوا مال (بیالیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

"غیر مقلد کا مذہب ہے کہ اگر رنڈی نے زنا سے مال کمایا اور اس کے بعد اس نے توبہ

کرلی تو وہ مال اس کے اور تمام مسلمانوں کے لئے حلال اور پاک ہو جاتا ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۴ بحوالہ فتوی مولوی عبد اللہ غازی پوری مورخہ ۲۳ / ربیع الآخر ۱۳۲۹ ھ)

ہم کہتے ہیں کہ یہ حنفی مذہب کا مسئلہ ہے کہ توبہ کرے یا نہ کرے رنڈی کی کمائی جائز ہے (محیط سرخسی وحاشہ شرح وقایہ چلپی ص ۲۹۴ وفتاوی شامی رد المحتار ج ۵ ص ۲۸)

نیز ہم کہتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ جن شیخ سید نذیر حسین دہلوی بہاری کو مذہب اہل حدیث کا موجد وہابی کہتے ہیں ان کی خدمت میں یہ سوال کیا گیا کہ :۔

" زید نے ایک عورت کو بلا نکاح ایک مدت تک اپنے پاس رکھا اور کسی قدر روپیہ بھی اسے دیتا رہا اب بعد چند برسوں کے زید اور عورت مذکورہ کو ہدایت توبہ ہوئی اور دونوں کے درمیان عقد موافق شرع ہوا اب جو مال زید نے اس عورت کو حالت غیر نکاح میں دیا وہ اس عورت کے لئے حلال ہے یا نہیں اور اگر حلال نہیں تو اس کو کس جگہ خرچ کرنا چاہئے " (فتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۱۸۲)

اس استفتاء وسوال کا جواب شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین نے یہ دیا :۔

" وہ روپیہ اس عورت کو حلال نہیں اس واسطے کہ یہ روپیہ اس عورت کو بمقابلہ زنا ملا ہے اور ایسا مال خبیث ہوتا ہے وہ روپیہ عورت زید کو واپس کردے" (فتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۱۸۳)

نیز سلفی فتاوی ثنائیہ میں یہ سوال وجواب مرقوم ہے کہ :۔

س کمائی ومال زانیہ وچور وسود خور تائب ہونے کے بعد کیا حکم رکھتی ہے ؟

ج حاصل جواب یہ ہے کہ ایسا مال توبہ کے بعد بھی حلال نہیں بلکہ حرام ہے (فتاوی ثنائیہ ج ۲ ص ۱۸۸ تا ۱۹۱ وفتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۳۲)

نیز اسی طرح کا فتوی فتاوی ثنائیہ میں دوسری جگہ ج ۲ ص ۲۱۹ کتاب البیوع میں بھی منقول ہے ۔ دریں صورت فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کا اپنی تحریر کردہ بات کو مذہب اہل حدیث بتلانا کہاں تک صحیح ہے ؟ کسی اہل حدیث عالم کی انفرادی رائے کو جو خلاف نصوص ہو پوری جماعت اہل حدیث کا مذہب قرار دینے والے فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کی دیانت داری قابل ملاحظ ہے کہ اس انفرادی بات کے خلاف اساطین اہل حدیث کی تصریحات بریلوی ودیوبندی لوگ نہ دیکھیں اور انفرادی بات کو مذہب اہل حدیث بتلائیں اور خود ان کا وہ حنفی مذہب جس کی تقلید کا

دم دونوں فرقے بھرتے ہیں اسی طرح کے فتاوی کتابوں میں لکھے ہوئے ہو ۔

خطبہ میں ذکر خلفاء کا بدعت ہونا (تینتالیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔
"غیر مقلدین کے نزدیک خطبہ میں خلفاء کا ذکر کرنا بدعت ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۴ بحوالہ ہدیۃ المہدی ص ۱۱۰)

ہم کہتے ہیں کہ ہدیۃ المہدی (جس کے حوالہ سے دونوں فرقوں نے یہ بات لکھی ہے) میں اس طرح مرقوم ہے کہ :۔ "ولا یلتزمون ذکر الخلفاء ولا ذکر سلطان الوقت لکونه بدعة غیر ماثورة عن النبی ﷺ واصحابه" یعنی اہل حدیث حضرات خطبہ میں خلفاء اور سلطان وقت کے ذکر کا اس لئے التزام نہیں کرتے کہ یہ بات نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ سے ثابت نہ ہونے کے باعث بدعت ہے (ہدیۃ المہدی ص ۱۱۰)

اب ہم پوچھتے ہیں کہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ اپنی متحدہ طاقت لگا کر بتلائے کہ جس بنیاد پر اس سلفی کتاب میں خطبہ میں ذکر خلفاء وسلاطین کے التزام کو بدعت کہا گیا ہے وہ بنیاد غلط ہے کیا دونوں تقلید پرست فرقوں کا متحدہ محاذ یہ ثابت کر سکتا ہے کہ اپنی دس سالہ مدنی زندگی میں ہمارے رسول ﷺ نے ہزاروں خطبے دیئے مگر ان میں آپ ذکر خلفاء وسلاطین کا التزام کرتے تھے ؟ یا آپ کے بعد خلفائے راشدین کا زمانہ تیس سال رہا مگر ان لوگوں کے دیئے ہوئے ہزاروں خطبات میں ذکر خلفاء وسلاطین کا التزام ہوتا تھا ؟ یا خلفائے راشدین کے بعد والے زمانہ صحابہ میں جو ستر سال کے طویل عرصہ پر مشتمل ہے خطبات میں ذکر خلفاء وسلاطین کا التزام ہوتا تھا ۔ ہم کو یقین ہے کہ یہ دونوں تقلید پرست فرقے تا قیامت عہد نبوی وعہد خلفائے راشدین اور بعد کے زمانہ صحابہ میں خطبہ میں التزام ذکر خلفاء وسلاطین ہرگز ہرگز نہیں ثابت کر سکیں گے خواہ اپنی ساری مقلدانہ طاقت خرچ کر کے فنا ہو جائیں بلکہ یہ دونوں فرقے یہ بھی نہیں ثابت کر سکتے کہ جن امام ابو حنیفہ کی تقلید کا یہ دم بھرتے ہیں ان سے بطریق معتبر ثابت ہے کہ خطبہ میں ذکر خلفاء وذکر سلاطین کا التزام ہونا چاہئے ۔ یہی نہیں یہ دونوں تقلیدی فرقے امام ابو حنیفہ کے کسی حنفی المذہب شاگرد سے بھی بطریق معتبر یہ بات نہیں

ثابت کر سکتے یہاں تک کہ عہد ابی حنیفہ میں خطبہ میں التزام ذکر خلفاء وسلاطین کا بھی ثبوت یہ تقلیدی فرقے نہیں دے سکتے۔

البتہ اتنی بات ثابت ہے کہ خطبہ سے خارج عام حالت میں ایک شخص نے خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز کے سامنے "امیر المومنین یزید بن معاویہ" کہہ دیا تو اسے خلیفہ راشد نے بیس کوڑے لگوائے اور فرمایا کہ تم یزید کو "امیر المومنین" کہتے ہو (ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب ترجمہ یزید بن معاویہ ج ۱۱ ص ۳۱۷) فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کا متحدہ ٹولہ بتلائے کہ کیا یزید خلفاء وسلاطین میں سے نہیں تھا جس کا ذکر وصف امیر المومنین کے ساتھ خلیفہ راشد نے خارج خطبہ بھی گوارا نہ کیا وہ خطبہ میں اسے کیونکر گوارا کر سکتے تھے ؟ جن تقلید پرست فرقوں کے مذہب میں نمازوں کے اندر ماثورہ ومسنون سورتوں کی تلاوت کا التزام مکروہ ہے (عام کتاب فقہ حنفی) وہ مذکورہ سلفی بات پر زبان طعن دراز کریں تو حیرت ہے۔

غیر مقلدین کے نزدیک متعہ جائز ہے (چوالیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ دیوبندیہ سے ناقل ہے کہ :۔

"غیر مقلدین کے نزدیک متعہ جائز ہے" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۴ بحوالہ ہدیۃ المہدی ص ۱۱۸)

ہم کہتے ہیں کہ تمام سلفی کتب فتاوی وشروح حدیث وتفاسیر فقہ میں صراحت ہے کہ متعہ ہمیشہ کے لئے منسوخ ہو کر حرام ہو گیا ہے مگر اس حقیقت واضحہ کے بالکل خلاف دونوں تقلید پرست فرقوں نے مذہب اہل حدیث پر خانہ ساز اتہام لگادیا کہ اس مذہب اہل حدیث میں متعہ جائز ہے جس سلفی کتاب ہدیۃ المہدی ص ۱۱۸ کے حوالہ سے دونوں تقلید پرست فرقوں نے مذہب اہل حدیث پر افتراء پردازی کی ہے اس میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ متعہ ان مسائل میں سے جن میں اہل اسلام کے یہاں اختلاف ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ یہ دونوں تقلید پرست فرقے بتلائیں کہ کیا مسئلہ متعہ اہل اسلام کے یہاں اختلافی مسئلہ نہیں ہے ؟

نکاح متعہ کا منسوخ ہو کر ہمیشہ کے لئے حرام ہونا اور اس کا اہل اسلام کے یہاں اختلافی ہونا شیخ الکل مولانا نذیر حسین دہلوی نے تفصیل سے بیان کیا ہے جن کو فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ

مذہب اہل حدیث کا بانی کہتے ہیں (ملاحظہ ہو فتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۳۶۰ تا ۳۶۷)

مصنف ہدیۃ المہدی نے صرف یہ کہا ہے کہ اس طرح کے اختلافی مسائل میں سے جو لوگ ممنوع ہونے کے باوجود اپنے نظریہ کے مطابق عمل کرتے ہوں ان پر سختی و توعید و تہدید و توبیخ کے ساتھ نکیر نہیں ہونی چاہئے ورنہ نرمی و سہولت کے ساتھ ان پر بھی نکیر کرنی چاہئے یہ دونوں تقلید پرست فرقے بتلائیں کہ دعوی الوہیت رکھنے والے اور انتہائی درجہ کے حرام کام کرنے والے فرعون اور اس کے اعوان وانصار کے پاس اللہ تعالی نے حضرت موسی وہارون علیہما الصلوۃ والسلام کو نکیر کرنے اور تبلیغ حق کے لئے بھیجا تو اپنے ان دونوں رسولوں کو حکم دیا کہ :۔

"قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى" (پ ۱۶ سورہ طہ : ۴۴) "تم دونوں فرعون سے نرمی و سہولت کے ساتھ دعوی الوہیت ترک کرنے اور غلط کاری چھوڑ کر حق پرستی کی طرف آنے کی دعوت دینا"

اسی طرح کا حکم اللہ تعالی نے اپنے تمام رسولوں اور نبیوں نیز جملہ مسلمانوں کو دیا ہے البتہ جس میں طاقت ہو وہ اپنی طاقت واستطاعت بھر غلط باتوں کو مٹانے اور اچھائیاں پھیلانے کی کوشش کرے۔ یہی بات ہدیۃ المہدی کے مصنف نے کہی تھی کہ اپنے اس بیان میں مصنف ہدایۃ المہدی نے وسیلہ مروجہ ومیلاد النبی، فاتحہ مروجہ جیسی مشرکانہ چیزوں کو ذریعہ معاش بنا لینے والے بدعت پرست فرقہ بریلویہ پر نکیر کے معاملہ میں بھی کہی ہے جن کا بدعت ومشرکانہ فعل ہونا اظہر من الشمس ہے پھر ان دونوں تقلید پرست وبدعت پرست فرقوں کو مصنف ہدیۃ المہدی کی اس بات سے کیا اذیت پہنچ رہی ہے اور کیوں؟ اپنے اس سیاق کلام میں مصنف ہدیۃ المہدی نے امام احمد کا یہ کلام نقل کی کہ :۔

"لَا يَنْبَغِيْ لِلْفَقِيْهِ اَنْ يَّحْمِلَ النَّاسَ عَلٰى مَذْهَبِهٖ وَيُشَدِّدَ عَلَيْهِمْ" "یعنی کسی فقیہ کے لئے مناسب نہیں کہ اختلافی مسائل میں لوگوں کو اپنے اختیار کردہ موقف پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرے اور روا تشدد اختیار کرے" (ہدیۃ المہدی ص ۱۱۸)

عورتوں سے لواطت کا مسئلہ (پینتالیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ نے فرقہ دیوبندیہ سے نقل کیا کہ :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک جو شخص عورتوں اور لونڈیوں سے لواطت کرے یعنی پیچھے کے مقام میں ہمبستری کرے اسے منع نہ کرنا چاہئے کیونکہ مسئلہ مختلف فیھا ہے " (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۴ بحوالہ ہدیۃ المھدی ص ۱۱۸)

ہم کہتے ہیں کہ اس کا ذکر دونوں تقلید پرست فرقوں کی محولہ کتاب کے اسی سیاق کلام میں ہے جو اس کے پہلے والے مسئلہ متعہ سے متعلق ہے اس میں بھی سلفی کتاب مذکور میں کہا گیا کہ اس مسئلہ میں بھی ایسا کرنے والوں پر اس لئے نکیر نہیں کرنی چاہئے کہ یہ اختلافی مسائل میں سے ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ نکیر پر قادر آدمی کو سہولت ونرمی سے بھی نکیر نہیں کرنی چاہئے اس مسئلہ کا اختلافی ہونا وہ بھی صحابہ وتابعین کے درمیان کتب اہل اسلام میں مذکور ہے مگر تمام علمائے اہل حدیث اسے ناجائز وحرام قرار دینے پر متفق ہیں عام سلفی کتب تفسیر وشروح حدیث وفقہ میں تفصیل موجود ہے۔

اپنی بیوی یا لونڈی کے ساتھ ایسا کرنے پر ایسے لوگوں کے اوپر نکیر نہ کرنے والی مذکورہ بالا بات پر مختلف فیہ ہونے کے باعث فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ نے تو اتنا شور مچایا مگر غیر بیوی اور غیر لونڈی کے ساتھ ایسا کرنے پر حنفی مذہب میں حد شرعی نہیں (حقیقتہ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۴۹۷ بحوالہ در مختار ج ۲ ص ۴۱۴ وعالم گیری ج ۲ ص ۶۷۶ وہدایہ ج ۲ ص ۴۵۸ وشرح وقایہ ج ۲ ص ۳۳۱ وکنز الدقائق ص ۱۹۲ وقدوری ص ۲۲۶) حالانکہ ایسا کرنے پر شریعت نے حد جاری کرنے کا حکم دیا ہے صرف یہی نہیں بلکہ دونوں فرقوں کے تقلیدی مذہب میں صراحت ہے کہ جو عورتیں آدمی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں ان سے نکاح کر لینے اور ان کے ساتھ حرام کاری کرنے پر حد نہیں (حقیقتہ الفقہ حصہ اول نمبر ۴۸۲ ص ۱۶۸ بحوالہ در مختار ج ۲ ص ۱۱۴) سیکڑوں مسائل ان تقلیدی فرقوں کے اسی طرح کے ہیں مگر یہ اپنی طرف نہیں دیکھتے۔

گانے اور مزامیر سے ممانعت کا مسئلہ (چھیالیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ نے دیوبندیہ سے نقل کیا :۔

" غیر مقلدین کے نزدیک گانے اور مزامیر سے لوگوں کو منع نہیں کرنا چاہئے " (غیر

مقلدوں کے فریب ص ۶۴ بحوالہ ہدیۃ الہدی ص ۱۱۸)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بات بھی اس کے پہلے والے مسائل کے سیاق میں مصنف ہدیہ مہدی نے لکھی ہے کہ یہ مسئلہ چونکہ اختلافی ہے اس لئے اس پر نکیر نہیں کرنا چاہئے وہ بھی سختی وزجر و توبیخ کے ساتھ جس سے لازم نہیں آتا کہ مذکور سلفی مصنف کے یہاں یہ جائز بھی ہے مگر جس بدعت شکن سلفی کتاب حقیقۃ الفقہ کی تردید میں یہ بریلوی کتاب لکھی گئی ہے اس میں دونوں تقلید پرست فرقوں کا یہ مذہب منقول ہے کہ گانے بجانے کے آلات بربط وطبل ومزامیر ودف ومزد کی تجارت جائز ہے (حقیقۃ الفقہ حصہ اول مسئلہ نمبر ۱۴۱ ۵ بحوالہ عالم گیری ج ۳ ص ۱۸۲) نیز حنفی مذہب میں گانے بجانے کی بھی اجازت ہے (در مختار ج ۳ ص ۳۹۹ ومتعدد کتب حنفی)

اقوال صحابہ کا حجت ہونا (سینتالیسواں مسئلہ)

فرقہ بریلویہ نے فرقہ دیوبندیہ سے نقل کیا کہ :۔

"غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اقوال صحابہ حجت نہیں" (غیر مقلدوں کے فریب ص ۶۴ بحوالہ ہدیۃ الھدی ص ۲۱۱)

ہم کہتے ہیں کہ خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریری طور پر یہ سرکاری فرمان جاری کیا تھا کہ :۔

"لَا تَقْبَلْ اِلَّا حَدِیْثَ النَّبِیِّ ﷺ" "یعنی حدیث نبوی کے علاوہ کسی صحابی یا غیر صحابی کا قول وعمل حجت نہ بناؤ" (صحیح البخاری مع عمدۃ القاری ج ۱ ص ۵۲۷ ومع ارشاد الساری ج ۱ ص ۱۹۱ تا ۱۹۳ والاحکام لابن حزم ج ۱ ص ۱۰۹)

ہم نے اپنی مختلف تحریروں میں بتلایا ہے کہ نصوص کے خلاف ہونے کی صورت میں اقوال صحابہ کسی کے نزدیک حجت نہیں ورنہ انہیں اپنے ذاتی قیاس کے بالمقابل حجت بنا سکتے ہیں۔ یہ مسئلہ ہم نے اپنی کتاب اللمحات ج ۱ ص ۲۷۳ تا ۲۸۹ میں پوری تفصیل سے واضح کیا ہے البتہ صحابہ کے جو اقوال وافعال خلاف نصوص نہ ہوں انہیں اپنی صوابدید سے قابل حجت سمجھ کر حجت بنانا اہل حدیث کا مسلک ہے اور حنفی مذہب کا بھی یہی موقف ہے جس کی تقلید کا دم

فرقہ بریلویہ وفرقہ دیوبندیہ بھرتے ہیں ورنہ یہ دونوں تقلید پرست فرقے یہ ضرور بتلائیں کہ انہوں نے ہزاروں اقوال وافعال صحابہ کو کیوں رد کر دیا ہے ؟ ہم نے اپنی کتاب تنویر الآفاق میں بہت سارے اقوال خلفائے راشدین نقل کئے ہیں جن کو حنفی مذہب نے رد کر دیا ہے فرقہ بریلویہ اور دیوبندیہ کی تولید و تخلیق سے بہت پہلے لکھی جانے والی حنفی مذہب کی اصول فقہ والی مشہور ومتداول کتاب تلویح میں مرقوم ہے کہ :

" لَا تُجْعَلُ قَوْلُ الصَّحَابِیْ حُجَّةً فِی الْفُرُوْعِ فَضْلاً عَنِ الْاُصُوْلِ " یعنی صحابی کا قول فروعی فقہی مسائل میں بھی حجت نہیں اس کا بنیادی اور اصولی مسائل میں حجت ہونا تو بہت دور کی بات ہے " (تلویح مطبوع مصر ج ا ص ۶۵)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ دونوں تقلیدی فرقے اپنے کو جس حنفی مذہب کا مقلد کہنے پر متفق ہیں اس کے اصول وضوابط میں داخل ہے کہ اقوال صحابہ حجت نہیں ۔ البتہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ جو اقوال صحابہ خصوصا آثار خلفائے راشدین خلاف نصوص نہ ہوں انہیں اپنے ذاتی قیاس ورائے کے بالمقابل حجت بنانا ہی صحیح طریق ہے ۔ ہم بیان کر آئے ہیں کہ حدیث نبوی میں یہ صراحت موجود ہے کہ اے لوگو ! میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت پر تم لوگ عمل کرو ۔ ظاہر ہے کہ خلفائے راشدین میں چاروں خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق وعمر فاروق وعثمان غنی وعلی مرتضی بھی شامل ہیں جو صحابہ ہی تھے ان کی جو باتیں نصوص کے خلاف نہ ہوں انہیں حجت بنانے کا حکم خود شریعت نے دے رکھا ہے ۔ متعدد اہل علم حضرت عبد اللہ بن زبیر بن عوام صحابی کو بھی خلفائے راشدین میں شمار کرتے ہیں اس اعتبار سے ان کے اقوال وافعال جو خلاف نصوص نہ ہوں حجت بنائے جا سکتے ہیں اسی طرح دیگر صحابہ کے بھی بشرطیکہ ان اقوال وافعال صحابہ میں اجتہادی غلطی نہ صادر ہوئی ہو مگر اس کے خلاف دونوں تقلیدی فرقوں کے تقلیدی مذہب نے اصول سازی کر ڈالی اور اب یہ دونوں تقلیدی فرقے اس معاملہ میں اہل حدیث کو نشانہ طعن وتشنیع بنائے ہوئے ہیں ۔

تنبیہ بلیغ

مذکورہ بالا مسائل میں سے بعض علمائے اہل حدیث کا اختیار کردہ موقف مرجوح ہے

اس کا مطلب یہ کہ علمائے اہل حدیث کے یہاں ان مسائل میں اختلاف ہے لیکن ہمارے بریلوی ودیوبندی حضرات اپنا گھر دیکھے بغیر ہم پر ان مسائل کی بناء پر طعن وطنز کرتے ہیں حالانکہ ائمہ احناف کے یہاں بھی بڑے بھیانک قسم کے اختلافات ہیں حتی کہ امام ابو حنیفہ کے استاذ حماد نے اس زمانہ کی سلفی حکومت کی عدالت میں امام صاحب کے خلاف دعوی دائر کر دیا اور معاملہ بڑا گمبھیر ہو گیا یہاں تک کہ حماد نے امام صاحب کے خلاف سخت باتیں کہیں اور انہیں پیغام بھجوایا کہ ہماری درس گاہ میں نہ آئیں نیز موصوف نے امام صاحب سے سلام کلام تک بند کر دیا اس کی تفصیل اللمحات میں ہے۔

ایضاح

دونوں تقلیدی فرقوں نے متفقہ طور پر یہ دعوی کیا ہے کہ ان کے مصطلح غیر مقلدین یعنی سلفی واہل حدیث ومحمدی لوگ ہندوستان پر مسلط ہو جانے والی انگریزی حکومت کے آلہ کار ہیں بلکہ انگریزی حکومت ہی نے انہیں اور ان کے مذہب کو اپنے مفاد کی خاطر ایجاد کیا ہم دونوں تقلیدی فرقوں کی اس بات کا ذکر پہلے کر آئے ہیں اور وہیں وعدہ کر آئے ہیں کہ اس پر تحقیقی بحث ہم آگے پیش کریں گے اب مناسب ہے کہ اس موضوع پر گفتگو کریں۔

کیا اہل حدیث ہندوستان کی انگریزی حکومت کے پیدا کردہ ہیں؟

یہ معلوم ہے کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت اٹھارہویں صدی عیسوی میں قائم ہوئی اور اس ملک میں انگریز اپنی حکومت قائم کرنے سے کچھ ہی پہلے سترہویں صدی عیسوی میں تاجر کی حیثیت سے داخل ہوئے تھے مگر ہندوستان میں انگریزوں کے داخل ہونے سے صدیوں پہلے عہد خلفائے راشدین میں سلفی حکومت قائم ہو چکی تھی جو چھٹی صدی ہجری تک کسی نہ کسی طرح بر قرار رہی اگرچہ عہد صحابہ وتابعین کے بعد دوسرے ممالک کی طرح ہندوستان میں بھی بعض اوقات عارضی طور پر کبھی کبھار غیر سلفی عناصر بھی غالب ہو جاتے تھے جن سے سلفی کشمکش جاری رہتی اور غلبہ سلفیت کو حاصل ہوتا۔ جس کی تفصیل طویل اور اس کے مفصل ذکر کا محل دیگر ہے البتہ چھٹی صدی کے کچھ ہی دنوں بعد سے نہ جانے کن اسباب کے تحت ہندوستان سے سلفی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا اور ساتھ ہی ساتھ سلفی مذہب اور سلفی افراد کا

ذکر بھی غائب ہو گیا اس سے اگر چہ یہ لازم نہیں آتا کہ سلفی المذہب لوگ اس کے بعد ہندوستان میں تھے ہی نہیں کیونکہ ہم نقل کر آئے ہیں کہ آٹھویں صدی کے شیخ فخر الدین زرادی عوام وخواص میں سیادت کا مقام رکھنے والے تھے اور وہ تقلید پرستی کو کھلے عام بدعت کہتے اور مروجہ تقلیدی مذاہب میں سے کسی کی تقلید کے روادار نہیں تھے ۔ وفات اورنگ زیب عالم گیر ۱۱۱۸ھ مطابق ۱۷۰۰ء کے بعد ہندوستان کی حنفی المذہب حکومت بھی زوال پذیر ہونے لگی اور انگریزوں کی حیثیت بڑھنے لگی ۔ ادھر یہ ہوا ادھر دوسری طرف بعض سلفی المذہب عناصر ابھرتے ہوئے نظر آنے لگے ۔

وفات عالم گیر کے دو سال بعد ہی پیدا ہونے والے سلفی المذہب امام محمد فاخر الہ آبادی مولود ۱۱۲۰ھ ومتوفی ۱۱۶۴ھ نے ہندوستان میں صدیوں سے مضمحل چلی آتی رہی سلفی تحریک میں نئی روح پھونکنی شروع کی ۔ موصوف امام محمد فاخر الہ آبادی کثیر الحج والعمرہ تھے اور اس سلسلے میں حرمین شریفین میں بکثرت قیام کرتے اور جہاں بھی رہتے سلفیت کی تبلیغ کرتے کثرت زیارت حرمین کے باعث موصوف "زائر حرم" کے لقب سے یاد کئے جانے لگے موصوف امام فاخر شاعر بھی تھے اور "زائر" موصوف کا تخلص تھا اپنے منظوم کلام کے ذریعہ بھی سلفی مذہب کی اشاعت کرتے جیسا کہ ان کی منظوم اور منثور کتابوں سے ظاہر ہے ۔ شیخ فاخر صرف نظری وعلمی طور پر نہیں بلکہ عملی طور پر اہل حدیث تھے (تفصیل ملاحظہ ہو تراجم علمائے اہل حدیث ج ۹ ص ۳۳۴ تا ۳۴۰) شیخ فاخر کے زمانہ میں سرزمین ہندوستان میں مرزا مظہر جان جاناں اور ان کے شاگرد خاص شیخ ثناء اللہ پانی پتی مذہب اہل حدیث کی طرف کافی میلان اور جھکاؤ رکھتے تھے جیسا کہ دونوں کی تحریروں اور احوال سے پتہ لگتا ہے یہی وہ زمانہ ہے کہ شاہ ولی اللہ خاندان سلفیت کی طرف تحریری طور بہت میلان رکھنے لگا حتی کہ اس خاندان کے سربراہ کی متعدد تحریروں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کسی تقلیدی مذہب کی پابندی کے بجائے مذہب اہل حدیث سے وابستگی رکھتے تھے اور انہیں کے طریق پر ان کے چاروں جلیل القدر لڑکے بھی چلے پھر شاہ ولی اللہ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید مولود ۱۱۹۳ھ ومتوفی ۱۲۴۶ھ کھل کر علمی وعملی طور پر ایک زبردست سلفی عالم کی حیثیت سے سرزمین ہند میں نمودار ہوئے جنہوں نے غیر مسلم عناصر سے مغلوب اور مظلوم ومقہور اور روح اسلام خصوصا سلفیت سے

بہت کم آشنا مسلمانوں کے ماحول میں آنکھیں کھولی تھیں ۔ موصوف شاہ اسماعیل شہید " ہندوستان کو بیرونی واندرونی غیر مسلم عناصر کے غلبے اور مسلمانوں پر چھائی ہوئی ناقابل گفتن کیفیت سے آزاد کرانے کے لئے تحریر وتقریر اور عمل کے ذریعہ جد وجہد کرنے لگے تاکہ ہندوستان میں عہد صحابہ وتابعین اور بعد والے زمانہ کی سلفی حکومت اور سلفی عظمت واپس لائی جا سکے شاہ اسماعیل کی اس تجدیدی حوصلہ مندی سے جہاں بیرونی اور اندرونی غیر مسلم عناصر فکر مند ہو گئے وہیں بند جہل وغفلت میں جکڑے ہوئے مسلمان بھی اس ابھرتی ہوئی تحریک کو عجیب نظر سے دیکھنے لگے ادھر شاہ صاحب موصوف کے حوصلہ وعزم میں ترقی ہوتی گئی اور ان کے اردگرد سلفی لوگ جمع ہونے لگے دریں اثنا شاہ اسماعیل شہید نے اپنے رفقاء واساتذہ سے مل کر منظم جہاد کا منصوبہ بنایا جسے بروئے کار لانے کے لئے سید احمد شہید رائے بریلوی مولود ۱۲۰۱ھ ومتوفی ۱۲۴۶ھ کو امیر بنایا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

مشہور ومعروف دیوبندی کتاب " علمائے ہند کا شاندار ماضی " ج ۲ ص ۲۹ تا ۳۱ مع الحواشی میں کہا گیا ہے کہ :۔

" شاہ اسماعیل شہید " مغلوں کی حنفی المذہب حکومت کے خلاف ہمہ گیر انقلاب لانے کے جذبات اور منصوبے رکھتے تھے " (ماحصل از علمائے ہند کا شاندار ماضی ج ۲ ص ۲۹ تا ۳۱ مع الحواشی)

جو تقلید پرست دیوبندی جماعت حنفی المذہب ہونے کا دعوی رکھتی ہو اور غیر حنفی جماعتوں خصوصا سلفی واہل حدیث جماعت کے خلاف نہایت سخت موقف وپالیسی رکھتی ہو وہ اگر شاہ اسماعیل شہید جیسے سلفی امام وقائد کی بابت یہ نظریہ رکھتی ہو کہ موصوف شاہ اسماعیل حنفی المذہب مغل حکومت کے خلاف ہمہ گیر انقلاب لانا چاہتے تھے وہ تقلید پرست غالی ومتعصب حنفی المذہب جماعت اور اس کے افراد شاہ اسماعیل کی غیر تقلیدی سلفی تحریک کا ساتھ کیونکر دے سکتی تھی ؟ اس تحریک جہاد کے امام سید احمد شہید اور ان کے رفقاء ومعاونین شاہ اسماعیل شہید وغیرہ کے زمانہ میں اگرچہ فرقہ دیوبندیہ اور فرقہ بریلویہ منظم فرقہ کی حیثیت سے نہیں ابھرے تھے بلکہ یہ دونوں فرقے شاہ صاحب اور سید احمد شہید نیز ان کے بہت سارے رفقاء کی شہادت ۱۲۴۶ھ کے ایک عرصہ بعد منظم شکل میں نمودار ہوئے مگر اس زمانے کے

جس مواد سے یہ دونوں فرقے پیدا ہوئے وہ بہر حال تحریک شہیدین کے خلاف موقف رکھتے تھے ۔ فرقہ بریلویہ نے جن عناصر کی کوکھ سے جنم لیا ان عناصر نے کھل کر تحریک شہیدین کے خلاف زور آزمائی کی اور فرقہ دیوبندیہ والے عناصر نے بھی تحریک شہیدین کا ساتھ دینے سے پہلو تہی کی جس دار العلوم دیوبند کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے اسے فرقہ دیوبندیہ کہا جاتا ہے اس کے بانی مولینا قاسم بن اسد نانوتوی وفات شہیدین کے دو سال بعد ۱۲۴۸ھ میں پیدا ہوئے اور دار العلوم دیوبند قائم کرنے والے معاونین مولانا قاسم نانوتوی کا حال یہ رہا کہ وہ وفات شہیدین کے وقت یا تو پیدا نہیں ہوئے تھے یا شیر خوار یا طفل مکتب تھے دار العلوم دیوبند وفات شہیدین کے پینتیس سالوں بعد ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۷ء میں قائم ہوا جس کی طرف منسوب لوگوں کو فرقہ کی شکل اختیار کرنے میں بھی کچھ وقت لگا ہوگا جیساکہ ظاہر ہے ۔ فرقہ بریلویہ کا منظم فرقہ کی حیثیت سے ظہور فرقہ دیوبندیہ سے بھی بعد کا ہے ۔ بانیان دار العلوم دیوبند ہندوستان پر مسلط ہو جانے والی انگریزی حکومت کے قائم کردہ دہلی کالج کے تربیت یافتہ تھے ان کے خصوصی مربی و معلم دہلی کالج کے استاذ مولانا مملوک علی متوفی ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۸۵۰ء ہیں (تفصیل کے ملاحظہ ہو مشہور کتاب علمائے دیوبند کا ماضی از حکیم محمود) یہ معلوم ہے کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت نے دہلی کالج اور اس جیسے دوسرے کالج اور ادارے اپنی سلطنت کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے قائم کئے تھے تاکہ ان میں تربیت و تعلیم پانے والے انگریزوں کے کام آسکیں ۔ اکبر الہ آبادی کا یہ شعر اس موقعہ پر ملحوظ رہے ۔

وہ قتل سے بچوں کے نہ ہوتا کبھی بدنام   افسوس کہ فرعون کو کالج کی سوجھی

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وفات شہیدین کے پینتیس سال بعد قائم ہونے والے دار العلوم دیوبند کی طرف منسوب فارغ التحصیل علماء اگرچہ اپنے کو مسلک ولی اللہی کا پیرو کہتے ہیں مگر ولی اللہی خاندان کے سربراہ شاہ ولی اللہ کی تصنیف سے نیز ان کی لولاد کی تصانیف سے ان کا جو مسلک مستفاد ہوتا ہے اس سے دیوبندی لوگوں کا مسلک بالکل مختلف ہے ۔

تحریک شہیدین وخاندان ولی اللہی کا مذہب ومسلک

یہ معلوم ہے کہ تحریک شہیدین کے امیر وامام سید احمد شہید بھی درس گاہ ولی اللہی

کے تربیت یافتہ تھے اور اس تحریک کے امام وامیر موصوف نے اپنی کتاب "صراط مستقیم" کو بذریعہ املا شاہ اسماعیل شہید وشیخ عبد الحئ بڑھانوی سے مرتب کرایا اور اس پر موصوف سید احمد شہید مکرر سہ کرر نظر ثانی بھی کرتے رہے اس کتاب "صراط مستقیم" میں اس تحریک کے امام اور امیر سید احمد شہید نے یہ لکھوایا کہ :۔

"پس در ہر مسئلہ کہ حدیث صحیح غیر منسوخ یابد اتباع ہیچ مجتہد دراں نہ کند واہل حدیث را مقتدائے خود شناسد وبدل محبت دار و تعظیم ایشاں لازم شمرد کہ حاملان علم پیغمبرانہ " الخ یعنی پیش آمدہ مسائل میں سے جس مسئلہ میں بھی غیر منسوخ صریح و صحیح حدیث نبوی آدمی کو ملے تو اس حدیث نبوی کے بالمقابل کسی بھی مجتہد کا اتباع نہ کرے ۔ نیز "اہل حدیث" کو اپنا مقتدی سمجھے اور دل سے ان اہل حدیثوں کے ساتھ محبت رکھے نیز ان کی تعظیم وتکریم کو لازم جانے کیونکہ اہل حدیث لوگ ہی علوم نبویہ پر عمل کرنے والے ہیں (ملاحظہ ہو صراط مستقیم مطبوع دہلی ص ۲۹ وصراط مستقیم مترجم مطبوع لاہور ص ۷۰ - ۷۱ وتاریخ اہل حدیث وسیاست ج ۱ ص ۷۶ وتراجم علمائے حدیث ج ۱ ص ۱۱۱ وغیرہ)

ناظرین کرام دیکھ رہیں کہ اس تحریک جہاد کے قائد اعظم اور امام افخم سید احمد شہید نے جہادی مہم کے آغاز سے بہت پہلے اپنے مسلک ومذہب کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے کو غیر تقلیدی اہل حدیث مذہب اور اہل حدیث ائمہ کرام سے وابستہ بتلایا ہے اور اپنے تمام معتقدین ومریدین کو بھی ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے ۔

خانوادۂ سید احمد شہید کے مشہور مورخ عالم مولانا سید عبد الحئ بن فخر الدین مولود ۱۲۸۶ھ ومتوفی ۱۳۴۱ھ اپنی مشہور عالم تاریخ میں لکھتے ہیں کہ :۔

"وَسَدَّ الْمُعَزَّزَ بِنُصْرَةِ السُّنَّةِ الْمَحْضَةِ وَالطَّرِيقَةِ السَّلَفِيَّةِ وَاحْتَجَّ بِبَرَاهِينَ وَمُقَدِّمَاتٍ وَأُمُورٍ لَمْ يُسْبَقْ إِلَيْهَا" یعنی سید احمد شہید نے خالص سنت نبویہ اور طریقہ سلفیہ کی حمایت وتائید کے لئے کمر کسی تھی اور اپنے اختیار کردہ اس طریقہ سلفیہ پر ایسے براہین ومقدمات اور امور کے ذریعہ استدلال واحتجاج کرتے تھے جس کی کوئی سابقہ مثال نہیں الخ (نزھتہ الخواطر ترجمہ سید احمد شہید ج ۷ ص ۳۴)

سید احمد شہید کے گھر کے مورخ وتراجم نگار مولانا سید عبد الحئ نے سید صاحب کے

مسلک ومذہب کے بارے میں جو کچھ اوپر والی عبارت میں لکھا ہے اس کا معنی ومطلب بہت واضح ہے اور یہ واضح المعنی بات اس امر کی دلیل ہے کہ سید احمد شہید طریقہ سلفیہ اور سنت محضہ کے پیرو تھے یہ بھی واضح رہے کہ مذکورہ بالا بات کے لکھنے والے مولانا عبد الحئی ہندوستانی اہل حدیثوں کے امام شیخ الکل سید نذیر حسین بہاری دہلوی" کے تلامذہ میں سے تھے جیسا کہ خود مولانا عبد الحئی نے نزہتہ الخواطر کے ترجمہ شیخ الکل اور دہلی والے سفر کی اپنی خود نوشت روداد میں لکھا ہے۔

تحریک شہیدین کے قائدین نے تحریک مذکور سے وابستہ لوگوں کو "محمدی" سے موسوم کیا

تحریک شہیدین کے رکن رکین شاہ اسماعیل شہید اپنی کتاب "ایضاح الحق الصریح" میں فرماتے ہیں کہ : "وشعار خود محمدیہ خالصہ وتسنن قدیم باید داشت نہ تمذہب خاص وانسلاک وطریقہ مخصوصہ بلکہ مذاہب وطرق را مثل دکاکین عطارین باید شمرد خود را از متمسکان جند محمدی الخ" یعنی ہر مومن شخص کو اپنا شیوہ وشعار خالص محمدی مذہب اور قدیم زمانہ والا مسلک اہل سنت کو بنانا چاہئے کسی مخصوص تقلیدی مذہب اور طریق کو اپنا مذہب ومسلک نہیں قرار دینا چاہئے بلکہ تمام تقلیدی مذاہب وطریقوں کو عطاروں کی دکانیں شمار کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو لشکر محمدی کے ساتھ منسلک رکھنا چاہئے خالص محمدی مذہب اور ظاہر سنت نبویہ کو اپنا شیوہ وشعار اور مشغلہ زندگی بنانا چاہئے الخ (ایضاح الحق الصریح بحوالہ تراجم علمائے حدیث ج ۱ ص ۱۱۰-۱۱۱)

تحریک شہیدین کے رکن رکین نے تقلیدی مذاہب میں سے ہر تقلیدی مذہب کی تقلید ترک کر کے خالص مذہب محمدی اور زمانہ قدیم والے مذہب اہل سنت کو اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم اپنی مذکورہ عبارت میں دے رکھا ہے اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ زمانہ قدیم والے مذہب اہل سنت کا دوسرا نام اہلحدیث ہے یہ بات شیخ جیلانی اور دوسرے اماموں نے کہی ہے حاصل یہ کہ تحریک شہیدین کے امام وامیر اپنے کو کسی تقلیدی فقہی مذہب کی طرف منسوب کئے بغیر محمدی مذہب پر لوگوں سے بیعت کرتے تھے نیز سلسلہ صوفیہ پر بھی (ملاحظہ ہو

ہندوستان میں وہابی تحریک از ڈاکٹر قیام الدین احمد مطبوع نفیس اللہ کراچی ص ۵۰ وسیرت سید احمد شہید از مہر ص ۱۳۰ ج ۱) یہ معلوم ہو چکا ہے کہ صوفیا کسی تقلیدی مذہب کے پابند نہیں ہوتے تھے۔

اس تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تحریک شہیدین کے اماموں اور قائدین نے اس تحریک کا ایک نام جہاں اہل حدیث رکھا وہیں اس کا دوسرا نام " محمدی " بھی رکھا تھا۔ اس سے فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے اس دعویٰ کی تکذیب ہوتی ہے کہ محمدی یا اہل حدیث کے نام سے غیر مقلدوں کو اور ان کے مذہب کو انگریزی حکومت نے آلہ کار کے طور پر ایجاد کیا تھا۔ اس کے باوجود دیوبندی لوگ اپنے کو اہل حدیث اور محمدی کہلانے کے روادار نہیں اور نہ انہیں مذہب اہل حدیث ومذہب محمدی سے وابستگی ہے بلکہ انہیں اس مذہب ومسلک سے بہت زیادہ انحراف ہے (کما لا یخفی) وہ اپنے کو تقلید پرست حنفی المذہب اور دیوبندی المشرب کہنے پر شاداں وفرحاں ہیں۔

ایضاح وتنبیہ

تحریک شہیدین کے قائدین نے تحریک مذکور سے وابستہ لوگوں کو " محمدی " لقب سے ملقب صدیوں پہلے والے اسلاف کرام کی پیروی میں کیا خود ساختہ طور پر اسے زمانہ تحریک شہیدین میں نہیں ایجاد کیا جیسا کہ فرقہ دیوبندیہ وفرقہ بریلویہ نے اپنے اپنے نام چودھویں صدی میں ایجاد واختراع کیا چنانچہ صفحات آئندہ میں ہماری پیش کردہ تفصیل میں اس کی تحقیق آرہی ہے۔

ائمہ دیوبندیہ کا انگریزی حکومت کی طرف سے دفاع

فرقہ دیوبندیہ کے ایک بہت بڑے امام مولانا عاشق الٰہی لکھتے ہیں کہ :۔

" ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب وحافظ ضامن کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا مگر یہ سارے دیوبندی ائمہ وقائدین اپنی ولی نعمت انگریزی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے اور ہٹنے والے نہ تھے اس لئے پرا جما کر انگریزی سرکار پر جاں

نثاری کے لئے تیار ہو گئے آخر ان دیوبندی اماموں نے انگریز سرکار کے باغیوں کو شکست دے کر اور بھگا کر ہی دم لیا (ماحصل از تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۷۴ تا ۷۶ اہل حدیث وسیاست ص ۴۰۵ - ۴۰۶ وعلمائے دیوبند کا ماضی از حکیم محمود ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۴)

ناظرین کرام بہت آسانی سے مذکورہ بالا مستند بات کے ذریعہ سمجھ سکتے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ کے جن اماموں کے ذریعہ فرقہ دیوبندیہ وجود پذیر ہوا ہے وہ ہندوستان میں انگریزی حکومت کو باقی وبرقرار رکھنے کے لئے انگریزوں کی حمایت میں صرف تقریر وتحریر ہی پر اکتفاء نہ کرتے تھے بلکہ باقاعدہ جنگ وجدال وقتال اور مسلح زور آزمائی بھی کرتے تھے یہاں پر اختصار کے پیش نظر ہم صرف سرسری بحث پر اکتفاء کریں گے انگریزی حکومت کی حمایت میں مسلح جدوجہد اور قتال کرنے والے جن ائمہ دیوبند کا ذکر اوپر ہوا انہوں نے انگریزی حکومت کی طرفداری میں یہ قتال ۱۸۵۷ء میں کیا تھا جس کے کم از کم دس سال بعد دار العلوم دیوبند کی تاسیس ہوئی اور اسی دار العلوم دیوبند کی بدولت فرقہ دیوبندیہ ظہور پذیر ہوا۔ یہ بعید نہیں کہ انگریز نے اپنی حکومت کے لئے مفید محسوس کرتے ہوئے انگریزی حکومت کے حامی حاجی امداد اللہ کے اعوان وانصار کو دار العلوم دیوبند قائم کرنے کا مشورہ دیا ہو اور اس کام کے لئے اپنے قائم کردہ دہلی کالج کے تربیت یافتہ لوگوں کو اکسایا اور ابھارا ہو۔

انگریزی حکومت کے ساتھ وفاداری وتعاون کا فتویٰ دیوبند

(پہلا فتویٰ)

ایک مشہور معروف دیوبندی امام مولانا محمد میاں اپنی کتاب "تحریک شیخ الہند" میں فرماتے ہیں کہ :-

"سب سے گراں قدر وہ فتویٰ ہے جو ۱۸۹۸ء میں مولانا رشید احمد گنگوہی نے جاری کیا جس پر عام دیوبندی علماء کے ساتھ مولانا محمود الحسن کے بھی دستخط تھے کہ مسلمان مذہبی طور پر پابند ہیں کہ حکومت برطانیہ (انگریزی حکومت) کے وفادار رہیں خواہ سلطان ترکی (خلافت عثمانیہ) سے ہی برسر جنگ کیوں نہ ہوں" (ملاحظہ ہو تحریک شیخ الہند از مولانا محمد میاں ص ۳۰۸ وعلمائے دیوبند کا ماضی ص ۱۲۳)

یہ معلوم ہے کہ مولانا رشید احمد اور مولانا محمود الحسن گنگوہی دار العلوم دیوبند کے

بانیوں اور دیوبندی فرقہ کے اماموں میں سے ہیں ان اماان فرقہ دیوبندیہ کا فتوی مذکورہ اس بات کا شاہد عادل ہے کہ دیوبندی اماموں کا مذہب اور دین ایمان ہی یہ تھا کہ حکومت برطانیہ کے وفادار رہیں اور اس کی حمایت وطرف داری کریں خواہ حکومت برطانیہ کی طرف داری اسلامی خلافت کے خلاف بھی کرنی پڑے۔

ناظرین کرام بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ ہندوستان پر انگریزی حکومت کی وفاداری جس کا دین ومذہب ہو وہ یقیناً انگریزی حکومت کے آلہ کار ہیں۔

انگریزوں کے ساتھ وفاداری وتعاون کے لئے

دوسرا فتوی دیوبندیہ

ہندوستان میں انگریزی حکومت کی حمایت میں فتاوی دیوبندیہ کا ایک مجموعہ نصرت الابرار کے نام سے مشہور دیوبندی عالم مولانا عبد القادر لدھیانوی کی اولاد کا چھپوایا ہوا ہے اس مجموعہ فتاوی دیوبند میں یہ سوال وجواب مرقوم ہے کہ :۔

سوال : سلطنت انگلشیہ (انگریزی حکومت) جس میں ہم کو اپنے امور دینیہ پر عمل کرنے سے روک نہیں بہتر ہے یا حکومت روس جو سخت دشمن قدیمی سلطان روم یعنی خلافت اسلامیہ عثمانیہ کی ہے ؟

جواب : سلطنت انگلشیہ بہتر ہے کیونکہ سرکار دولت مدار (انگریزی حکومت) مثل روس متعصب نہیں اگر بالفرض انگریزی سرکار کی عملداری روس وغیرہ سے بتر نہ سمجھی جائے تب بھی رعایائے اہل اسلام کو شرعاً حرام ہے کہ انگریزی سرکار کے خلاف روس یا سلطان روم (اسلامی خلافت عثمانیہ) وغیرہ سے در پردہ رابطہ واتحاد وغیرہ پیدا کرے بلکہ جو مسلمان سرکاری عملداری (انگریزی حکومت کے زیر فرمان ہندوستان) میں چند روز کے واسطے وارد ہو اس کو بھی مخالفت سرکار برطانیہ (انگریزی حکومت کی مخالفت) شرعاً حرام ہے (ملاحظہ ہو مجموعہ فتاوی علمائے دیوبند المعروف بہ فتاوی نصرت الابرار ص ۹ وعلمائے دیوبند کا ماضی ص ۱۳۱)

ناظرین کرام اس دیوبندی فتوی پر نظر ڈالیں جس کی تصدیق پر تمام اماان دیوبند نے دستخط کر رکھا ہے اس دیوبندی فتوی میں صراحت ہے کہ انگریزی حکومت کے خلاف خلافت اسلامیہ سے بھی رابطہ رکھنا اہل اسلام کے لئے شرعاً حرام ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ

دیوبندی شریعت میں انگریزی حکومت کے ساتھ تعاون ووفاداری کو مسلمانوں کا فریضہ بتلایا گیا ہے۔ ہر شخص بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ جس گروہ دیوبندیہ کا انگریزی حکومت کے ساتھ وفاداری کا یہ حال ہو وہ شہیدین کی تیار کردہ اہل حدیث محمدی جماعت کو انگریزی حکومت کا آلہ کار اور اپنے کو انگریزی حکومت کے خلاف جہاد کرنے والا کہے تو دیوبندی گروہ کی یہ بات دیوبندی اصول سے سو فیصد حق بجانب ہے۔

تحریک شہیدین میں شرکت کے لئے سلفی دعوت کو فرقہ دیوبندیہ نے ٹھکرا دیا

یہ معلوم ہے کہ بالا کوٹ میں سید احمد شہید وشاہ اسماعیل شہید کی شہادت کے بعد ان کی تیار کردہ انگریز مخالف جماعت کی قیادت وسیادت سید احمد شہید کے خلیفہ مولانا سید ولایت علی صادق پوری کے ہاتھ آئی جو اہل حدیث سلفی عالم تھے ان کے بعد مختلف مراحل سے گذرتے ہوئے یہ قیادت مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کے ہاتھ آئی یہ بھی سلفی تھے انہوں نے یکے بعد دیگرے تین بار دیوبندی جماعت کے سربراہ مولانا محمود الحسن کی خدمت میں وفود بھیج کر درخواست کی کہ آپ انگریزوں کے خلاف اس مہم جہاد میں شریک ہوں اور سرحد پار تشریف لائیں ان تینوں وفود میں سے ایک وفد میں مشہور سلفی کتاب دیوان گلشن ہدایت کے مصنف مولانا عبد الکریم مسلم بہاری نیپالی کے لڑکے حافظ شریف احمد بھی تھے مگر مولانا محمود الحسن اس تحریک جہاد میں شریک ہونے پر آمادہ نہیں ہوئے اور حجاز مقدس کی طرف ہجرت کر گئے (علمائے دیوبندی کا ماضی از حکیم محمود ص ۱۰۴ تا ۱۱۸ بحوالہ تحریک مجاہدین کا آخری دور مرتبہ چودھری محمد شفیع سالار آل انڈیا مجلس احرار اسلام منڈی عثمان والا ص ۱۴۳ تا ۱۵۰)

دیوبندی جماعت کی اس پالیسی پر امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد کو بھی افسوس ہوا ہے ملاحظہ ہو خطبہ صدارت جمعیتہ العلماء لاہور ۱۸/ نومبر ۱۹۲۱ء ص ۷ ۳ وعلمائے دیوبندیہ کا ماضی ص ۱۱۸)

دیوبندی جماعت اور سر سید احمد خاں

مولانا عبید اللہ سندھی فرماتے ہیں کہ :۔

"دیوبندی نظام اور دیوبندی سیاسی مصلحتوں کو سمجھنے کے لئے اس حقیقت کو مستحضر رکھنا چاہئے کہ شاہ محمد اسحاق (اس زمانہ میں خاندان ولی اللہی کے سربراہ) کی ہجرت حجاز کے

بعد یعنی ۱۲۵۸ھ کے بعد ولی اللٰہی جماعت دو حصوں میں منقسم ہو گئی ایک نے دیوبند کو اور دوسری نے علی گڑھ کو اپنا مرکز بنایا ایک نے دار العلوم دیوبند قائم کیا دوسرے نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۔ ان دونوں مرکزوں کو قائم کرنے والے مولانا مملوک علی متوفی ۱۲۶۷ھ - ۱۸۵۰ء کے شاگرد تھے مثلاً سر سید احمد خان اور مولانا قاسم نانوتوی مولانا رشید احمد گنگوہی دونوں گروپوں کے استاذ مولانا مملوک علی انگریزوں کے قائم کردہ دہلی کالج کے ملازم و مدرس تھے (ماحصل از شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک مرتبہ مولانا عبید اللہ سندھی ص ۲۱۰ تا ۲۱۶)

غلام احمد قادیانی حنفی المذہب مقلد تھا

اس میں شک نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مولود ۱۸۳۹ء متوفی ۱۹۰۸ء ہندوستان میں انگریزی حکومت کا آلہ کار تھا اور مرزا موصوف بتصریح خویش حنفی المذہب تھا حنفی المذہب مقلد مرزا قادیانی حنفیوں کے مطالبہ پر حنفیوں کی طرف سے سلفی علماء کی مخالفت میں مناظرے کیا کرتا تھا قادیانی موصوف حنفی مذہب کی تبلیغ بھی کرتا تھا (ملاحظہ ہو علمائے دیوبند کا ماضی ص ۳۸ تا ۴۲)

مولانا اشرف علی دیوبندی کا فتوی ہے کہ :۔

" مرزا غلام احمد قادیانی اور ہم دیوبندی لوگوں کا کسی مسئلہ پر اختلاف نہیں بجز ختم نبوت کے کیونکہ اصل میں دونوں یعنی قادیانی و دیوبندی ایک ہیں اور فقہ حنفی دونوں کی مشترک و مجرب میراث ہے " (علمائے دیوبند کا ماضی ص ۴۹ بحوالہ مولانا عبد الماجد دریا آبادی ص ۴۹)

اس کے باوجود دیوبندی و بریلوی لوگ مرزا قادیانی کو غیر مقلد سلفی کہیں تو حیرت نہیں کیونکہ دونوں جماعتوں کا یہی اصول ہے ۔

مرزا قادیانی کو مسئلہ ختم نبوت کے علاوہ تمام مسائل میں مولانا تھانوی کا دیوبندی مذہب کا موافق بتلانا بھی عجوبہ ہے اور اس سے بڑا عجوبہ یہ ہے کہ بریلوی جماعت کا الزام ہے کہ دیوبندی لوگ عقیدہ ختم نبوت والے معاملہ میں اہل اسلام سے مختلف عقیدہ رکھتے ہیں (فتاوی رضویہ کے مختلف مقامات و متعدد کتب بریلویہ) اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ بریلوی مفتی جلال الدین نے زاہد الکوثری کے حوالہ سے جو یہ لکھا کہ قادیانی موصوف غیر مقلد سلفی تھا (غیر مقلدوں کے فریب ص ۴۷) ایک خانہ ساز دعوی ہے کیونکہ قادیانی موصوف بتصریح خویش اور بتصریح مولانا تھانوی دیوبندی حنفی المذہب مقلد تھا۔

مرزا قادیانی تو سلفی عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوا وہ غیر مقلد کیونکر ہوا؟ (ملاحظہ ہو القادیانیتہ للعلامہ احسان الٰہی ظہیر وغیرہ)

انگریز حکومت و بریلوی جماعت

انگریزی حکومت کے سلسلے میں دیوبندی موقف نہایت مختصر طور پر ہم بیان کر چکے اور تفصیل کے لئے ضخیم جلدیں درکار ہیں اسی طرح زیادہ تفصیل میں پڑے بغیر کیونکہ اس کتاب کے صفحات تفصیل کے متحمل نہیں ہم ماہنامہ نوری کرن میں مندرج برطانوی وائس رائے برائے ہند کا یہ قول نقل کرنے پر اکتفاء کر رہے ہے کہ برطانوی وائس رائے ہند نے اپنی برطانوی انگریزی حکومت سے کہا کہ جب تک احمد رضا خاں (بریلوی جماعت کے موجد وبانی واعلی حضرت) کا قلم اور حشمت علی (بریلوی جماعت کے سب سے بڑے امام بعد اعلی حضرت) کی زبان ہمارے لئے ہے تب تک ہمیں انڈیا سے نکالنے والا کوئی نہیں (ملاحظہ ہو ماہنامہ نوری کرن شمارہ دسمبر ۱۹۷۰ ص ۴۱)

اس تحقیق سے انگریزی حکومت کے ساتھ بریلوی ودیوبندی جماعت کی پالیسی ظاہر ہوتی ہے۔

سر سید احمد خاں بانی مسلم یونیورسٹی

مشہور دیوبندی صاحب قلم کے حوالہ سے یہ بات آچکی ہے کہ دہلوی، جماعت کے دو حصوں میں سے ایک الگ ہو کر دیوبند آگیا جس نے دار العلوم دیوبند قائم کیا دوسرا علی گڑھ آیا جس نے مسلم یونیورسٹی قائم کیا بریلوی ودیوبندی جماعتوں نے متفقہ طور پر کہا کہ بانی مسلم یونیورسٹی سر سید احمد خاں بھی غیر مقلد اہل حدیث تھے (غیر مقلدوں کے فریب ص ۳۷ - ۳۸ وغیر مقلدین کی حقیقت ص ۷۰ - ۷۱) حالانکہ سر سید احمد خاں اور بانی دار العلوم دیوبند انگریزوں کے قائم کردہ جس دہلی کالج کے تربیت یافتہ تھے اس کے مدرس مولانا مملوک علی ان دونوں ہی کے مربی اور استاذ تھے اور مولانا مملوک علی کے تربیت یافتہ سر سید احمد خاں اہل حدیث کو لا مذہب مذموم و ملعون بتلاتے اور اس مذہب اہل حدیث سے اپنی بے زاری اور برأت ظاہر کرتے تھے (علمائے دیوبند کا ماضی ص ۵۵ تا ۶۰) علمائے اہل حدیث تو سر سید احمد خاں کے مذہبی معاملہ میں حریف تھے ان کے خلاف سلفی علماء کو بہت سی کتابیں لکھنی پڑیں (علمائے دیوبند کا ماضی ص ۵۸)

سید احمد شہید وشاہ اسماعیل کی تحریک جہاد میں شرکت کا مظاہرہ کرنے کے لئے مشہور حنفی المذہب سربراہ مولوی محبوب علی دہلوی سرحد پار تک گئے وہ تحریک کے ذمہ داروں سے مطالبہ کرنے گئے کہ غیر مسلموں سے جہاد کے بجائے پہلے یہاں کے مسلمانوں سے جہاد کیا جائے جسے ذمہ داران تحریک نے یہ کہہ کر نامنظور کر دیا کہ جہاد مسلمانوں سے میں کیا جاتا اس پر خفا ہو کر مولوی محبوب علی دہلوی اپنی جماعت کے ساتھ واپس آگئے اس سے انگریزی مفاد کو فائدہ ہوا (ملخص از تواریخ عجیبہ ص ۱۰۷ - ۱۰۸ و تراجم علمائے حدیث ہند ترجمہ حیدر علی رامپوری ج ۱ ص ۴۹۰ - ۴۹۱ و اہل حدیث و سیاست ج ۱ ص ۱۱۵ - ۱۱۶ مع الحواشی) مولوی محبوب علی حنفی نے صرف جہادی مہم سے خفا ہو کر دہلی چلے آنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ تحریک کے خلاف موصوف پروپیگنڈہ میں لگ گئے اس پروپیگنڈہ کو دفع کرنے کے لئے ذمہ داران تحریک کی طرف سے سلفی المذہب علماء خصوصا مولانا سید حیدر علی اور ان کے بھائی محمد علی وغیرہ بھیجے گئے جنہوں نے مولوی محبوب علی اور دوسرے حنفی علماء کی حمایت تقلید و خلاف تحریک جہاد لکھی ہوئی کتابوں کا رد لکھا (تراجم علمائے حدیث ج ۱ ص ۴۹۰ - ۴۹۲ و متعدد مراجع) مولوی محبوب علی جیسے حنفی علماء کے فراہم کردہ مواد سے دیوبندی و بریلوی جماعت سید احمد شہید و شاہ اسماعیل شہید کی وفات کے ایک عرصہ بعد ظہور پذیر ہوئی ان دونوں جماعتوں میں سے دیوبندی جماعت کے بانیوں کی تربیت انگریزوں کے قائم کردہ دہلی کالج میں بذریعہ مولانا مملوک علی ہوئی۔

اہل حدیث پر انگریزی حکومت کا آلہ کار ہونے اور انگریزی حکومت کی پیداوار ہونے کے دیوبندی و بریلوی الزام کے دفاع میں نہ چاہتے ہوئے بھی ہم کو یہ مختصر سی تحقیق پیش کرنی پڑی۔ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں پر اصل حقائق منکشف کردے اور انہیں قبول کرنے نیز ماننے کے لئے انشراح صدر کردے، آمین۔

زیر نظر بریلوی کتاب پر ہمارا تبصرہ ختم ہوا جس میں ضمنی طور پر دیوبندی کتاب غیر مقلدین کی حقیقت کی بھی کچھ حقیقت بیانیوں کا مختصرا ذکر آگیا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حق فہمی وحق پسندی وحق پرستی کی توفیق دے، آمین۔

محمد رئیس ندوی

جامعہ سلفیہ بنارس

۲۵/ دسمبر ۱۹۹۵ء مطابق ۱۴۱۶ھ

غیر مقلدین کی حقیقت

مرتبہ مولانا سعید الحق قاسمی

پر رد بلیغ

از

محمد رئیس ندوی

جامعہ سلفیہ بنارس

حضرت شاہ ولی اللہ نے کہا :۔

" اکثر مفاسد در عالم از ہمیں تقلید جہت ناشی می شود " یعنی دنیا میں اکثر و بیشتر فساد و بگاڑ تقلید پرستی سے پیدا ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں (ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۲۵۷) " فَمَنْ يَّكُوْنُ مُقَلِّدًا رَجُلًا مِنَ الْفُقَهَاءِ بِعَيْنِهِ إِلٰى أَنْ قَالَ وَذٰلِكَ مَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ الْحَدِيْثَ " یعنی تقلید شخصی کرنے والے پر بموجب حدیث نبوی اتخذوا احبارھم الآیۃ والی آیت منطبق ہوتی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ تقلید پرستی شرک ہے (ازالۃ الخفاء و عقد الجید ص ۳۸) شاہ اسماعیل و سید احمد شہید و مولانا عبد الحئی بڑھانوی نے کہا :۔

" جس مسئلہ میں حدیث صحیح موجود ہو اس میں کسی بھی امام مجتہد کی تقلید نہ کرو یعنی کہ نصوص کے بالمقابل تقلید نہ کرو بلکہ اپنی گردن سے قلادہ تقلید پرستی پھینک دو ۔ ائمہ اہل حدیث کو اپنا امام بناؤ اور گروہ محمدی میں شریک ہو جاؤ (صراط مستقیم ص ۶۳)

شاہ عبد العزیز نے کہا :۔

" تقلید پرستی شرک و حرام ہے جس پر آیت " اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ الخ " منطبق ہوتی ہے ۔ (ملاحظہ ہو شاہ عبد العزیز کی تفسیر فتح العزیز مطبوع مجتبائی ص ۱۲۸ و فتاوی عزیزیہ ص ۱۷۹) جو صرف آٹھ رکعات تراویح پر اکتفا کرے وہ سنت نبویہ پر ہی عامل ہے (فتاوی عزیزیہ ج ۲ ص

۱۰۹) فاتحہ خلف الامام ، آمین بالجہر و رفع الیدین سب کا ہونا حدیث کے مطابق ضروری ہے (فتاوی عزیزیہ مرتبہ از کلکتہ منقولہ اخبار اہل حدیث ۲۱ / ستمبر ۱۹۳۲ء)

تقلید شخصی بدعت ہے (ایضاح الحق الصریح ص ۶۲ تا ۶۴ کا ما حصل و ص ۳۹ - ۴۰ و

۷۰) فرقہ دیوبندیہ کا دعوی ہے کہ ہمارا مذہب وہی ہے جو شاہ ولی اللہی خاندان کا مذہب ہے (عام کتب دیوبندیہ) خصوصا شاہ اسماعیل شہید کا۔

ایک ضروری تمہید شیخ الکل سے متعلق

فرقہ دیوبندیہ اور بریلویہ نے اپنی کتابوں میں مذہب اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث کے خلاف اپنی محاذ آرائی اور زور آزمائی میں اپنے زمانہ میں مذہب اہل حدیث و جماعت اہل حدیث کے اصل علم بردار شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی بہاری مولود ۱۲۲۰ھ مطابق ۱۸۰۵ء کے خلاف بہت زیادہ سرگرمی اور مستعدی دکھا رکھی ہے۔ اور ایک دوسرے کی تکذیب کرنے والے اپنے متضاد و متعارض و مضطرب اقوال میں ایک اہمیت پائے ہوئے قول میں شیخ الکل " ہی کو مذہب اہل حدیث کا ایجاد و اختراع کنندہ اور جماعت اہل حدیث کو وجود بخشنے والا قرار دیا ہے۔
(غیر مقلدین کی حقیقت ص ۲۹ اور عام کتب دیوبندیہ و بریلویہ)

ہم چاہتے ہیں کہ مختصر طور پر ان اکاذیب دیوبندیہ و بریلویہ پر تحقیق نظر ڈالیں۔

شیخ الکل سے پہلے ہندوستان میں اہل حدیث

ہم بیان کر آئے ہیں کہ شیخ الکل کی ولادت سے بہت پہلے عہد خلفائے راشدین میں ہندوستان کے خاصے حصہ پر اہل حدیث حکومت قائم تھی اور اس اہل حدیث سلفی حکومت کے زیر سایہ ہندوستان میں سلفی اہل حدیث عوام و خواص علماء و ائمہ و محدثین ترک تقلید والے مسلک اہل حدیث پر کاربند ہو کر دین وملت اور ملک و قوم کی سرگرم خدمت بذریعہ جہاد و غزوات و تبلیغ و تدریس دیتے رہے یہ سلسلہ ۶۰۲ھ تک یعنی اوائل ساتویں صدی تک وفات سلطان محمد غوری تک جاری رہا بلکہ اس کے بعد عرصہ تک سرزمین ہند میں سلفی مذہب کا اچھا خاصا بول بالا اور چرچا رہا۔

ہندوستان میں اسلامی حکومت کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرنے والا اور ہندوستان کی

اسلامی حکومت کو مستحکم سے بھی زیادہ مستحکم بنانے والا سلطان شہاب الدین محمد غوری متوفی ۶۰۲ ھ اور اس کے بھائی سلطان غیاث الدین محمد بن سام غوری متوفی ۵۹۹ ھ کو علامہ سبکی نے اگرچہ حسب عادت الطبقات الکبری للشافعیہ ج ۸ ص ۶۰ - ۶۱ میں ذکر کر کے شافعی المذہب ظاہر کیا ہے مگر ہم اسلام میں نماز جمعہ کا حکم ص ۴۵۰ تا ۴۵۴ میں ان دونوں ہندوستانی سلاطین اور حکمرانوں کا سلفی المذہب ہونا واضح کر چکے ہیں اور یہ کہ یہ لوگ تقلید پرست نہیں تھے۔

سلطان شہاب الدین محمد غوری کی وفات سے سولہ سال پہلے پیدا ہونے والے مشہور ومعروف اہل حدیث سلفی عالم وامام سیف الدین ابو المعالی سعید بن مطہر بن سعید بن علی قائدی باخرزی بخاری مولود ۵۸۶ ھ ومتوفی ۶۵۹ ھ سے سلطان شہاب الدین محمد غوری کے جانشین سلاطین ہند تعلقات وروابط ومراسلت رکھتے تھے۔

حافظ ذہبی نے کہا کہ :۔

" وَمِمَّنْ رَاسَلَهُ سُلْطَانُ الْهِنْدِ نَاصِرُ الدِّيْنِ اَيْبَكُ وَصَاحِبُ السند ملتان غياث الدين بلبان

" یعنی سلفی امام سیف الدین ابو المعالی سعید بن مطہر سے ہندوستانی بادشاہ وسلطان ناصر الدین ایبک وغیاث الدین بلبن مراسلت رکھتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۲۳ ص ۳۶۷ ترجمہ شیخ سعید بن مطہر ابو المعالی باخرزی)

یہ معلوم ہے کہ سلطان ناصر الدین ایبک متوفی ۶۰۷ ھ فاتح ہند سلطان محمد غوری کا جانشین تھا اور اس کا جانشین سلطان محمد بلبان تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمد غوری کے بعد بھی سلفی واہل حدیث اماموں سے ہندوستانی سلاطین کے روابط تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ "عبادت بہ تقلید گمراہی است" کے قائل سلفی اہل حدیث عالم شیخ سعدی مصلح الدین شیرازی متوفی ۶۹۱ ھ سے سلطان غیاث الدین محمد بلبن کو اتنی گہری عقیدت تھی کہ موصوف سلطان بلبن نے شیخ سعدی کی خدمت میں بہت زیادہ مال ودولت بھیج کر درخواست کی کہ اس کی راجدھانی ملتان میں آکر قیام کریں مگر شیخ سعدی نے اپنی کبر سنی کا عذر کیا (نزھتہ الخواطر ج ۱ ص ۱۶۹)

ہندوستانی حکمران سلطان محمد بلبن کا شیخ سعدی سے عقیدت ومحبت اور تعلق خاطر رکھنا موصوف سلطان بلبن کے سلفی المذہب ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ شیخ سعدی تقلید پرستی

کو ضلالت و گمراہی قرار دیتے تھے۔ سلطان غیاث الدین بلبن ۶۸۳ھ میں شیخ سعدی سے سات آٹھ سال پہلے فوت ہوا اس سے واضح ہوتا ہے کہ ساتویں صدی کے اواخر تک ہندوستان کی اسلامی حکومت کی زمام کار اہل حدیث حکمرانوں کے ہاتھ میں تھی۔

سلطان بلبن کے مرکز نگاہ شیخ ابو المعالی سعید بن المطہر کی بابت حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ :۔

"اَلْإِمَامُ الْقُدْوَةُ شَيْخُ خُرَاسَانَ سَيْفُ الدِّيْنِ أَبُو الْمَعَالِي سَعِيْدُ بْنُ مُطَهَّرِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَلِيٍّ الْقَائِدِيُّ الْبَاخَرْزِيُّ نَزِيْلُ بُخَارٰی كَانَ إِمَامًا مُحَدِّثًا وَرِعًا زَاهِدًا تَقِيًّا أَثَرِيًّا مُنْقَطِعُ الْقَرِيْنِ الخ" (سیر اعلام النبلاء ج ۲۳ ص ۲۶۳)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ساتویں صدی کے امام سعید بن مطہر باخرزی اہل حدیث اثری و سلفی امام تھے۔ اس سے فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ کے اس زعم باطل کی تکذیب ہوتی ہے کہ اہل حدیث ہندوستان کی انگریزی حکومت کی پیدا کردہ جماعت ہے اہل حدیث جماعت تو وہ جماعت ہے جس کے امام ابو المعالی سعید بن مطہر کی تبلیغ واصلاح سے تاتاریوں کا حکمراں حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ اس قسم کی تحقیقات کے لئے ایک مستقل کتاب لکھنے کا ہم ارادہ رکھتے ہیں لیکن ناظرین کرام موصوف ابو المعالی سعید بن مطہر کے علمی ودینی وتبلیغی واصلاحی کارناموں کی جانکاری کے لئے تاریخ اسلام ہند للذہبی وسیر اعلام النبلاء میں موصوف کے نیز موصوف کے معاونین ومعتقدین وتلامذہ کے تراجم وحالات ملاحظہ فرمائیں ہندوستان کی اسلامی حکومت کے اولو العزم حکمراں وسلطان شہاب الدین محمد غوری اور اس کے بھائی سلطان غیاث الدین غوری کے جانشین ہندوستانی حکمراں سلطان ناصر الدین قطب الدین ایبک اور سلطان غیاث الدین محمد بلبن وغیرہ موصوف سلفی امام ابو المعالی سعید بن المطہر باخرزی سے مراسلت وروابط رکھتے تھے نیز یہ لوگ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی مصنف گلستان وبوستاں وکریما سے بھی روابط وعقیدت رکھتے تھے۔ سلاطین غوریہ اور غوری حکمرانوں کے حکام وسرکاری عہدیدار مشہور ومعروف ہندوستانی شیخ طریقت اور امام الصوفیاء علامہ فخر الدین زرادی سامانوی دہلوی متوفی ۷۳۸ھ کے معاصر تھے نیز تفسیر کبیر کے مصنف امام فخر الدین رازی کے بھی یہ لوگ ہم عصر تھے اور امام فخر الدین رازی اور فخر الدین زرادی سامانوی تقلید پرستی کے خلاف تقلید پرستی پر نقد ونظر کرنے والے تھے حتی کہ شیخ فخر الدین زرادی سامانوی شخصی تقلید پرستی کو اور

مروجہ تقلیدی مذاہب میں سے کسی ایک کی پابندی والتزام کو صریح طور پر بدعت وممنوع قرار دیتے تھے اور ظواہر کتاب وسنت پر عمل کے زبردست داعی ومبلغ تھے (نزھتہ الخواطر وبھجتہ السامع والنواظر مطبوع لکھنؤ طبع ثانی حیدر آباد ہند ۱۹۶۶ء ج ۲ ص ۱۰۰ تا ۱۰۳ ترجمہ ۱۸۰ بحوالہ خزینتہ الاصفیاء وقد تقدم)

موصوف امام فخر الدین زرادی سامانوی دہلوی کے ایک مشہور ومعروف ہم عصر محدث وفقیہ مصنف القاموس وسفرالسعادۃ امام محمد بن یعقوب مجد الدین فیروز آبادی متوفی ۷۲۹ھ ہندوستان آئے اور موصوف ہندوستان میں مقیم بھی رہے امام مجد الدین فیروز آبادی خالص اہل حدیث سلفی امام تھے ۔ ساتویں و آٹھویں ونویں صدی میں فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے اولیاء اللہ قرار دیئے ہوئے کئی حضرات دیوبندی وبریلوی طرز کی جامد وغالی تقلید پرستی ترک کر کے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے اور بھی کئی کام تقلید پرستی کے خلاف کرتے تھے جیساکہ مشہور سلفی کتاب مجموعہ فتاوی اولیاء کرام وفقہائے عظام از مولانا محمد حنیف بھوجیانی سے ظاہر ہے۔

دسویں گیارہویں صدی کے شیخ نصیر الدین بن سراج محمد برہان پوری متوفی ۱۰۳۱ھ منصب قضاء پر فائز تھے ۔ اور سلطان جہاں گیر مولود ۹۷۷ھ ومتوفی ۱۱۳۶ھ اور اس کے وزیر اعظم عبد الرحیم بن بیرم خان خاناں مولود ۹۶۴ھ مطابق ۱۵۵۶ء ومتوفی ۱۰۶۸ھ مطابق ۱۶۲۷ء کے منظور نظر تھے بادشاہ اور اس کے وزراء وامراء بھی ان کی قدر وعزت کرتے تھے موصوف کی بابت مآثر رحیمی سے نزھتہ الخواطر میں منقول ہے کہ :۔

" كَانَ الْقَاضِيُ نَصِيْرُ الدِّيْنِ مِمَّنْ يُرَجِّحُ الْحَدِيْثَ اَيًّامَا كَانَ عَلَى قِيَاسِ الْمُجْتَهِدِ وَكَانَ يُنْكِرُ الْقِيَاسَ " موصوف قیاس کو اصول دین میں ماننے سے انکار کرنے والے اور کسی بھی مجتہد کے قیاسی اور خلاف نصوص مسئلہ پر حدیث نبوی کو ترجیح دینے کامسلک رکھنے والے تھے (نزھتہ الخواطر ج ۵ ص ۴۳۰ - ۴۳۱ نیز ہمارا مقدمہ اہل حدیث کی تصنیفی خدمات) ظاہر ہے کہ منکر قیاس اور ہر طرح کے مجتہد کے فتوی پر حدیث کو ترجیح دینے والا اہل حدیث ہی ہوگا ۔

موصوف کی بابت مزید لکھا ہے کہ :۔

" اَلشَّيْخُ الْعَالِمُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيْهُ الْقَاضِيُ اَحَدُ الْعُلَمَاءِ الْمُبْرِزِيْنَ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَالْعَرَبِيَّةِ لَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَانِهِ اَعْلَمُ مِنْهُ بِالرِّجَالِ وَالْحَدِيْثِ وَاَطْوَعُ مِنْهُ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاَصْدَقُ مِنْهُ فِي اللَّهْجَةِ "

(نزھتہ الخواطر ج ۵ ص ۴۳۰)

ہندوستان کی اتنی زبردست حکومت کی نظر میں ممدوح اور مقبول اور منصب قضاء پر فائز اس امام اہل حدیث کی عظمت سے پتہ لگتا ہے کہ نویں صدی میں بھی اہل حدیث علماء کو سرکاری حیثیت وبلندی حاصل تھی۔ اسی زمانے میں شیخ احمد بن عبد الاحد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانی مجمد تقلید کے خلاف سرگرم عمل تھے اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور اس کا پرچار کرتے تھے (مجموعہ فتاوی اولیاء کرام ص ۴۴ بحوالہ زبدۃ المقالات ص ۲۰۹)

۱۰۲۴ھ میں حرمین شریفین میں پانچ سالہ قیام اور متعدد حج وعمرہ کر کے شیخ نصیر الدین ہندوستان واپس آئے تو عادل شاہ والی گجرات موصوف امام نصیر الدین کے استقبال کے لئے تین میل اپنے اعیان سلطنت کے ساتھ بندرگاہ تک گیا۔ اور سلطان جہانگیر نے جب موصوف امام اہل حدیث نصیر الدین کی حجاز سے واپسی کی خبر سنی تو انہیں اپنی چھاؤنی میں بلا کر خاطر تواضع کی مگر موصوف نصیر الدین اپنے گھر برہان پور میں خانہ نشین ہوئے لیکن جہاں گیر کا لڑکا خرم المعروف بہ شاہ جہاں محمد بن جہانگیر برہان پور جاکر شیخ نصیر الدین کو راجدھانی اکبر آباد آگرہ لے آیا (نزھتہ الخواطر ج ۵ ص ۴۳۰ - ۴۳۱) اگر فرقہ دیوبندیہ کو مذہب اہل حدیث اور ائمہ اہل حدیث کی عظمت کا احساس نہ ہو تو یہ اس کی فطرت ہے۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہمارے ملک ہندوستان میں دسویں اور گیارہویں صدی میں بھی غوری سلطنت ختم ہونے کے بعد بھی اہل حدیث عوام وخواص موجود تھے۔ اسی گیارہویں صدی کے مشہور ہندوستانی عالم وفقیہ ومحدث شیخ عبد الرحیم بن وجیہ الدین عمری دہلوی والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۰۵۴ھ میں پیدا ہوئے موصوف شیخ عبد الرحیم دہلوی والد شاہ اللہ بھی فرقہ دیوبندیہ وفرقہ بریلویہ والی تقلید پرستی کے خلاف تھے۔ موصوف شیخ عبد الرحیم دہلوی کی بابت نزھتہ الخواطر میں صراحت ہے کہ :-

"كَانَ مِنْ كِبَارِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ" موصوف شیخ عبد الرحیم نقشبندی مشائخ میں کبار مشائخ میں سے تھے (نزھتہ الخواطر ج ۶ ص ۱۴۶)

اور یہ معلوم ہے کہ نقشبندی مشائخ اپنے امام طریقت شیخ بہاء الدین نقشبند کی طرح تقلید پرستی کے بر خلاف نصوص کتاب وسنت کے متبع ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ شیخ عبد الرحیم

موصوف کے صاحب زادے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی مشہور و معروف کتاب "انفاس العارفین" میں لکھا ہے کہ :۔

" مخفی نماند کہ حضرت ایشاں در اکثر امور موافق مذہب حنفی عمل کردند الا بعض چیزہا بحسب حدیث یا وجدان بمذہب دیگر ترجیح می یافتند ازاں جملہ آنست کہ در اقتداء سورہ فاتحہ می خواندند ودر جنازہ نیز روزے دریں مسئلہ شیخ عبدالاحد بحث کردند الخ" یعنی یہ بات مخفی نہیں کہ میرے والد بزرگوار شیخ عبدالرحیم بن وجیہ الدین دہلوی مولود ۱۰۵۴ھ و متوفی ۱۱۳۱ھ اگرچہ اکثر الامور میں حنفی مذہب کے موافق عمل کرتے تھے مگر کچھ امور میں حدیث اور وجدان کے مطابق غیر حنفی۔مذہب کے موافق عمل کرتے تھے انہیں میں سے ایک بات امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا بھی ہے موصوف والد صاحب عام پنجگانہ نمازوں اور نماز جنازہ میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اس موضوع پر والد محترم کا شیخ عبد الاحد سے ایک بار مناظرہ بھی ہوا تھا الخ (انفاس العارفین مطبوع دہلی ۱۳۳۵ھ ص ۷۰-۷۱)

شاہ ولی اللہ نے جو یہ کہا کہ والد ماجد اکثر امور و مسائل میں حنفی مذہب کے موافق عمل پیرا تھے تو اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ حنفی مذہب سے موصوف کی موافقت تقلید کی بنا پر نہیں تھی بلکہ ان کی تحقیق ہی ان مسائل میں حنفی مذہب کے مطابق رہا کرتی تھی جس کا حاصل یہ کہ موصوف شیخ عبدالرحیم دہلوی تقلید پرست نہیں تھے اسی زمانہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حسب بیان حنفی سمجھے جانے والے ساکن مکہ مکرمہ ایک فقیہ شیخ حسن بن علی عجمی متوفی ۱۱۱۳ھ بھی شاہ ولی اللہ محدث کی تصریح کے مطابق تقلید شخصی اور مروجہ تقلیدی مذاہب میں سے کسی ایک کی تقلید کے خلاف تھے (انفاس العارفین ص ۱۹۳-۱۹۴)

ہندوستان کے اہل حدیث امام شیخ نصیر الدین برہان پوری اور ان کے رفقاء مذہب کے بعد بارہویں صدی میں امام اہل حدیث شیخ محمد فاخر زائر حرم الہ آبادی مولود ۱۱۲۰ھ و متوفی ۱۱۶۴ھ اور ان کے ہم مذہب وہم مشرب رفقاء کرام واصحاب عظام خصوصا شیخ ابو اسحاق عمری لہراوی متوفی ۱۲۳۴ھ اہل حدیث کا پرچم بلند کئے ہوئے پورے ہندوستان پر لہرا رہے تھے اور اسی زمانہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے ہم مذہب رفقاء و تلامذہ واولاد کے ساتھ اپنے تقلید شکن کارناموں کو جاری کئے ہوئے تھے۔ شاہ ولی اللہ کے بیٹے شاہ عبد العزیز اور ان کے بھائی

سب اپنے باپ کے ہم مذہب تھے ۔ وہ سب دیوبند والی تقلید کو بدعت وضلالت اتخذوا احبارھم والی آیت کا مصداق کہتے تھے ۔ اور ان کے فیض یافتہ شاہ اسماعیل شہید وسید احمد شہید اور ان کے رفقاء کار نے بھی اپنے آباء واجداد خصوصا خلیفہ راشد عمر فاروق کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک طرف بذریعہ تحریر وتصنیف وتقریر وخطابت سلفیت کو پورے ملک میں فروغ دینے کی ملک گیر تحریک دورہ کے ذریعہ چلائی دوسری طرف سلفی حکومت کو دوبارہ ہندوستان میں قائم کرنے کے لئے مسلح جہاد کی عظیم الشان خدمت انجام دی اور راہ الٰہی میں شہداء کے درجہ کو پہنچے۔

سلفی مذہب وسلفی جماعت کی نشر اشاعت کے سلسلے میں ملک گیر دورہ کے سلسلے میں شاہ اسماعیل شہید اپنی تحریک کے امام وامیر سید احمد شہید اور دیگر ارکان جماعت کے ساتھ ۱۲۳۷ھ میں صادق پور پٹنہ میں تھے جبکہ شیخ الکل کی عمر سترہ سال تھی تو ان علم برداران سلفیت کی خدمت میں شیخ الکل حاضر ہوئے اور ان کے فیوض وبرکات سے بہرہ ور ہوکر دہلی کی درسگاہ ولی اللّٰہی سے فیض یاب ہونے کے ارادہ سے روانہ ہوئے اس وقت سید احمد شہید واسماعیل شہید کے استاذ وشیخ اور درسگاہ ولی اللّٰہی کے صدر نشیں شاہ عبد العزیز" زندہ تھے ۔ مگر افسوس کہ اس زمانہ کے حالات کے سبب شیخ الکل ۱۲۴۳ھ میں یعنی روانگی کے پانچ سال بعد دہلی اس وقت پہنچے کہ شاہ عبد العزیز متوفی ۱۲۳۹ھ کو فوت ہوئے تین سال بیت چکے تھے ۔ اس لئے موصوف شیخ الکل شاہ ولی اللّٰہی درس گاہ میں اس وقت پڑھانے والے اساتذہ خصوصا درسگاہ ولی اللّٰہی کے اصل جانشیں شاہ اسحاق بن محمد افضل عمری متوفی ۱۲۶۲ھ مطابق ۱۸۴۶ء سے پڑھنے میں مصروف ہوئے اور ۱۲۵۸ھ میں شاہ اسحاق جب حجاز ہجرت کر گئے تو شیخ الکل سید نذیر حسین ہی درسگاہ ولی اللّٰہی کے وارث وجانشیں کی حیثیت سے درس گاہ ولی اللّٰہی میں درس وتدریس کی خدمت انجام دینے لگے شیخ الکل کو شاہ اسحاق بدست خود ۱۲۵۲ھ ہی میں سند لکھ کر دے چکے تھے جیسا کہ شیخ الکل کی سند میں صراحت کے ساتھ موجود ہے ۔ (تراجم علمائے حدیث ج ۱ ص ۱۳۲ والحیاۃ بعد الممات ونزھتہ الخواطر ج ۸ ص ۴۹۸ ترجمہ شیخ الکل)

اس میں شک نہیں کہ پٹنہ میں ۱۲۳۷ھ میں علم برادارن سلفیت سید احمد شہید وشاہ اسماعیل شہید کے فیوض سے بہرہ ور ہونے سے لے کر اپنی وفات ۱۳۲۰ھ تک شیخ الکل تحریک

شہیدین سے پوری طرح وابستہ رہے جس کی تفصیل اہل حدیث وسیاست از علامہ نذیر احمد املوی میں ہے نیز علمائے دیوبند کا ماضی از حکیم محمود میں بھی اس کی کسی قدر تفصیل ہے۔

۱۲۷۴ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف مغل حکمراں بہادر شاہ ظفر کی قیادت میں جو جہاد آزادی ہوا اس موقع پر شر پسند عناصر نے سید نذیر حسین شیخ الکل اور ان کے رفقاء پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا مگر بہادر شاہ ظفر اور اس کے گھر والے نیز وزیر مرزا قدرت اللہ بیگ خاں معز الملک رضی الدولہ نے کہا کہ شیخ الکل درجہ اجتہاد کو پہنچے ہوئے فقہ میں برتری و مہارت رکھنے والے علم و عمل میں بے نظیر و بے مثیل بلند پایہ عبادت گذار و شب، زندہ دار تقوی و طہارت میں یگانہ روزگار دن و رات احادیث نبویہ اور علوم شرعیہ کا درس دینے والے خدا رسیدہ عالم دین ہیں۔ ہم سب ان کے عقیدت مند ہیں۔ ہم ان کی دعاؤں کے ضرورت مند رہا کرتے ہیں۔ انہیں کسی قسم کی اذیت نہیں پہنچنی چاہئے بلکہ انہیں ہر طرح کی پریشانی سے بچانا ضروری ہے۔ چنانچہ شاہی فرمان کے مطابق اقدامات کئے گئے۔ (۱۸۵۷ء کا تاریخی روز نامچہ از شیخ عبد اللطیف مطبوع ندوۃ المصنفین دہلی ص ۱۲۷ و ۱۰۳ - ۱۰۴ و تاریخ اہل حدیث وسیاست)

یہ بہت واضح بات ہے کہ اپنے پیشرو خلیفہ راشد عمر فاروق اور صحابہ وصاحب قاموس فیروز آبادی وامام نصیر الدین برہان پوری و شیخ فاخر زائر الہ آبادی وشاہ ابو اسحاق لہراوی وشاہ ولی اللہ اور ان کے اولاد ورفقاء نیز شاہ اسماعیل وسید احمد شہید وغیرہ کے طریق پر چلتے ہوئے شیخ الکل نے ہندوستان میں سلفیت کے پرچم کو اسی طرح بلند رکھنے اور پھہرانے کی جد وجہد کی جس طرح ان کے ہم عصر اور پیشرو شیخ احمد شہید واسماعیل شہید اور ان سے بھی پہلے والے لوگ کرتے رہے لہذا شیخ الکل کو غیر مقلد مذہب مراد اہل حدیث مذہب کا موجد اور تخلیق کار کہنے والا فرقہ دیوبندیہ اور طائفہ بریلویہ یقینا اور قطعا بلا شک وشبہ اپنے دعاوی میں سو فیصد سفید جھوٹ بولنے والا اور حقائق ثابتہ کا قطعی طور پر انکار کرنے والا ہے۔

شیخ الکل کے دس پندرہ ہزار تلامذہ درس گاہ ولی اللہی سے فارغ ہو کر پرچم سلفیت کو بلند رکھنے کے لئے کوشاں رہے اور ۱۳۲۰ھ میں شیخ الکل دنیا سے چلے گئے مگر ان کی تحریک سلفیت جو عہد نبوی سے لیکر ان کی (یعنی شیخ الکل) کی زندگی تک چلتی رہی وہ شیخ الکل کے بعد

شیخ الکل کے تلامذہ کے ذریعہ ہندوستان اور بیرون ہند میں جاری رہی اور اس دور میں بھی زندہ رہی اور آج بھی زندہ ہے اور فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے لئے دردسر بھی ہے اس ضروری تمہید کے بعد ناظرین کرام آگے آنے والے مباحث کا مطالعہ کریں۔

اہل حدیث کانفرنس منعقدہ مئو اپریل ۱۹۹۵ء کا ذکر

اپریل ۱۹۹۵ء والی مئو میں منعقد اہل حدیث کانفرنس کی غیر معمولی کامیابی سے بد حواس ہو کر فرقہ دیوبندیہ نے یہ کتاب لکھ ڈالی ہے یعنی "غیر مقلدین کی حقیقت" اس مئو ناتھ بھنجن سے بائیس افراد شیخ الکل کی درس گاہ سے فیض یاب ہو کر مسلک اہل الحدیث کی خدمت وترویج واشاعت میں سرگرم عمل ہوئے۔ جیساکہ فیض عام مئو نامی کتابچہ میں مرقوم ہے اور ان میں سے بعض کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔ شیخ الکل درس گاہ ولی اللہی کے وارث کی حیثیت سے باقاعدہ مدرس ہو کر ۱۲۵۷ھ مطابق ۱۸۴۴ء میں تدریس وتعلیم کا کام شروع کر چکے تھے، جس کے تقریباً تیس سال بعد دار العلوم دیوبند قائم ہوا ہے اسی دار العلوم دیوبند کے پڑھے ہوئے لوگوں پر مشتمل افراد سے فرقہ دیوبندیہ وجود میں آیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ فرقہ دیوبندیہ کی ولادت سے بہت پہلے درس گاہ شیخ الکل سے سلفی المذہب اہل علم علوم سے آراستہ ہو کر پوری دنیا میں پھیلنے لگے تھے۔ پھر تو شیخ الکل سید نذیر حسین کے ذریعہ ہندوستان اور بیرون ہند میں پھیلنے والے سلفی مذہب سے کم از کم تیس برس بعد فرقہ دیوبندیہ اور دیوبندی مذہب کا ظہور ہوا ہے اس کے باوجود فرقہ دیوبندیہ کا سلفی جماعت اور سلفی مذہب کو اپنے ظہور کے بعد ظاہر ہونے والا بتلانا کھلا ہوا افتراء اور دروغ بے فروغ ہے۔ جس زمانے میں شیخ الکل درس وتدریس کا کام درس گاہ شاہ ولی اللہی میں کر رہے تھے۔ اس وقت دار العلوم دیوبند کو قائم کرنے والے لوگ انگریزی حکومت کے قائم کیے ہوئے دہلی کالج میں طفل مکتب کی حیثیت سے زیر تعلیم تھے دریں صورت فرقہ دیوبندیہ کا یہ دعوی حیرت انگیز ہے کہ سلفی مذہب اور سلفی جماعت فرقہ دیوبندیہ کے بعد بذریعہ شیخ الکل ایجاد ہوئی اور اسے ایجاد کرنے والے اس زمانہ کے انگریز حکمراں ہیں۔

۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۷ء میں قائم ہونے والے جس دار العلوم کی کوکھ سے فرقہ دیوبندیہ ودیوبندی مذہب پیدا ہوئے اس کی تاریخ (جو دار العلوم دیوبند ہی کی لکھوائی اور

چھپوائی ہوئی ہے) میں صراحت ہے کہ تیرہویں صدی کے وسط تک حنفی درسگاہوں میں صرف ترجمہ حدیث وبیان مذاہب اربعہ پر اکتفاء کیا جاتا تھا مگر جب اہل حدیث کی جانب سے احناف پر شد ومد کے ساتھ مخالفت حدیث کا الزام لگایا گیا تو شاہ محمد اسحاق اور ان کے بعض تلامذہ نے مذہب حنفی کے اثبات وترجیح پر توجہ دی جسے اساتذہ دار العلوم دیوبند نے بہت فروغ دیا (ماحصل از تاریخ دار العلوم دیوبندی طبع اول ۱۳۹۷ھ ج ا ص ۱۱۲ و ۱۱۳) اس دیوبندی عبارت میں صراحت ہے کہ اہل حدیث کے بالمقابل ترجیح مذہب حنفی میں شاہ محمد اسحاق بھی سرگرم رہا کرتے تھے جو باعتراف اہل دیوبند تولید دار العلوم دیوبند سے بہت زمانہ پہلے فوت ہو گئے تھے اس کا لازمی مطلب یہ ہوا کہ دیوبندی فرقہ و دیوبندی مذہب کی تولید و تخلیق سے بہت زمانہ پہلے باعتراف فرقہ دیوبندیہ ہندوستان میں اہل حدیث موجود تھے نیز اس دیوبندی عبارت کی یہ بات سراسر مکذوب ہے کہ شاہ محمد اسحاق اہل حدیث کے بالمقابل ترجیح مذہب حنفی میں مصروف تھے ان کے آباء واجداد بشمول عمر فاروق، شاہ ولی اللہ وشاہ عبد العزیز تقلید پرستی اور دیوبندی طریق کے خلاف تھے شاہ محمد اسحاق اپنے آباء واجداد کے اس طریق سے منحرف نہیں ہوئے تھے۔

شاہ اسحاق درس گاہ ولی اللہی کا جانشین شیخ الکل کو بنا کر حجاز گئے تھے مگر مولانا عبید اللہ سندھی حنفی اور ان کی تقلید میں فرقہ دیوبندیہ نے کہا کہ شاہ اسحاق درس گاہ ولی اللہی کا جانشین دہلی کالج میں انگریزوں کے نوکر مولانا مملوک کو بنا گئے تھے۔ (علمائے دیوبند کا ماضی ص ۲۵۰)

دہلی کی درس گاہ ولی اللہی پر شیخ الکل کے متمکن وجلوہ افروز ہونے سے پہلے مئو ناتھ بھنجن کے شیخ حضرت مولانا فیض اللہ بن یار محمد مولود ۱۲۳۰ھ مطابق ۱۸۱۴ء ومتوفی ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۸۹۸ء مئو ناتھ بھنجن کی سرزمین میں سلفی مذہب کی نشر واشاعت میں مصروف تھے اور ان کے رفقاء ان کے اس کام میں ممد ومعاون تھے پھر بھی فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کا یہ دعوی کرنا کہ مذہب اہل حدیث کے بانی اور موجد شیخ الکل ہیں ایک بہت بڑا عجوبہ ہے۔

مولانا فیض اللہ مئوی نے مئو ناتھ بھنجن میں مشہور سلفی درسگاہ مدرسہ عربیہ عالیہ ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۸۶۷ء ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۸۶۸ء میں اپنے ہم مذہب ومعاونین کے ساتھ مل کر قائم کیا ۱۲۸۴ھ ۱۲۸۵ھ میں مولانا فیض اللہ مئوی کا قائم کردہ یہ مدرسہ عربیہ اس کے پہلے سے بھی چل رہا تھا مگر اس میں باقاعدہ عربی تعلیم درجہ بندی کے ساتھ نہیں ہو رہی تھی یعنی کہ معنوی طور پر یہ سلفی درسگاہ مولانا فیض اللہ مئو ناتھ بھنجن میں ۱۲۸۴ء کے زمانہ سے پہلے سے بشکل مکتب چلا رہے تھے اور یہ معلوم ہے کہ دار العلوم دیوبند کی تاسیس مئو ناتھ

بھنجن کی اس سلفی درس گاہ کے چند سالوں بعد ہوئی۔
ناظرین کرام اس بات کو بخوبی ذہن نشیں رکھیں اس سے آگے آنے والے مباحث کو سمجھنے میں سہولت ہوگی۔

انھیں دیوبندی امام عبید اللہ سندھی نے سید احمد شہید تک پر الزام واتہام لگایا کہ وہ انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی سے راہ ورسم رکھتے تھے محض اس لئے کہ سید احمد شہید دیوبندیوں کی طرح حنفی نہیں تھے بلکہ اہل حدیث تھے، آمین بالجہر ورفع الیدین کرتے تھے۔ (افکار سندھی پر نظر ثانی از مولانا مسعود عالم ندوی ص ۵۲ و علماء دیوبند کا ماضی ص ۲۵۰) مولانا شیخ الکل ۱۸۵۸ء کے بعد تحریک شہیدین عرف وہابی تحریک کے امام وقائد تھے۔ (علمائے دیوبند کا ماضی کے ص ۲۵۲ سے لیکر آخر کتاب تک دیکھئے۔ جو مدلل حوالوں سے مرتب کئے گئے ہیں)

فرقہ دیوبندیہ کا اہل حدیث پر فتویٰ کفر وقتل

فرقہ دیوبندیہ کے اماموں میں سے مشہور امام دیوبندیہ شیخ محمد بن احمد تھانوی مولود ۱۲۳۰ھ متوفی ۱۲۹۶ھ نے کہا:۔

"ہمارے ملک میں جن کو وہابی کہا جاتا ہے، ان کو قتل کر دینا فرض ہے" (حاشیہ سنن نسائی از شیخ محمد تھانوی مطبوع مجتبائی پریس ج ۱ ص ۲۶۰)

مشہور دیوبندی مورخ مولوی ایوب قادری نے اپنی کتاب ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں لکھا:۔

"ہندوستان پر حکومت کرنے والے انگریزوں نے باغی اور وہابی مترادف الفاظ قرار دیئے (۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی از مولوی ایوب قادری ص ۶۲-۶۳)

واضح رہے کہ اس زمانہ میں بریلوی اور دیوبندی فرقہ کے لوگ صرف اہل حدیث اور سلفی کو وہابی کہتے تھے بعد میں بریلوی لوگ معلوم نہیں کب سے دیوبندیوں کو بھی وہابی کہنے لگے۔

ان دونوں دیوبندی باتوں سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے والوں کو انگریزوں نے اپنے سیاسی مصالح اور سیاسی ہتھکنڈوں کے ذریعہ وہابی کے نام سے موسوم کر رکھا تھا اور انگریزوں کی تائید وحمایت کرتے ہوئے فرقہ دیوبندیہ کے امام شیخ محمد تھانوی نے فتویٰ دیا کہ وہابی لوگوں کو قتل کر دینا ضروری اور فرض ہے۔ یہ مجاہدین اور انگریزوں کے مخالفین "وہابی" جنہیں فرقہ دیوبندیہ کے امام نے واجب القتل قرار دیا اور انہیں واجب القتل قرار دینے میں فرقہ دیوبندیہ کے یہ امام منفرد نہیں ہیں بلکہ یہ تمام دیوبندیوں اور بریلویوں کا متفقہ فتویٰ ہے جیسا کہ آنے والی تفصیل سے معلوم ہوگا اور جس حنفی مذہب سے یہ

دونوں دیوبندی وبریلوی فرقے اپنے کو وابستہ بتلاتے ہیں ان کے اماموں میں سے ابو مطیع بلخی اور اس کے ہم نواؤں نے اہل حدیثوں کو واجب القتل دوسری ہی صدی میں قرار دے دیا تھا اور اسی قسم کے فتاوی پر عمل کرتے ہوئے مامون رشید اور اس کے حنفی المذہب جانشینوں نے بڑے پیمانے پر اہل حدیث کو قتل وقید کیا امام احمد بن حنبل پر حنفی حکومت نے مظالم کے پہاڑ توڑ ڈالے اور اس حنفی حکومت نے سلفی درس گاہوں کو بند کرا دیا اور سلفی لوگوں پر سرکاری ملازمت کے دروازے بند کر دیئے۔ یہ تفصیل ہماری کتاب اللمحات میں ملے گی جس حنفی قوم نے امام اہل سنت احمد بن حنبل پر عرصہ حیات تنگ کر دیا نیز دوسرے اہل حدیث علماء پر بھی وہی قوم آج امام احمد کو چاروں تقلیدی اماموں میں شمار کرنے لگی ہے۔

فرقہ دیوبندیہ کے مشہور ومعروف امام وصی احمد سورتی کانپوری پہلی بھیتی المتوفی ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۸۱۶ء نے " جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد " نامی ایک کتاب بصورت فتوی لکھی اور دوسری کتاب ایک دوسرے دیوبندی امام مولانا محمد عبد القادر لدھیانوی متوفی ۱۹۰۱ء نے بنام " انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد " اور تیسری کتاب دیوبندی امام مولانا نبی بخش حلوائی نے بنام " اخراج المنافقین عن المساجد المسلمین " لکھا ان تینوں کتابوں میں وہابیوں کو متفقہ طور پر کافر، منافق، مرتد، لا مذہب، اہل شرور وفتن، واجب القتل مباح الدم قرار دیا گیا۔ اور ان فتاوی پر تمام اکابر دیوبندیہ وبریلویہ نے مہر تصدیق ثبت کی فرقہ بریلویہ کی طرف سے اس موضوع پر کئی کتابیں فضل رسول بدایونی نے مثلاً۔ سیف الجبار، وتصحیح المسائل، والبوارق المحمدیہ، بہرجم شیطان نجدیہ، واحقاق الحق، وابطال الباطل وغیرھا لکھی گئیں۔ ان فتاوی پر تصدیق والی عبارتیں لکھ کر اپنی مہر ثبت کرنے والے دار العلوم کے پہلے شیخ الحدیث مولوی محمد یعقوب نانوتوی ومولانا رشید احمد گنگوہی ومولانا محمود الحسن گنگوہی سبھی ہیں۔ ان محولہ کتابوں کو دیکھ کر ہر آدمی ہماری بات کی تصدیق بہت آسانی سے کر سکتا ہے۔

فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کا متحدہ محاذ جن وہابیوں کو کافر ومرتد ومنافق اور واجب القتل باغی کہتا ہے ان کے لئے یہ اصطلاح اور فتوی ہندوستان پر ظلماً وجوراً مسلط ہو جانے والی انگریزی حکومت کے وفادار ونمک خوار وخیر خواہ تقلید پرست مولویوں نے ایجاد واختراع کیا اور کوئی شک نہیں کہ ان تقلید پرست مولویوں اور ان کے سرپرست انگریزوں کے نقطۂ نظر سے ان کے اصطلاحی وہابی لوگ فی الواقع حکومت کے باغی وحریف تھے سلفی تحریک کے خلاف اس فتوی بازی کی خدمت انجام دینے کی ذمہ داری ان دونوں تقلید پرست فرقوں کو آمادہ وبرانگیختہ کرنے کی

کوشش کرنے والے ظاہر ہے کہ اس وقت ہندوستان کے حکمراں انگریز ہی تھے ۔ اور حکومت ہی حدود قائم کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے ۔ اس لئے فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے اس فتوی کا لازمی مطلب یہ ہے کہ انہوں نے انگریزی حکومت کو فتوی اور حکم دیا کہ وہ وہابیوں کو قتل کرے یہی وہابی لوگ ہیں ، جن کو فرقہ دیوبندیہ بشمول مولوی عبد الحق قاسمی دیوبندی متوی وغیرہ اپنی کتابوں میں وہابی کہنے کے ساتھ غیر مقلدین روافض ومرزائیوں اور منکرین حدیث وغیرہ فرق باطلہ میں شمار کرتے ہیں ، اور انہیں کو دوسرے لوگ اہل حدیث وسلفی واثری ومحمدی کہتے ہیں ، مشہور حنفی صاحب قلم مولوی وصی احمد کی بابت سید احمد شہید کے خاندان کے مشہور فرد فرید مصنف نزھتہ الخواطر لکھتے ہیں :۔

" كَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ الْمُتَعَصِّبِيْنَ عَلٰى مَنْ يَعْمَلُ بِنُصُوْصِ الْحَدِيْثِ كَثِيْرُ النَّكِيْرِ عَلَيْهِمْ جَمَعَ أَقْوَالًا شَتّٰى مِنْ كُتُبِهِمْ وَجَعَلَ تِلْكَ الْأَقْوَالَ مَذْهَبَهُمْ وَحَمَلَهَا عَلٰى بَيَانٍ يَكْفُرُ بِهَا قَائِلُهَا تَارَةً عَلٰى سَبِيْلِ اللُّزُوْمِ ...... فَكَفَّرَ بِهَا كُلَّ مَنْ يَعْمَلُ وَيَعْتَقِدُ بِالْحَدِيْثِ وَأَفْتٰى بِإِخْرَاجِهِمْ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَجَدَّ وَاجْتَهَدَ فِيْ إِثْبَاتِ التَّوْقِيْعَاتِ عَنِ الْفُقَهَاءِ وَسَمَّاهَا بِجَامِعِ الشَّوَاهِدِ وَإِخْرَاجِ غَيْرِ الْمُقَلِّدِيْنَ مِنَ الْمَسَاجِدِ الخ " یعنی یہ دیوبندی المذہب مولوی وصی احمد ، اہل حدیث لوگوں کے خلاف تعصب رکھتے تھے ، انہوں نے کتب اہل حدیث سے نقل کر کے بہت سارے اقوال جمع کئے ۔ اور ان کے مجموعہ کا نام مذہب غیر مقلدین رکھا اور ان کے معانی یہ بتلائے کہ ان کے قائلین کافر ہیں ، جامع الشواہد لاخراج غیر المقلدین من المساجد کے ذریعہ تمام فقہاء یعنی دیوبندی وبریلوی فقیہوں سے تصدیقی تحریر اور دستخط حاصل کر کے غیر مقلدوں ووہابیوں یعنی اہل حدیث کو کافر ومرتد وغیرہ قرار دیا۔ (ما حصل از نزھتہ الخواطر ج ۸ ص ۵۱۶)

جب فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کا متحدہ محاذ اپنے مصطلح غیر مقلدین کو وہابی قرار دینے پر متفق ہے اور اپنے کو غیر وہابی بتلانے پر مجتمع ہے اور وہابیوں کو انگریز حکومت کا باغی قرار دے کر واجب القتل بتلانے پر متحد ہے۔ تو اس کا دوسرا مطلب اس کے سوا کیا ہے کہ دونوں فرقے اپنے کو انگریزوں کا وفادار وخیر خواہ واحسان مند ذہنی غلام قرار دینے پر بھی متفق ومتحد ومجتمع ہیں ؟۔

اس سے قطع نظر اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث کے خلاف تحریری طور پر شر انگریزی وشورش برپا کرنے اور اپنے ولی نعمت انگریز کو انہیں قتل کرنے پر ابھارنے میں دونوں فرقے متحد رہے پھر اپنے کو دونوں فرقے انگریز کے خلاف جہاد آزادی والی تحریک میں قیادت وسیادت کا رول ادا کرنے والا کہنے پر بھی متفق ہیں اور اس پر بھی متفق ہیں کہ اہل حدیث

ہی نے دیوبندی وبریلوی فرقے کے خلاف جارحیت شروع کی ہر انصاف پسند معتدل مزاج آدمی دونوں طرف کی باتوں اور تاریخ کا جائزہ لیکر حق وصواب تک بآسانی پہنچ سکتا ہے۔ امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد نے بھی اپنی مختلف کتابوں میں اہل حدیث کے خلاف فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کی ریشہ دوانیوں اور شر انگیزیوں وشرارتوں نیز فتنہ سامانیوں کا بہت گلہ وشکوہ کیا ہے۔ مولانا آزاد کی کتابوں خصوصا آزادی کی کہانی آزاد کی زبانی بہ روایت عبد الرزاق ملیح آبادی اور علمائے دیوبند کا ماضی از قلم حکیم محمود قابل ملاحظہ ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ذکر خیر

ایک طرف دونوں تقلید پرست فرقوں کا یہ حال رہا، دوسری طرف فرقہ بریلویہ نے آریہ سماج کے ساتھ مناظرہ کی تاب نہ لاکر فرقہ بریلویہ کے بانی وامام اعلی حضرت کے بھانجے محبوب رضا خاں نے ایک آدمی کے ذریعہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کو دعوت دے کر بریلی بلایا۔ مولانا امرتسری سے مقابلہ ومناظرہ کی تاب نہ لاکر آریہ سماجی بھاگ کھڑے ہوئے فرقہ بریلویہ کے امام محبوب رضا خاں مولانا ثناء اللہ امرتسری کو ولی اللہ کہتے تھے (علمائے دیوبند کا ماضی ص ۲۶-۲۷)

ایک طرف فرقہ بریلویہ کے امام وقت مولانا محبوب رضا کا اہل حدیث جماعت کے سربراہ مولانا امرتسری کے ساتھ یہ حال تھا دوسری طرف یہ فرقہ اہل حدیث کی جڑ کھودنے میں مصروف ہے، فرقہ بریلویہ نے شیعوں کے خلاف بھی مناظرہ کرنے میں اپنے کو عاجز ولا جواب پاکر مولانا ثناء اللہ امرتسری کو اپنی طرف سے مناظرہ کے لئے مدعو کیا اور فاتح ہوئے نیز تمام احناف و نواب رامپور کی درخواست پر مولانا امرتسری نے رامپور میں مرزائیوں قادیانیوں سے مناظرہ کیا اور فاتح ہوئے۔ اور کامیاب اور کامراں اور اعزاز سے انعام یافتہ ہوئے۔ نواب رامپور نے عقیدت ظاہر کرتے ہوئے مولانا امرتسری کے لئے اس زمانہ میں دو سو روپے ماہوار کا وظیفہ گراں بہا جو آج کے حساب سے پچاس ہزار سے بھی زیادہ ہوگا، مقرر کر دیا۔

(علمائے دیوبند کا ماضی ص ۲۴)

فرقہ دیوبندیہ نگینہ والے مناظرہ میں آریہ سماجیوں کے بالمقابل جب لاجواب ہو گیا۔ تو اس نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کی خدمات حاصل کیں۔ اور مولانا امرتسری فاتح ہوئے اس

طرح فرقہ دیوبندیہ کی بھی عزت رہ گئی فرقہ دیوبندیہ کے امام مولانا محمود الحسن نے مولانا امرتسری کا بیحد اعزاز واکرام کیا حتیٰ کہ ان کے اعزاز میں ہاتھیوں کا جلوس بھی نکالا ۔ (سیرت ثنائی) اس کے باوجود بھی فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ اہل حدیث کے خلاف جو پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں بہت ظاہر وباہر ہے ۔ مولانا حسین احمد مدنی نے شہاب ثاقب ص ۶۶ میں کہا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں مولانا گنگوہی نے متعدد مقامات پر طائفہ وہابیہ غیر مقلدین کو فاسق وخبیث وجہلا وضالہ کہا ہے ۔ (نیز ملاحظہ ہو علمائے دیوبند کا ماضی ص ۳۳۵ تا ۳۴۰)

ان امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے ناظرین کرام فرقہ دیوبندیہ کی طرف سے اہل حدیثوں کے خلاف خصوصا مئوناتھ بھنجن کے اہل حدیثوں کے خلاف لکھی جانے والی ایک نہایت گھناؤنی اور زہریلی واشتعال انگیز وفتنہ خیز کتاب ، غیر مقلدین کی حقیقت از سعید الحق مئوی سے متعلق ہمارا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں ۔

البتہ یہاں ایک بات اور ملحوظ رہے کہ فرقہ دیوبندیہ کے امام مولانا اشرف علی تھانوی کو علامہ شبیر احمد عثمانی شارح صحیح مسلم کی تصریح کے مطابق انگریزی حکومت کی طرف سے اس زمانہ میں چھ سو روپے ماہوار وظیفے ملتے تھے ۔ (مکالمہ صدرین ص ۹ اور ضرب شدید ص ۲۹ وعلمائے دیوبند کا ماضی ص ۱۸۱ - ۱۸۲)

اور دار العلوم کے بانیوں کا یہ حال تھا کہ وہ انگریزوں کے قائم کردہ دہلی کالج کے تربیت یافتہ ہونے کے ساتھ دہلی کالج کے واسطہ سے انگریزوں کے وظیفہ خوار تھے ۔ ان کے مربی مولانا مملوک علی تو خیر اسی دہلی کالج کے روح رواں تھے ۔ یہ بات اتنی واضح وظاہر ہے کہ کسی حوالہ کی ضرورت نہیں ۔ یہاں ایک بات اور ملاحظہ کر لیجئے کہ شاہ اسماعیل شہید کی شہادت کی خبر فرقہ بریلویہ کے سربراہ شیخ فضل حق خیر آبادی مولود ۱۲۱۲ھ ومتوفی ۱۲۷۸ھ کو جب ۱۲۴۶ھ میں ملی تو وہ درس دے رہے تھے ، درس بند کر کے گھنٹوں روتے رہے ۔ جب قدرے سکون ہوا تو بولے ہم مولانا شاہ اسماعیل کو صرف مولوی ہی نہ جانتے تھے وہ امت محمدیہ کے حکیم تھے ہر چیز کی انیت سے وہ واقف تھے ۔ (الحیاۃ بعد المماۃ ص ۱۲ وسرگذشت مجاہدین ص ۱۲۹)

فرقہ بریلویہ کو اپنے امام کی اس بات پر دھیان دینا چاہئے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوبندی کتاب غیر مقلدین کی حقیقت پر تبصرہ (تمہید)

ہم بتلا آئے ہیں کہ بریلوی کتاب غیر مقلدوں کے فریب پر تبصرہ کے دوران ہم کو فرقہ دیوبندیہ کی طرف سے لکھی گئی ایک کتاب غیر مقلدین کی حقیقت موصول ہوئی جو مئو ناتھ بھنجن میں واقع ایک دیوبندی مدرسہ مدنی دار العلوم کے صدر مدرسین سعید الحق قاسمی کے ذریعہ لکھوائی گئی۔ بہت سارے لوگوں نے خصوصا مئو ناتھ بھنجن کے سلفی علماء وعوام نے ہم سے کہا کہ اس کتاب پر بھی ہم تبصرہ لکھیں ۔ طبیعت آمادہ نہ ہونے کے باوجود علماء وعوام کے مطالبہ کو میں نظر انداز نہ کر سکا ۔ اور اس پر اپنا تبصرہ لکھ دینا مناسب سمجھا مذکورہ بریلوی کتاب کے تبصرہ میں اس دیوبندی کتاب کی بہت ساری باتوں پر تبصرہ آچکا ہے ۔ مگر پوری کتاب پر ایک مستقل تبصرہ اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم قلم بند کر رہے ہیں۔

اپریل ۱۹۹۵ء والی مرکزی جمعیت اہل حدیث کانفرنس کا رد عمل

یہ دیوبندی کتاب ٹائیٹل پیج سمیت کل اٹھانوے صفحات پر مشتمل ہے ، اس کے ۵ تا ۱۶ صفحات تقریظ ، پیش لفظ ومقدمہ کے عناوین سے چار مختلف دیوبندی علماء کے تحریر کردہ ہیں ، یہ دیوبندی کتاب دراصل مئو ناتھ بھنجن میں ۱۴ / و ۱۵ / اپریل ۱۹۹۵ء میں ہونے والی کامیاب اہل حدیث کانفرنس زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند منعقد ہوئی یہ سلفی کانفرنس عام تقلید پرست ہندوستانیوں کے لئے عموما اور مئو ناتھ بھنجن کے تقلید پرستوں کے لئے خصوصا زبردست کمر توڑ وہوش ربا ثابت ہوئی اور حسد وجلن سے مضطرب ہو کر بہت سے تقلید پرست عوام وعلماء تڑپنے اور مذبوحی حرکتیں کرنے لگے اس لئے کہ بہت سارے حنفی عوام بلکہ علماء بھی اس کانفرنس کے ایمان افروز تقلید سوز پروگراموں سے بہت متاثر ہوئے یہ تقلید پرست لوگ تو کانفرنس منعقد ہونے سے پہلے دعائیں اور تمنائیں کر رہے تھے ، کہ یہ کانفرنس ہی نہ ہو سکے اور منعقد ہو تو کامیاب نہ ہو سکے مگر مقلدین کے علی الرغم دونوں باتیں

بہت شاندار طریقہ پر انجام پذیر ہوئیں ، اس لئے حواس باختہ ہو کر تقلید پرستی کے قائدین کی منصوبہ بند سازش کے مطابق کتاب مذکور لکھی لکھائی گئی ۔ اس میں تقلید پرستی کی حمایت اور سلفی مذہب وجماعت کی مذمت پر بہت توجہ صرف کی گئی ۔ فرقہ بریلویہ کے بالکل برعکس فرقہ دیوبندیہ اپنے آپ کو مسلک ولی اللہی اور تحریک شہیدین کا عقیدت مند بلکہ مسلک ولی اللہی وشہیدین سے اپنے کو منسلک اور وابستہ بتلاتا اور مسلک ولی اللہی ومسلک شہیدین کو اپنے ہی جیسا تقلیدی حنفی المذہب کہتا ہے ، بلکہ وہ اس بات کا شاکی ہے کہ غیر مقلدوں نے حضرت امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریق کار کو ترک کر دیا ۔ جس سے دو متضاد نتیجے نکلے ، ایک بدعت ساز وبدعت نواز فرقہ بریلویہ کا ظہور دوسرے فتنہ انکار حدیث اور مذہبی بے راہ روی ---------------- اہل حدیث کے خلاف یہ بات زیر نظر کتاب " غیر مقلدین کی حقیقت ص ۵۹ تا ۶۲ میں بھی بلکہ پوری کتاب میں ظاہر کی گئی ہے ، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ فرقہ دیوبندیہ مسلک ولی اللہی سے نوے فیصد مسائل میں اختلاف رکھتا ہے ۔

مذہب ولی اللہی اور مذہب دیوبندی

کوئی بھی آدمی اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے خانوادہ ولی اللہی کی کتابیں اور دیوبندی مذہب کی کتابیں دیکھ کر معلوم کر سکتا ہے ۔

شاہ ولی اللہ نے کہا کہ اکثر فساد وفتن کی جڑ تقلید پرستی ہے

دیوبندی اور ولی اللہی مذہب کے درمیان بہت بڑا نمایاں فرق یہ ہے کہ دیوبندی مذہب تمام تر جامد وغالی تقلید پرستی پر قائم ہے اور ولی اللہی مذہب جامد وغالی تقلید پرستی کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ دیوبندیوں والی تقلید پرستی کی بعض صورتوں کو شرک وبدعت وضلالت وگمراہی قرار دیتا ہے ۔

شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب ازالۃ الخفاء میں کہا :۔

" وخود را مقلد بودن ہر گز راست نمی آید وکار نمی کشاید اکثر مفاسد در عالم از ہمیں ناشی شدہ " یعنی مجھے آدمی کا صرف تقلید پرست ہونا درست نہیں معلوم ہوتا اور اس سے کوئی بھی کام حل نہیں ہو سکتا اس دنیا میں اکثر فساد وبگاڑ اسی تقلید پرستی کی بدولت پیدا ہوئے ہیں (ازالۃ الخفاء ص ۲۵۷)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ خانوادہ ولی اللہی کے سربراہ تقلید پرستی کو بالکل نادرست وناجائز اور بے کار چیز قرار دیتے ہوئے صراحت سے فرماتے ہیں کہ دنیا میں پیدا ہونے والے اکثر فساد وبگاڑ تقلید پرستی کی وجہ سے پیدا ہوئے اور ہوتے ہیں، اور ہوں گے۔

ایک دوسری جگہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ :۔

" جمعے کہ سرمایہ علم ایشان شرح وقایہ وہدایہ باشد کجا ادراک ایں سر تواند کرد " یعنی جس تقلید پرست جماعت کا سارا سرمایہ علم فقہ حنفی کی کتابیں شرح وقایہ وہدایہ ہوں وہ شریعت کو کیونکر جان پہچان سکتی ہے " (ازالۃ الخفاء ص ۸۴)

شاہ ولی اللہ نے بعض اقسام تقلید کو شرک کہا

شاہ ولی اللہ نے عقد الجید میں فرمایا :۔

" وَفِيْمَنْ يَكُوْنُ عَامِياً وَّيُقَلِّدُ رَجُلاً مِنَ الْفُقَهَاءِ بِعَيْنِهٖ إِلٰى أَنْ قَالَ وَذٰلِكَ مَا رَوَاهُ الْإِمَامُ التِّرْمِذِىُّ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَءُ اِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ انهم لم يَعْبُدونهم ولكن كانوا اذا احلوا لهم شيئا استحلوا واذا حرموا عليهم شيئا حرموه " یعنی جو عامی آدمی کسی فقیہ کی تقلید شخصی بایں خیال کرے کہ وہ جس کی تقلید کر رہا ہے اس سے صدور خطاء نہیں ہو سکتا اور وہ جو کچھ بھی کہے اسی کو صواب سمجھے خواہ دلیل شرعی اس کے خلاف قائم ہو تو اس پر عدی بن حاتم کی روایت کردہ یہ حدیث نبوی صادق آتی ہے کہ آپؐ نے قرآنی آیت " اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ " پڑھ کر فرمایا کہ یہود ونصاری اپنے اماموں کی پوجا نہیں کرتے تھے ، بلکہ ان کی بتلائی ہوئی حرام وحلال چیزوں کو حرام وحلال مانتے تھے۔ یعنی صرف تقلید پرستی کی بنیاد پر تو انہیں اللہ تعالی نے ان اماموں کا پرستار یعنی مشرک قرار دے دیا۔ (عقد الجید ص ۳۸)

اپنے اس بیان میں شاہ ولی اللہ نے تقلید شخصی کی صورت مذکورہ کو شرک قرار دیا اور س پر آیت مذکورہ کو منطبق بتلایا جس کا لازمی مطلب ہے کہ ایسی تقلید پرستی کو قرآن مجید اور حدیث شریف نے واضح طور پر شرک قرار دیا ہے، اس معنی ومفہوم کی بات شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب الانصاف اور حجۃ اللہ میں بھی لکھی ہے اور شاہ ولی اللہ کی اس بات کو ان کے صاحب

زادے شاہ عبد العزیز (جو اپنے زمانہ میں خانوادۂ ولی اللہی کے سربراہ وامام تھے) نے درست قرار دیا (فتاوی عزیزیہ ص ۱۰۸) اور اپنی تفسیر فتح العزیز ج ا ص ۱۵۹ میں واضح طور سے اپنے باپ شاہ ولی اللہ ہی کی طرح صاف طور پر شخصی تقلید جامد کو کفر و شرک قرار دیا اور فتاوی عزیزیہ ص ۱۷۵ میں بھی یہی بات معنوی طور پر کہی اور اس طرح کی تقلید کو صاف طور پر آیت مذکورہ کا مصداق کہا، اور اپنے دوسرے فتوی میں صراحت کی کہ نماز میں امام کے پیچھے مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ کا پڑھنا اور جہری نمازوں میں آمین بالجہر کہنا اگرچہ حنفی مذہب میں حرام وغیر صحیح ہے مگر حدیث نبوی کے مطابق فاتحہ خلف الامام واجب اور آمین بالجہر سنت ہے، اس لئے حدیث والی بات ہی صحیح ہے اور حنفی مذہب والی بات غلط ہے۔

خانوادۂ ولی اللہی اور مذہب ولی اللہی کے یہ دونوں سربراہ وامام صاف طور پر دیوبندی مذہب کی واجب قرار دی ہوئی تقلید کو متفقہ طور پر کفر وشرک وحرام قرار دے رہے ہیں، اسی طرح شاہ ولی اللہ کے پوتے اور شاہ عبد العزیز کے بھتیجے شاہ اسماعیل شہید نے بھی صراحت کے ساتھ وہی باتیں اپنے الفاظ میں بلکہ ان سے زیادہ طور پر کہی ہیں۔

شاہ ولی اللہ کے پوتے اور تلامذہ نے تقلید پرستی سے منع اور مذہب اہل حدیث اختیار کرنے کا حکم دیا۔

تحریک شہیدین کے امام وسربراہ سید احمد شہید کی املا کرائی ہوئی کتاب صراط مستقیم کا یہ بیان ہم نقل کر آئے ہیں کہ "حدیث صحیح کے بالمقابل کسی بھی مجتہد کی تقلید ہرگز مت کرو اور اہل حدیث کو اپنا پیشوا بناؤ ان سے محبت وعقیدت رکھو، نیز تقلید از گردن خود دریافت انداخت، اپنی گردن سے تقلید پرستی کا قلادہ اتار پھینکو اور لشکر محمدی سے منسلک ہو جاؤ۔ (صراط مستقیم ص ۶۳)

اس تحقیق سے صاف ظاہر ہے کہ مسلک ولی اللہی وتحریک شہیدین از روئے حقیقت ترک تقلید والے مذہب اہل حدیث کا دوسرا نام ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایمان میں عمل کا داخل ہونا، ایمان کے گھٹنے بڑھنے جیسے بنیادی مسائل میں شاہ ولی اللہ نے بالصراحہ مسلک اہل حدیث کی موافقت اور دیوبندی مسلک کی مخالفت کی ہے، یہی حال عام مسائل کا ہے۔

دریں صورت مسلک ولی اللہی کا دیوبندی مذہب سے بالکل مختلف وجداگانہ ہونا

واضح ہے، اس سے اس دیوبندی دعوی کی تکذیب ہوتی ہے کہ دیوبندی مذہب وہی ہے جو ولیؒ اللہی مذہب ہے۔

اس تمہید کے بعد ناظرین کرام اس دیوبندی کتاب پر ہمارے ملاحظات کا مطالعہ فرمائیں۔

دیوبندی مصنف مولوی سعید الحق قاسمی کی نگاہ اولین

زیر نظر دیوبندی کتاب "غیر مقلدین کی حقیقت" از مولوی سعید الحق قاسمی میں بعنوان نگاہ اولین کہا گیا ہے کہ :۔

"ہندوستان میں جو فرقہ اپنے کو اہل حدیث، محمدی، سلفی کہتا ہے اسے دوسرے لوگ غیر مقلد وہابی اور لامذہب کہتے ہیں، یہ فرقہ در حقیقت جمہور اہل اسلام کی نظر میں ایک گمراہ فرقہ ہے جو تقلید کو شرک وگناہ وحرام کہتا ہے اور مقلدین ائمہ اربعہ کو مشرک گردانتا ہے اور اپنی کانفرنسوں میں چند اختلافی مسائل کے علاوہ دوسرے منصوص غیر اختلافی مسائل پر کچھ نہیں کہتا، مئو ناتھ بھنجن میں موجودہ کانفرنس منعقدہ ۱۴ / اپریل ۱۹۹۵ء میں مسلک اہل حدیث کی مختلف تاریخ پیدائش بیان کی گئی، ائمہ اربعہ اور تقلید پر زبردست تنقید وتبصرہ کیا گیا امت محمدیہ میں سے صرف اہل حدیث فرقہ کو جنتی اور باقی بہتر فرقوں کو جہنمی قرار دیا گیا۔

(غیر مقلدین کی حقیقت بعنوان نگاہ اولین کا خلاصہ ص ۴-۵)

ہم کہتے ہیں کہ ہندوستان میں جو فرقہ اپنے کو اہل حدیث، محمدی، سلفی کہتا ہے۔ جسے فرقہ دیوبندیہ اور اس کے تقلید پرست بھائی فرقہ بریلویہ کا متحدہ محاذ غیر مقلد، وہابی اور لامذہب کہتا ہے، اس کا عہد نبوی سے پایا جانا اور طریق نبوی کا متبع ہونا ظاہر کیا جا چکا ہے اسے اہل حدیث، محمدی، سلفی جماعت کے نام سے تحریک شہیدین کے امام وامیر سید احمد شہید اور ان کے رفقائے کار اس زمانے میں بھی موسوم کرتے تھے جس زمانہ میں نہ فرقہ دیوبندیہ کا ظہور اور تولد ہوا تھا نہ فرقہ بریلویہ کا بلکہ ابتدائے امر سے لیکر چھٹی صدی ہجری تک اسی اہل حدیث، محمدی، سلفی، اثری جماعت کی حکومت بھی ہندوستان پر اور متعدد دوسرے ممالک پر تھی، جیسا کہ تحقیقی تفصیل ہماری اسی کتاب میں گذر چکی ہے، فرقہ بریلویہ اگرچہ تحریک شہیدین کو کفار

ومنافقین اور مرتدین کی تحریک کہتا ہے، مگر فرقہ دیوبندیہ اسے حق پرست تحریک کہتا اور اس کی مدح وثنا خوانی میں سرگرم عمل رہا کرتا ہے۔

دریں صورت اپنی ممدوح وحق پرست قرار دی ہوئی جماعت اہل حدیث کو اس نو مولود فرقہ دیوبندیہ کا گمراہ ولا مذہب وغیر مقلد اور وہابی فرقہ سے موسوم کرنا تنابز بالالقاب ہے جس کی ممانعت نصوص قرآن وسنت سے ہماری پیش کردہ تفصیل میں گزر چکی ہے اور یہ بتلایا جا چکا ہے کہ جماعت اہل حدیث وسلفی ومحمدی پر طعن وطنز اور سب وشتم کو بتصریح امام احمد اور شیخ جیلانی ودیگر ائمہ اسلام بدعت پرستوں کی علامت ونشانی بتلایا گیا ہے، لہذا فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے تسلیم کردہ ان ائمہ کرام کی تصریحات کے مطابق اہل حدیث پر طعن وتشنیع کے سبب یہ دونوں تقلید پرست فرقے یعنی بریلویہ اور دیوبندیہ بدعت پرست فرقے ہیں۔

فرقہ دیوبندیہ کے تسلیم کردہ امام شاہ اسماعیل شہید جو فرقہ دیوبندیہ کی تولید سے زمانہ پہلے فوت ہوئے وہ فرقہ دیوبندیہ اور فرقہ بریلویہ والی بہت جامد وغالی در پر تعصب وپر تشدد تقلید پرستی کو بالصراحت شرک وبدعت قرار دیئے ہوئے ہیں۔ (تنویر العینین وایضاح الحق الصریح وتقویۃ الایمان وغیرہ کتب اسماعیل شہید میں یہ تصریحات ملاحظہ ہوں) اور شرک وبدعت کا گناہ عظیم اور حرام ہونا اظہر من الشمس ہے، اہل حدیث وسلفی ومحمدی کو غیر مقلد، وہابی لامذہب کہنے والے فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ پر کیا یہ حقیقت مخفی ہے کہ مشرکین وکفار ہمارے رسول ؐ کو اصل نام کے بجائے مختلف قسم کے قبیح ناموں سے موسوم کئے ہوئے تھے بقول شیخ جیلانی اہل حدیث کے ساتھ بریلویہ ودیوبندیہ کا اختیار کردہ موقف مشرکین وکفار کے موقف سے مشابہت رکھتا ہے (کما تقدم)، جس طرح کی تقلید پرستی کو شاہ اسماعیل شہید اور ان کے خانوادہ وتحریک جہاد کے امام سید احمد بریلوی نے شرک وبدعت کہا ہے نیز فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے ولی اللہ قرار دیئے ہوئے شیخ فخر الدین زراوی نیز دوسرے بہت سارے اولیاء اللہ نے بھی شاہ ولی اللہ وشاہ اسماعیل وغیرہ سے صدیوں پہلے اس طرح کی تقلید پرستی کو شرک وبدعت کہا ہے اسی کو موجودہ جماعت اہل حدیث بھی اتباع سلف بلکہ اتباع نصوص کتاب وسنت میں شرک وبدعت کہتی ہے۔

شہیدین اور خانوادہ ولی اللہی کے مذہب وموقف ونظریات سے منحرف ہونے کے

باوجود بلکہ شہیدین وموقف ولی اللہی کے خلاف فرقہ بریلویہ سے بھی زیادہ محاذ آرائی وجارحیت اختیار کرنے کے باوجود حیرت ہے کہ فرقہ دیوبندیہ تحریک شہیدین والے اصلاحی وجہادی کارناموں کو اپنی طرف منسوب کر لینے کے لئے چار جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب " علمائے ہند کا شاندار ماضی " از مولانا محمد میاں لکھے ہوئے ہے۔ ہم عرض کر آئے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ میرے تلامذہ میری طرف بہت ساری خانہ ساز مکذوبہ باتیں منسوب کرنے کے عادی ہیں کچھ اس طرح کا مزاج فرقہ دیوبندیہ کا ہے کہ اپنی طرف اور اپنے مخالفین وموافقین کی طرف حسب دل خواہ اختراعی باتیں منسوب کرنے کا عادی ہے۔

فرقہ دیوبندیہ مدعی ہے کہ شاہ اسماعیل حنفی المذہب مغل حکومت کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے

مذکورہ بالا دیوبندی کتاب (علمائے ہند کا شاندار ماضی) میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا گیا ہے کہ :۔

" شاہ اسماعیل شہید نے اپنے زمانہ کی نام نہاد حنفی المذہب مغل حکومت کو سلطنت ضالہ وسلطنت مبتدعین قرار دیا ہے اور اس کے خلاف جہاد کرنے اور انقلاب برپا کرنے کو لازم بتلایا ہے " (ماحصل از علمائے ہند کا شاندار ماضی مطبوع ۱۳۷۶ھ - ۱۹۵۷ء ج ا ص ۲۸-۲۹ مع الحواشی بحوالہ منصب امامت از شاہ اسماعیل شہید مطبوع فاروقی دہلی ص ۹۶-۹۷)

اگر مذکورہ بالا دیوبندی بات (یعنی کہ شاہ اسماعیل شہید اپنے زمانہ کی مغل سلطنت کو ضالہ ومبتدعہ گمراہ بدعت پرست کہتے تھے اور اسے بذریعہ جہاد اکھاڑ پھینکنے کو لازم بتلاتے تھے) امر واقع کے مطابق ہے تو اس میں شک نہیں کہ مذکورہ مغل حکومت تقلید پرست حنفی المذہب تھی مگر بہر حال وہ دیوبندی المذہب یا بریلوی المذہب نہیں تھی کیونکہ دیوبندی وبریلوی مذہب وفرقے وفات شاہ اسماعیل کے ایک زمانہ بعد پیدا ہوئے اور اس دور کی حنفی المذہب مغل حکومت اور اس کی رعایا والا تقلیدی حنفی مذہب ان دونوں نوزائیدہ تقلیدی فرقوں کے مذہب سے بہر حال مختلف تھا۔ اس دور کی حنفی المذہب مغل حکومت نے ولی اللہی مذہب رکھنے والوں پر فتوی کفر وقتل وارتداد نہیں لگایا تھا جبکہ مذہب ولی اللہی رکھنے

والے سلفی المذہب اہل حدیثوں پر اپنے پیدا ہونے کے بعد فرقہ دیوبندیہ کے متحدہ محاذ نے فتوی کفر وارتداد لگایا جیساکہ تفصیل گذری ۔ حقیقت یہ ہے کہ زمانہ شاہ اسماعیل شہید میں ہندوستان کی مغل حکومت معنوی طور پر ختم ہو کر انگریزی نصرانی سلطنت قائم ہو گئی تھی ۔ شاہ شہید ؒ نے یہ اصول عامہ بتلایا کہ اگر کوئی نام نہاد مسلم حکومت خود غلط کار ہو اور بے راہ روی وغلط کاری وبدعت پرستی کا استیصال نہ کرتی ہو اور اس کے خلاف حق پرست لوگ جہادی کاروائی کر کے عادل و صحیح اسلامی حکومت قائم کر سکتے ہوں توانہیں ایسا کرنا چاہئے شاہ شہید نے پوری کتاب منصب امامت میں نام لیکر اس دور کی مغل حکومت کا نہ ذکر کیا ہے نہ اس کے خلاف تحریک جہاد چلانے کی حوصلہ افزائی کی ہے لیکن اگر دیوبندی دعوی صحیح ہے کہ شاہ شہید مغلوں کی حنفی حکومت کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے تو فرقہ دیوبندیہ کو غور کرنے کی ضرورت ہے کہ شاہ شہید اور ان کے رفقاء کا عقیدت مند وہم مذہب ہونے کا دعوی کرنے میں یہ فرقہ دیوبندیہ کہاں تک صادق القول اور مخلص ہے ؟

خاندان ولی اللہی کے بعض اجداد کا ذکر

مذکورہ دیوبندی کتاب میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ زمانۂ زوال شروع ہونے سے پہلے سلطنت مغلیہ کے زمانہ عروج میں بحکم اورنگ زیب عالم گیر فقہ حنفی کی تدوین بنام فتاوی عالم گیریہ المعروف بہ (فتاوی ہندیہ) پانچ سو حنفی علماء نے فقہ حنفی کے اس کارنامہ تدوین میں شرکت کی دعوت شاہ اسماعیل شہید کے جد امجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد شاہ عبد الرحیم بن وجیہ الدین کو اورنگ زیب عالم گیر نے دی مگر شاہ عبد الرحیم نے مغل حکومت کی اس سرکاری دعوت کو رد کر دیا (ماحصل از علمائے ہند کا شاندار ماضی ج ۲ ص ۲۹ مع الحواشی)

یہ بات گذر چکی ہے کہ شاہ شہید کے یہ جد امجد شاہ عبد الرحیم اگرچہ اکثر مسائل میں مذہب حنفی کے موافق تھے مگر بعض مسائل میں حدیث نبوی یا وجدانی دلیل ترجیح ملنے پر حنفی مذہب کے خلاف عمل کرتے اور فتوی دیتے اور مناظرہ کرتے تھے (نیز ملاحظہ ہو غیث الغمام از مولانا عبد الحئی فرنگی محلی بحوالہ انفاس العارفین ص ۷۰)

مسلک ولی اللہی سے ہماری مراد

مسلک ولی اللہی سے ہماری مراد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے جانشین لڑکوں و پوتوں

وتلامذہ کی تحریروں سے مستفاد ہونے والا مسلک ہے جو قطعی طور پر اس دیوبندی مذہب سے مختلف ہے جو وفات اسماعیل شہید کے ایک زمانہ بعد دارالعلوم دیوبند قائم ہونے کے ساتھ پیدا ہوا۔

خاندان ولی اللہی کے جد اعلیٰ عمر فاروقؓ مقلد نہیں تھے

شاہ ولی اللہ کے ہندوستانی آباء واجداد کا نظریاتی اور مذہبی حال ہم کو تفصیل سے نہیں معلوم ہو سکا مگر یہ معلوم ہے کہ شاہ صاحب موصوف کے جد اعلیٰ خلیفہ راشد عمر فاروق نہ تقلید پرست تھے نہ قیاس پرست تھے بلکہ موصوف عمر فاروق تقلید پرستی وقیاس پرستی کے شدید مخالف تھے نیز یہ بھی معلوم ہے کہ فاروق اعظم کا دین ومذہب اتباع کتاب وسنت اور ترک تقلید پرستی وترک قیاس پرستی تھا اور اسلامی شریعت نے اہل اسلام کو اسی طریق پر چلنے کا حکم بھی دیا ہے اسی طرح شاہ ولی اللہ اپنے جد اعلیٰ عمر فاروق کے جس لڑکے کی نسل سے ہیں وہ بھی اپنے باپ اور تمام صحابہ کی طرح مذہب اتباع کتاب وسنت وترک تقلید وقیاس پر کاربند تھے۔

شاہ ولی اللہ اور ان کے جد اعلیٰ عبداللہ بن عمر بن خطاب کے درمیان تیس سے زیادہ پیڑھیاں یعنی اجداد وآباء واقع ہیں مگر ان کے تراجم نہیں معلوم ہو سکے البتہ شاہ ولی اللہ کی بہت ساری تصریحات کا حاصل یہ ہے کہ چوتھی صدی ہجری تک مروجہ تقلیدی مذاہب میں سے کسی ایک کی تقلید کا متعین طور پر رواج مسلمانوں میں نہیں ہوا تھا نہ تقلید شخصی ہی کا ظہور ہوا تھا۔ اگر فرض کیا جائے کہ چوتھی صدی کے خاتمہ تک شاہ ولی اللہ کے آباء واجداد کی سات پیڑھیاں گذر چکی تھیں تو لازم آتا ہے کہ حضرت عمر فاروق سے لیکر شاہ صاحب کے سلسلہ اجداد کی سات پیڑھیاں چوتھی صدی تک قطعی طور پر تقلید پرستی والے مذہب ومسلک سے دور اور مسلک اہل حدیث سے وابستہ رہیں۔ اس کے بعد والی پیڑھیوں میں تقلید پرستی کا رواج کب اور کس زمانہ میں پیدا ہوا اس کی بابت قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا عین ممکن ہے کہ جس طرح حضرت عمر فاروق سے لیکر ان کی سات پیڑھیوں تک یعنی چوتھی صدی ہجری تک شاہ صاحب کے آباء واجداد بند تقلید سے آزاد رہے ہے اسی طرح بعد والی پیڑھیوں کا حال بھی رہا ہو آخر شاہ ولی اللہ کے کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم بن شاہ وجیہ الدین کا حنفی المذہب ہونا مشہور ہے اس کے باوجود موصوف میں تقلید پرستی نہیں تھی بلکہ صرف اکثر مسائل وامور میں بتصریح شاہ ولی

اللہ موصوف محض حنفی مذہب کے موافق عمل کرتے اور یہ معلوم ہے کہ اکثر مسائل میں موافقت تقلید پرستی کو مستلزم نہیں امام ابو حنیفہ کے مکتبہ فکر والے تلامذہ ابی حنیفہ بہت سارے مسائل میں موافق ابی حنیفہ ہونے کے باوجود مقلد ابی حنیفہ نہیں تھے دریں صورت شاہ ولی اللہ کے اجداد کو آج کل کے مصطلح تقلید پرستوں جیسا مقلد کہنا محض ظن وتخمین اور قیاس آرائی والی بات ہے۔

نعوذ باللہ خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کو فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ تقلید پرست کہتے ہیں

ہم عرض کر آئے ہیں کہ پیش آمدہ مسائل میں خلفائے راشدین وتمام صحابہ دربار نبوی کی طرف رجوع کرتے اور آپ سے پوچھ کر آپ کی تعلیم وہدایت کے مطابق عمل کرتے نیز وفات نبوی کے بعد بھی تمام صحابہ بشمول خلفائے راشدین نامعلوم مسائل دوسرے لوگوں سے معلوم کرتے اور پوچھتے اور اس کے مطابق عمل کرتے تھے اس کے باوجود وہ حضرات تقلید پرست نہیں تھے مگر ہم یہ بھی عرض کر آئے ہیں کہ فرقہ بریلویہ نے صحابہ کے اس طرز عمل کی بنا پر صحابہ کو اپنی طرح کا تقلید پرست کہا ہے اور فرقہ بریلویہ سے اس معاملہ میں متفق ہو کر فرقہ دیوبندیہ نے بھی صحابہ کو مقلد کہا چنانچہ زیر نظر دیوبندی کتاب میں کہا کہ :۔

" تقلید آج سے نہیں دور صحابہ سے چلی آرہی ہے صحابہ وتابعین کا زمانہ خیر القرون کا زمانہ تھا ان کے اندر بھلائی، خیر خواہی، نیک نیتی تھی، خوف خدا وآخرت تھا ہر صحابی ایک دوسرے سے مسائل پوچھتے اور عمل کرتے " فَسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ " والی آیت پر عمل پیرا تھے صحابہ کے تعامل سے پتہ چلتا ہے کہ عام حضرات علمائے صحابہ سے مسائل دریافت کرتے پھر ان میں سے بعض بلا تعیین کبھی کسی کی کبھی کسی کی تقلید کرتے تھے گویا اس زمانہ میں تقلید شخصی اور تقلید غیر شخصی دونوں پائی جاتی تھی الخ" (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۷-۱۸)

اس بریلوی ودیوبندی دعوی کی تکذیب

ناظرین کرام دیکھ رہے ہے کہ صحابہ کو تقلید پرست قرار دینے میں فرقہ دیوبندیہ نے اپنے تقلید پرست بھائی فرقہ بریلویہ کے بھی کان کاٹ لئے کیونکہ فرقہ بریلویہ کا یہ بیان ہم نقل

کر آئے ہیں کہ خلفائے راشدین سمیت کچھ صحابہ تقلید پرست نہیں تھے مگر فرقہ دیوبندیہ نے کسی بھی صحابی کو حتی کہ کسی خلیفہ راشد کو بھی تقلید پرستی سے مستثنی نہیں کیا۔ لطف یہ کہ دونوں تقلید پرست فرقوں کی دلیل ایک ہے یعنی کہ صحابہ ایک دوسرے سے پوچھ کر عمل کرتے مگر ہم دونوں فرقوں کی اس تلبیس کاری کی پردہ دری کر آئے ہیں دونوں فرقوں کے اس مقلدانہ اصول سے نعوذ اللہ ہمارے رسول ﷺ کا مقلد ہونا بھی لازم آتا ہے کیونکہ آپ بھی پیش آمدہ مسائل حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھ کر معلوم کرتے اور اس کے مطابق خود عمل کرتے اور پوری امت کو بتاتے تھے۔

دیوبندی و بریلوی اصول سے چاروں تقلیدی اماموں کا مقلد ہونا لازم آتا ہے

اس میں شک نہیں کہ دونوں تقلید پرست فرقوں کے مندرجہ بالا اصول سے لازم آتا ہے کہ دونوں فرقے جن ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید واجب وفرض قرار دیتے اور ان ائمہ اربعہ کو غیر مقلد تسلیم کرتے ہیں وہ بھی نعوذ باللہ تقلید پرست تھے کیونکہ ان ائمہ اربعہ نے جتنے بھی فقہی وغیر فقہی مسائل بتلائے ہیں سب کے سب دوسروں سے پوچھ اور پڑھ کر ہی انہیں معلوم ہوئے یہ بالکل واضح بات ہے کہ دونوں فرقے ان ائمہ اربعہ اور ان کی طرح بہت سارے سیکڑوں ہزاروں اماموں کو تقلید پرست کہنے پر آمادہ نہیں ہو سکتے یعنی کہ یہ دونوں فرقے اپنی متضاد ومتناقص پالیسی کے ذریعہ اپنے اس اصول کو باطل قرار دیئے ہوئے ہیں۔

دونوں فرقوں کی معتبر کتابوں میں اس معنی ومفہوم کی متعدد روایات منقول ہیں کہ والدۂ امام ابو حنیفہ امام ابو حنیفہ کو دوسرے علمائے زرعہ وغیرہ کے پاس بھیج کر پیش آمدہ مسائل پوچھتیں، اگر انہیں امام صاحب وہ مسائل خود بتلاتے تو موصوفہ فرماتیں کہ میں تمہارا فتوی ناقابل قبول سمجھتی ہوں، حتی کہ موصوفہ کو خود امام ابو حنیفہ اپنے فتوی کے خلاف اپنے گھر سے بہت دور نماز تراویح باجماعت پڑھانے لے جایا کرتے تھے، جبکہ امام ابو حنیفہ عورتوں کو مردوں کی جماعت میں شریک ہو کر نماز پڑھنے کے خلاف فتوی دیتے تھے، (اللمحات ج ۲ ص ۱۵۲-۱۵۱)

اگر کوئی حنفی المذہب مقلد یہ نہ جان پاتا۔۔کہ پیش آمدہ مسائل میں مذہب حنفی کا کیا

فتوی ہے ؟ بنا بریں وہ کسی حنفی المذہب مقلد مولوی و مفتی سے پوچھنے جائے کہ ان مسائل میں مذہب حنفی کا کیا فتوی ہے ؟ پھر وہ مقلد حنفی مولوی مفتی اسے کتابیں دیکھ کر یا اپنی یادا داشت سے بتلا دیتا ہے کہ تمہارے مسائل مسئولہ میں مذہب حنفی کا یہ فتوی ہے تو تقلید پرست فرقے بتلائیں کہ اس عامی حنفی مقلد کا پندرہویں صدی کے کسی مقلد حنفی مولوی سے مسائل مذکورہ پوچھ لینے اور ان پر عمل کرنے سے یہ لازم آگیا کہ یہ عامی مقلد حنفی اپنے سامنے والے مقلد حنفی مولوی کا مقلد ہے وہ امام ابو حنیفہ یا مذہب حنفی کا مقلد نہیں، جو آج سے ہزار سال سے بھی زیادہ پہلے فوت ہو چکے ہیں ؟ ان دونوں تقلید پرست فرقوں کے اصول سے تو یہ لازم آتا ہے کہ عامی حنفی مقلد اپنے زمانہ کے جس مقلد مولوی و مفتی سے مسائل پوچھتا ہے اسی پندرہویں صدی والے مقلد حنفی مولوی و مفتی کا مقلد ہے نہ کہ وہ مقلد ابی حنیفہ ہے، یہ بالکل واضح بات ہے کہ اس مقلد عامی کو اس حنفی المذہب مقلد مولوی و مفتی کا مقلد ہر گز نہ کہا جائے گا یہ اتنی واضح بات ہے جسے سمجھنے کے لئے زیادہ علم و فضل کی ضرورت نہیں بلکہ اسے ہر عام و خاص، جاہل و غیر جاہل سب لوگ بہ بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں، پھر صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنہم اگر ایک دوسرے سے مسائل پوچھ کر عمل کرتے تھے تو اس سے ان میں سے ہر ایک کا مقلد ہونا کیسے لازم آتا ہے ؟

ناظرین کرام یہ بات ان دونوں تقلید پرست فرقوں کے علماء کہے جانے والے فقیہوں اور مفتیوں سے پوچھیں اور کہیں کہ صحابہ کرام میں سے ہر ایک دوسرے سے جو مسائل پوچھتا تھا وہ اس صحابی کا اپنا فتوی ہوتا تھا یا وہ شریعت سے مستفاد ہونے والے فتوی بتلاتا تھا، اور پوچھنے والے کی غرض بھی یہ ہوتی تھی کہ جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ شریعت کے بتلائے ہوئے فتوی سے پوچھنے والے کو باخبر کرے تمام صحابہ بشمول خلفائے راشدین اس طرح کے مسائل دوسروں سے پوچھتے تھے۔

فاسئلوا أهل الذكر والی آیت کا ذکر

فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ والی آیت سے تقلید پرستی کے جواز پر استدلال کا بطلان ہم واضح کر آئے ہیں کسی صحابی یا غیر صحابی کا کسی صحابی یا غیر صحابی سے مسائل پوچھ کر عمل کرنا یہ معنی نہیں رکھتا کہ پوچھنے والا جس سے پوچھ رہا ہے اس کا مقلد ہے ورنہ ہر مقلد آدمی حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہونے کے بجائے پندرہویں صدی والے اس تقلید پرست مفتی و مولوی کا مقلد قرار پائے گا جس سے وہ مسئلہ پوچھ رہا ہے چونکہ لازم باطل ہے اس لئے ملزوم بھی باطل ہے۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ پندرہویں صدی کے کسی حنفی مولوی و مفتی سے حنفی مسئلہ پوچھ کر عمل کرنے والا عامی حنفی مقلد پندرہویں صدی والے اس حنفی مولوی و مفتی کا مقلد نہ قرا

مقلد ابی حنیفہ ہی کہلائے جس سے حنفی مسئلہ پوچھ کر یہ حنفی عامی آدمی عمل کر رہا ہے لیکن کوئی صحابی یا غیر صحابی کسی صحابی یا غیر صحابی سے کتاب وسنت والا مسئلہ پوچھ کر عمل کرے تو دونوں تقلید پرست فرقوں کے خود ساختہ مذہب میں اس صحابی یا غیر صحابی کا مقلد قرار پائے جس سے پوچھ کر وہ عمل کر رہا ہے۔ ہماری اتنی سی بات دونوں فرقوں کی تکذیب وتغلیط کے لئے کافی ہے۔

اگر نسل فاروقی کا کوئی آدمی خیر القرون کے بعد مقلد بن گیا تو؟

ہماری ان باتوں کا ماحصل یہ ہے کہ اگر ہندوستان میں سکونت پذیر ہو جانے والے خاندان ولی اللہی کا کوئی فرد یا بہت سے افراد حنفی المذہب یا غیر حنفی المذہب مقلد بن گئے ہوں تو ان کی تقلید پرستی کو اسی وقت حق پرستی کہہ سکتے ہیں جبکہ یہ مان لیا جائے کہ اس خاندان کے مورث اعلی عمر فاروق ترک تقلید والے جس مسلک پر گامزن تھے نیز ان کی اولاد بھی کم از کم چوتھی صدی تک اس مسلک فاروقی پر گامزن رہی اور تمام صحابہ وتابعین واتباع تابعین اور ان کے بعد والے بھی اسی مسلک پر گامزن رہے وہ مسلک فاروقی بلکہ در اصل مسلک محمدی ومسلک نبوی تقلید پرستی والے مسلک کے بالمقابل غیر صحیح ہے۔

مئو والی جالیہ اہلحدیث کانفرنس میں اہل اسلام کو ملت واحدہ کی طرف آنے کی دعوت دی گئی

مئو والی جالیہ اہل حدیث کانفرنس میں تمام مسلمانوں کو فرقہ بندی ترک کر کے قرآنی "ملت واحدہ" کی طرف آنے کی دعوت ہماری یعنی رئیس ندوی کی تقریر میں تذکیری انداز میں دی گئی اور بتلایا گیا کہ ملت واحدہ والا یہی مذہب انسانوں کے مورث اعلی حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کا بھی مذہب تھا جو بتصریح حافظ ابن جریر باجماع امت ہمارے ملک ہندوستان ہی کے باشندے تھے اور انہیں اسی سرزمین ہند میں توحید ورسالت محمدی پر مشتمل لوان بھی سنائی گئی تھی۔ افسوس کہ اس طرح کے خطاب کا بھی الٹا اثر تقلید پرست لوگوں نے لیا۔

دیوبندی کتاب غیر مقلدین کی حقیقت پر دیوبندی تقریظ

از مولانا صفات اللہ

زیر نظر دیوبندی کتاب غیر مقلدین کی حقیقت پر متعدد اہل قلم کی تقریظات میں سے ایک تقریظ "خلیفہ شیخ الاسلام مولانا صفات اللہ کی تحریر کردہ بھی ہے جو سات صفحات از ۵ تا ۱۱ پر

مشتمل ہے اس دیوبندی تقریظ کا حاصل یہ ہے کہ تقریظ نگار نے اپنی اس ممدوح دیوبندی کتاب کو دیکھے بغیر صرف اس کی دیوبندی تقریظات پر اجمالا نظر ڈال کر اتنی لمبی چوڑی تقریظ لکھ ڈالی ۔ موصوف تقریظ نگار معترف ہیں کہ انہیں نہ لکھنے کی عادت ہے نہ اپنی ناقص فہم کے باعث موصوف میں لکھنے کی صلاحیت ہی ہے اس کے باوجود محض اپنے دیوبندی مدرسہ جامعہ علوم شرعیہ کے آفس انچارج کے حکم کی تعمیل میں صرف فرمائش انچارج کی بنا پر یہ لمبی چوڑی تقریظ لکھ بیٹھے ۔ اپنی عجوبہ روزگار تقریظ میں موصوف نے ایک بات یہ لکھی کہ سبھی مفکرین اس امر پر متفق ہیں کہ انسانیت کو اور اس کی بنیاد پر جماعتوں کو علم وحکمت سے فروغ حاصل ہوتا ہے جس کا حصول حدیث نبوی میں ضروری قرار دیا گیا ہے (ماحصل از تقریظ مولانا صفات اللہ ص ٦) اس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ پوری زندگی پڑھتے پڑھاتے رہنے کے باوجود آدمی تقلید پرست ہی رہتا ہے جس کی بابت دونوں فرقوں کے ولی اللہ قرار دیئے ہوئے مولانا رومی " نے فرمایا کہ ۔

نوحہ گر باشد مقلد در حدیث　　　جز وطمع نبود مراد آں خبیث

قرآن مجید میں تقریظ نگار کی تحریف نمبر ایک

اپنی اس بات کے بعد تقریظ نگار نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ تخلیق آدم کے بعد علم سے آرائش آدم کر کے اللہ تعالی کے تمام فرشتوں کو بر بنائے علم تکریم آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا مگر اس حکم خداوندی کے بالمقابل فرشتوں نے اپنا یہ کشف حضور باری میں پیش کیا کہ " أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ الآیۃ " لیکن فرشتوں کی یہ بات دربار الٰہی میں مقبول نہ ہوئی اور انہیں بہرحال یہ حکم دیا گیا کہ تم سب آدم کو سجدہ کرو (ماحصل از تقریظ مذکور ص ٦)

ہم کہتے ہیں کہ تقریظ نگار نے اپنی اس عبارت میں اپنے ابنائے جنس کی عادت کے مطابق تحریف کر ڈالی ہے کیونکہ قرآن مجید میں صراحت ہے کہ علم سے آرائش آدم کر کے فرشتوں کو سجدہ کے حکم سے پہلے حتی کہ تخلیق آدم سے پہلے فرشتوں نے " اتجعل فیھا من یفسد الخ " والی بات کہی تھی مگر دیوبندی تقریظ نگار صاحب اس کلام الٰہی میں تحریف کر کے فرماتے ہیں کہ حکم سجدہ آدم کے بعد فرشتوں نے یہ بات کہی یہاں دیوبندی تقریظ نگار اور ان کے تقلید پرست معتقدین یہ بتلائیں کہ اہل حدیث کے خلاف اپنے دیوبندی تقلیدی جذبات کی

تسکین کیا تحریف قرآن مجید ہی کے ذریعہ ہو سکتی ہے ؟ نیز یہ کہ جس علم سے حضرت آدم آراستہ کئے گئے تھے کیا اس سے آراستگی کے باوجود بھی نعوذ باللہ موصوف حضرت آدم فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کی طرح تقلید پرست ہی تھے جو زندگی بھر علوم کتاب وسنت سیکھنے سکھانے کے باوجود بھی تقلید پرستی کو اپنا شیوہ وشعار بنائے رکھتے ہیں ؟

قرآن مجید میں تقریظ نگار کی دوسری تحریف

دیوبندی تقریظ نگار کے طویل بیان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ سجدہ آدم کا حکم دیئے جانے کے بعد فرشتوں نے علم آدم کا معترف ہو کر "سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا الآیة" کہا تھا حالانکہ قرآنی بیان یہ ہے کہ اعتراف علم آدم کے بعد فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا۔

قرآن مجید میں تقریظ نگار کی تیسری تحریف

اپنی ان دیوبندی مقلدانہ تحریف بازیوں کے بعد تقریظ نگار صاحب اپنا دلی مقصد کہنے پر اتر آئے اور موصوف نے کہا :۔

" فرشتوں نے اعتراف عجز کرتے ہوئے حکم الٰہی سے سرتابی نہیں کی مگر فرشتوں کے سردار عزازیل ابلیس نے سرتابی کی اور کبر وتعلی کی بنیاد پر قلائد تقلید کو اپنی گردن سے نکال پھینکا اور عدم تقلید کے باعث راندہ درگاہ ہوا یہی ابلیس ہی سب سے پہلا غیر مقلد ہے یہی شیطانی طرز عمل ہمارے غیر مقلد حضرات کا ہے " (تقریظ مذکورہ ص ۷)

ہم کہتے ہیں کہ قرآن مجید نے واضح طور بتلا دیا ہے کہ ابلیس نے نص قطعی سے کبر ونخوت کی بنا پر منحرف ہو کر قیاس بازی کرتے ہوئے " خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ " والے اپنے شیطانی جذبہ سے کام لیکر سجدہ آدم سے انکار کیا تھا مگر اس تصریح قرآنی کے بالکل برعکس تحریف بازی کرتے ہوئے دیوبندی تقریظ نگار نے اس شیطانی طرز عمل کو غیر مقلدیت سے موسوم کر دیا حالانکہ نصوص شرعیہ کے بالمقابل قیاس کو لائحہ عمل بنانا تقلید پرستوں کا شیوہ وشعار ہے۔

حدیث نبوی " أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ " کی تحقیق

دیوبندی تقریظ نگار اور ان کے ہم مذہب جن اہل حدیثوں کو غیر مقلد کہہ کر مطعون

کر رہے ہیں ان کا یہ بنیادی اصول ہے کہ نص شرعی کے بالمقابل تقلید پرستی کی بنیاد پر اختیار کیا گیا ہر نظریہ وموقف وفتوی محض قیاس باطل ہے اور نص شرعی کے خلاف سب سے پہلا شیطانی اقدام محض قیاس کی بنا پر کیا گیا یہی وجہ ہے کہ حدیث نبوی میں صراحت ہے کہ :۔

"أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيْسُ فَلَا تَقِيْسُوْا" یعنی نص کے بالمقابل قیاس پرستی والا موقف سب سے پہلے ابلیس نے اختیار کیا اس لئے اے مسلمانو! تم نص کے بالمقابل قیاس پرستی والا شیطانی موقف مت اختیار کرو" (جامع صغیر للسیوطی مع فیض القدیر)

حدیث نبوی میں یہ صراحت بھی ہے کہ امت محمدیہ میں پیدا ہونے والے تہتر فرقوں میں سے سب سے زیادہ مضرت رساں وہ فرقہ ہے جو قیاس پرست ہوگا یعنی نصوص کے خلاف محض تقلید پرستی کی بنیاد پر اپنے یا دوسروں کے قیاس کو دین قرار دے لیوے گا ۔ یہ حدیث صفحات گذشتہ میں نقل کی جا چکی ہے۔

کیا اہل حدیث شریعت کے دواصول کو اصول شریعت نہیں مانتے؟

تقریظ نگار مذکورہ بالا تقلیدی تحریفات کے ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ :۔

"شیطانی طرز اور طور وطریق اختیار کرنے والے غیر مقلدین تقلید کے خلاف اور ائمہ اربعہ کے خلاف اور دو اصول شرع قیاس واجماع کے خلاف اپنی ہوائے نفس کی خاطر لعن وطعن تنقید وتبصرے کرتے رہتے ہیں " الخ (ما حصل از تقریظ مذکور ص ۷)

ہم کہتے ہیں کہ ناظرین کرام دیکھ رہے کہ تقریظ نگار نے اپنے اس بیان میں غیر مقلدین یعنی اہل حدیث کو طریق شیطانی کا پیرو اور ائمہ اربعہ کا مخالف نیز شریعت کے دو اصول کا مخالف بھی قرار دیا ہے اور اس کا باعث وسبب اتباع ہواو نفس بتلایا ہے مگر جس مسلک ولی اللہی کی پیروی کا فرقہ دیوبندیہ مدعی ہے اس کے سربراہ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ :۔

" أُصُوْلُ الشَّرْعِ اِثْنَانِ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ لَا يُزِيْدُ عَلَيْهِمَا فَالرَّأْيُ فِي الدِّيْنِ تَحْرِيْفٌ وَفِي الْقَضَاءِ حَسَنَةٌ" یعنی شریعت کے دو اصول ہیں قرآن اور سنت ان دونوں شرعی اصولوں سے زیادہ کوئی اصول نہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ دین میں رائے زنی وقیاس بازی تحریف کاری ہے البتہ عدلیہ میں اچھی چیز ہے (تفہیمات الٰہیہ ص ۴۰)

شاہ ولی اللہ کے صاحب زادے شاہ عبد العزیز نے فرمایا :۔
" واجماع وقیاس مخالف کتاب وسنت باطل باشد " یعنی کتاب وسنت کے خلاف اجماع وقیاس باطل ہے "(فتاوی عزیزیہ ج ۱ ص ۲ سطر ۶ و ۱۲)

ناظرین کرام ! فرقہ دیوبندیہ سے پوچھیں کہ وہ اپنے امام شاہ ولی اللہ اور ان کے صاحب زادے عبد العزیز پر مذکورہ بالا دیوبندی فتوی کیوں نہیں لگاتا ؟ اگر فرقہ دیوبندیہ کی شریعت میں عدم تقلید والا طور وطریق شیطانی طور وطریق ہے تو فرقہ دیوبندیہ جن ائمہ اربعہ سے عقیدت کا دم بھرتا ہے وہ بھی ترک تقلید والے طریق پر کاربند تھے پھر ان ائمہ اربعہ پر اپنا ہی دیوبندی فتوی فرقہ دیوبندیہ کیوں نہیں لگاتا ؟ اجماع امت دراصل کتاب وسنت کے تابع ہے اس کی حجیت سے اہل حدیث منکر نہیں نہ قیاس شرعی کے منکر ہیں بلکہ اجماع وقیاس کے معاملہ میں اہل حدیث کا وہی موقف ہے جو مذکورہ بالا تصریحات شاہ ولی اللہ وشاہ عبد العزیز نیز اس معنی کی دوسری تصریحات ولی اللہی میں وضاحت سے لکھا ہوا ہے مگر فرقہ دیوبندیہ نے اہل حدیث پر اتہام بازی کر رکھی ہے۔ فرقہ دیوبندیہ اگر اپنے مذکورہ بالا دعوی میں سچا ہے تو وہ ان امور کی نشان دہی کرے جن میں اہل حدیث ہوائے نفس کی خاطر لعن طعن اور تنقید وتبصرہ کرتے رہتے ہیں اور موافق شرع اجماع وقیاس شرعی کے مخالف ہیں۔

البتہ فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ کے پیران پیر یہ حدیث نبوی نقل کئے ہوئے ہیں کہ میری امت میں پیدا ہونے والے تہتر فرقوں میں سے سب سے زیادہ خطرناک وگمراہ فرقہ وہ ہوگا جو رائے وقیاس کو اصول دین میں داخل کرے گا ہم پیران پیر کے حوالہ سے یہ حدیث نقل کر آئے ہیں اور بتلا آئے ہیں کہ معنوی طور پر یہ متواتر حدیث ہے اس بنا پر اجماع ہے کہ قیاس پرست اہل الرای گمراہ اور گمراہ گر ہیں۔ حدیث نبوی اور اجماع صحابہ والا یہ مضمون کیا کوئی طنز اور لعن وطعن اور شیطانی طریق ہے ؟ اسے نقل کرنے والے اہل حدیث کی یہ بات صرف ان پر منطبق ہوتی ہے جو فی الواقع وہی اہل الرای ہوں جن کی مذمت متواتر المعنی حدیث نبوی اور اجماع صحابہ میں کی گئی ہے اس کا مطلب اگر فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ یہ سمجھتا ہے کہ اسے نقل کر کے اہل حدیث ائمہ اربعہ کی مخالفت یا انہیں لعن طعن وتنقید وتبصرہ کا نشانہ بناتے ہیں، تو یہ ان کا قصور فہم اور کج روی ہے۔

بہر حال فرقہ دیوبندیہ کے اس الزام بیجا اور اتہام طنز ولعن طعن کا مقدمہ بروز قیامت اللہ کے سامنے پیش ہوگا کہ اس فرقہ دیوبندیہ نے ناحق اتنا گھناونا الزام ہم پر لگا دیا ہے۔

کیا تقلید پرست لوگ خلفائے راشدین کے طریق پر چل رہے ہیں؟

دیوبندی تقریظ نگار صاحب اپنی تقریظ نگاری جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" تقلید ائمہ کرنے والے خلفائے راشدین کی تائید کرنے والی آیات واحادیث کو مانتے اور ان حضرات کی اتباع کرتے اور اسے ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ مگر غیر مقلد تقلید ائمہ کرنے والوں کو ایک طرف گمراہ و بے دین سمجھتے اور دوسری طرف ان کے فقہ کے محتاج ہیں جب انہیں قرآن وحدیث میں کوئی مسئلہ نہیں ملتا تو ائمہ اربعہ کے دروازے کھٹکھٹاتے اور انہیں سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں " الخ (ماحصل از تقریظ مذکور ص ۷)

ہم کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی کتاب تنویر الآفاق فی مسئلتہ الطلاق میں بہت ساری مثالیں اس بات کی پیش کی ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ نے خلفائے راشدین کی بکثرت مخالفت کی ہے نیز ہم کہتے ہیں کہ خلفائے راشدین مع جملہ صحابہ متفقہ طور پر ترک تقلید والے طریق پر گامزن تھے ، اور اہل الرای سے دور رہنے کا حکم دیتے تھے ، اور ان کے اس موقف کی تائید آیات واحادیث سے ہوتی ہے مگر خلفائے راشدین سمیت سبھی صحابہ کے اس اجماعی موقف سے بالکل مخلف تقلید پرستی والے موقف کو تقلید پرست لوگ اپنا دین وایمان اپنے ہی اقرار کے مطابق بنائے ہوئے ہیں جس سے خلفائے راشدین سمیت جملہ صحابہ کی تائید کرنے والی آیات واحادیث کی مخالفت بھی لازم آتی ہے اور تقلید پرستوں کی یہ مخالفت اجماع صحابہ ونصوص شرعیہ یقیناً گمراہی وبے دینی ہے ، اس طریق اجماع صحابہ اور اس اجماع صحابہ کی تائید کرنے والی آیات واحادیث سے گمراہوں کا طریق ثابت ہوتا ہے۔ اس طریق کو گمراہی وبے دینی کہنے کے باوصف اس طریق پر چلنے والے تقلید پرستوں کو اہل حدیث گمراہ وبے دین اس لئے نہیں کہتے کہ از راہ تاویل غلط راستہ اختیار کرنے والوں کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے انہیں معذور سمجھتے ہیں۔

ایک طرف تقلید پرست تقریظ نگار فرماتے ہیں کہ غیر مقلدین ائمہ اربعہ کے مخالف ہیں ، دوسری طرف فرماتے ہیں کہ جو مسائل یہ لوگ نصوص کتاب وسنت میں نہیں پاتے ان

مسائل کا حل انہیں اماموں کے یہاں ڈھونڈھتے ہیں یہی تو صحیح راستہ ہے کہ منصوص مسائل میں کسی اور کی پیروی کی حاجت نہ سمجھی جائے اور غیر منصوص مسائل میں تقلید پرستی والا طریقہ اختیار کئے بغیر صرف ائمہ اربعہ " ہی نہیں بلکہ حتی الامکان تمام اماموں کے بیانات کی روشنی میں حل ڈھونڈھا جائے اور جسے نصوص کے موافق سمجھا جائے اسے قبول کیا جائے مگر اختلاف رکھنے والوں کی تغلیط نہ کی جائے نہ ان پر رد وقدح کیا جائے۔

بلا شک تقریظ نگار کی یہ عبارت متضاد بات پر مشتمل ہے، اہل حدیث کے اس طرز عمل سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ائمہ اربعہ بلکہ ان کے علاوہ کسی بھی امام کے مخالف نہیں بلکہ ان کے طریق پر عمل کرتے ہوئے غیر منصوص مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے ہیں الحاصل خود تقریظ نگار کے اپنے ہی بیان سے تقریظ نگار کے اس دعوی کی تکذیب ہوگئی کہ غیر مقلدین ائمہ کرام خصوصا ائمہ اربعہ کے مخالف ہیں۔

ہم ان تقلید پرستوں سے پوچھتے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں اماموں کو چھوڑ کر ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک ہی کی تقلید کو تم کیوں دین ومذہب بنائے ہوئے ہو؟ تمہارا یہ طرز عمل ایک امام کو چھوڑ کر تمام اماموں کی مخالفت سے موسوم کئے جانے کے لائق کیوں نہیں؟

شاہ اسماعیل شہید کے طریق سے عقیدت ظاہر کرنے والے فرقہ دیوبندیہ کو شاہ صاحب کی یہ تصریحات نظر نہیں آرہی ہیں۔ کہ دین کو صرف چار ہی اماموں میں محصور ماننا اور ان کی تقلید کو لازم ماننا صحیح طریق نہیں ہے شاہ اسماعیل شہید والی یہی بات اہل حدیث بھی کہتے ہیں پھر طریق ولی اللہی پر چلنے کے دعویدار فرقہ دیوبندیہ کا دعوی مذکورہ کیا ہوا؟ پھر اس اعتراف کے برخلاف تقریظ نگار کا یہ متضاد دعوی کیا معنی رکھتا ہے کہ صحابہ کے دور میں شخصی وغیر شخصی دونوں تقلیدوں کا رواج تھا اور دوسری طرف موصوف یہ کہہ رہے ہیں کہ چوتھی صدی تک تقلید پرستی کا رواج نہیں ہوا تھا؟

غیر مقلدین کی ائمہ اربعہ کے یہاں بھیک منگائی

دیوبندی تقریظ نگار نے مزید کہا کہ :۔

" آج تک غیر مقلدین میں کوئی ایسا عالم نہیں ہوا جو فقہ کی کوئی ایسی کتاب لکھتا کہ غیر

مقلدین کو حنفیہ اور شافعیہ کے دروازے پر بھیک مانگنے نہ جانا پڑتا" (تقریظ مذکور ص ۷)

ہم کہتے ہیں کہ غیر مقلدین کو ایسی فقہی کتاب لکھنے کی ضرورت کیا ہے جبکہ ائمہ اربعہ سمیت سارے ائمہ کرام ترک تقلید والے طریق پر چلتے ہوئے فقہی مسائل بیان کر چکے ہیں اہل حدیث ان سارے ائمہ کرام کی طرف پیش آمدہ مسائل میں رجوع کرتے ہیں۔ ائمہ اربعہ سمیت سارے ائمہ کرام تو ترک تقلید والے مسلک اہل حدیث ہی پر چلتے تھے ان تارکین تقلید اماموں کی طرف رجوع اہل حدیث اپنے ہی طریق والے ائمہ اسلاف کی طرف رجوع ہوا البتہ چاروں تقلیدی مذاہب والے خصوصا دیوبندی وبریلوی فرقے والے تقلید پرست لوگ بڑی کثرت سے اپنے تقلیدی اماموں کے بتلائے ہوئے مسائل وفتاوی کو چھوڑ کر دوسرے اماموں کے یہاں بھیک منگائی ضرور کرتے ہیں مثلا مفقود الخبر شوہر کے مسئلہ میں اور تعلیم دین پر اجرت لینے کے مسئلہ میں وقف کے جملہ مسائل میں دیوبندی لوگ فتوی ابی حنیفہ کو چھوڑ کر دوسرے اماموں کے فتاوی پر عمل کرتے ہیں اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں خاص طور پر سارے تقلیدی فرقے ترک تقلید والے مسئلہ میں اپنے اماموں کی تقلید نہیں کرتے۔

کیا امام ابو حنیفہؒ بھیک منگائی کرتے تھے؟

دیوبندی تقریظ نگار ومصنف نے اہل حدیث کے جس طرز عمل کو حنفیہ وشافعیہ کے یہاں بھیک منگائی سے موسوم کیا ہے تو یہ ثابت ہے کہ فرقہ دیوبندیہ جن امام ابو حنیفہ کا مقلد اپنے کو کہتا ہے وہ اپنے معاصر ائمہ کرام سے علمی استفادہ کرتے تھے حتی کہ موصوف امام ابوحنیفہ نے اپنے استاذ الاساتذہ امام دار الہجرۃ امام مالک بن انس کی املاء کرائی ہوئی احادیث وروایات پر مشتمل تحریر کو امام مالک کے شاگرد امام ابراہیم بن طہمان متوفی ۱۶۸ھ سے مانگ کر نقل کیا پھر اس تحریر سے امام ابو حنیفہ موصوف نے استفادہ کیا۔ (اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات ج ۱ ص ۱۱۷-۱۱۸ بحوالہ مقدمہ الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۴ ص ۳)

فرقہ دیوبندیہ کے اصول سے لازم آیا کہ امام ابو حنیفہ امام مالک کے شاگردوں کے دروازوں پر بھیک مانگنے جاتے اور اس بھیک منگائی سے اپنا کام چلاتے تھے۔

یہ بھی مروی ہے کہ امام ابو حنیفہ محمد بن جابر یمامی سے کتابیں مانگ کر لاتے اور ان

سے اپنا کام چلاتے تھے (اللمحات ج ۱ ص ۷ ۴۴ تا ۴۵۱)

ائمہ اربعہ میں سے امام احمد بن حنبل کے صاحب زادے امام عبد اللہ ناقل ہیں کہ :۔

" كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ إِنَّمَا يَعْمَلُ بِكُتُبِ جَهْمٍ تَأْتِيْهِ مِنْ خُرَاسَان " یعنی امام ابو حنیفہ اپنا کام خراسان سے آنے والے جہم بن صفوان کی تصنیف کردہ کتابوں سے چلایا کرتے تھے (کتاب السنتہ للامام عبد اللہ بن احمد بن حنبل ص ۷ ۲۲ ج ۱ ص نمبر ۱۸۳)

صرف انہیں تین روایات سے فرقہ دیوبندیہ کے اصول کے مطابق ثابت ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ دوسروں کے دروازہ پر جاکر بھیک مانگتے اور اس سے اپنا کام چلاتے تھے کیا فرقہ دیوبندیہ کے لوگ خصوصا دیوبندیوں کے خلیفہ شیخ الاسلام مولانا صفات اللہ ہماری مذکورہ بالا باتوں اور اس معنی کی ہزاروں باتوں پر متانت وسنجیدگی سے دھیان دینے پر آمادہ ہیں ؟ تعشیر یعنی حرکات ونقاط لگے ہوئے قرآن مجید کے نسخے ہی فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے مکاتب سے لیکر مرکزی درس گاہوں اور عوام وخواص میں مستعمل ہیں اور قرآن مجید کے ان نسخوں کی طباعت وکتابت واشاعت دونوں فرقوں کا بہت بڑا ذریعہ معاش بھی ہے اور یہ فرقے خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے تقلیدی مذہب میں تعشیر یعنی قرآن مجید میں حرکات وسکنات ونقاط کا لگانا جائز نہیں ہے دریں صورت یہ دونوں تقلید پرست فرقے بتلائیں کہ اپنے تقلیدی مذہب کا فتوی چھوڑ کر انہوں نے کس امام سے مانگے ہوئے فتوی پر عمل کا اتنا طویل وعریض سلسلہ جاری کر رکھا ہے جس میں دونوں فرقوں کے تمام عوام وخواص ، علماء اور غیر علماء نابالغ بچے بچیاں بالغ مرد اور عورتیں بوڑھے سبھی ملوث ہیں ۔ ناظرین کرام ہماری یہ بات فرقہ دیوبندیہ کے تقلید پرست مولویوں سے بیان کر کے ان کے نبض پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں کہ ان میں کوئی حس وحرکت باقی ہے یا نہیں ؟

اس دیوبندی کتاب میں مزید کہا گیا ہے کہ :۔

" اللہ نے ائمہ اربعہ کو ایسا نوازا کہ ان کی انجام دی ہوئی دینی خدمات پر کروڑہا کروڑ مسلمان عمل کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک عمل کرتے رہیں گے (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۸)

ہم کہتے ہیں کہ ائمہ اربعہ کے ساتھ دوسرے ائمہ کرام اپنی انجام دی ہوئی دینی

خدمات سے ایک اہم دینی خدمت تحریری و تقریری طور پر یہ انجام دے گئے ہیں کہ وہ متفقہ طور پر اپنی اور دوسروں کی تقلید سے اس لئے منع کر گئے ہیں کہ نصوص کتاب وسنت واجماع امت کا یہی مقتضی ہے اس کے باوجود ان ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کو کروڑوں دیوبندیوں اور بریلویوں نے اپنے اوپر مسلط کر کے اپنے اماموں کی مخالفت کا کاروبار بڑے پیمانے پر چلا رکھا ہے اور تقلید پرستی کی حمایت میں اپنی چلنے والی درس گاہوں اور مذہبی تنظیمات وتصنیفی اداروں پر کروڑوں نہیں اربوں کھربوں روپے سالانہ خرچ کر رہے ہیں اور اپنے تقلیدی اماموں کے خلاف اپنی چلائی ہوئی اس تحریک کو یہ لوگ ظلماً وجوراً دینی خدمت کہتے ہیں اور حالات بتلا رہے ہیں کہ اپنے تقلیدی اماموں کے خلاف اپنی اس تحریک کو قیامت تک یہ لوگ جاری رکھیں گے۔ ان سے عرصہ محشر میں جب باز پرس ہوگی کہ تم نے کیوں ائمہ اربعہ سمیت تمام اماموں اور نصوص شریعت اور اجماع امت کی شدید ممانعت کے باوجود تقلید پرستی کو اپنا شعار بنایا تو ان تقلید پرستوں کا کیا جواب ہوگا؟ ان تقلید پرستوں سے کہیں زیادہ اربوں کھربوں بلکہ اس سے بھی زیادہ لوگ بزعم خویش حکم شریعت پر عمل کرتے ہوئے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام اور بعض دیگر اللہ کے مقرب بندوں کی پرستش کرتے آئے ہیں۔ اور کرتے ہیں اور تاقیامت کرتے رہیں گے۔ مگر بروز قیامت جب دونوں فریق سے باز پرس ہوگی اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام بر سر عام علی الاعلان فرمائیں گے کہ میں نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا تھا۔ (پ ۷ سورۃ المائدہ : ۱۱۶-)
تو تمام لوگوں کے سامنے ان پرستاران مسیح وعباد مقربین بارگاہ کی رسوائی ہوگی پھر ان تقلید پرستوں کو ان لوگوں کے زمرہ میں کھڑا کیا جائے گا جن کی بابت ارشاد الٰہی ہے کہ :-

"اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ" (پ ۱۰ سورۃ التوبہ : ۳۱)

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے اماموں کو اپنا رب بنا لیا تھا۔ ہمارے رسول ؐ نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ کو چھوڑ کر اماموں کو رب بنانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی تقلید کی جانے لگی (متعدد کتب حدیث بسند صحیح)

ائمہ اربعہ کی انجام دی ہوئی خدمات میں سے ان کی تحریری و تقریری طور پر انجام دی ہوئی اس خدمت سے تقلید پرستوں کا اعراض کرنا کہ تم ہماری اور ہمارے علاوہ غیروں کی ہرگز تقلید نہ کرنا یقیناً بھاری جرم ہے۔

کیا اہل حدیث ائمہ اربعہ سے مسائل چرا کر اپنا کام بناتے ہیں؟

دیوبندی تقریظ نگار مزید فرماتے ہیں کہ :۔

"یہ بیچارے غیر مقلدین ائمہ اربعہ ہی سے چرا چرا کر اپنا نباہ کر رہے ہیں اپنی نسبت حدیث پاک کی طرف کر کے دراصل حدیث پاک کی توہین کر رہے ہیں " الخ (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۸ و ۹)

ہم کہتے ہیں کہ بسند صحیح محمد بن جابر یمامی سے مروی ہے کہ " سرق ابو حنیفۃ کتب حماد منی " یعنی امام ابو حنیفہ میرے یہاں سے کتب حماد چرا کر اپنا کام بناتے تھے ۔
ناظرین کرام سنجیدگی کے ساتھ صبر و ضبط سے کام لیتے ہوئے بسند صحیح مروی محمد بن جابر یمامی والی روایت کے لئے ملاحظہ فرمائیں ۔ رجال و تراجم کی نہایت معتبر و مستند و مشہور کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۴ ص ۴۵۰ و کتاب السنہ لعبد اللہ بن احمد بن حنبل ص ۲۴۶ ج ۱ ص ۲۱۲ و تانیب الخطیب ص ۱۱۵ و التنکیل ج ۱ ص ۱۳۲ واللمحات ج ۱ ص ۴۵۰ تا ۴۵۲)

مذکورہ بالا روایت صحیحہ کی بابت فرقہ دیوبندیہ نیز فرقہ بریلویہ کیا کہتا ہے ؟

باعتراف فرقہ دیوبندیہ چوتھی صدی تک تقلید پرستی کا رواج نہیں تھا

مذکورہ بالا باتوں کے ساتھ تقریظ نگار نے شاہ ولی اللہ کی یہ بات بطور حجت نقل کی کہ چوتھی صدی تک تقلید پرستی نہیں پائی جاتی تھی (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹) ہم کہتے ہیں کہ جس ترک تقلید والے مسلک پر چوتھی صدی تک امت اسلامیہ کا عمل رہا وہی طریق خیر القرون یعنی طریق صحابہ و تابعین واتباع تابعین اہل حدیثوں کا بھی مسلک ہے پھر فرقہ دیوبندیہ اور فرقہ بریلویہ کے سر میں اس طریق پر عمل کرنے سے درد کیوں ہو رہا ہے ؟ یہ دعوی کہ چار صدیوں کے بعد اللہ نے امت کو ائمہ اربعہ کی تقلید پر جمع کر دیا امر واقع کے سراسر خلاف ہونے کے سبب ناقابل قبول ہے اس لئے چار صدیوں والے ثابت شدہ اجماعی موقف ہی کو

اختیار کرنے میں ہی عافیت ہے کیونکہ چار صدیوں کے لوگوں کے طریق سے انحراف بے راہ روی ہے یہ دعوی غلط ہے کہ چوتھی صدی کے بعد اللہ نے پوری امت کو چاروں اماموں کی تقلید پر جمع کر دیا کیونکہ معاملہ اس دعوی مکذوبہ کے بالکل خلاف ہے جیسا کہ تفصیل گذری۔

ایضاح وتنبیہ

(چوتھی صدی کے بعد یہ دعوی دیوبندیہ کہ تقلید کے بغیر چارہ نہیں)

فرقہ بریلویہ ودیوبندیہ متفقہ طور پر کہتے ہیں کہ چوتھی صدی کے بعد مروجہ چاروں تقلیدی مذاہب میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کے بغیر دین پر قائم رہنا ممکن ہی نہیں رہا اس لئے چوتھی صدی کے بعد چاروں تقلیدی مذاہب میں سے کسی نہ کسی کی تقلید لازم ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ بات مشاہدہ سے ثابت ہے کہ چوتھی صدی کے بعد اب تک پوری دنیا میں اہل حدیث ہر زمانہ میں بڑی کثرت سے موجود رہے حتی کہ اچھے خاصے زمانہ تک بعض لمبے چوڑے ملکوں میں ان کی حکومت رہی جیسا کہ ہماری دوسری کتاب میں تفصیل آئے گی۔ خود ولی اللہی خاندان فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے علی الرغم اہل حدیث رہا اور تحریک شہیدین اہل حدیث تحریک تھی جس سے لاکھوں افراد وابستہ رہے اور ہیں۔ تقلید تو ایک اصولی مسئلہ ہے فرقہ دیوبندیہ کا دعوی ہے کہ حدیث نبوی "تراصو" (یعنی نماز میں صفوں کو سیسہ پلائی دیوار کی طرح بنائے رکھو اس طرح کہ ایک دوسرے کے پاؤں باہم ملے رہیں اور ذرا بھی خلل نہ رہے) پر اس طرح عمل کرنا ناممکن ہے کہ ہر دو آدمی کے پاؤں باہم ملے رہیں نیز یہ کہ کبھی بھی کسی زمانہ میں نہ عہد نبوی میں نہ عہد نبوی کے بعد اس طرح کا عمل مسلمانوں میں پایا گیا اسے صرف غیر مقلدین نے ایجاد کیا۔ (فیض الباری شرح صحیح البخاری للعلامہ انور شاہ الدیوبندی ج ۲ ص ۲۳۶) حالانکہ صحابہ کرام فرقہ دیوبندیہ اور اس طرح کے جملہ مقلدین کی تکذیب فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کی تولید وتخلیق سے سیکڑوں سال پہلے کر چکے ہیں اور بتلا چکے ہیں کہ "فکان أحدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ" یعنی ہر صحابی اپنے بغل والے صحابی کے کندھے سے اپنا کندھا اور پاؤں سے پاؤں سٹا کر اور ملا کر کھڑا ہوتا تھا (صحیح البخاری وسنن سعید

بن منصور و مستخرج اسماعیلی و سنن نسائی وعام کتب حدیث) امام معمر بن راشد معاصر امام ابی حنیفہ کہتے ہیں کہ اس فرمان نبوی کے مطابق صحابہ کے اجماعی عمل کی پیروی کرنے پر آج کل بعض لوگ وحشی خچروں کی طرح اظہار وحشت کرتے ہیں ۔ (مستخرج اسماعیلی) فرمان نبوی وصحابہ کے اجماعی عمل پر وحشی خچروں اور گدھوں کی طرح اپنا رد عمل ظاہر کرنے والے فرقہ بریلویہ اور دیوبندیہ اور اس قماش کے لوگ جب ایک فروعی مسئلہ میں حکم شرعی کو ناممکن العمل بتلا کر پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اس فروعی مسئلہ پر عمل صرف غیر مقلدوں نے اس تیرہویں صدی میں ایجاد کر لیا ہے تو اپنے واجب قرار دیئے ہوئے بنیادی مسئلہ تقلید پرستی کی بابت بھی اس قوم کا یہی موقف اختیار کرنا بالکل قرین قیاس ہے مگر اس قوم کی تکذیب کے لئے ہر دور میں تارکین تقلید پرستی کا جم غفیر موجود رہا انکار حقائق کے عادی لوگوں کو اگر حقائق نظر نہ آئیں تو ۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمہ آفتاب را چہ گناہ ؟

(ملاحظہ ہو مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ج ۴ ص ۵ - ۶)

تقلید پرستی کیوں بدعت ہے ؟

دیوبندی تقریظ نگار نے کہا :۔

" من جانب اہل حدیث کہا جاتا ہے کہ تقلید پرستی کا رواج کئی صدیوں بعد ہوا اس لئے وہ بدعت ہے مگر تقلید کو بدعت کہنا غلط ہے اولاً اس لئے کہ لازم آئے گا کہ ان اہل حدیثوں کے سوا جن کا وجود تیرہویں صدی میں بھی نہیں تھا باقی پوری امت گمراہ ہو گئی الخ " (تقریظ مذکور ص ۹)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ و بریلویہ کے ولی اللہ قرار دیئے ہوئے ہندوستانی شیخ فخر الدین زرادی فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ کی تولید و تخلیق سے سیکڑوں سال پہلے پوری صراحت سے تقلید پرستی کو بدعت قرار دے چکے ہیں اس سے قطع نظر جو تقلید پرستی دیوبندی تقریظ نگار کے حسب اعتراف چوتھی صدی کے بعد ایجاد کی گئی اس کے بدعت ہونے میں وہی شک کرے گا جو بدعت کی تعریف تک سے ناواقف ہو اور دیوبندی تقریظ نگار کا یہ دعوی سراسر کذب خالص ہے کہ اہل حدیث کا وجود تیرہویں صدی میں بھی نہیں تھا ۔ ہم اس دیوبندی تقلیدی دعوی کا مکذوب محض ہونا واضح کر آئے ہیں ۔

مذہب اہل حدیث کا زمانہ ظہور بتلانے میں فرقہ دیوبندیہ کی تضاد بیانی

ایک طرف دیوبندی تقریظ نگار فرماتے ہیں کہ اہل حدیث کا وجود تیرہویں صدی میں بھی نہیں تھا دوسری طرف اسی دیوبندی کتاب میں بعنوان "پیش لفظ" از شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد اللہ قاسمی استاذ حدیث دار العلوم مئو فرماتے ہیں :۔

" فرقہ اہل حدیث ، روافض ، معتزلہ ، خوارج اور اہل قرآن کی طرح کچھ آزاد خیال لوگوں کی ایک جماعت ہے جو ڈیڑھ سو صدی پیشتر سرزمین ہندوپاک میں وجود میں آئی " (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۲)

ناظرین کرام اس دیوبندی تصریح کو ملاحظہ فرمائیں جس کا حاصل یہ ہے کہ اہل حدیث جماعت ڈیڑھ سو صدی پہلے ہندوپاک میں پیدا ہوئی اور یہ معلوم ہے کہ ایک صدی ایک سو سال کی ہوتی ہے تو ڈیڑھ سو صدی کا مطلب ہوا پندرہ ہزار سال یعنی کہ فرقہ دیوبندیہ کے شیخ التفسیر کے ہوش وحواس قابو میں نہیں کیونکہ یہ معلوم ہے کہ ولادت نبوی کو چودہ سو اکتر سال ہوئے ترپن سالہ عمر نبوی میں ہجرت نبوی ہوئی اور منصب نبوی پر فائز ہوئے چودہ سو تیس سال بھی نہیں گذرے دریں صورت مخبوط الحواس دیوبندی شیخ التفسیر کی بات سے لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ ولادت نبوی سے پہلے ہندوستان میں جماعت اہل حدیث موجود تھی اور اب تک ہے ۔ در اصل یہ دیوبندی شیخ التفسیر کہنا یہ چاہتے ہیں کہ ڈیڑھ صدی پہلے جماعت اہل حدیث ہندوپاک میں وجود پذیر ہوئی مگر موصوف نے بدحواسی میں ڈیڑھ سو صدی لکھ دیا اور پوری دیوبندی پارٹی بدحواسی والی اس دیوبندی بات پر نعرۂ تحسین لگا رہی ہے بہر حال اس دیوبندی تصریح کا مطلب ہوا کہ ڈیڑھ صدی پہلے یعنی ولادت نبوی سے ہزاروں سال پہلے اہل حدیث جماعت ہندوستان میں موجود تھی یعنی تیرہویں صدی ختم ہونے سے ہزاروں سال پہلے تیرہویں صدی کی ساتویں دہائی میں ہندوپاک میں جماعت اہل حدیث باعتراف فرقہ دیوبندیہ موجود تھی جس کے خلاف دوسری دیوبندی تصریح یہ ہے کہ تیرہویں صدی میں بھی یہ جماعت نہیں وجود پذیر ہوئی تھی ۔ ظاہر ہے کہ یہ دیوبندی تضاد بیانی بذات خود اپنی تکذیب آپ کر رہی ہے

مزید تضاد بیانی کرتے ہوئے دیوبندی مصنف نے کہا کہ " آج کل کے محمدی واہل حدیث سنت نبوی کے سخت مخالف ہیں جنھوں نے تیرہویں صدی کے بعد اپنے لئے لفظ محمدی ایجاد کیا (کتاب مذکور ص ۴۶)

اہل حدیث کا ایک نام محمدی بھی ہے

ہم کہتے ہیں کہ اس دیوبندی دعوی کی تکذیب کے لئے یہ بات بہت کافی ہے کہ تیسری صدی کے مشہور ومعروف محدث امام حافظ ابو اسحاق عمران بن موسی بن مجاشع الجرجانی السختیانی متوفی ۳۰۵ ھ نے امام ابو حنیفہ کے مشہور معاصر امام سوید بن سعید ابو محمد ہروی حدثانی متوفی ۲۴۰ ھ سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امام مالک بن انس اور اپنے تمام اساتذہ سے سنا کہ ایمان قول وعمل کا مجموعہ ہے اور وہ گھٹتا بڑھتا ہے نیز یہ کہ " ما رأیت محمدیا قط الا وھو یقولہ " یعنی ہر " محمدی " امام اور ہر محمدی شخص کو میں نے اسی عقیدہ کا معتقد پایا

(ملاحظہ ہو الاسماء والصفات للبیہقی مطبوع ہند ص ۱۸۶ و مطبوع بیروت ص ۳۱۸ - ۳۱۹)

اس سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ دوسری صدی میں تمام اہل حدیث اماموں اور عوام کو " محمدی " کہنے کا رواج عام تھا ظاہر ہے کہ تمام محدثین عوام وخواص کا دوسری تیسری صدی میں محمدی کہا جانا اس امر کی دلیل صریح ہے کہ اہل حدیث اور سلفی لوگوں کے لئے یہ لقب عہد نبوی وعہد صحابہ وتابعین میں بھی تھا ہم نے مذکورہ بات زیر نظر نو زائیدہ دیوبندی کتاب کی تولیف سے کم از کم دس سال پہلے شائع ہونے والی اپنی کتاب اللمحات جلد ۳ ص ۲۲ - ۲۳ میں لکھدی تھی جو دس سال سے عوام وخواص میں متداول ہے نیز یہ بات اس امر کی دلیل بھی ہے کہ فرقہ دیوبندیہ کا عقیدہ اہل سنت واہل حدیث واسلاف کے بالکل خلاف ہے۔

یہی دیوبندی مصنف بعنوان لفظ " اہل حدیث کی ایجاد " لکھتے ہیں کہ ۱۲۸۵ ھ میں مولوی عبد الحق بنارسی حج کو گئے تو انہوں نے اپنے نام کے ساتھ محمدی اور مولانا نذیر حسین نے اہل حدیث لکھا " (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۵۱) یعنی کہ دیوبندی مصنف کو اتنی تمیز نہیں کہ ۱۲۸۵ھ میں " محمدی " یا " اہل حدیث " لکھنا اس کو مستلزم نہیں کہ اس کے پہلے ہندوستان میں یا غیر ہندوستان میں محمدی یا اہل حدیث نہیں تھے۔ اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے

کہ دونوں حضرات یعنی شیخ عبد الحق بنارسی و مولانا نذیر حسین کی ولادت سے بہت پہلے پائے جانے والے اہل حدیثوں کے یہاں اپنے ناموں کے ساتھ یہ لفظ لکھنے کا رواج نہیں تھا۔ خصوصاً اس صورت میں کہ یہ بے تمیز دیوبندی مصنف بقلم خود چند صفحات پہلے ص ۴۶ پر لکھے ہوئے ہیں کہ چوتھی صدی کے محدث ابن شاہین متوفی ۳۸۵ھ اپنے کو محمدی کہتے تھے۔ جب یہ خبط الحواس عقل و تمیز سے بیگانہ دیوبندی مولوی بقلم خود یہ لکھے ہوئے ہیں کہ چوتھی صدی کے اتنے مشہور و معروف محدث اپنے کو محمدی کہتے تھے۔ تو وہ کیوں یہ سمجھ نہ پائے کہ چوتھی صدی والے اہل حدیث امام کی متابعت میں اہل حدیث لوگ اپنے کو محمدی بھی کہتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے کو سلفی اور اثری بھی کہتے ہیں پھر چوتھی صدی ہجری کے محدث ابن شاہین کا اپنے کو محمدی کہنا اس امر کی دلیل نہیں کہ یہ لفظ اہل حدیث چوتھی صدی میں محدث ابن شاہین نے ایجاد کیا اس کے پہلے یہ لفظ اہل حدیث کے لئے نہیں بولا اور لکھا اور کہا جاتا تھا۔ پھر اگر بالفرض یہ لفظ محمدی اہل حدیث کے لئے چوتھی صدی میں ایجا ہوا تو خبط الحواسی میں موصوف دیوبندی مصنف کا یہ کہنا کہ اہل حدیث کے لئے یہ لفظ تیرہ سو سال بعد ایجاد ہوا بے تمیزی و بد دماغی کی واضح دلیل ہے امام ابن شاہین کا مختصر ذکر ہماری اسی کتاب میں موجود ہے۔

ہندوستان میں اہل حدیث و محمدی فرقہ دیوبندیہ کی ولادت سے پہلے موجود ہیں

یہ بات گذر چکی ہے کہ فرقہ دیوبندیہ کے عالم وجود میں آنے سے بہت پہلے سید احمد شہید بریلوی متوفی ۱۲۴۶ھ لوگوں کو طریقہ محمدیہ پر بیعت کرتے تھے جس کی مناسبت سے لوگ محمدی کہے جاتے تھے شیخ عبد الحق بنارسی بھی انہیں میں سے تھے اور جب یہ معاملہ ہے تو اہل حدیث کے لئے فرقہ دیوبندیہ کا لفظ محمدی کو قابل اعتراض قرار دینا اور تقلید پرست اہل الرای ہونے کے باوجود اپنے کو محمدی و اہل حدیث کہنا جیساکہ دیوبندی مصنف اور ان کے پیش رو لوگوں نے کیا ہے عجوبہ ہے (ملاحظہ ہو غیر مقلدین کی حقیقت ص ۲۳ و فوائد البہیہ از مولانا فرنگی محلی ص ۱۰) شیخ عبد الحق بنارسی و سید احمد شہید کی ولادت سے بہت پہلے بتصریح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ کے والد ماجد شاہ عبد الرحیم بن شاہ وجیہ الدین مولود

۱۰۵۴ھ ومتوفی ۱۱۳۱ھ کو ان کے شیخ عبد اللہ کھیری نے ایک موقع پر "محمدی" کہا (انفاس العارفین مطبوع ۱۳۳۵ھ مجتبائی دہلی ص ۸) ہم عرض کر آئے ہیں کہ شاہ ولی اللہ سے متقدم شیخ عبد الرحیم یعنی والد شاہ ولی اللہ معنوی طور پر اہل حدیث تھے جن کو بجا طور پر ان کے شیخ عبد اللہ کھیری نے محمدی کہا۔ اس سے مزید در مزید دعاوی دیوبندیہ کی تکذیب ہوتی ہے۔

دیوبندی مصنف مولانا سعید الحق مئوی کا اپنے اور اپنے فرقہ اہل الرای وفرقہ مقلدین کو محمدی واہل حدیث کہنا قطعی طور پر اہل حدیث ومحمدی کے مقدس نام پر غاصبانہ قبضہ کرنے کا جارحانہ دیوبندی اقدام ہے۔

شاہ ولی اللہ کی بات نقل کرنے میں تقریظ نگار کی تلبیس

تقریظ نگار صاحب اپنی بات جاری رکھتے ہوئے شاہ ولی اللہ کا یہ قول نقل کیے ہوئے ہیں کہ :۔

"چوتھی صدی کے بعد حق تعالی نے امت کو ائمہ اربعہ کی اقتداء پر جمع کر دیا اور ایک معین امام کی تقلید کو لازم سمجھا جانے لگا اس لئے کہ اب لوگوں میں دیانت وتقوی کی کمی آگئی تھی اگر امام معین کی تقلید کی پابندی نہ ہوتی تو ہر شخص اپنی پسند کے مسائل چن چن کر عمل کیا کرتا اور دین ایک کھلونا بن جاتا پس اس خود رائی کا ایک ہی علاج تھا کہ نفس کو کسی ایک ماہر شریعت کے فتوی پر عمل کا پابند کیا جائے اور اسی کا نام تقلید ہے" (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹)

ہم کہتے ہیں کہ شاہ ولی کی طرف یہ بات منسوب کرنے میں تقریظ نگار نے تصرف وتحریف سے کام لیا ہے مگر شاہ ولی اللہ نے آگے چل کر ایسی وضاحت کر دی ہے جس سے واضح طور پر لازم آتا ہے کہ جس طرح کی تقلید پرستی فرقہ دیوبندیہ کا شعار ہے اس پر قرآنی آیت "اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ" منطبق ہوتی ہے اور اس تقلید پرستی سے قرون اولی کے اجماع کی مخالفت ہوتی ہے پھر شاہ ولی اللہ نے ائمہ اربعہ میں سے ہر ایک کا یہ صریح فرمان نقل کیا کہ نہ میری تقلید کی جائے نہ کسی اور کی نیز شاہ صاحب نے اس کے بعد جو کچھ لکھا اس کا حاصل یہ ہے کہ تمام اماموں کے فقہی اقوال کو ایک سطح پر رکھا جائے ان میں سے جس امام کا جو قول موافق کتاب وسنت ہو اسی پر عمل کیا جائے (یہ بحث حجۃ اللہ البالغہ کے ص ۱۵۴

تا ۱۶۲ پر پھیلی ہوئی ہے اور اس مفہوم کی بات شاہ صاحب کی دوسری کتابوں الانصاف فی بیان سبب الاختلاف وغیرہ میں مفصل موجود ہے جس سے دیوبندی تقلید پرستی کی جڑ بنیاد سب کٹ جاتی ہے)

اور اہل حدیث کسی بھی سلفی یا غیر سلفی اور متقدم یا متاخر کی اس بات کو نظر انداز کرنے کا اصول رکھتے ہیں جو حقائق ثابتہ کے خلاف ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ چوتھی صدی کے بعد تارکین تقلید اہل حدیث علماء کی اور عوام کی بہت بڑی جماعت ہر زمانہ اور ہر دور میں رہتی آئی ہے۔ اس کا ثبوت اس طرح ہے جس کو نظر انداز کسی بھی مرح نہیں کیا جاسکتا لہذا اگر کسی نے تقلیذ پرستی کے جواز یا وجوب پر چوتھی صدی کے بعد جماع کا دعوی کیا ہے تو کوئی شک نہیں کہ یہ دعوی اجماع خلاف امر واقع ہونے کے سبب ناقابل التفات ہے پھر جب اس خلاف امر واقع اجماع والے دعوی کے برعکس چوتھی صدی سے پہلے ترک تقلید پر اجماع امت رہا تو اس اجماع امت والے موقف کو چھوڑ کر محض چوتھی صدی کے بعد والے ادعائی اجماع کو دین وایمان بنالینا کیونکر درست ہوا جسے دین وایمان بنانے پر خود شاہ ولی اللہ نے اپنے اس طویل بیان میں جو بات کہی ہے اس کا حاصل بہر حال یہ ہے کہ دیوبندیوں والی تقلید پرستی پر قرآنی آیت " اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ" صادق آتی ہے اس اس سے اجماع قرون اولی کا خرق وابطال لازم آتا ہے دریں صورت اپنی مذکورہ بالا تلبیس کاری کے بعد تقریظ نگار کا یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے کہ :۔

"اہل حدیث حضرات کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ چونکہ تقلید کا رواج کئی صدیوں بعد ہوا اس لئے وہ بدعت ہے مگر تقلید کو بدعت کہنا ان کی غلطی ہے الخ" (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹)

جب تقلید پرستی کا ظہور چوتھی صدی کے بعد ہوا جس کی بنا پر نیز دوسرے دلائل کی بنا پر غیرت مند اہل علم نے اسے بدعت کہا حتی کہ فرقہ دیوبندیہ کے ولی قرار دیئے ہوئے آٹھویں صدی کے ہندوستانی شیخ فخر الدین زرادی نے بھی اسے بدعت وناجائز کہا اہل حدیث کی یہی بات فرقہ دیوبندیہ کی نظر میں کیوں غلط ہے ؟

تقریظ نگار صاحب نے کہا کہ "اہل حدیث کا یہ نظریہ کہ اہل حدیث کے علاوہ پوری امت محمدیہ گمراہ ہوگئی ٹھیک وہی نظریہ ہے جو شیعہ مذہب صحابہ کرام کے بارے میں پیش کرتا ہے۔ (تقریظ مذکور ص ۹)

حالانکہ تقریظ نگار تقلید پرست صاحب نے اہل حدیث پر یہ محض اتہام لگایا ہے اور یہ اتہام لگا کر اس اتہام کا نام نظریہ اہل حدیث رکھ لینا پھر اسے نظریہ شیعہ کہنا جو عام صحابہ کے مرتد ہو جانے والے شیعی نظریہ پر قائم ہے فرقہ دیوبندیہ کا سراسر دروغ بے فروغ ہے ہم بیان کر آئے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے ائمہ اربعہ میں سے تین ائمہ کرام نیز شیخ جیلانی وبرہوتی وغیرہم کے نظریات سے لازم آتا ہے کہ امام ابو حنیفہ امت کے اجماعی نظریہ کے خلاف مرجیہ کے عقائد رکھتے تھے تو کیا ان تینوں اماموں پر فرقہ دیوبندیہ کو یہ فتوی لگانے کا حق ہے کہ یہ لوگ امام ابو حنیفہ اور ان کے جملہ ہم مذہب مقلدین وغیر مقلدین کو بدعت پرست اور اجماع کو توڑنے والا کہتے ہیں ؟

دونوں تقلید پرست فرقے اس کا جو جواب دیں ہم اس سے مطلع ہو جانا چاہتے ہیں ۔

خبط الحواسی والی بے ربط وبے معنی متعارض باتیں لکھنے والے تقریظ نگار صاحب نے اہل حدیثوں پر اتہام بازی کے لئے بہت زیادہ ادھار کھا لیا ہے ۔ اس لئے وہ یہ ساری لغو طرازی کر رہے ہیں ۔

امت ایک لحہ کے لئے بھی تقلید پرستی کے جواز پر متفق نہیں ہوئی

موصوف دیوبندی تقریظ نگار نے اہل حدیثوں کو ملعون کرنے کے لئے یہ بھی کہا کہ :۔

"پوری امت کا ایک لحہ کے لئے بھی گمراہی پر متفق ہونا باطل ہے " (کتاب مذکور ص ۹)

موصوف کا مقصد یہ بتلانا ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کے وجوب ولزوم پر پوری امت متفق ہو گئی ہے ۔ حالانکہ یہ افتراء محض ہے اسلام کی چودہ سو سال سے بھی زیادہ کی طویل تاریخ میں ایک لحہ کے لئے بھی کبھی چاروں اماموں میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کے وجوب ولزوم پر ہر گز ہر گز اجماع نہیں ہوا بلکہ امت ایک لحہ کے لئے بھی کبھی تقلید کے جائز ومباح ہونے پر بھی متفق اور مجتمع نہیں ہوئی اور تا قیامت نہ ہو گی البتہ اس مکذوب دعوی والے اجماع کے خلاف حقیقی معنوں والا اجماع ضرور ہوا یعنی کہ ترک تقلید پر عہد نبوی سے لیکر عرصہ دراز تک علمی اور عملی طور پر پوری امت کا اجماع تھا ، پھر نہ جانے کس زمانہ میں اس اجماع کو کن لوگوں نے

توڑ کر امت مسلمہ میں تقلید پرستی کو فروغ دینا شروع کیا۔ کیا فرقہ دیوبندیہ بتلا سکتا ہے کہ جس ترک تقلید والے نظریہ پر پوری امت عہد نبوی سے لیکر عرصہ دراز تک قائم رہی اس موقف ترک تقلید سے انحراف کس زمانہ میں امت کے اندر کن لوگوں کے ذریعہ داخل ہوا اور اس پر کس زمانہ میں اور کیسے اجماع ہو گیا؟ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ چوتھی صدی کے بعد بھی ہر زمانہ میں تقلید پرستی کے خلاف زور دار آواز اٹھانے والے بہت سارے اکابر امت، ائمہ کرام واسلاف عظام موجود تھے اور اب بھی ہیں جیسا کہ سلفی کتاب حقیقتہ الفقہ وغیرہ سے ظاہر ہے اہل حدیث کے خلاف اتنے سارے اکاذیب واتہامات سے بھی تقریظ نگار کی طبیعت سیر نہیں ہوتی تو موصوف نے مزید فرمایا کہ :۔

"ان حضرات (اہل حدیث) کا اول و آخر نشانہ مذہب حنفی بنا اس پر بس نہیں بلکہ انہوں نے شان ابی حنیفہ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ان اہل حدیثوں کا سنجیدہ طبقہ امام صاحب کی بے ادبی کو روا نہیں سمجھتا۔ مگر ان کا نو عمر خام طبقہ عمل بالحدیث کا معنی ہی امام صاحب کی بے ادبی وگستاخی سمجھتا ہے یہ طرز عمل خود انہیں کے حق میں نہایت ہی خطرناک ہے امام صاحب کی بلندی شاہ کے لئے یہ کافی ہے کہ مجدد الف ثانی وشاہ ولی اللہ ان کے مقلد ہوئے۔ (ملخص از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۵)

ہم کہتے ہیں کہ اگر تقلید پرستی کے بجائے اتباع مذہب اہل حدیث کی خاطر اہل حدیث نصوص واقوال سلف کی روشنی میں تقلید پرستی کے عیوب وقبائح ظاہر کرتے ہیں تو حنفی تقلید پرستوں کا اسے مذہب حنفی اور شان ابی حنیفہ میں گستاخی وبے ادبی سے موسوم کر لینا بھی عجوبہ ہے اور ساتھ ہی یہ اعتراف کہ اہل حدیث کا سنجیدہ طبقہ امام صاحب کی بے ادبی روا نہیں رکھتا صرف نو عمر خام طبقہ ہی روا رکھتا ہے اور بھی بڑا عجوبہ ہے اگر فی الواقع اہل حدیث کا کوئی طبقہ امام صاحب کی بے ادبی کرتا ہے تو اسے یہ فرقہ ظاہر کیوں نہیں کرتا صرف شکوہ اور پروپیگنڈہ کر کے اہل حدیث کو بدنام کرتا ہے۔ البتہ اہل الرای حنفی مقلدوں نے غیر حنفی اماموں خصوصا ائمہ کی شان میں جس طرح کی جارحیت وبے ادبی اختیار کی ہے اس کی تفصیل ہماری کتاب اللمحات میں ہے کیا بلندی شان ابی حنیفہ پر فرقہ دیوبندیہ کے لئے اتنی بات بہت کافی ہے کہ یہ جھوٹا دعوی کر دیا جائے کہ تقلید ابی حنیفہ دسویں گیارہویں صدی کے مجدد الف ثانی شیخ

سرہندی اور بارہویں صدی کے شاہ ولی اللہ کرتے تھے ؟ کیونکہ کتب شاہ ولی اللہ اس بات پر شاہد عادل ہیں کہ موصوف نے تقلید پرستی سے مختلف موقف اختیار کرتے ہوئے ائمہ اربعہ میں سے ہر ایک کی طرف منسوب مذاہب سے بکثرت اختلاف کیا ہے ۔ ایمان وعقائد کا معاملہ ہو یا فروعی فقہی مسائل کا اس کی طرف ہم پہلے بھی واضح اشارہ کر آئے ہیں ۔ دریں صورت شاہ ولی اللہ کو اپنی طرح کا مقلد ابی حنیفہ کہنا سراسر افتراء ہے ۔ اس کے بعد والی دیوبندی لغو طرازی پر تبصرہ گذر چکا ہے ۔

دیوبندی شیخ التفسیر کا پیش لفظ

(اہل حدیث فرقہ باطلہ جیسا ایک فرقہ باطلہ ہے)

تقریظ نگار صاحب کی تقریظ نگاری کے بعد شیخ التفسیر صاحب کا جو پیش لفظ ہے اس کی کچھ باتیں معرض بحث میں آ چکی ہیں موصوف نے اہل حدیث کو روافض ومعتزلہ وخوارج ومنکرین حدیث جیسا فرقہ قرار دینے کے بعد کہا :۔

"عیاری ، مکاری اور فریب کاری ان اہل حدیثوں کا شیوہ ہے لوگوں کو دام فریب میں الجھانے کے لئے اس جماعت نے زمانے کی تبدیلیوں کے ساتھ اپنے نام بھی تبدیل کئے اور نہایت خوبصوت ناموں محمدی، احمدی سلفی سے مزین کیا مگر افسوس یہ لباس ان کے ناموزوں وناہموار جسم پر فٹ نہ ہو سکا تو آج کل بنام اہل حدیث اپنے آپ کو پیش کرنے لگے ہیں الخ"

(کتاب مذکور ص ۱۲)

ہم کہتے ہیں کہ زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ نظریاتی قلا بازیاں دکھانا فرقہ دیوبندیہ کا شیوہ وشعار ہے جیساکہ صفحات گذشتہ سے ظاہر ہے نیز ہماری کتاب اللمحات سے بھی اہل حدیث کی بے ادبی وگستاخی کا شکوہ کرنے والا فرقہ دیوبندیہ اپنے تقلید پرست بھائی بریلویہ کی لے میں اپنی لے ملا کر اہل حدیث کو روافض وشیعہ وخوارج ومعتزلہ ومنکرین حدیث قرار دیئے ہوئے ہے حالانکہ ان دونوں فرقوں کی ہم مذہب حنفی معتزلی حکومت نے مامون رشید اور ان کے جانشینوں کے دور میں اہل حدیثوں پر فتوی شرک وکفر وبد دینی لگا کر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا خصوصا

امام اہل حدیث امام احمد بن حنبل و نعیم بن حماد وغیرہ پر بھلا کس منہ سے یہ تقلید پرست پارٹیاں مذکورہ بالا قسم کی باتیں کہنے کی جرأت اپنے اندر پا رہی ہیں ؟ یہ قطعی بات ہے کہ فرقہ دیوبندیہ کے ظہور سے صدیوں پہلے اہل حدیث کو سلفی ، اثری ، محمدی بھی کہا جاتا رہا جماعت اہل حدیث نے تبدیلیٔ زمانہ کے ساتھ ان ناموں میں سے کسی کو کبھی نہیں بدلا یہ سب اکاذیب دیوبندیہ ہیں البتہ اگر امام ابو حنیفہ کے آئے دن بدلتے رہنے والے نظریات وخیالات سے ناظرین کرام واقفیت حاصل کرنی چاہیں تو ہماری کتاب اللمحات دیکھیں۔

دیوبندی شیخ التفسیر صاحب نے جو یہ فرمایا کہ :۔

" وہ آیات جو مشرک وکافر باپ دادا کی تقلید کو حرام ثابت کرتی ہیں ان کو ائمہ اسلامی کی تقلید کو حرام ثابت کرنے کے لئے اہل حدیث استعمال کرتے ہیں اس طرح یہ لوگ ان آیات میں تحریف کے مرتکب ہیں الخ"۔

تو ہم کہہ چکے ہیں کہ اہل حدیث ، تقلید کی اسی قسم کو شرک وکفر کہتے ہیں جو مشرکین وکفار کا شیوہ وشعار ہے اگر فرقہ دیوبندیہ حضرت حاتم بن عدی کی روایت کردہ اس حدیث نبوی کا مطلب نہیں سمجھ پاتا تو اہل حدیث کا کیا قصور ہے کہ یہود ونصاریٰ اپنے اماموں کی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی تقلید پر کاربند تھے کیا فرقہ دیوبندیہ انہیں یہود ونصاریٰ کی طرح اپنے اماموں کی تقلید کو اپنا دین ومذہب نہیں بنائے ہوئے ہے ؟ اس حدیث نبوی کو شاہ ولی اللہ اور ان کے خانوادہ نے اماموں ہی کی تقلید پر منطبق کیا ہے اور اس حدیث نبوی میں قرآنی آیت " اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله " کو تقلید ائمہ پر چسپاں کیا گیا ہے ۔ تحریف کا عادی تو فرقہ دیوبندیہ ہے جیساکہ معلوم ہوا۔

دیوبندی شیخ التفسیر نے کہا کہ :۔

"دنیا بھر کے محدثین وفقہاء کا اجماع ہے کہ اجماع صحابہ حجت ہے مگر اہل حدیث نے صحابہ کرام کے بارے میں فرمان رسول کی ذرہ پرواہ نہیں کی اور اجماع صحابہ کو توڑ ڈالا الخ"

(غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۳)

ہم کہتے ہیں کہ یہ بتلایا جا چکا ہے کہ صحابہ ہی نہیں بلکہ چوتھی صدی کے تمام اہل اسلام ترک تقلید پرستی پر اجماع کئے ہوئے ہیں اس اجماع امت کے خلاف تحریک بغاوت

چلانے والا فرقہ دیوبندیہ کا مذکورہ بالا بیان بھلا کیونکر میدان تحقیق میں مسموع ہو سکتا ہے ؟

" دیوبندی شیخ التفسیر زیر نظر دیوبندی کتاب کی اور اس کے مصنف کی ثنا خوانی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ :۔

" اللہ جزائے خیر دے مولانا سعید الحق قاسمی کو کہ انہوں نے فرقہ اہل حدیث کی تاریخ نہایت احتیاط سے قلم بند کر دیا کتاب کے آغاز میں انہوں نے اہل حدیث کے آغاز پر نہایت عمدہ کلام فرمایا اور ان کے مزاج دفتنہ پردازی کا پردہ چاک کیا مختلف زمانوں میں ان کی حرکات قبیحہ وشنیعہ پر بھی سیر حاصل بحث کی الخ" (ما حصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۳)

ہم کہتے ہیں کہ اپنی خبط الحواسی میں فرقہ اہل حدیث کو ولادت نبوی سے بھی پہلے وجود پذیر بتلانے والے دیوبندی شیخ التفسیر کی مذکورہ بالا لاف زنی کی حقیقت ہماری اس کتاب سے ظاہر ہے نیز مشہور سلفی عالم مولانا محمد حسین بٹالوی سے متعلق دیوبندی بات کا جواب بھی اس کتاب میں گذشتہ صفحات میں آچکا ہے ۔

دیوبندی کتاب پر دیوبندی مفتی کی تقریظ

اس دیوبندی کتاب پر دوسری تقریظ دیوبندی مفتی مولانا قاری حفیظ الرحمان مفتی مدرسہ مرقاۃ العلوم کی لکھی ہوئی ایک صفحہ پر مشتمل ہے جس میں کہا گیا کہ :۔

"فرقہ غیر مقلدین ایک نو احداث فرقہ ہے جو قادیانیوں مودودی منکرین حدیث والی قرآن کے منہج پر سلف صالحین سے اعراض اور صراط مستقیم (جو منعم علیہم صدیقین وشہداء صالحین کا طریقہ ہے) سے آزادی اس فرقہ کا خاص ذہن ہے اور بروقت برسر اقتدار لوگوں سے رابطہ بنائے رکھنا بھی اس فرقہ کا خاص شیوہ ہے الخ" (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۴)

دیوبندی مفتی نے جو بات یہاں کی ہے وہی بات ان کے پہلے نیز ان کے پیدا ہونے سے پہلے پیدا ہونے والے دیوبندی لوگوں نے بھی کی ہے جس پر رد بلیغ ہم کر چکے ہیں ، اور دوسرے سلفی علماء بھی اس کی تکذیب کر چکے ہیں (نیز ناظرین کرام ہماری کتاب اللمحات اور تصحیح العقائد طبع جدید بھی دیکھیں)

ناظرین کرام پچھلے صفحات پر دوبارہ نظر ڈال لیں حقیقت معلوم ہو جائے گی ۔

دیوبندی کتاب پر دیوبندی استاذ حدیث کا مقدمہ

گذشتہ صفحات اور پیش لفظ کے بعد اس کتاب میں بعنوان "مقدمہ" بقلم حضرت مولانا قاری محفوظ الرحمن مفتاحی استاذ حدیث جامعہ مفتاح العلوم مئو لگ بھگ ڈیڑھ صفحہ پر مشتمل گذشتہ دیوبندی نگارشات جیسی تحریر مرقوم ہے صرف الفاظ بظاہر مختلف ہیں مگر اس کی بعض بات قابل توجہ ہے مقدمہ نگار دیوبندی مولانا نے کہا :۔

"فرقہ غیر مقلدین مقدس نام اہل حدیث پر غاصبانہ قبضہ اور ائمہ مجتہدین کے درمیان مشہور مختلف فیہ مسائل رفع یدین قرأت فاتحہ، آمین بالجہر کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں میں اپنے متبع سنت اور مقلدین و مجتہدین خصوصا امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے متبعین کو مخالف سنت ثابت کرنے کی منصوبہ بند سازش کر رہا ہے الخ" (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۵-۱۶)

اپنے اس دیوبندی بیان میں دیوبندی استاذ حدیث نے اتنا تسلیم کیا ہے کہ اہل حدیث نامی کوئی مقدس فرقہ پہلے سے موجود رہا ہے۔ جس پر موجودہ غیر مقلدین نے غاصبانہ قبضہ کر لیا ہے اور ناظرین کرام دیکھتے آرہے ہیں کہ عام دیوبندی اہل قلم یہ صراحت کئے ہوئے ہیں کہ اس نام کا کوئی مقدس یا غیر مقدس فرقہ تاریخ اسلام میں تیرہویں صدی میں پیدا ہونے والے غیر مقلدین سے پہلے تھا ہی نہیں اس طرح کی باتیں لکھنے والے اور کہنے والوں کی بھرپور تکذیب مذکورہ دیوبندی تحریر سے بخوبی ہوتی ہے اور دیوبندی ہی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نام کا مذہبی فرقہ وہ بھی مقدس مذہبی فرقہ تیرہویں صدی سے پہلے تاریخ اسلام میں پایا جاتا رہا ہے۔

جہاں تک فرقہ دیوبندیہ اور اہل حدیث کے درمیان اختلافی مسائل کا معاملہ ہے ان میں تقلیدی مذاہب میں سے عام طور پر حنفی مذہب کو چھوڑ کر باقی تینوں مذاہب دیوبندی مذہب کے خلاف اہل حدیث کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور چونکہ یہ مسائل نصوص کے موافق ہوتے ہیں، اس لئے سلفی لوگ ان نصوص کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ کا موقف ان نصوص اور اسلاف امت کے خلاف ہے امت کو خلاف نصوص موقف پر قائم رہنے کے بجائے نصوص والے موقف کی طرف لانے کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریق بھی

نہیں کہ خلاف نصوص دیوبندی موقف کا نصوص کے معارض ہونا ثابت کیا جائے اور اسلاف کا یہی طریق رہا ہے۔ پھر اس طریق پر چلنے والے اہل حدیث کے موقف کو فرقہ دیوبندیہ کا منصوبہ بند سازش قرار دینا نیز امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے متبعین کو مخالف سنت ثابت کرنے کی مہم و تحریک سے موسوم کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ اور فرقہ دیوبندیہ حمایت تقلید میں جو ردو مسخ نصوص کی منصوبہ بند سازش رچ رچا کر اپنی اس سازش کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی پیدائش سے لیکر ابھی تک برسرگرم عمل ہے وہ از روئے تحقیق کس نام سے موسوم کئے جانے کا مستحق ہے؟

مقدمہ مذکورہ کی معنوی تکذیب وتردید ہماری سابقہ تحریر میں آچکی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اب ناظرین کرام اس دیوبندی کتاب کے اصل مصنف مولانا سعید الحق قاسمی کی تحریر پر بھی ہمارا تحقیقی تبصرہ ملاحظہ کریں۔

تقلید

مذکورہ بالا عنوان کے تحت دیوبندی مصنف نے جو کچھ کہا ہے اس کی حقیقت ہمارے گزشتہ صفحات سے ظاہر ہے ان گذرے ہوئے صفحات کو یعنی بریلویت پر بھی مشتمل ہماری تردید کو ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں تب آگے بڑھیں۔

اس عنوان کے تحت دیوبندی مصنف نے اہل حدیث جماعت اور مذہب کی خرابی ظاہر کرتے ہوئے کہا:-

" جیوں جیوں زمانہ آفتاب نبوت سے دور ہوتا گیا لوگوں میں کدورت و کجی آنے لگی ہوا وہوس کا غلبہ ہونے لگا، لوگ مسائل میں رخصتیں تلاش کرنے لگے ہر مسئلہ میں سہولت پسندی کی تلاش شروع ہو گئی متعدد حضرات سے مسائل پوچھے گئے جو موافق خواہش اور طبیعت کے لئے آسان ہوتا اسے اختیار کر لیتے ورنہ پس پشت ڈال دیتے مثلاً ایک حنفی شخص نے وضو کیا اسے کہیں کٹ گیا خون نکلنے لگا ایک شخص نے کہا تمہارا وضو ٹوٹ گیا کیونکہ خون نکلنا حنفیہ کے نزدیک ناقض وضو ہے اس نے جواب دیا کہ ہم نے شافعی مسلک پر وضو بنایا ہے ان کے یہاں

خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کسی باوضو شخص نے بیوی کو ہاتھ لگایا تو ایک شافعی المذہب شخص نے کہا وضو دوبارہ کرو کیونکہ شافعیہ کے یہاں عورت چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس نے جواب دیا کہ میں اس میں امام ابو حنیفہ کا مقلد ہوں یہ شخص اس وضو سے نماز پڑھے گا تو نہ امام ابو حنیفہ کے مسلک پر نماز ہوگی نہ امام شافعی کے مسلک پر اسی کا نام تلفیق ہے جو بالاجماع باطل ہے الخ " (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۸-۱۹)

ناظرین کرام دیکھ آئے ہیں کہ اسی طرح کی بات معنوی طور پر بریلوی کتاب " غیر مقلدوں کے فریب " میں بھی کہی گئی ہے ، جس پر ہمارا تبصرہ گذر چکا ہے زمانہ نبوی سے دوری ہونے پر جس طرح کی کجی وکدورت وغلبہ ہوا وہوس وسہولت پسندی کا ذکر اس دیوبندی عبارت میں ہے وہ پوری طرح دیوبندی مذہب میں موجود ہے مثلاً جانور اور کم عمر لڑکی سے جماع کرنے پر نہ وضو ٹوٹے نہ غسل لازم آئے حتی کہ عضو خاص بھی دھونا ضروری نہ رہے صحت وضو کے لئے نیت اور تسمیہ واجب نہ رہے نہ خالص پانی سے وضو کرنا ضروری رہے بلکہ فاسق وفاجر لوگ اجنبیہ وغیر محرم عورت کے چہرے پر لگے ہوئے غبار سے نیز سور دکتے کی پیٹھ والے غبار سے بھی وضو کر لیں اس طرح اور اس نوع کے ہزاروں حنفی مسائل ہیں ۔ جس خانوادہ ولی اللہی کو فرقہ دیوبندیہ اپنا مذہبی پیشوا کہتا ہے اس کے سربراہ شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ خروج خون کو ناقض وضو قرار دینے والے حنفی امام ابو یوسف نے خلیفہ ہارون کے پیچھے نماز پڑھی جس نے پچھنا لگوانے سے خون نکلنے کے بعد وضو کئے بغیر یعنی حنفی نقطہ نظر سے بلا وضو امامت کی تھی اور حنفی امام ابو یوسف ومحمد عیدین کی نماز میں بارہ زائد تکبیریں خلفاء کو خوش کرنے کے لئے کہتے تھے ، نیز اس طرح کی اور بھی متعدد باتیں ہیں (حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۵۹ باب حکایۃ الناس قبل المائۃ الاربعۃ) اس طرح کے حنفی ، دیوبندی اور بریلوی مسائل ہزاروں ہیں ۔ جس قسم کی سہولت پسندی کا ذکر دیوبندی مصنف نے اپنی اس عبارت میں کیا ہے وہ صرف تقلید پرستوں کا ہی شیوہ وشعار ہو سکتا ہے اہل حدیث جو نصوص شرعیہ کے پیرو ہوتے ہیں وہ صرف اسی موقف کا اپنے کو پابند بنائے رکھتے ہیں جو نصوص شرعیہ سے بطریق تعلیم اسلاف کے ذریعے مستفاد ہوتا ہے خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے والا موقف شافعی ہی از روئے تحقیق نصوص شرعیہ سے ثابت ہے اور موقف دیوبندیہ وحنفیہ خلاف نصوص ہے اس

لئے اس معاملہ میں اہل حدیث موقف شافعیہ کے حامی ہیں ۔ باعتراف دیوبندی مصنف خواہشات نفسانی کا اتباع شرعاً ممنوع ہے اور جو چیز شرعاً ممنوع ہے وہ مذہب اہل حدیث میں ممنوع ہے مگر شریعت میں جن امور کی گنجائش اصول شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہے ان کی گنجائش کا نام اتباع نفس وسہولت پسندی رکھ لینا دیوبندی شریعت کا خاص وطیرہ اور وصف ہے بشرطیکہ اس سے فرقہ دیوبندیہ کے خود ساختہ تقلیدی مفاد متاثر ہوتے ہوں ورنہ پھر وہی باتیں دیوبندی شریعت میں دوسرا حکم رکھنے لگتی ہیں (کما لا یخفی) اگر نصوص واجماع سے مستفاد ہونے والے احکام ومسائل کی پابندی لوگوں پر تقلید پرستی کے بغیر پیروی اسلاف کرتے ہوئے لازم وضروری قرار دی جائے تو یہ بات دیوبندی شریعت میں اتباع دین کے بجائے اتباع نفس رہے مگر تقلید پرستی کے بہانے ہر طرح کی بے راہ روی دیوبندی شریعت میں اتباع دین ہے یہ اختراعی شریعت دیوبندی شریعت کی تولید وتخلیق سے پہلے اہل اسلام میں غیر معروف تھی ۔ تقلید پرستی خصوصاً حنفی مذہب کی تقلید سے اتباع دین کے بجائے اتباع نفس کے خدشات ہی خدشات ہیں بلکہ تقلید پرستی بذات خود اتباع دین کے بجائے دین کی ممنوع قرار دی ہوئی چیز کا اتباع ہے حنفی مذہب کا ایک فتوی ہے کہ حلال جانور کا پیشاب نجس غلیظ ہے دوسرا فتوی ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب نجس خفیف ہے تیسرا فتوی ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب پاک وطاہر ہے چوتھا فتوی ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب خواہ نجس غلیظ یا نجس خفیف یا پاک وطاہر ہو دوسری نجاستوں کا ازالہ نہیں کرتا پانچواں فتوی ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب دوسری نجاستوں کا ازالہ کر دیتا ہے ایک تقلید پرست حنفی دیوبندی آدمی حسب دل خواہ اپنی سہولت ومصلحت دیکھتے ہوئے حنفی مذہب کے ان متضاد فتاوی میں سے کسی پر کبھی اور کسی پر کبھی عمل کر سکتا ہے اور اس طرح کے مسائل دیوبندی شریعت میں ہزاروں ہیں بطور مثال ایک کا ذکر کافی ہے ۔

ائمہ اربعہ کی تقلید

دیوبندی مصنف نے عنوان مذکور کے تحت یہ ظاہر کیا ہے کہ چاروں تقلیدی مذاہب میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کے لزوم اور وجوب کی صراحت علامہ ابن خلدون وابن حجر مکی

وطحاوی حنفی نے کی ہے (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۹ تا ۲۱)

ہم کہتے ہیں کہ تقلید پرستی نصوص شرع واجماع خیر القرون سے ممنوع قرار پا چکی ہے اس کے جواز یا وجوب پر تین تقلید پرست آدمیوں کی تحریر کو بطور حجت پیش کرنا اور نصوص واجماع خیر القرون کو نظر انداز کر دینا کون سی دیانت داری ہے ؟

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اہل حدیث واہل تقلید کے درمیان غیر متنازع عالم ہیں، انہوں نے اس تقلید پرستی کو "اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ" کا مصداق قرار دیا ہے جس تقلید پرستی پر فرقہ دیوبندیہ کاربند ہے، نیز خانوادہ ولی اللہی کے دیگر علمی سربراہوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور فرقہ دیوبندیہ کے ولی قرار دیئے ہوئے شیخ فخر الدین زرادی نے تقلید پرستی کو بدعت ومذموم وقبیح کہا ہے نیز فرقہ دیوبندیہ کے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے بھی تقلید پرستی کی بڑی مذمت کی ہے جیسا کہ فتوحات مکیہ میں متعدد تصریحات ہیں۔ اسلاف وغیر متنازع شخصیات کی جو تقلید شکن باتیں نصوص واجماع خیر القرون کے مطابق ہیں ان سے اعراض کرتے ہوئے بعض تقلید پرستوں کی بات کو حجت بنا لینا فرقہ دیوبندیہ کے لئے کیونکر جائز ہے جبکہ یہ مسئلہ اہل دیوبند واہل حدیث کے درمیان معرکۃ الآراء اختلافی مسئلہ ہے ؟ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جن اماموں کی تقلید کا فرقہ دیوبندیہ مدعی ہے انہوں نے تقلید پرستی کو شجرہ ممنوعہ قرار دیا ہے جو مسئلہ نصوص واجماع امت اور فرقہ دیوبندیہ کے تسلیم کردہ اماموں کی تصریحات کے مطابق ممنوع وبدعت وحرام ہے اسے فرقہ دیوبندیہ کا متفقہ فیصلہ کہنا جیسا کہ زیر نظر دیوبندی کتاب کے ص ۲۱ میں کہا گیا ہے کس قسم کی دیانت داری ہے ؟

دیوبندی مصنف نے ظاہر کیا ہے کہ ترک تقلید سے بڑے بڑے علماء ومحدثین اور فقہاء کی بے ادبی لازم آتی ہے۔ (ما حصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۳۱) تو سوال یہ ہے کہ جس تقلید پرستی کے ممنوع ہونے پر نصوص واجماع خیر القرون اور فرقہ دیوبندیہ کے مسلم ائمہ کرام متفق ہوں اسے ممنوع کے بجائے مباح ہی نہیں واجب ولازم وفرض قرار دینے سے کیا بات لازم آتی ہے ؟ نصوص اور اجماع خیر القرون سے انحراف اور اعراض اور تصریحات ائمہ کرام کی مخالفت کوئی معمولی قسم کا جرم وگناہ ہے جس سے شریعت اور اللہ ورسول اور اسلاف خیر القرون کی شان میں بے ادبی وگستاخی لازم آتی ہے ؟ جس تقلید پرستی کو مباح یا واجب قرار دینے سے اللہ

ورسول وشریعت اور تمام اسلاف خیر القرون کی شان میں بے ادبی وگستاخی لازم آئے اسے فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کا واجب قرار دے لینا کتنی بڑی جسارت ہے ؟

یہاں اپنے پیدا کردہ موقع کی مناسبت سے دیوبندی مصنف نے تیس سے زیادہ افراد پر مشتمل فہرست پیش کر کے دعویٰ کیا کہ یہ حضرات تقلید پرست تھے ۔ (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۲۱ - ۲۲) اس فہرست میں دیوبندی مصنف نے حدیث کی کتب ستہ کے مصنفین امام بخاری ومسلم ونسائی ، ابو داود ، ترمذی ، وابن ماجہ تک کے نام لکھ دیئے ہیں ، حالانکہ یہ دیوبندی فہرست خلاف حقائق محض قیاس ورائے کی بنیاد پر قائم ہے ، دلیل معتبر کے بغیر محض قیاس اور اٹکل سے تیسری صدی کے محدثین کرام کو اپنی طرح کا تقلید پرست قرار دیا گیا ہے جبکہ خانوادہ ولی اللہی قطعی طور پر دیوبندیوں والی تقلید کو شرک وبدعت ونفاق کہا کرتا تھا ۔ (کما مر) اس طرح کے اکاذیب کے ذریعہ تلبیس کاری کرتے ہوئے سادہ لوح لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کی یہ دیوبندی کوشش یقیناً بہت مذموم وافسوسناک ہے اس کے برعکس خیر القرون کے صحابہ وتابعین واتباع تابعین کے ہزاروں ہی نہیں لاکھوں افراد پر مشتمل ترک تقلید کرنے والی بھاری جماعت کو دیوبندی مصنف کا ذکر نہ کر کے یہ نہ بتلانا بلکہ چھپانا کہ خیر القرون کے یہ لاکھوں افراد تقلید پرست نہیں تھے جن میں سے ہر فرد بعد والے سیکڑوں تقلید پرست افراد واشخاص پر کہیں زیادہ بھاری ہے انتہائی درجہ کی تلبیس کاری اور مکاری ہے ۔ اپنی پیش کردہ اس فہرست کے اول الذکر چھ افراد کو موصوف دیوبندی مصنف نے بحوالہ تذکرۃ الحفاظ تقلید پرست قرار دیا ہے جبکہ تذکرۃ الحفاظ کے مصنف حافظ ذہبی نے اس کتاب کے طبقہ ثانیہ کے خاتمہ پر تقلید پرستی کے ظہور وعدم تقلید والے طریق سلف کے خلاف پیدا ہونے والے تقلیدی ذہن پر سخت نکیر وتنقید کی ہے ۔

امام ابو عبد اللہ الحسین الحلیمی

اس فہرست کا سب سے پہلا نام امام ابو عبد اللہ الحسین حلیمی متوفی ۴۰۳ھ ہے جن کی بابت اس تذکرہ میں جس کے حوالہ سے دیوبندی مصنف نے یہ بات لکھی ہے یہ صراحت کی ہے کہ :۔

" العلامة البارع رئيس أهل حديث بماوراء النهر الخ " یعنی موصوف باکمال علامہ اور

ماوراء النہر کے اہل حدیثوں کے صدر وامام وامیر تھے ۔ (نفس المرجع وتذکرۃ الحفاظ طبقہ ۱۳ مطبوع بیروت ج ۳ ص ۵۳۰)

ناظرین کرام دیکھ رہے ہیں کہ جس تذکرۃ الحفاظ کے حوالہ سے دیوبندی مصنف نے موصوف کو تقلید پرست قرار دیا ہے اس تذکرۃ الحفاظ میں دیوبندی مصنف کے دعوی کے بالکل برعکس وبرخلاف صراحت موجود ہے ۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں بھی دیوبندی مصنف نے کذب وافتراء والی دیوبندی عادت سے کام لیا ہے ، تذکرۃ الحفاظ میں موصوف کو شافعی النسبہ لکھا ہے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی صراحت ہے کہ :-

" وَكَانَ هٰؤُلَاءِ يَنْتَسِبُوْنَ إِلٰى مَذْهَبِ أَصْحَابِهِمْ فَيُقَالُ فُلَانٌ شَافِعِيٌّ وَفُلَانٌ حَنَفِيٌّ وَكَانَ صَاحِبُ الْحَدِيْثِ أَيْضًا قَدْ يُنْسَبُ إِلٰى أَحَدِ الْمَذَاهِبِ لِكَثْرَةِ مُوَافَقَتِهٖ لَهٗ كَالنَّسَائِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ وَغَيْرِهِمَا يُنْسَبَانِ إِلَى الشَّافِعِيِّ فَكَانَ لَا يَتَوَلَّى الْقَضَاءَ وَالْإِفْتَاءَ إِلَّا مُجْتَهِدٌ وَلَا يُسَمَّى الْفَقِيْهُ إِلَّا مُجْتَهِدٌ "......الخ

یعنی تقلید نہ کرنے والے اہل علم بھی اپنے ہم مذہب لوگوں کی طرف کثرت موافقت کے باعث منسوب ہو جایا کرتے ہیں اور انہیں شافعی یا حنفی کہہ دیا جایا کرتا ہے ، حالانکہ اس زمانہ میں قاضی وفقیہ ومفتی مقلد نہیں بلکہ مجتہد ہی ہوا کرتے تھے (حجۃ اللہ البالغہ مطبوع رشیدیہ دہلی ۱۳۷۳ھ باب حکایۃ حال الناس قبل المائۃ الرابعۃ وبعدھا ج ۱ ص ۱۵۳)

بارہویں صدی کے شاہ ولی اللہ سے کئی صدی پہلے یہی بات موصوف امام ابو عبد اللہ الحسین بن حسن حلیمی کے استاذ قفال نے اس طرح کہی ہے :-

" لَسْنَا مُقَلِّدِيْنَ لِلشَّافِعِيِّ بَلْ وَافَقَ رَأْيُنَا رَأْيَهٗ " یعنی ہم امام شافعی کے مقلد نہیں ہیں بلکہ امام شافعی کی باتوں سے ہماری باتوں کی موافقت کے سبب ہم شافعی کی طرف منسوب ہو گئے (النافع الکبیر للعلامہ عبد الحیٔ ص ۱۰۰ والتقریر والتحبیر ج ۳ ص ۳۴۰ بحوالہ اسلام میں نماز جمعہ کا حکم ص ۴۵۲)

اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی مصنف نے امام ابو عبد اللہ الحسین حلیمی کو اپنی طرح کا تقلید پرست قرار دینے میں کتاب مذکور یعنی تذکرۃ الحفاظ للذہبی کا حوالہ دینے میں خالص کذب بیانی اور افتراء پردازی سے کام لیا ہے ۔

امام ابو عمرو دانی اور امام عبد الغنی بن عبد الواحد

اس طرح کا معاملہ اس دیوبندی فہرست کے دوسرے نمبر والے امام ابو عمرو دانی اور تیسرے نمبر والے امام عبد الغنی بن عبد الواحد کا بھی ہے کہ یہ لوگ اگرچہ پہلے والوں کی طرح بعض مذاہب کی طرف منسوب ہیں مگر یہ لوگ تقلید پرست نہیں تھے۔ حافظ ذہبی نے امام عبد الغنی بن عبد الواحد کی بابت کہا :۔

" كَانَ كَثِيْرُ الْعِبَادَةِ وَرِعًا مُتَمَسِّكًا بِالسُّنَّةِ عَلٰى قَانُوْنِ السَّلَفِ " یعنی موصوف امام عبد الغنی کثیر العبادہ اور قانون سلف کے مطابق سنت کی پیروی پر قائم تقوی شعار امام تھے (تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۱۳۷۲)

تذکرۃ الحفاظ کے مصنف حافظ ذہبی اپنی دوسری کتاب سیر اعلام النبلاء میں لکھتے ہیں :۔

" اَلْإِمَامُ الْعَالِمُ الْحَافِظُ الْكَبِيْرُ الصَّادِقُ الْعَابِدُ الْاَثَرِيُّ الْمُتَّبِعُ " (سیر اعلام النبلاء ترجمہ عبد الغنی ج ۲۳ ص ۴۴۳)

ناظرین کرام دیکھ رہے کہ حافظ ذہبی نے امام عبد الغنی کو " الاثری " کہا ہے جس کا مطلب اہل حدیث ہوتا ہے فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے بڑے پیر شیخ جیلانی نے غنیۃ الطالبین میں جہاں جہاں اہل سنت کو اصحاب الاثر یا اہل الاثر کہا ہے وہاں فرقہ دیوبندیہ وبریلویہ کے امام شیخ عبد الحکیم سیالکوٹی نے اہل حدیث کے لفظ کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔ آگے چل کر حافظ ذہبی نے کہا :۔

" فَقَدْ كَانَ عَلٰى مَقَالَتِهِ بِدِمَشْقَ أَخُوْهُ الْعِمَادُ وَالشَّيْخُ مُوَفَّقُ الدِّيْنِ وَأَخُوْهُ الْقُدْوَةُ وَالْعَلَّامَةُ شَمْسُ الدِّيْنِ الْبُخَارِيُّ وَسَائِرُ الْحَنَابِلَةِ وَعِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْأَثَرِ الخ " یعنی کہ امام عبد الغنی ہی کے اہل حدیث مذہب کے پیرو حضرات مذکورین حنابلہ واہل الاثر بھی تھے (سیر اعلام النبلاء ج ۲۳ ص ۴۶۴)

اس سے معلوم ہوا کہ حنبلی النسبہ یا اس طرح کی دوسری کوئی نسبت اس امر کی ہرگز دلیل نہیں کہ اس نسبت والا اہل حدیث سلفی اثری امام دیوبندیوں کی طرح کا تقلید پرست ہی تھا۔

اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ حضرات مذکورین کو تقلید پرستوں کی فہرستوں میں شامل کر کے دیوبندی مصنف نے خالص کذب بیانی کی ہے۔

امام فخر الدین رازی و غزالی

امام فخر الدین رازی نے ایک آیت کی تفسیر میں کہا :۔

" رَابِعُهَا اِبْطَالُ التَّقْلِيْدِ لِاَنَّ الْمُقَلِّدَ لَا يَكُوْنُ مُتَّبِعًا لِلْهُدٰى " یعنی اس آیت کریمہ سے چوتھا حکم شرعی یہ نکلتا ہے کہ کوئی بھی تقلید پرست مقلد متبع ہدایت نہیں ہوتا " (تفسیر کبیر للرازی مطبوع مصر ج ۱ ص ۴۷۸)

اسی طرح اس فہرست میں مذکور امام غزالی کو علامہ شبلی حنفی نے غیر مقلد کہا (الغزالی للشبلی) دیوبندی مصنف نے جو یہ کہا کہ جمہور اہل اسلام میں اٹھانوے فیصد مقلد ہی ہیں (غیر مقلدیّن کی حقیقت ص ۲۲ و ۲۳) اس کا مکذوب ہونا مشاہدہ سے ظاہر ہے کہ صرف ہندوستانی مسلمانوں میں اہل حدیث تیس فیصد سے زیادہ ہیں ۔ فرقہ دیوبندیہ مردم شماری کر کے دیکھ لے اور یہ بات بھی ہے کہ ایک صحیح المذہب آدمی ہزاروں غیر صحیح المذہب پر بھاری ہے ۔

کیا غیر مقلدین ائمہ متبوعین اور ان کے مقلدین پر لعن طعن کرتے ہیں ؟

دیوبندی مصنف نے جو یہ کہا کہ :۔

" ائمہ اربعہ مجتہد تھے ، اَلْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَيُصِيْبُ مجتہد مسائل کے استنباط و استخراج میں غلطی بھی کرتا ہے صحیح استخراج پر دو اجر ملتا ہے غلطی ہو گئی جب بھی ایک اجر ملیگا ۔ اسی لئے چاروں اماموں میں سے یا ان کے مقلدین میں سے کوئی کسی پر تنقید و تبصرہ لعن وطعن ، طنز و تشنیع اور سب وشتم نہیں کرتا اور نہ کوئی کسی کو برا بھلا کہتا ہے کیونکہ ہر ایک میں خطا وصواب کا احتمال ہے ، (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۲۳)

تو کوئی شک نہیں کہ ان چاروں مجتہدین کے علاوہ امت میں ہزاروں مجتہد ہوئے جن کے صحیح استخراج مسائل پر دو اجر اور غلطی صادر ہونے پر ایک اجر ملے گا ، لیکن ان ہزاروں مجتہدین میں سے صرف چار کی تقلید کو ان کی ممانعت تقلید کے بر خلاف دیوبندی جماعت کا واجب قرار دے لینا کون سا طریقہ ہے ؟ فرقہ دیوبندیہ کے ہم مذہب لوگوں نے نبی معصوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طرف یہ خانہ ساز بات منسوب کی کہ میری امت میں محمد بن ادریس شافعی نامی آدمی پیدا ہوگا وہ ابلیس ودجال سے بھی زیادہ امت کے لئے مضر ہوگا (اللمحات ج ۱ ص ۹۱

تا ۱۹۳ حنفیوں نے یہ حدیث بھی گھڑی ہے کہ ایمان میں کمی بیشی اور ایمان میں عمل کے داخل ہونے کا عقیدہ رکھنے والے مشرک، کافر و منافق اور حلال الدم واجب القتل ہیں (اللمحات ج ۱ ص ۹۰ - ۹۱) کیا یہ معمولی قسم کی لعن و طعن، سب و شتم و طنز و تشنیع و تنقید و تبصرہ ہے؟

متواتر المعنی احادیث نبویہ میں مدینہ منورہ کی آبادی سمیت ایک مخصوص حدود اربعہ والے رقبہ کو اسی طرح حرم محترم کہا گیا، جس طرح حرم مکی کو مگر دیوبندی فرقہ اپنے کو جس حنفی مذہب کی تقلید کی طرف منسوب کرتا ہے وہ حنفی مذہب مدینہ منورہ کو حرم محترم نہیں مانتا (عام کتب حنفیہ) اللہ و رسول ؐ کے محترم قرار دیئے مدینہ منورہ کو حرم محترم نہ ماننا بہت غیر معمولی قسم کی بے ادبی و گستاخی اور غلط روی ہے جس مذہب کی بنیاد ہی شریعت کی محترم قرار دی ہوئی چیزوں کی حرمت سے انکار و نفی پر قائم ہو وہ اگر مذکورہ قسم کی باتیں کرے، تو حیرت ہے حج کے لئے قربانی والے اونٹوں کا اشعار (کوہان کو خون آلود کرنا) حدیث نبوی سے ثابت ہے مگر دیوبندی فرقہ کے حنفی مذہب میں اونٹوں کا اشعار بدعت ہے (عام کتب حنفیہ) فرقہ دیوبندیہ کے حنفی مذہب کا فتوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے سے ذمی کا عہد نہیں ٹوٹتا۔ (حقیقتہ الفقہ حصہ اول نمبر ۵۲۱ ص ۱۷۰ بحوالہ ہدایہ ج ۲ ص ۵۸۰ و کنز الدقائق ص ۲۱۳) شان نبوی میں اس سے بڑھ کر کیا گستاخی و بے ادبی و بد تمیزی ہوگی کہ ذمیوں کو اتنا شیطانی کام کرنے کی چھوٹ ہو؟ دیوبندی فرقے کے حنفی مذہب کا فتوی ہے کہ بازار میں ایام تشریق میں باآواز بلند تکبیر کہنا جو لاہوں کی تکبیر ہے (حقیقتہ الفقہ حصہ اول ص ۵۸۹ بحوالہ عالمگیری ج ۴ ص ۲۶۸) بازار میں باآواز بلند ایام تشریق میں تکبیر کہنا احادیث نبویہ سے ثابت ہے جس کا اعتراف حنفی مذہب کو بھی ہے (حقیقتہ الفقہ حصہ دوم ص ۴۰۳ - ۴۰۴ بحوالہ در مختار ج ۱ ص ۳۸۵ و متعدد کتب حنفی) یہ صاف طور پر نعوذ باللہ شریعت و حدیث نبوی کے ساتھ بے ادبی و گستاخی ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان مسائل سے متعلق احادیث صحیحہ سے حنفی مذہب واقف نہ ہو سکا اور تمام صحابہ نے اجماعی طور پر کہا ہے کہ اہل الرای احادیث نبویہ کے علم کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے بنابریں احادیث نبویہ سے واقف نہیں ہوتے پھر بھی فتوی دینے اور اجتہاد کے شوقین ہوتے ہیں۔ کیا اہل الرای والا یہ وصف حنفی مذہب پر نہیں منطبق ہوتا ہے؟

اس طرح کی بہت ساری باتیں ہیں اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفاء کیا جا رہا ہے۔ مامون کے

زمانۂ حکومت میں حنفی المذہب جہمی حکومت نے تمام غیر جہمی حنفی لوگوں کو بکثرت ذلیل وخوار کیا اور قتل بھی اور سلفی درس گاہوں پر پابندی لگائی جیسا کہ بہت واضح طور پر معلوم ہے کیا یہ غیرجہمی حنفی مذاہب اور ان کے متبعین پر لعن طعن سب وشتم وطنز و تشنیع وگستاخی و بے ادبی نہیں ہے، کیا دیوبندی مصنف کو معلوم نہیں ہے کہ خلیفہ راشد عمر بن خطاب کی اس بات پر تمام صحابہ متفق ہیں کہ اصحاب الرای دشمنان سنت ہیں وہ گمراہ وگمراہ گر ہیں حفظ سنت وروایت حدیث کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں پھر بھی مجتہد بن کر دین میں رائے زنی وقیاس آرائی سے کام لیتے ہیں صحابہ کے ذکر کردہ اوصاف مذکورہ سے موصوف اہل الرای مجتہدین کو کسی گروہ کا امام بناکر ان کی تقلید کو اپنے اوپر لازم قرار دے لینا اچھی بات ہے جب کہ صحابہ نے ایسے مجتہدین سے دور رہنے کا حکم دیا ہے؟

ہم تو تقلید پرستوں کی کتابوں میں دیکھتے ہیں کہ اپنے تقلیدی اماموں کی حمایت میں دوسرے اماموں اور ان کے مقلدین پر بہت زیادہ تنقید و تبصرہ لعن وطعن طنز و تشنیع موجود ہے کیا دیوبندی مصنف کو یہ باتیں معلوم نہیں ہیں، یہاں نمونہ کے طور پر ایک شعر ملاحظہ ہو:۔

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا أَعْدَادَ رَمْلٍ عَلٰى مَنْ رَدَّ قَوْلَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

یعنی جس کسی نے امام ابو حنیفہ کا کوئی قول رد کر دیا اور اسے قبول نہیں کیا اس پر دنیا جہاں میں پائے جانے والے ریت اور بالو کی مقدار بھر لعنت ہو (درِّ مختار ج ۱ ص ۲۶ ومقدمہ شرح وقایہ از مولانا فرنگی محلی وعام کتب حنفیہ) امام ابو حنیفہ کے ایک قول کو بھی قبول نہ کرنے والے اور نظر انداز کرنے والے تمام ہی اماموں اور غیر اماموں، مقلدوں اور غیر مقلدوں پر حنفی دیوبندی مذہب میں مذکورہ بالا لعن طعن، تنقید و تبصرہ، رد وقدح وسب وشتم اور طنز و تشنیع کوئی معمولی بات ہے اس کی زد میں تو خود فرقہ دیوبندیہ بھی ہے۔ کیونکہ اس نے بھی ہزاروں اقوال ابی حنیفہ کو نظر انداز کر کے دوسری باتیں قبول کر لی ہیں۔ مثلا مذہب ابی حنیفہ میں تعلیم دین پر اجرت وتنخواہ لینی حرام ہے مگر موصوف دیوبندی مصنف عام دیوبندی مولویوں کی طرح اس مذہب ابی حنیفہ کو رد کر کے دوسروں کے فتوی پر یا اپنے خود ساختہ فتوی پر عمل کرتے ہوئے لمبی چوڑی تنخواہ لے کر ہی دینی تعلیم دیتے ہیں۔ نیز مذہب ابی حنیفہ میں تعلیمی اداروں یاغیر تعلیمی اداروں پر وقف کرنا جائز نہیں مگر فرقہ دیوبندیہ کے عام دینی ادارے

وقف کی آمدنی سے عام طور پر چلتے ہیں اس طرح کے ہزاروں مسائل ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر صرف اسی اشارہ پر اکتفا کیا جارہا ہے خود امام ابو حنیفہ نے بھی اپنے ہزاروں فتاوی ومسائل کو باطل ومردود قرار دے دیا ہے (کما لا یخفی) دیوبندی مذہب میں تو فاسق وفاجر آدمی کو بھی معصوم واطاعت شعار فرشتوں سے افضل کہا گیا ہے (حقیقتہ الفقہ ص ۱۴۳ بحوالہ در مختار ج ۱ ص ۲۴۵) کیا یہ معصوم فرشتوں کے ساتھ گستاخی وبد تمیزی نہیں ہے؟ جس مذہب کا یہ حال ہو اس کے حامی دیوبندی مصنف جیسے لوگ اگر مذکورہ بالا قسم کی بات کہیں تو حیرت ہے دیوبندی مذہب کا ایک فتوی ملاحظہ ہو :۔

"کوئی آدمی اگر شافعی مذہب اختیار کر لے تو تعزیری سزا دی جائے گی ۔ (حقیقتہ الفقہ ص ۱۷۰ بحوالہ در مختار ج ۲ ص ۴۴۳ وعالم گیری ج ۲ ص ۲۰۷) اس کے باوجود دیوبندی مصنف کی مذکورہ بالا سخن سازی دیوبندی اکاذیب وتلبیسات کے علاوہ کیا ہے ؟

جن امام ابن تیمیہ "کو دیوبندی مصنف نے حنبلی المذہب مقلد کہا ہے ، انہیں حنبلی مذہب کے خلاف فتاوی دینے کے جرم خصوصا ایک وقت کی طلاق ثلاثہ کو ایک رجعی طلاق قرار دینے کے جرم میں قید وبند جس کی سخت ترین سزائیں دی گئیں ، اور ان کے تلامذہ کو بھی جبکہ ائمہ متبوعین میں سے امام داود ظاہری کا یہی مسلک ہے حتی کہ کتنے ائمہ کرام کو اسی جرم میں قتل بھی کر دیا گیا جس کی تفصیل " تَسْمِيَةُ الْمُفْتِيِّيْنَ بِأَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثِ بِلَفْظِ وَاحِدٍ طَلْقَةٌ وَاحِدٌ لِلدُّكْتُور سُلَيْمَان الْعُمَيْر میں ہے۔

بدعوی فرقہ دیوبندیہ ائمہ احناف اہل حدیث ہیں

دیوبندی مصنف نے کہا کہ :۔

" در حقیقت یہی مجتہدین اور ان کے متبعین اصحاب حدیث اور اہل حدیث ہیں ، جنہوں نے حدیث نبوی کے احترام کو ملحوظ رکھا اور جملہ احادیث پر عمل کیا الخ" (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۲۳)

ہم کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے متفقہ طور پر جن اہل الرای والقیاس کو اعداء السنن اور احادیث نبویہ کے حفظ وضبط ونقل کو صلاحیت سے محروم قرار دیا ان اہل الرای کے مجتہدین اور ان

کے متبعین کو اصحاب الحدیث واہل حدیث وہی شخص قرار دے گا جو کسی بھی وجہ سے اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا ہو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ابن خلدون وغیرہ نے اہل الرای اور اہل الحدیث کو دو مختلف فرقوں کے طور پر ذکر کیا اور اہل الرای سے مراد احناف کو بتلایا ہے شاہ ولی اللہ سے وابستگی کا مدعی فرقہ دیوبندیہ اسے کیوں نہیں مانتا ؟

فرقہ دیوبندیہ کا یہ دعوی کہ تیسری صدی کے بعد کوئی مجتہد مطلق نہیں ہوا

دیوبندی مصنف نے کہا :۔

" تیسری صدی کے بعد امت میں کوئی مجتہد مطلق پیدا نہیں ہوا امام دار قطنی وامام حاکم وحافظ ابن حجر عسقلانی بھی اجتہاد مطلق کے منصب سے محروم ہیں ، حافظ ابن قیم وابن تیمیہ امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں ، اور جن مسائل میں انہوں نے اجتہاد کیا اسے امت نے شاذ اقوال کی فہرست میں ڈال دیا " (ماحصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۲۳)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ کا مصطلح مجتہد مطلق خواہ تیسری صدی کے پہلے یا بعد میں پیدا ہوا یا نہیں اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اہل اسلام کے لئے وہ تقلید پرستی مباح یا واجب وفرض ہے جسے نصوص کتاب وسنت اور اجماع سلف امت نے ممنوع ومتروک قرار دیا ۔ کیا مجتہد مطلق کے پیدا ہونے یا نہ ہونے سے شریعت کا ترک تقلید والا محکم قانون بدل جائے گا جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ عہد نبوی سے لیکر آج تک ترک تقلید والے شرعی اصول وقانون پر عمل جاری ہے زمانہ خیر القرون میں اور اس کے بعد بھی کچھ زمانہ تک بلا اختلاف اجماعی طور پر ترک تقلید والے مسلک پر امت کا عمل رہا پھر جیوں جیوں شرور وفتن کا زمانہ آتا گیا بتدریج آہستہ آہستہ تھوڑے تھوڑے لوگ طریق سلف کو چھوڑ کر تقلید پرستی کے شکار ہوتے گئے حتی کہ ایسا زمانہ بھی آگیا کہ طریق سلف سے منحرف تقلید پرستوں کی تعداد کو غلبہ حاصل ہو گیا مگر صرف تعداد اور بعض دنیاوی امور میں تقلید پرست عناصر کو غلبہ رہا ورنہ اسی ہندوستان میں آٹھویں صدی میں شیخ فخر الدین زرادی نے تقلید پرستی کو علی الاعلان بدعت قرار دیا اور عددی طاقت کے باوجود شیخ زرادی کا کوئی بھی مقلد کچھ نہ بگاڑ سکا بلکہ سارے مقلدین ان کے معتقد بنے

نہیں ہوا مگر وہ صاف وصریح طور پر فرماتے ہیں کہ آدمی اگر ایک ہی مسئلہ میں دلیل شرعی پر واقف ہو تو اس کے لئے اس مسئلہ میں تقلید کرنی حرام وناجائز ہے کیونکہ اس سے اس مسئلہ میں تقلید کرنے سے نظر شریعت میں مجرم بننا پڑے گا۔ (ماحصل از حجۃ اللہ والانصاف وعقد الجید)

نیز شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کا جو مذہب ان کی تحریروں سے مستفاد ہوتا ہے وہ اس بات کی دلیل قاطع ہے کہ ولی اللہی خاندان تقلیدی مذاہب میں سے کسی بھی ایک مذہب کا ہرگز ہرگز مقلد نہیں تھا۔ بلکہ وہ اپنی دانست بھر متبع نصوص شرعیہ تھا، اور یہ معلوم ہے کہ تارک تقلید ہو کر اتباع شریعت کرنے کے لئے آدمی کا مجتہد ہونا ضروری نہیں ہے، ایک عام آدمی بھی تارک تقلید ہو کر اجتہاد کے بغیر متبع شریعت یعنی اہل حدیث ہو سکتا ہے اور بہت سارے لوگ ایسے ہیں بھی، یہ اتنی واضح بات ہے جس کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہر مخلص کتب خاندان ولی اللہی دیکھ کر بآسانی اصل حقیقت تک پہنچ سکتا ہے اور اس حقیقت تک پہنچ سکتا ہے کہ فرقہ دیوبندیہ اپنے کو مذہب ولی اللہی کا پیرو کہتے ہیں کذاب وافتراء پرداز واقع ہوا ہے کیونکہ وہ ستر فیصد سے زیادہ مسائل میں طریق ولی اللہی کا مخالف ہے اتنے بڑے پیمانے پر مخالف ہونے کے باوجود بھی دعوی مذکورہ کرنے میں فرقہ دیوبندیہ کا اقدام عجوبہ ہے۔

فرقہ دیوبندیہ نے شاہ ولی اللہ کو حنفی کہا

دیوبندی مصنف نے کہا:۔

"شاہ ولی اللہ نے فیوض الحرمین میں تحریر فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے پہچان کرائی کہ مذہب حنفی میں ایک بہت ہی عمدہ طریقہ ہے جو اس سنت سے قریب تر ہے جو امام بخاری اور ان کے رفقاء کے زمانہ میں جمع اور منقح کی گئی۔ (غیر مقلدوں کے فریب ص ۲۴ بحوالہ اختلاف امت اور صراط مستقیم ص ۲۴۷)

ہم کہتے ہیں اولا فیوض الحرمین شاہ ولی اللہ کے ان خوابوں کا مجموعہ ہے جو موصوف شاہ صاحب نے قیام حرمین شریفین کے زمانہ میں ۱۱۴۳ھ - ۱۱۴۴ھ میں دیکھے تھے، ان خوابوں میں منامی الہامات وکشف جو محسوس ہوئے، انہیں موصوف نے کتاب مذکور میں مدون کر دیا اور یہ معلوم ہے کہ نصوص کے بالمقابل خواب اور منامی الہامات اور کشف کا کوئی وزن از روئے

تحقیق نہیں ہے ، قیام حرمین شریفین کے بعد والے زمانہ میں شاہ صاحب کی لکھی جانے والی کتابوں کے مضامین بذات خود اس کے شاہد عادل ہیں کہ شاہ صاحب نے ان خوابوں اور منامی الہامات وکشف کا وہ ظاہری مفہوم نہیں سمجھا جو فرقہ دیوبندیہ سمجھتا اور دوسروں کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ ان خوابوں کے بعد اپنی لکھی ہوئی کتابوں میں موصوف شاہ صاحب " موجودہ فقہ دیوبندی اور اپنے زمانہ کی فقہ حنفی خصوصا وہ فقہ حنفی جو فتاوی عالم گیری کی شکل میں مدون تھی کو بالکل ہی دور از کار وبے کار اور بے وزن وناقابل التفات چیز سمجھتے تھے ۔

ثانیا دیوبندی مصنف نے شاہ صاحب کی پوری بات نقل نہیں کی پوری بات موصوف کی نقل کردہ عبارت کے بعد یہ ہے کہ :۔

" وَذٰلِكَ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ أَقْوَالِ الثَّلَاثَةِ قَوْلُ أَقْرَبِهِمْ بِهَا فِي الْمَسْئَلَةِ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَّبِعُ اِخْتِيَارَاتِ الْفُقَهَاءِ الْحَنَفِيِّيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ عُلَمَاءِ الْحَدِيْثِ فَرُبَّ شَيْءٍ سَكَتَ عَنْهُ الثَّلَاثَةُ فِي الْأُصُوْلِ وَمَا تَعَرَّضُوْا لِنَفْيِهِ وَدَلَّتِ الْأَحَادِيْثُ عَلَيْهِ فَلَيْسَ بُدٌّ مِنْ إِثْبَاتِهِ وَالْكُلُّ مَذْهَبٌ حَنَفِيٌّ " یعنی مذہب حنفی کا بہت ہی عمدہ والا طریقہ یہ ہے کہ تینوں حنفی اماموں ابو حنیفہ وابو یوسف ومحمد میں سے اس امام کا فتوی قبول کیا جائے جو سنت سے زیادہ قریب ہو اور اگر ان تینوں میں سے کسی کا فتوی سنت سے قریب تر نہیں تو ان حنفی فقہاء کے اختیار کردہ فتاوی کی تلاش اور چھان بین کی جائے جو علمائے حدیث تھے بسا اوقات اصول مسائل میں تینوں امام سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں اور ان کی نفی سے تعرض نہیں کرتے ہیں مگر احادیث نبویہ میں ان کا اثبات ہے وریں صورت احادیث نبویہ کے اثبات کردہ مسائل کو ثابت ماننا لازم ہے اور یہ طریق کار سب کا سب حنفی مذہب یہی ہے ۔

(فیوض حرمین ص ۴۸)

اس میں شک نہیں کہ شاہ ولی اللہ کی اس توضیح وتوجیہ سے دیوبندی مذہب والے تقلید حنفی مذہب کی جڑ کٹ جاتی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر حنفی اماموں میں سے تینوں اماموں یعنی امام ابو حنیفہ وابو یوسف ومحمد میں سے کسی امام کا فتوی حدیث نبوی کے مطابق نہ ہو تو حدیث سے اشتغال رکھنے والے تمام حنفی علماء وائمہ کے فتاوی کی چھان بین وتلاش کر کے اس حنفی امام کا بتلایا ہوا فتوی اختیار کیا جائے جو مطابق سنت وموافق حدیث ہو اور جتنے مسائل میں فرقہ دیوبندیہ کو مسلک اہل حدیث اور احادیث نبویہ سے اختلاف ہے ان سب میں کسی نہ کسی حنفی امام

کا دیوبندی مذہب کے بالمقابل اہل حدیث مذہب اور حدیث نبوی کے موافق فتویٰ ضرور موجود ہے مثلاً مرزا مظہر جان جاناں شمس الدین حبیب اللہ متوفی ۱۱۹۰ھ کو دیوبندی کتاب مقدمہ انوار الباری ج ۲ ص ۲۰۰ میں حنفی امام ومحدث عالی مراتب شیخ طریقت کہا گیا ہے اور موصوف مرزا صاحب احناف کے تینوں اماموں بلکہ عام اماموں کے بر خلاف نماز میں بحالت قیام حدیث نبوی کے مطابق سینے پر ہاتھ باندھتے اور اس کا فتویٰ دیتے تھے۔ (حقیقتہ الفقہ حصہ دوم ص ۲۴۷ ص ۱۹۳ بحوالہ مقدمہ ہدایہ ج ۱ ص ۱۱۱ وص ۳۵۱) بلکہ متعدد حنفی اماموں نے سینے پر ہاتھ باندھنے کے اثبات کے لئے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً امام محمد حیات سندھی متوفی ۱۱۶۳ھ نے "فتح الغفور" لکھا نیز دوسرے ائمہ احناف نے بھی ایسا ہی کیا اس طرح کی بہت ساری مثالیں ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ شاہ ولی اللہ کا بتلایا ہوا نسخہ مذکورہ دیوبندی مذہب کی جڑ کاٹنے والا ہے مرزا صاحب پنجگانہ نمازوں اور جنازہ میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے اور پڑھنے کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

دیوبندی مصنف نے کہا :۔

" حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کا پورا خاندان حنفی مسلک تھا، ایک دلیل یہ ہے کہ موصوف نے آخری مرتبہ ۱۱۷۶ھ میں جو درس صحیح البخاری دیا اس میں مولوی چراغ علی کے لئے اپنی لکھی ہوئی سند میں اپنے نام کے ساتھ حنفی لکھا اس سند پر ان کے صاحب زادے شاہ رفیع الدین نیز شاہ عالم کی مہر تصدیق موجود ہے لہذا کسی کو کہنے کی مجال نہیں کہ بعد میں وہ غیر مقلد ہو گئے (ماحصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۲۴-۲۵)

ہم کہتے ہیں کہ ہماری پیش کردہ گذشتہ تحقیقات سے واضح ہو گیا کہ کسی مسلک ومکتب فکر کی طرف انتساب سے لازم نہیں آتا کہ منسوب ہونے والا شخص مسلک مذکور اور مذکورہ مکتب فکر کا مقلد ہے۔ اور شاہ ولی اللہ نے وضاحت کر دی ہے کہ مذہب حنفی میں ایک طریقہ انیقہ یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اگر کسی بھی حنفی امام نے موافق حدیث عمل کیا ہے تو اس حنفی امام کی موافقت اختییار کی جائے ہم بتلا آئے ہیں کہ اس سے تقلید پرستی کی جڑ کٹتی ہے۔

مشہور سلفی شاعر وعالم شیخ مسلم نے اپنے دیوان گلشن ہدایت میں جس طرح کا حنفی المسلک بننے کی ہدایت وسفارش کی ہے اس طرح کا حنفی ہونا قطعی طور پر سلفی واثری کا ہم معنی ہے۔

بدعوی فرقہ دیوبندیہ "اہل حدیث" لقب پر غیر مقلدین کا غاصبانہ قبضہ ہے

ایک طرف فرقہ دیوبندیہ مدعی ہے کہ اہل حدیث کے مقدس نام پر غیر مقلدین نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۵) دوسری طرف یہ فرقہ مدعی ہے کہ ائمہ مجتہدین اور ان کے متبعین اصحاب حدیث اور اہل حدیث ہیں (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۲۳) جس کا مطلب یہ ہوا کہ فرقہ دیوبندیہ اپنے مجتہد قرار دیئے ہوئے تارکین تقلید کو اور ان کی اس راہ پر چلنے والوں کو اصحاب الحدیث اور اہل الحدیث مانتا ہے تیسری طرف یہ دیوبندی فرقہ کہتا ہے کہ لفظ اہل حدیث کے موجد مولانا سید نذیر حسین بہاری ہیں (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۲۵)

یہ معلوم ہے کہ سید نذیر حسین بہاری دہلوی ۱۲۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۰ھ میں فوت ہوئے جس کا مطلب یہ ہوا کہ فرقہ دیوبندیہ مدعی ہے کہ اہل حدیث کی ایجاد ۱۳۲۰ھ سے پہلے اور ۱۲۲۰ھ کے بعد ہوئی حالانکہ فرقہ دیوبندیہ کا اس کے پہلے والا دعوی اس سے معارض ہے۔ تضاد بیانی کا عادی فرقہ دیوبندیہ معلوم نہیں اپنے ان دعاوی میں کسے صحیح سمجھتا ہے؟

ہم بیان کر آئے ہیں کہ شیخ الکل سید نذیر حسین سے مقدم شاہ اسماعیل شہید و سید احمد شہید شیخ عبد الحیٰ بڑھانوی مسلک اہل حدیث سے وابستہ تھے اور دوسروں کو بھی اسی مسلک اہل حدیث سے وابستہ رہنے کی دعوت دیتے تھے اور ان سے بھی پہلے شاہ ولی اللہ کا یہی حال تھا۔

فرقہ دیوبندیہ کی مزید کذب بیانی

دیوبندی مصنف نے کہا :۔

"حضرت شاہ عمر، حضرت شاہ اسماعیل کے صاحب زادے مجذوب تھے ایک بار جامع مسجد دہلی میں اکبر خاں غیر مقلدیت کا بانی وعظ کر کہہ رہا تھا جمعہ کے بعد حضرت مولانا عمر ان کے پاس وعظ سننے آئے لوگوں نے کہا کہ یہ غیر مقلد ہے فرمایا کہ کیا ہوا قرآن وحدیث ہی تو بیان کرتا ہے؟ شاہ عمر وعظ میں بیٹھ گئے جب تک وہ حدیث پڑھتا رہا خاموش رہے پھر اکبر خاں کی شامت آئی تو اس نے کہا اگر ابو حنیفہ ہوتے تو ہم انہیں اس حدیث کا مطلب سمجھا دیتے شاہ

عمر میں کہاں تاب تھی سر اٹھا کر فرمایا تو ابو حنیفہ کو مطلب سمجھاتا ہے جن کے مقلد جنید و شبلی تھے اٹھ کر ایک ڈھول رسید کیا کچھ بنگالی طلبہ مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے اکبر خاں نے فرمایا نہیں یہ حضرت شاہ اسماعیل کے صاحب زادے ہیں (بحوالہ تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۷۹)
دیوبندی مصنف نے اپنے اس بیان میں غیر مقلدیت یعنی مذہب اہل حدیث کا بانی اکبر خاں کو کہا ہے اور اس کے پہلے مذہب اہل حدیث کا موجد اسی دیوبندی مصنف نے سید نذیر حسین کو کہا اور اسی دیوبندی مصنف نے مذہب اہل حدیث کا بانی شیخ عبد الحق نیوتنی بنارسی کو کہا یعنی کہ موصوف فرقہ دیوبندیہ کے ترجمان صاحب اپنے خانہ ساز وخانہ زاد اکاذیب میں تضاد بیانیوں اور متعارض باتوں کا زیادہ انبار جمع کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں ۔ اس کے باوجود بھی کچھ لوگ فرقہ دیوبندیہ کے ساتھ فرط عقیدت سے مغلوب ہونے کے سبب عقل وخرد کھو دینے والی عقیدت رکھتے اور فرقہ دیوبندیہ کی متعارض جھوٹی باتوں کو سچ سمجھتے ہیں ۔

شاہ اسماعیل شہید ” کے صاحب زادہ مذکور کو خود فرقہ دیوبندیہ کے ترجمان دیوبندی مصنف نے مجذوب کہا ہے یعنی کہ موصوف ہوش وحواس کھو چکنے کے سبب مرفوع القلم ہو گئے تھے ۔ اور مرفوع القلم مجذوب ودیوانہ آدمی جو کچھ بھی کر گذرے اور کہہ بیٹھے اسے دلیل وحجت بنانے والے فرقہ دیوبندیہ کے لوگ انتہائی درجہ کے بے راہ رو اور تلبیس کار ہیں اس کہانی کا وضعی اور مکذوب بہت ظاہر ہے (کما سیاتی) شاہ عمر کے والد شاہ اسماعیل دیوبندی اصطلاح والے غیر مقلد تھے پھر اپنے والد کے ہم مذہب واعظ اکبر خاں کی مجلس وعظ میں شاہ عمر کے آنے پر کسی شخص کا یہ کہنا بے معنی تھا کہ یہ تو غیر مقلد واعظ ہیں ۔ ناظرین کرام کو ہم بتلا آئے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے استاد خاص حماد سنی مذہب چھوڑ کر مرجی ہو گئے تو ان سے لوگوں نے کہا کہ آپ کے استاذ خاص اور مربی امام ابراہیم نخعی مرجی نہیں تھے پھر اپنے استاذ نخعی کے سنی مذہب کو چھوڑ کر مرجی کیوں ہو گئے ؟ حماد نے اس کا جواب یہ دیا کہ اگر میرے استاذ نخعی آج زندہ ہوتے تو بھی میری بات مان کر میری طرح مرجی ہو جاتے ۔ امام ابو حنیفہ کے استاذ خاص حماد کے اسی طریق پر عمل کرتے ہوئے سلفی واعظ اکبر علی خاں نے مجلس وعظ میں کہا تھا کہ اگر امام ابو حنیفہ زندہ ہوتے تو حدیث مذکور کا معنی میں انہیں سمجھا دیتا موصوف سلفی واعظ کی اس بات پر خفا ہونے کی ضرورت طریق حماد کے مطابق نہیں تھی مگر بفرض صحت شاہ عمر نے

مجذوبیت ودیوانگی کی حالت میں ایسا کر ڈالا کہ اپنے باپ کے ہم مذہب واعظ کی ناقابل اعتراض بات پر خفا ہو کر وصول رسید کر بیٹھے ان کی اسی مجذوبیت ودیوانگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے نیز شاہ اسماعیل سے خونی رشتے کا لحاظ کرتے ہوئے موصوف شاہ عمر کے اس طرز عملِ پر رد عمل ظاہر کرنے سے سلفی واعظ اکبر خاں نے اپنے معتقدین کو روک دیا۔

اس کہانی کے مکذوب ہونے پر ایک بہت بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ شاہ عمر کی طرف اس مکذوبہ کہانی میں منسوب کیا گیا ہے کہ جنید وشبلی مقلد ابی حنیفہ تھے حالانکہ جنید وشبلی ہرگز ہرگز مقلد ابی حنیفہ نہیں تھے جیسا کہ دونوں کے تراجم کتب رجال میں دیکھ کر ہر شخص معلوم کر سکتا ہے اگر یہ بات شاہ عمر کی زبان سے نکلی ہے تو محض اس لئے کہ موصوف مجذوب ہو جانے کے باعث اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھے تھے اور زبان بے قابو ہو گئی تھی، بنا بریں غلط بات موصوف کے منہ سے نکل گئی۔

اگر فرقہ دیوبندیہ اپنی بیان کردہ اس کہانی کی تحریر میں اپنے کو سچا سمجھتا ہے تو وہ اسے اس معتبر حوالہ وسند سے نقل کرے جو اہل علم کے یہاں واقعتہ معتبر قرار دی جاسکتی ہے۔ وفات اسماعیل شہید کے وقت وہ مولانا رشید احمد دودھ پیتے ہوئے نہایت کم عمر بچے تھے جن کے تذکرہ یعنی ترجمہ میں بہت بعد میں پیدا ہونے والے مرتب تذکرۃ الرشید نے قصہ مذکورہ لکھا ہے شاہ عمر مجذوب تھے۔ پھر کس معتبر راوی سے کس معتبر آدمی نے یہ کہانی سنی اور اس کی سند میں کوئی علت قادحہ موجود نہیں؟ ہم اس کہانی کے داخلی وخارجی علل قادحہ کا ذکر کر چکے۔

عدم تقلید

مذکورہ بالا عنوان کے تحت دیوبندی مصنف نے جو کچھ کہا اس کا حاصل یہ ہے کہ :۔

" ہندوستان میں اپنے کو اہل حدیث کہنے والا ایک غیر مقلد فرقہ تقلید کو شرک وگناہ وحرام کہتا ہے، اور چولا بدل بدل کر عوام کو گمراہ کرتا کبھی اپنے اوپر اہل حدیث کا لیبل وٹائیٹل لگاتا ہے کبھی وہابی کا لبادہ اوڑھتا ہے کبھی محمدی المذہب کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو سب سے پہلا غیر مقلد شیطان ہے کہ فرشتوں نے حکم الٰہی کے مطابق حضرت آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے غیر مقلد ہونے کے سبب انکار کر دیا الخ (ما حصل از غیر

الطالبین میں مذکور بہت سارے نصوص شرعیہ فرقہ دیوبندیہ و فرقہ بریلویہ کے عقائد و مزعومات و نظریات و فتاوی اور مسائل کے بالکل خلاف ہیں جنہیں یہ دونوں فرقے دلیل بنا کر یہ نہیں کہتے کہ شیخ جیلانی کے نقل کردہ یہ نصوص ہمارے تقلیدی مذہب پر رد بلیغ ہیں اور شیخ جیلانی کی نقول نیز ذاتی تصریحات سے ہمارے تقلیدی مذہب کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔ ان دونوں فرقوں نے اگرچہ یہ ضروری کام نہیں کیا مگر ہم غنیۃ الطالبین کی بعض تصریحات و نقول نقل کر کے ان دونوں فرقوں کی نقاب کشائی کریں گے۔ جو بات ہم شیخ جیلانی کی ص ۱۱۶ - ۱۱۷ پر نقل کر آئے ہیں وہ تن تنہا بھی ان دونوں فرقوں کی بے راہ روی پر خوب روشنی ڈالتی ہے اور ہماری کتاب اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات میں فرقہ دیوبندیہ کی بخوبی نقاب کشائی کی گئی ہے۔

ہندوستان آنے والے امام مقاتل بن حیان نبطی متوفی قبل ۱۴۰ھ اہل حدیث تھے

اوپر جس مقاتل بن سلیمان کذاب کا ذکر آیا اس کے بالکل برعکس اس سے کہیں زیادہ مقدم امام مقاتل بن حیان نبطی متوفی قبل ۱۴۰ھ بتصریح حافظ ابن حجر سرزمین ہندوستان میں فوت ہوئے (تقریب التہذیب) اور موصوف مقاتل بن حیان کی تبلیغ سے ہندوستان کے بہت سارے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ (ان کے مفصل حالات کے لئے ملاحظہ ہو ہماری کتاب اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات ج ۲ ص ۱۶۴ تا ۱۷۶) ظاہر ہے کہ ان کے ہاتھ پر ایمان لانے والے نیز دوسرے ہندوستانی مسلمان یقیناً تقلید پرست نہیں تھے۔ کیونکہ اس وقت تقلید پرستی کا رواج ہی مسلمانوں میں نہیں ہوا تھا۔

شیخ جیلانی کے حسب تصریح اہل حدیث پر طعن کرنے والے بدعت پرست ہیں

شیخ جیلانی کے اس بیان سے کہ " فرقہ اہل سنت و جماعت کا ایک نام اہل حدیث ہے اور اس پر طعن و تشنیع کرنے والے بدعت پرست ہیں۔ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ پانچویں چھٹی صدی ہجری میں فرقۂ اہل حدیث مسلمانوں کے ایک مذہبی فرقہ کی حیثیت سے تمام اہل بدعت

کے لئے پریشانی و مصیبت کا سامان بنا ہوا تھا۔ اور وہی فرقہ اہل حدیث بقول شیخ جیلانی فرقہ اہل سنت وجماعت ہے جس کو حدیث نبوی میں مذہب صحابہ کا پابند کہا گیا ہے۔ اور شیخ جیلانی سے بھی صدیوں پہلے امام احمد حنبل وامام شافعی وامام مالک وغیرہم ائمہ کرام معنوی طور پر یہی بات کہہ چکے ہیں جیساکہ تفصیل گذری (ملاحظہ ہو ہماری اسی کتاب کے صفحات ۱۱۲ تا ۱۱۹) اس نے فرقہ دیوبندیہ و فرقہ بریلویہ کے متحدہ محاذ والے اس مکذوبہ دعوی کی بھرپور تکذیب و تغلیط ہوتی ہے کہ مذہب اہل حدیث و فرقہ اہل حدیث تیرہویں صدی ہجری کی پیداوار ہے۔ کیونکہ ہماری اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ فرقہ دیوبندیہ اور فرقہ بریلویہ کی تولید و تخلیق سے بہت زمانہ صدیوں پہلے مذہب اہل حدیث اور فرقہ اہل حدیث بدعت پرست فرقوں کے حریف کے طور پر موجود تھا۔ زیر نظر دیوبندی اور بریلوی کتابوں نیز ان کے علاوہ بھی دونوں فرقوں کی بہت ساری کتابوں میں مشترک طور پر یہ کذب بیانی اور مکذوبہ پروپیگنڈہ بازی پائی جاتی ہے کہ تیرہویں صدی ہجری سے پہلے مذہب اہل حدیث و فرقہ اہل حدیث کا وجود نہیں تھا۔ مگر ان دونوں نومولود فرقوں کے اس مشترک مکذوبہ پروپیگنڈہ کی حقیقت ہماری گذشتہ تفصیل سے واضح ہے۔

اس بات پر صرف بعض دیوبندی و بریلوی اہل قلم کو چھوڑ کر عام اہل تقلید بھی اہل حدیث سے پورا اتفاق رکھتے ہیں، کہ زمانہ خیر القرون میں یعنی عہد نبوی و عہد صحابہ و عہد تابعین و عہد اتباع تابعین میں تقلید پرستی کی ولادت و تولید نہیں ہوئی تھی، اور صحابہ و تابعین نیز اتباع تابعین میں تقلید پرستی کی ولادت و تولید نہیں ہوئی تھی، اور صحابہ و تابعین نیز اتباع تابعین کثرت اختلاف کے باوجود ترک تقلید پرستی پر متفق تھے اگرچہ عہد صحابہ میں بھی متعدد بدعت پرست فرقے پیدا ہو چکے تھے مثلاً روافض و خوارج و قدریہ وغیرہ مگر یہ بدعت پرست فرقے بھی اپنی بدعت پرستی والی قباحت و شناعت کے باوجود تقلید پرست ہونے کے مدعی نہیں تھے، جس کا مطلب اس کے سوا کچھ اور نہیں کہ ہندوستان میں مذہب اہل حدیث اور فرقہ اہل حدیث کے خلاف متحدہ محاذ والے ان دونوں فرقوں یعنی فرقہ بریلویہ اور فرقہ دیوبندیہ کی تولید و تخلیق قرون متاخرہ کی بات ہے۔

عبارت ابن خلدون سے دیوبندی استدلال کی تغلیط

مذکورہ دیوبندی کتاب اور اس کے علاوہ متعدد دیوبندی کتابوں میں آٹھویں صدی کے

رحمانی" میں واضح کر دی گئی ہے، اس سلفی کتاب کے ذریعے فرقہ دیوبندیہ نے اپنی تلبیسات کا پردہ چاک ہوتا دیکھ کر ایک نیا دعوی یہ کردیا کہ شاہ اسماعیل نے اپنی آخری عمر میں رفع یدین ترک کر دیا تھا، (ملاحظہ ہو فرقہ دیوبندیہ کی نو زائیدہ کتاب غیر مقلدین کی حقیقت ص ۲۵ بحوالہ طائفہ منصورہ ص ۲۵ واختلاف امت اور صراط مستقیم ص ۲۲۴)

امام شاہ اسماعیل شہید بدعت شکن اور تقلید شکن تھے

فرقہ دیوبندیہ شاہ اسماعیل کی وفات کے ڈیڑھ سو سال بعد کسی معتبر دلیل کے بغیر دعوی مذکورہ کر کے اپنے نفس کو جھوٹی تسلی حسب عادت دینے بیٹھ گیا ہے، جبکہ شاہ اسماعیل رفع یدین کو واجب وفرض نہیں مانتے تھے بلکہ اسے کرنا افضل ومسنون اور کبھی ترک کرنا جائز مانتے تھے۔ اور محض اتنی سی بات سے شاہ اسماعیل کے اہل حدیث ہونے کی نفی ہرگز نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ فرقہ بریلویہ کے اس نو زائیدہ دعوی کو صحیح فرض کر لیا جائے، کیونکہ شاہ اسماعیل" نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں مستقل ایک باب ہی "فصل السادس في رد بدعة التقليد" قائم کر کے تقلید پرستی کو صاف طور پر بدعت قرار دیا ہے اور یہی بات موصوف نے اپنی دوسری کتابوں مثلاً ایضاح الحق الصریح واصول فقہ وتنویر العینین ومنصب امامت وغیرہ میں معنوی طور کہہ رکھی ہے، شاہ اسماعیل کی وفات کے اتنے زمانہ بعد بڑے آدمیوں کے طرف منسوب کرتے ہوئے مذکورہ دیوبندی دعوی کی تکذیب بہر حال معتبر ذرائع پوری وضاحت سے کر رہے ہیں، اگر مذکورہ نو زائیدہ دیوبندی دعوی صحیح فرض کر لیا جائے کہ شاہ اسماعیل نے آخر میں ترک رفع یدین کر دیا تھا۔ بلکہ انہوں نے مذہب اہل حدیث ہی ترک کر دیا تھا، تو اگرچہ یہ محض ایک مفروضہ ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں تو شاہ اسماعیل" کے زمانہ میں اور ان کے زمانہ سے صدیوں پہلے ہندوستان اور غیر ہندوستان میں اہل حدیث اور مذہب اہل حدیث کا پایا جانا ناقابل تردید روشن اور واضح حقیقت ہے حتی کہ تقلید پرستی کی تولید وتخلیق سے پہلے ہندوستان اور غیر ہندوستان میں تارکین تقلید پرستی ہی رہتے بستے تھے، اور انہیں کی حکومت بھی تھی، علم اور عمل کے انحطاط کے تناسب سے رفتہ رفتہ مسلمانوں میں تقلید پرستوں کی

کثرت ہو گئی اور انہیں کو حکومتوں پر بھی غلبہ حاصل ہو گیا، جیسا کہ ہمارے ملک ہندوستان پر اگرچہ ہزار سال تک مسلمانوں ہی کی حکومت رہی مگر رفتہ رفتہ اس پر غیر مسلم، انگریزوں نے پھر ہندوؤں نے سرکاری قبضہ جما لیا اور مسلمان ہر اعتبار سے بے دست وپا ہوتے چلے گئے اور اندازہ ہو رہا ہے کہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو واپس لائے اور ان کے ایمان وعمل میں ایسی خوشگوار اچھی تبدیلی پیدا کرے کہ وہ موجودہ نامناسب ماحول کو بدل کر مناسب ماحول قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین۔

اگر فرقہ دیوبندیہ اپنے کو اس دعویٰ میں سچا سمجھتا ہے کہ آخر میں امام علامہ شاہ اسماعیل شہید نے رفع یدین ترک کر دیا تھا، تو اس کی وہ معتبر سند بیان کرے جو اہل علم کے طریق پر معتبر مانی جاتی ہے ورنہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ لوگوں کی طرف باتیں منسوب کرنے میں یہ فرقہ بہت غلط گو واقع ہوا ہے امام ابو حنیفہ نے خود اس کا شکوہ کیا ہے کہ میری طرف میرے تلامذہ مکذوبہ باتیں منسوب کر دیتے ہیں حالانکہ میں ایسی باتیں نہیں کہے ہوتا ہوں (کما مر)

فرقہ دیوبندیہ نے بلا وجہ وسبب مسلک ولی اللہی پر چلنے والے سلفی واثری اہل حدیث خصوصا ان کے امام شیخ الکل کے خلاف ہر طرح کی جارحانہ زور آزمائی کی اور اس کے باوجود یہ دیوبندی فرقہ مدعی ہے کہ فرقہ دیوبندیہ پر اہل حدیثوں نے زیادتی کر رکھی ہے سفر حج کے موقع پر شیخ الکل کے خلاف اکاذیب پر مشتمل جھوٹے الزامات واتہامات لگا کر اس فرقہ دیوبندیہ نے جو شور وشر کیا وہ اہل حدیث وسیاست اور دوسری کتب سلفیہ میں مسطور ہے اس کے باوجود بھی اس فرقہ کی تعلی وتکذیب حقائق قابل دید وشنید ہے، ہم صرف اسی اشارہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

فرقہ دیوبندیہ کی کتاب میں ص ۷۲ سے ص ۷۷ تک جو بات منقول ہے اس کا اصولی جواب ہو چکا ہے اس میں سلفی کتاب نزل الابرار کے چند مسائل کا بغرض تنقید ذکر کیا گیا ہے ان میں سے اکثر کارد گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے اور پورا رد سلفی کتاب اکاذیب لمائبہ والسیر الحثیث از علامہ سیف بنارسی میں آ چکا ہے۔

ناظرین کرام ان کی طرف رجوع کریں۔

دیوبندی فرقہ کے متعلق اہل حدیث کے نظریات

دیوبندی مصنف نے کہا :۔

" خاندان ولی اللہ کے سپوت علمائے دیوبند ہیں جو (یعنی دار العلوم دیوبند) حنفی المسلک ادارہ ہے اور پورے ہندوپاک وبنگلہ دیش میں حنفی لوگوں کی اکثریت ہے ، اس لئے غیر مقلدین علمائے دیوبند سے حسد وکینہ اور بغض رکھتے ہیں اور انہیں کافر ومشرک کہہ ڈالتے ہیں ، جیساکہ بریلوی حضرات علمائے دیوبند کو کافر کہتے ہیں ۔ (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹۷)

ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی المذہب لوگوں کو خصوصا دیوبندی علماء کو خاندان ولی اللہ کا سپوت کہنا فرقہ دیوبندیہ کے بھاری اور سفید اکاذیب میں سے ہے ، کیونکہ جس مجمد اور غالی شخصی تقلید پرستی کو خاندان ولی اللہ اور ان کے ہم عقیدہ لوگ بدعت وشرک ونفاق وحرام وغلط روی کہتے رہے اور تقلید پرستی کے برعکس مسلک اہل حدیث کی طرف دعوت دیتے رہے ۔ اسی تقلید پرستی کو دیوبندی المذہب عوام وخواص علماء اور غیر علماء نے اپنا دین وایمان بنا رکھا ہے اور صرف یہی بات اس امر کی واضح دلیل ہے کہ فرقہ دیوبندیہ مسلک ولی اللہی سے بالکل مختلف کوئی دوسری چیز ہے ، جس تقلید پرستی کو خانوادہ ولی اللہ نے بدعت وشرک ونفاق وخیر القرون کے اجماع سے انحراف وغلط روی قرار دیا ہے وہ تقلیدؑ پرستی جب دیوبندی فرقہ پر صادق آرہی ہے اور اس کے باوجود دیوبندی فرقہ اپنے کو خانوادہ ولی اللہی کا سپوت کہہ رہا ہے تو ناظرین کرام اس کا فیصلہ خود کر سکتے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ اپنے دعاوی میں کس قدر سچا ہے ؟ شرک ونفاق وبدعت کا اطلاق بہت ساری ایسی چیزوں پر احادیث نبویہ میں ہوا ہے جن چیزوں کے پائے جانے سے آدمی پر مشرک ومنافق وبدعتی ہونے کا فتوی ہم مختلف وجوہ سے مناسب نہیں سمجھتے ۔ اگر کسی اہل حدیث نے فی الواقع کسی تقلید پرست دیوبندی پر ایسا فتوی دیا ہے تو یہ اس کی اپنی ذاتی رائے ہے جو دیوبندی تحریروں کی بنیاد پر ہے عام اہل حدیث کا موقف ہے کہ جب تک کسی اہل قبلہ کے لئے بذریعہ تاویل گنجائش ہے تب تک جمہور اہل اسلام کی طرح اسے مسلمان ہی مانا جائے ۔ ٹھوس دلائل کے بغیر محض فرقہ دیوبندیہ کے الزام سے کوئی بات ثابت نہیں ہوتی جن اہل حدیث علماء کی بعض باتیں یہاں دیوبندی مصنف نے فرقہ دیوبندیہ کی

بابت نقل کی ہیں ان سے کہیں سخت باتیں خانوادہ ولی اللہی والے لوگ بہت پہلے فرقہ دیوبندیہ کے ظہور سے قبل دیوبندیوں جیسے افکار وخیالات رکھنے والوں کے سلسلے میں کہہ چکے ہیں ۔ تحریک شہیدین سے فرقہ دیوبندیہ کے اجداد وآباء کا اور خود فرقہ دیوبندیہ کا الگ رہنا اور انگریزوں کا معاون اور وفادار رہنا پہلے ہی ہم ثابت کر چکے ہیں اعادہ کی ضرورت نہیں پھر فرقہ دیوبندیہ خانوادہ ولی اللہ کا سپوت کیونکر ہے ؟

یہ بہت واضح بات ہے کہ فرقہ دیوبندیہ کے بالمقابل بریلویہ کی تعداد غیر منقسم ہندوستان میں زیادہ ہے پھر کیا بریلویہ سے محض حسد وکینہ وعداوت رکھنے کے سبب فرقۂ دیوبندیہ فرقہ بریلویہ سے اختلاف رکھتا اور اس پر نقد کرتا ہے اہل حدیث تو دیوبندیہ کی طرف سے پہل کرنے پر صرف مدافعانہ طور پر اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہیں ۔ آخر مسلک ولی اللہی کے خلاف تقلید پرستی پہلے کس فرقہ نے اختیار کی اور اس کی حمایت میں ہزاروں صفحات سیاہ کرتے ہوئے مسلک ولی اللہی رکھنے والوں پر بلاوجہ سب وشتم اور گالیوں کی بوچھار کر دی ؟ آخر اس کا جواب اہل حدیث کیوں نہ دیں ؟

مئو ناتھ بھنجن کی علمی حیثیت

دیوبندی مصنف نے شاہ سرخی والے اس عنوان کے تحت جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ تیرہویں صدی ہجری کے آغاز سے پہلے تک قصبہ مئو کی کسی علمی حیثیت وحالت کا سراغ نہیں لگتا پورا قصبہ جہل وضلال اور غیر اسلامی رسوم اور تعزیہ پرستی میں ڈوبا ہوا ایک ظلمت کدہ تھا جسے تیرہویں صدی میں دیوبندی علماء نے بقعہ نور بنا دیا (ما حصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۱۸۳-۱۸۴)

ہم کہتے ہیں کہ قصبہ مئو ایام قدیم میں جس ضلع اعظم گڈھ میں داخل وشامل تھا اس کے بہت سارے لوگوں کا اس تحریک شہیدین سے وابستہ ہونا ثابت ہے جس کی یہ ہدایت ہے کہ اہل حدیث اماموں کو اپنا پیشوا بناؤ اور صحیح حدیث کے بالمقابل کسی بھی مجتہد کی تقلید مت کرو اور اہل حدیث اماموں کی تعظیم وتوقیر کرو اور ان سے محبت وعقیدت رکھو اور " تقلید راز گردن خود باید انداخت " یعنی اپنی گردن سے قلادہ تقلید اتار پھینکو ۔ ناظرین کرام تحریک شہیدین کی یہ

صراحت ملاحظہ فرمائیں - زیر نظر دیوبندی کتاب کے مصنف اور دوسرے دیوبندی لوگ اپنے کو اسی تحریک شہیدین سے وابستہ بتلاتے ہیں مگر اس تحریک کے فرمان مذکور سے مکمل اعراض رکھتے ہوئے تقلید پرستی کو اپنا دین وایمان بنائے ہوئے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ تحریک شہیدین والے مذہب عدم تقلید کو اختیار کرنے کے سبب اہل حدیث سے عداوت وکدورت رکھتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ فرقہ دیوبندیہ کی دوغلی اور دورخی پالیسی ہے کہ وہ ایک طرف تحریک شہیدین سے وابستہ رہنے کا مدعی ہے دوسری طرف شہیدین کے مسلک ومذہب کی جڑ کھودنے میں مشغول ہے -

سلفی امام شیخ ابو اسحاق لہراوی اعظمی کا ذکر

جس ضلع اعظم گڈھ میں قصبہ مئو شامل تھا اس کے ایک فرد فرید امام ابو اسحاق لہراوی مولود ۱۱۲۱ھ ومتوفی ۱۲۳۳ھ مشہور سلفی عالم امام محمد فاخر الہ آبادی متوفی ۱۱۶۴ھ کے شاگرد خاص ہیں اور موصوف شیخ ابو اسحاق بھی اپنے شیخ فاخر کی طرح تارک تقلید اہل حدیث آدمی تھے یعنی کہ موصوف امام ابو اسحاق مذہب شہیدین کے پیرو وپابند تھے (تراجم علمائے حدیث ہند ج ۱ ص ۳۸۲ تا ۳۸۴ وتذکرہ علمائے مبارکپور از قاضی اطہر ص ۹۳ تا ۹۶ ومقدمہ غایۃ المقصود شرح سنن ابی داود) اس سے صاف ظاہر ہے کہ قصبہ مئو جس ضلع اعظم گڈھ کا جزو تھا اس میں سلفی مذہب اور ولی اللٰہی مسلک کی روشنی فرقہ دیوبندیہ کے وجود پذیر ہونے سے بہت پہلے پھیلی ہوئی تھی - ان کے معاصرین میں بنگال کے شیخ ابراہیم بن ابی ابراہیم بھی اہل حدیث سلفی امام گذرے ہیں (نزھۃ الخواطر ج ۵ ص ۸۹۷) نیز ان کے ایک معاصر شیخ عبد العزیز ملتانی بھی اہل حدیث امام گذرے ہیں (نزھۃ الخواطر ج ۷ ص ۲۸۳)

مشاہیر علمائے احناف

مذکورہ بالا عنوان کے تحت دیوبندی مصنف نے چالیس سے زیادہ علماء کے نام لکھ کر ظاہر کیا کہ یہ سب حنفی دیوبندی تقلید پرست لوگ غیر مقلدوں اور ان کے مذہب عدم تقلید کے خلاف تقلید پرستی کو اپنا شیوہ وشعار بنائے ہوئے تھے ، اور مذہب تقلید پرستی سے وابستہ رہ کر انہوں نے عالم اسلام کے افق پر مئو کو ایک درخشندہ ستارہ بنا دیا جن کے علمی وعملی وزریں

کارناموں سے مئو اسلاف کرام کی راہ پر گامزن ہے۔ (ماحصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۸۴۔۸۵)

ہم کہتے ہیں کہ تقلید شکن تحریک شہیدین سے ایک طرف اظہار عقیدت و وابستگی کرنے والے اپنی دوغلی پالیسی کے تحت علمی و عملی تضاد اختیار کرتے ہوئے تقلید پرستی کو اپنا دین وایمان بنائے رکھنے کے باوجود کس منہ سے اپنے کو حامی و معتقد تحریک شہیدین کہتے ہیں؟

اور تقلید پرستی سے منع کرنے والے قرون اولیٰ کے جملہ اسلاف کے طور و طریق کا پیرو کہتے ہیں؟

جب تقلید پرست کو اسلاف نے جہل و ضلال کہا ہے تو اس جہل و ضلال کو اپنا دین وایمان قرار دے لینے والوں کا یہ کہنا کہاں تک بجا ہے کہ انہوں نے ظلمت کدہ مئو کو بقعہ نور بنا دیا اور اسے درخشندہ اور تابندہ ستارا بنا دیا؟ کیا جہل و ضلال سے بھی درخشندگی و تابندگی آتی ہے؟

مولانا فیض اللہ مئوی

اپنے اس بیان میں دیوبندی مصنف نے جن مولانا فیض اللہ مئوی کا نام لیا ہے اور انہیں فرقہ دیوبندیہ کی طرح کا تقلید پرست دیوبندی مولوی کہا ہے وہ ۱۲۳۰ھ مطابق ۱۸۱۴ء میں پیدا ہوئے اور ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۸۹۸ء میں فوت ہوئے مولانا فیض اللہ کی ولادت سے چار سال پہلے فوت ہونے والے امام ابو اسحاق لہراوی ضلع اعظم گڑھ میں سلفیت کا علم بلند کئے ہوئے تھے اور بصر تیح مصنف تراجم علمائے حدیث مولانا فیض اللہ مئوی وہ اہل حدیث عالم تھے جنہیں مئو کے تقلید پرست حنفیوں نے محض اہل حدیث ہونے کے جرم میں مسجدوں سے نکال دیا اور طرح طرح سے ستایا (تراجم علمائے حدیث ہند ج ا ص ۴۱۷ ۔ ۴۱۸) یہ کتنی عجیب بات ہے کہ تقلید پرستی کا حال خراب کرنے والے مولانا فیض اللہ مئوی تک کو فرقہ دیوبندیہ نے دیوبندی للمذہب قرار دے لیا؟ اس میں چک نہیں کہ فرقہ دیوبندیہ اور ان کے دارالعلوم دیوبند کی ولادت سے پہلے مولانا فیض اللہ مئوی مذہب اہل حدیث کی اشاعت میں لگے ہوئے تھے اور ان سے بھی پہلے ضلع اعظم گڈھ کے امام اہل حدیث شیخ ابو اسحاق لہراوی مذہب اہل حدیث کی تبلیغ واشاعت کر رہے تھے اگر فرض کیجئے کہ اپنی عمر کے پچیسویں سال مولانا فیض اللہ مئوی فارغ

التحصیل ہو کر اشاعت سلفیت میں لگ گئے تو لازم آتا ہے کہ موصوف ۱۳۵۵ھ - ۱۸۳۸ء میں اشاعت سلفیت شروع کر چکے تھے جس کے تیس سال بعد دار العلوم دیوبند کی ولادت ہوئی اور ظاہر ہے کہ دار العلوم دیوبند کی ولادت کے بعد ہی فرقہ دیوبندیہ کی ولادت ہوئی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دیوبندی مفتی نے کہا کہ مولانا فیض اللہ مئوی ولایت کے انتہائی درجہ پر پہنچے ہوئے ولی اللہ واقع ہوئے تھے (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۸۵) اور ہم عرض کر آئے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ وفرقہ بریلویہ کے پیران پیر شیخ جیلانی کا فرمان ہے کہ کوئی حنفی مقلد ہرگز ہرگز ولی اللہ نہیں ہو سکتا اسی طرح شیخ علی خواص اور عبد الوہاب شعرانی نے بھی کہا پھر تو فرقہ دیوبندیہ کے ولی اللہ قرار دیے ہوئے مولانا فیض اللہ مئوی کا حنفی مقلد ہونا ناممکن ہے اور موصوف کا اہل حدیث ہونا ثابت ہے۔ مشہور حنفی المذہب مورخ مولانا عبد الحی بریلوی اپنی کتاب نزھۃ الخواطر میں لکھتے ہیں کہ :-

"وَفَّقَهُ اللّٰهُ فِیْ صِغَرِ سِنِّهٖ بِالْإِشْتِغَالِ فِی الْعِلْمِ فَلَازَمَ الشَّیْخَ سَخَاوَتَ عَلِیٍّ الْعُمَرِیِّ الجونفوری قرء علیه الکتب الدرسیة وبرز فِی الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ ثُمَّ أَخَذَ الطَّرِیْقَةَ عَنِ السید خواجه أحمد بن محمد یٰسین الحسنی النصیر آبادی وَکَانَ عَلٰی قَدَمِ شُیُوْخِهٖ فِیْ اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ السَّنِیَّةِ وَاقْتِفَاءِ آثَارِ السَّلَفِ یُدَرِّسُ وَیُفِیْدُ "یعنی مولانا فیض اللہ مئوی کو اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی میں علمی اشغال کی توفیق سے بہرہ ور کیا چنانچہ موصوف فیض اللہ مئوی مولانا شیخ سخاوت علی عمری جونپوری کی خدمت میں التزام کے ساتھ رہ کر کتب درسیہ پڑھ کر علوم معقول ومنقول میں شہرت پذیر ہوئے اور موصوف نے خواجہ سید احمد بن محمد یسین نصیر آبادی سے طریقت حاصل کی اور موصوف سنت سنیہ اور آثار سلف کے اتباع میں اپنے شیوخ واساتذہ کے نقش قدم پر تھے (نزھۃ الخواطر ج ۳ ص ۳۶۹) اس سے معلوم ہوا کہ موصوف مولانا فیض اللہ مئوی کے اساتذہ وشیوخ خصوصاً شیخ سخاوت علی جون پوری وشیخ احمد بن محمد یسین نصیر آبادی بھی اہل حدیث وسلفی المذہب تھے اور یہ کہ موصوف مولانا فیض اللہ کم عمری ہی میں پڑھ لکھ کر فارغ ہو چکے تھے۔ شیخ سخاوت علی جون پوری متوفی ۱۲۰۴ھ مشہور ومعروف سلفی المذہب اہل حدیث عالم اور شاہ اسماعیل وسید احمد شہید بریلوی کے شاگرد وفیض یافتہ اور ہم مذہب ہیں (تراجم علماء حدیث ج ۱ ص ۳۷۰ تا ۳۷۸) شیخ احمد بن محمد یسین نصیر آبادی بذات خود

انہیں شیخ سخاوت علی کے فیض یافتہ تھے اور بصر تیح صاحب نزھۃ الخواطر اتباع حق واقتدائے بالدلیل ورد شرک وبدعت پر گامزن تھے (نزھۃ الخواطر ج ۸ ص ۳۸۔۳۹) اور یہ معلوم ہے۔ کہ اقتدائے بالدلیل تقلید پرستی کے خلاف عدم تقلید ولاداستہ ہے نیز یہ کہ تقلید پرستی بصر تیح شیخ زرادی بدعت ہے اس تفصیل سے بعض جاہل فرقہ دیوبندیہ کے اس مزعومہ ومکذوبہ دعوی کی تکذیب ہوتی ہے۔ کہ مذہب غیر مقلدین ہندوستان میں تیرہویں صدی کے بعد پیدا ہوا۔ واضح رہے کہ مولانا فیض اللہ کے مشہور بیٹے مولانا ابو المکارم محمد علی بھی اپنے باپ کی طرح اہل حدیث تھے۔

مولانا ابو المکارم محمد علی کا ذکر خیر

دیوبندی مصنف نے کہا:۔

" مولانا فیض اللہ ولایت کے انتہائی درجہ کو پہنچے ہوئے تھے ان کے لڑکے ابو المکارم محمد علی درس گاہ سید نذیر حسین سے فیض یاب ہو کر غیر مقلد بن کر مئو لوٹے تو ان کے باپ مولانا فیض اللہ ناراض ہو کر وانا پور پٹنہ چلے گئے اور کہہ گئے کہ تم میری مٹی نہیں پاؤ گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اس وقت ایک فقیر صدا لگا رہا تھا کہ ایک ولی دنیا سے جانے والا ہے الخ " (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۸۵)۔

ہم کہتے ہیں کہ تقلید پرست دیوبندی مصنف کا مولانا فیض اللہ کو حنفی المذہب تقلید پرست کہنا ہی بذات خود بہت بڑا افتراء ہے اور اس پر تفریح کر کے جو دوسری باتیں موصوف نے مولانا فیض اللہ کے لڑکے ابو المکارم محمد علی کی بابت کہیں وہ اور بھی زیادہ مکذوب ہیں اگر مولانا فیض اللہ غیر مقلد بن جانے کے سبب اپنے لڑکے ابو المکارم پر خفا ہو گئے تھے تو انہوں نے اپنے اس صاحب زادے کو تحصیل علم کے لئے درس گاہ سید نذیر حسین میں بھیجا ہی کیوں تھا جو اپنے فیض تعلیم سے اپنے غیر اہل حدیث شاگردوں کو چند دنوں میں اہل حدیث بنا لیا کرتے تھے؟ مولانا فیض اللہ کے معاصر امام عبداللہ الہ آبادی جھاؤا اعظم گڈھ ضلع میں رہے جو اہل حدیث تھے (تراجم علمائے حدیث ج ا ص ۳۴۰ و ۳۴۱)۔

مولانا قائم علی مئوی

درس گاہ ولی اللہی کے وارث علمی شیخ الکل مولانا حسین دہلوی بہاری کی

درس گاہ سے ہزاروں افاضل روزگار فارغ التحصیل ہوئے ان میں سے مئو ناتھ بھنجن کے بائیس خوش نصیب افراد اور فضلاء بھی ہیں مئو کے بائیس حضرات میں سے ایک مشہور عالم مولانا قائم علی بن رعب قاضی ٹولہ مئوی (م ۱۳۲۰ھ) بھی ہیں ۔ موصوف مولانا قائم علی کا سلفی المذہب اہل حدیث ہونا محقق ہے مولانا قائم کا اہل حدیث ہونا ان کی خود لکھی ہوئی متعدد کتابوں مثلا سوالات العشر فی العصر واقوال الصالحین فی کیفیتہ اجتہاد المقلدین والقول الثابت وغیرہ سے بہت واضح ہے ان کتابوں میں مولانا قائم نے تقلید پرستی خصوصا حنفیت کی تردید وسلفیت کی تائید بہت زور شور وصراحت سے کر رکھی ہے اور القول الثابت پر موصوف مولانا قائم کے بھائی مولانا عبد المطلب کا تحشیہ بھی رد تقلید پر بہت خوب ہے۔ دونوں بھائیوں کی ان تحریروں کے ہوتے ہوئے کوئی ممسوخ الفطرۃ آدمی ہی دونوں کے اہل حدیث ہونے کا انکار اور مقلد ہونے کا دعوی کر سکتا ہے ۔ ہر شخص دونوں بھائیوں کی تحریروں سے یہ بھی جان جائے گا کہ مولانا فیض اللہ مئوی انہیں کی طرح اہل حدیث تھے ۔ اس دیوبندی دعوی کی تکذیب کے لئے ہم اسی بات کو کافی سمجھتے ہیں ۔ مگر مسخ حقائق کے ماہر دیوبندی مصنف نے انہیں بھی دیوبندی المذہب مقلد قرار دے ڈالا (غیر مقلدین کی حقیقت ۸۵-۸۶)

ہم نے اپنی کتاب اللمحات میں بتلایا ہے کہ مرجی المذہب اہل الرای حنفیہ کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بھی ہے کہ وہ اہل حدیث سلفی اماموں کو اپنے مرجی واہل الرای فرقے کے افراد میں شمار کر لیا کرتے ہیں اپنی اسی عادت کی بنا پر دیوبندی مصنف نے شاہ اسماعیل شہید اور ان کے سلفی رفقاء حتی کہ ان کے مورث شاہ ولی اللہ کو حنفی المذہب مقلد قرار دے لیا اور درس گاہ ولی اللہی کے متخرج مولانا قائم کو بھی حنفی المذہب شمار کر لیا۔ اگر مولانا قائم علی کی اولاد آج کل اہل حدیث نہیں ہے تو حضرت ابراہیم کی اولاد بعثت محمدی کے وقت مشرک وکافر تھی اور اپنے توحید پرست بانی کو یعنی ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے جیسا مشرک کہتی تھی تو کیا نعوذ باللہ حضرت ابراہیم مشرک تھے ؟ دیوبندی مصنف نے اپنے تقلیدی فرقے کے محدث جلیل ابو المآثر مولانا حبیب الرحمن کی بابت کہا کہ "موصوف نے تنہا مئو کا نام پوری دنیا میں روشن کیا جو عالم اسلام کے افق پر آفتاب وماہتاب کے مانند ہے الی آخر ما قال۔ (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۸۹)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ کے یہ محدث جلیل جو اپنے حلقہ ارادت میں محدث کبیر

وعلامہ شہیر بھی کہے جاتے ہیں اسی مذہب اہل الرائی کے غالی مقلد تھے جس مذہب اہل الرائی سے وابستگی رکھنے والوں کو عام صحابہؓ سے اعداء السنن کا خطاب پائے ہوئے ہوں انہیں ان اوصاف سے متصف بتلانا جن سے دیوبندی مصنف نے بتلایا ہے ایک عجوبہ ہے۔

دیوبندی مصنف نے جو یہ دعوی کیا ہے کہ فرقہ دیوبندیہ کے محدث جلیل مولانا حبیب الرحمٰن نے حنفی المذہب کی طرف سے کامیاب دفاع کیا اور غیر مقلدیت کا رد کیا (غیر مقلدین کی حقیقت ۷۸) اس کی حقیقت دیوبندی محدث جلیل کی تکذیب و تردید میں لکھی جانے والی کتابوں خصوصاً رکعات تراویح کے جواب میں لکھی گئی سلفی کتابوں سے ظاہر ہے۔

ناظرین کرام دونوں طرف کی کتابوں کا موازنہ کر کے صحیح نتیجہ پر بہ آسانی پہنچ سکتے ہیں ۔ جس مذہب کو خود امام ابو حنیفہؒ نے مجموعہ اغلاط درائے و قیاس کہا ہے اس کی طرف سے دفاع فرقہ دیوبندیہ کے سیکڑوں محدث جلیل تا قیامت کرتے کرتے مرمٹیں اسے مجموعہ اغلاط اور مجموعہ رائے و قیاس والے دلدل سے نجات نہیں دلا سکتے۔ فرقہ دیوبندیہ جس فقہ اہل الرائی کو چالیس فقہوں کی مرتب کردہ کہتا ہے اسے ضبط تحریر میں لانے والوں کو امام ابو حنیفہؒ نے کذاب کہا ہے جیساکہ ہماری کتاب اللمحات میں تفصیل ہے امام ابو حنیفہؒ نے جس فقہی مذہب کو مجموعہ اکاذیب کہا اسے فرقہ دیوبندیہ کے ہزاروں لاکھوں محدث جلیل اس وصف سے باہر نکال سکتے۔

فرقہ دیوبندیہ کے محدث شہیر مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

دیوبندی مصنف نے کہا:۔

" مولانا اعظمی و نعمانی نے غیر مقلدین کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکا جو ایک گذا ہوت اور دس روپیہ میں مسلک تبدیل کرا رہے تھے۔ مولانا اعظمی کے بمبئی پہنچنے پر ایک واقعہ ہوا کہ آپ سے ایک غیر مقلد صاحب ملنے آئے اور رکعات تراویح پر بحث شروع کر دی مولانا اعظمی نے ان سے چند سوالات کئے وہی سوالات ان کا جواب بن گئے اور حضرت مولانا کو جلال آگیا کہ جاہل غیر مقلدین آئمہ ھدی اور خلفائے راشدین کو برا بھلا کہتے ہیں کوئی حد

ہے اس جہل ونادانی کی پھر موصوف نے قلم اٹھایا تو رکعات تراویح مرتب ہو چکی تھی " (ملخص از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۸۸)

ہم کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے مجموعہ اغلاط بلکہ مجموعہ اکاذیب قرار دیئے ہوئے تقلیدی مذہب کی ترویج وحمایت کی خاطر کروڑوں روپے اور بہت ساری صلاحیتوں کو داؤں پر لگانے والے تقلید پرستوں کے بالمقابل مسلک حق یعنی سلفی مذہب کی تبلیغ وترویج کی خاطر دیوبندی مصنف کی ذکر کردہ بات یعنی ایک گذا سوت اور دس روپیہ میں تبدیل مسلک والا کام کیا تو کیا بیجا کیا جبکہ تالیف قلوب کے لئے مصارف زکوٰۃ میں سے ایک مصرف ہی خاص کر دیا گیا ہے ؟

دیوبندی مصنف ذرا یہ آیت کریمہ غور سے پڑھیں :۔

" اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ " (پ ۵ سورۃ النساء : ۷۶) یعنی ایمان والے اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور کفار سرکش شیطان کی خاطر لڑتے جھگڑتے ہیں ۔

اس آیت اور اس کی ہم معنی آیات واحادیث پر غور کرنے کی ضرورت ہے اور فرقہ دیوبندیہ کے محدث جلیل کی رکعات تراویح کے رد میں لکھی گئی سلفی کتاب انتقاد صحیح وانوار مصابیح از علامہ نذیر احمد املوی " وغیرہ دیکھنے کی ضرورت ہے ۔

اس دیوبندی کتاب میں آگے بڑھتے ہوئے کہا گیا ہے کہ :۔

" مہوا بسم اللہ ضلع گونڈہ (یو ۔ پی) میں فاتحہ خلف الامام (نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے) کے موضوع پر اہل حدیث واہل تقلید کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں اہل تقلید کی طرف سے دیوبندی محدث کبیر اپنے رفقاء کے ساتھ شریک ہوئے مگر اہل حدیث مناظر مولانا امرتسری اہل تقلید کی علمی وتحقیقی حیثیت دیکھ کر بلا مناظرہ کئے بھاگ گئے ۔ (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۸۸ - ۸۹ کا ماحصل)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ اگر فی الواقع اپنے کو مذکورہ بیان میں سچا سمجھتا ہے تو اس کا کوئی معتبر ومستند ثبوت پیش کرے مذکورہ مناظرہ اور اس کی مذکورہ روداد محض افسانوی اور مکذوبہ چیز ہے اور ہندوستان کے اندر فرقہ دیوبندیہ کی تولید سے سیکڑوں سال پہلے پیدا ہونے والے حنفی المذہب اولیاء اللہ اس مسئلہ میں حنفی موقف کو غلط سمجھ کر امام کے پیچھے سورہ فاتحہ

خود پڑھتے اور دوسروں کو اس کا فتوی دیتے تھے ۔ مثلاً نظام الدین اولیاء وشیخ فخر الدین زرادی ومرزا مظہر جان جاناں وغیرہ ۔

جس مسلک ولی اللّٰہی پر کاربند رہنے کا فرقہ دیوبندیہ مدعی ہے اس کے ایک ترجمان ورکن رکین شاہ عبد العزیز فرقہ دیوبندیہ کی ولادت سے بہت زمانہ پہلے فرما چکے ہیں کہ :۔

" خواندن سورہ فاتحہ باقتدائے امام مقتدی را نزد ابو حنیفہ ممنوع ونزد امام شافعی بدون خواندن فاتحہ عدم جواز صلوۃ ونزد فقیر ہم قول شافعی راجح است واولی چرا کہ ملاحظہ حدیث صحیحہ لا صلاۃ الا الخ " یعنی امام کے پیچھے مقتدی کا سورہ فاتحہ پڑھنا اگرچہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ممنوع ہے ۔ مگر امام شافعی کے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوگی ۔ اور میرے نزدیک بھی حدیث نبوی کے مطابق امام شافعی ہی کا مذہب صحیح ہے کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوگی (تراجم علماء حدیث ج ۱ ص ۵۵ - ۵۶ بحوالہ مجموعہ فتاوی خاندان ولی اللّٰہی مرتبہ مرزا کریم بیگ اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء ص ۴)

شاہ عبد العزیز کے والد اور دادا اور پردادا سبھی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے ۔ مگر مسلک ولی اللّٰہی سے منحرف فرقہ دیوبندیہ اس انحراف کے باوجود اپنے کو مسلک ولی اللّٰہی کا پیرو کہتا ہے ۔ اس سلسلے میں شاہ ولی اللہ کی کتابیں خصوصا حجتہ اللہ البالغہ اور انفاس العارفین دیکھ کر ہر شخص فرقہ دیوبندیہ کی صدق مقالی کا حال معلوم کر سکتا ہے ۔ ہم لکھ آئے ہیں کہ شاہ ولی اللہ کے والد محترم شیخ عبد الرحیم بن وجیہ الدین پنجگانہ نمازوں اور نماز جنازہ میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور اس موضوع پر مناظرہ بھی کرتے تھے ۔

اس دیوبندی کتاب میں کہا گیا :۔

" مولانا نعمانی نے بھی اپنی زندگی میں شیعہ ، سنی ، مقلد ، غیر مقلد ، اور دیوبندی بریلوی ہر طرح کے مناظرے کیے ۔ اور کہیں ناکام نہ ہوئے " (ما حصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۸۹)

ہم دیکھتے ہیں کہ اس دیوبندی بلند بانگ دعوی کے باوجود طلاق ثلاثہ ورکعات تراویح اور متعدد مسائل میں مولانا نعمانی ودیوبندی محدث شہیر تقلید شکن سلفی کتابوں سے حواس باختہ ہو کر لاجواب وساکت ہو گئے حتی کہ اس دنیا سے چلے گئے ۔

اس دیوبندی کتاب میں کہا گیا کہ :۔

" مولانا نعمانی اپنی جوانی میں مسلک اہل حدیث کے علماء سے مناظرے میں بہت مشہور ہو گئے ۔ ان کے خسر مولانا ابو القاسم محمد علی چاہتے تھے کہ نعمانی صاحب یہ سلسلہ بند کر کے اہل حدیث ہو جائیں مگر ایسا ہونا محال تھا ، بلکہ وہ احناف مئو کے وکیل بن گئے ۔ مولانا نعمانی نے مولانا اعظمی سے مل کر بڑی اہم خدمتیں انجام دیں ، جو لوگ مسلک اہلحدیث قبول کیا چاہتے تھے وہ رک گئے اور اپنے مسلک میں مضبوط ہو گئے (ماحصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۸۹ بحوالہ تذکرہ مولانا نعمانی)

ہم کہتے ہیں کہ اہل حدیث سے مناظرہ کرنے میں مشہور ہونا دوسری بات ہے اور اس شہرت کا شرعی نقطہ نظر سے ممدوح و محمود ہونا دوسری بات ہے حنفیہ کی معتبر کتابوں میں منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ ابتدائے امر میں مختلف فرقوں کے ساتھ مناظرہ میں بہت مشہور ہو گئے تھے پھر خود ہی موصوف کو احساس ہوا کہ ان کا اختیار کردہ یہ موقف باطل پرستوں کا موقف ہے چنانچہ تائب ہو کر وہ مسلک سلف کی طرف رجوع ہو گئے ۔ (ملاحظہ ہو تفصیل کے لئے اللمحات ج ۲ ص ۲۲۸)

حق وصواب سمجھ کر جس موقف ولی اللہی سے وابستگی کا دعوی دیوبندی محدث شہیر و مئوی مولانا نعمانی اور ان کے رفقاء کو ہے اس مسلک ولی اللہی سے منحرف ہو کر اگر یہ لوگ موقف ولی اللہ سے منحرف نہ ہونے والوں کے ساتھ مناظرہ بازی کو مشغلہ زندگی بنالیں تو انہیں اس طرح کے مشغلہ سے رجوع کر کے مسلک حق وصواب قبول کرنے کی ترغیب اگر مولانا نعمانی کے خسرو محترم مولانا ابو القاسم محمد علی نے دی۔ جسے مولانا نعمانی نے اگر قبول نہ کیا تو انہوں نے اپنی غلط روی کا ثبوت دیا اور مسلک اہل حدیث قبول کرنے کے طرف مائل لوگوں کو اگر موصوف مولانا نعمانی نے اپنے تقلیدی ہتھکنڈوں کے ذریعہ روک دیا تو اور بھی برا کیا ۔ جس مسلک پر کاربند رہنے کی ہدایت تحریک شہیدین کے امام وامیر نے دی نیز جس تحریک شہیدین سے وابستگی کا دعوی مولانا نعمانی ودیوبندی محدث شہیر کو رہا۔ مگر عملی طور پر اس کے خلاف محاذ آرائی کا وطیرہ انہوں نے اختیار کیا تو اس دو غلی پالیسی کو چھوڑ کر حق وصواب کی طرف رجوع کرنے کی دعوت اگر انہیں مولانا ابو القاسم محمد علی نے دی تو ظاہر ہے کہ بہت اچھا کیا مگر اس دعوت کو ٹھکرا کر مولانا نعمانی نے بیجا کام کیا۔

اپنی مذکورہ بالا ہفوات کے ساتھ مصنف دیوبندی نے کہا :۔
" ایک پرچہ اہل حدیث امرتسر سے مولانا ثناء اللہ امرتسری کی ادارت میں نکلتا تھا۔ جس میں مسلک حنفی پر اعتراضات ہوتے تھے۔ مولانا نعمانی اس کا جواب پرچہ العدل میں دیتے تھے۔ (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹۰)
ناظرین کرام سے گذارش ہے کہ اس دیوبندی تلبیس پر آگاہ ہونے کے لئے وہ اس زمانہ کے اخبار اہل حدیث اور العدل کی فائلیں حاصل کر کے مطالعہ کریں اور مولانا نعمانی کی درگت کا تماشہ دیکھیں۔

کیا یہ دیوبندی دعوی صحیح ہے کہ مئو پر ہجوم کرنے والے دیوبندی علماء خاندان ولی اللہ کے نونہال ہیں ؟

اس کے بعد دیوبندی مصنف نے کہا :۔
خاندان ولی اللٰہی کے نونہالان چمن علماء دیوبند وعلماء سہارنپور وقتاً فوقتاً مئو تشریف لاتے رہے اور مئو کے لوگوں کو اسلاف کے نقش قدم پر گامزن کرتے رہے۔ متبع سنت وپابند شریعت بناتے رہے جن کی طویل فہرست میں چند اہم شخصیات کے نام یہ ہیں، (یہاں بیس سے زیادہ دیوبندی المذہب علماء کے ناموں کی فہرست ہے) اور آج بھی مئو کی دینی واسلامی حالت سدھارنے کے لئے فاضل نوجوانان علماء احناف بڑی تندہی سے سرگرم عمل ہیں۔ (ما حصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹۰ - ۹۵)
ہم کہتے ہیں کہ ہم متعدد بار کہہ چکے ہیں کہ تحریک شہیدین کے امام وامیر اور رکن رکین سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید کی وفات کے اچھا خاصہ زمانہ گذرنے پر دیوبندی فرقہ ومذہب اور دیوبندی گروپ کا ظہور ہوا، جو تحریک شہیدین کے بنیادی اصولوں کے بالکل خلاف تقلید پرستی پر قائم ہے دریں صورت دیوبندی علماء کو خاندان ولی اللٰہی کے نونہالان چمن کہنا برعکس نام نہند زنگی راکافور کی مثل کا مصداق ہے۔ اس تحریک کے امام وارا کین کا حکم تھا کہ اہل حدیث کو اپنا پیشوا مانو ان سے عقیدت ومحبت رکھو۔ ان کے مذہب اہلحدیث کو اپنا مذہب قرار دو مگر ائمہ تحریک شہیدین کے بالکل خلاف فہرست مذکور میں گنائے ہوئے علمائے دیوبند اور

ان کے علاوہ جملہ دیوبندی لوگ اہل حدیث کو اپنا پیشوا اورمرکز عقیدت و محبت بنانے کے بجائے انہیں نشانۂ مذمت وملامت بنائے ہوئے ہیں نیز دیوبندی لوگ ان سے شدید تنفر اور توحش وعداوت وکدورت اور مخاصمت رکھتے ہیں اور تقلید پرستی کو اپنا دین وایمان بنائے ہوئے ہیں۔

مئو میں غیر مقلد فرقہ کا آغاز (حافظ عبد اللہ غازی پوری)

اپنی مذکورہ بالا باتوں کے بعد دیوبندی مصنف نے کہا:۔

"مئو میں سب سے پہلے غیر مقلد حافظ عبد اللہ مئوی غازی پوری متوفی ۱۳۳۷ھ ہوئے جو بارہ سال کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے پھر فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں مئو کے پیش امام مولانا حکیم منیر الدین کے پردادا مولانا محمد قاسم سے پڑھیں۔ اسی دوران ۱۸۵۷ء کا غدر ہو گیا۔ جس کی لپیٹ میں مئو بھی آیا۔ بنا بریں حافظ عبد اللہ کے والد مع اہل خانہ غازی پور جا کر اقامت گزیں ہوئے وہیں غازی پور کے مدرسہ چشمہ رحمت میں داخل ہو کر حافظ صاحب مولانا محمد فاروق چریاکوٹی وغیرہ سے پڑھنے لگے۔ یہ پہلے پکے حنفی تھے بعد میں بتصریح محدث اعظمی اہل حدیث ہو گئے۔ (ماحصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹۱ بحوالہ دستکار اہل شرف ص ۶۴)

ہم کہتے ہیں کہ حافظ صاحب ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے تھے، اور اپنے والد کے ساتھ غازی پور منتقل ہونے کے عرصہ بعد تک حنفی مذہب سے وابستہ رہے، پھر غازی پور میں قائم مدرسہ چشمہ رحمت کی مدرسی کے زمانہ میں اپنے بعض اہل حدیث تلامذہ سے متاثر ہو کر سلفی المذہب اہل حدیث ہوئے۔ یہ ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۸۶۵ء کا واقعہ ہوگا پھر خواب میں اشارۂ نبوی پاکر درس گاہ شیخ الکل دہلی میں داخل ہو کر موصوف حافظ صاحب نے تکمیل حدیث کی حافظ صاحب کے سلفی المذہب ہونے سے بہت پہلے مئو میں مولانا فیض اللہ مولود ۱۲۳۰ھ مطابق ۱۸۱۴ء ومتوفی ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء اور ان کے ہم مذہب رفقاء وتلامذہ مسلک اہل حدیث کا پرچم بلند کیے ہوئے تھے، اس لئے موصوف دیوبندی مصنف کا یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ مئو میں غیر مقلد فرقہ کا آغاز حافظ عبد اللہ غازی پوری سے ہوا کیونکہ حافظ عبد اللہ غازی پوری سے تیس سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ یعنی موصوف مولانا فیض اللہ بالاکوٹ میں تحریک شہیدین کے سربراہ امام سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی شہادت کے وقت

پندرہ سولہ سال کے نوجوان آدمی تھے، جبکہ حافظ غازیپوری ان حضرات کی شہادت کے چودہ سال بعد پیدا ہوئے، مولانا فیض اللہ تحریک شہیدین سے وابستہ تھے اور شہادت سید احمد شہید کے بعد اس تحریک کی قیادت جن علمائے صادق پور کے ہاتھ میں تھی ان کے ساتھ مولانا فیض اللہ پورا تعاون کرتے تھے، جیسا کہ تذکرہ مولانا محمد احمد ناظم جامعہ فیض عام مئو ناتھ بھنجن سے مستفاد ہوتا ہے۔ مولانا فیض اللہ سے بھی پہلے شیخ عبداللہ جھاؤ الہ آبادی شاگرد شیخ اسحاق دہلوی اہل حدیث تھے جو مئو سے قریب املو مبارک پور رہا کرتے تھے۔

مولانا فیض اللہ مئوی

مولانا فیض اللہ مئوی تحریک شہیدین سے وابستہ اور شہیدین کے شاگرد مولانا سخاوت علی جونپوری مولود ۱۲۲۶ھ مطابق ۱۸۱۰ھ متوفی ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۸۵۸ء کے شاگرد تھے۔ اپنے انہیں استاد و مربی کی تعلیم و تربیت کے زیر اثر مولانا فیض اللہ مئوی کو تحریک شہیدین سے وابستگی ہوئی، مولانا سخاوت علی ظاہر ہے کہ اہل حدیث سلفی المذہب تھے (ملاحظہ ہو تراجم علماء حدیث ہند ج ا ص ۳۷۰ تا ۳۷۳) اس زمانہ میں قصبہ مئو ناتھ بھنجن ریاست جونپور ہی میں شامل تھا اور مئو کے طالبان علوم اپنی ریاست کے صدر مقام کے مولانا سخاوت علی فیض یاب ہو رہے تھے۔ اس لئے اسی زمانہ سے مئو میں سلفی مذہب کے ظہور کا آغاز دیوبندی مصنف کے اصول سے ماننا چاہیے حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ مولانا فیض اللہ سے پہلے مئو ناتھ بھنجن کی سرزمین سلفیت کی روشنی سے محروم رہی ہو جس تحریک شہیدین کا غلغلہ پورے ہندوستان میں تھا اس سے مئو کی سرزمین کا آشنا ہونا مستبعد ہے پھر تحریک شہیدین سے وابستہ مولانا سخاوت علی جون پوری مولانا فیض اللہ کے شیخ تھے اس زمانہ میں ضلع اعظم گڈھ جون پور ہی میں شامل تھا۔ اور اعظم گڈھ ضلع میں شاہ عبدالعزیز کے نواسہ شاہ اسحاق کے شاگرد عبداللہ چھاؤ الہ آبادی رہا کرتے تھے یہ بھی اہل حدیث تھے (تراجم علمائے حدیث) دیوبندی مصنف نے یہاں پر یہ بھی کہا کہ سید سالار مسعود غازی نے مئو کی طرف شاہ ملک طاہر اور ان کے بھائی قاسم طاہر کو بھیجا جو حنفی تھے۔ حالانکہ دونوں کا حنفی ہونا ثابت نہیں ------- بعض مورخین کے بیان کے مطابق سپہ سالار مسعود غازی فاتح ہند محمود غزنوی کے بھانجے اور

لشکر محمود غزنوی کے سالاروں میں سے تھے ۔ اور بعض کے مطابق سلطان شہاب الدین غوری کے سالاروں میں سے تھے (نزھتہ الخواطر ترجمہ سید سالار مسعود غازی ج ا ص ۸۶ تا ۸۸)

اور بعض اقوال کے مطابق موصوف سید سالار مسعود غازی عہد شاہ جہانی از ۱۰۳۲ھ مطابق ۱۶۲۲ء تا ۱۰۶۲ھ مطابق ۱۶۵۲ء کے فرد تھے (خطبہ استقبالیہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ مئو ۱۱ / ۱۲ / ۱۳ / فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۹ / ۱۰ / ۱۱ / شعبان ۱۳۴۵ھ واخبار اہل حدیث شمارہ ۱۷ ج ۲۸ ۵ ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۷ء بماہ محرم / شعبان) اگر سید سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے فی الواقع بھانجے اور لشکر غزنوی کے سالاروں میں سے تھے ، تو محمود غزنوی کا غیر حنفی المذہب ہونا معلوم ہو چکا ہے ، اور اگر سلطان محمد غوری کے سالاروں میں سے تھے تو سلطان محمد غوری کا بھی غیر حنفی المذہب ہونا معلوم ہو چکا ہے دریں صورت سالار موصوف اور مئو کی طرف ان کے بھیجے ہوئے شاہ ملک طاہر اور ان کے بھائی قاسم کو کسی ٹھوس دلیل کے بغیر حنفی المذہب کہنا کسی طرح بھی درست نہیں اور اگر یہ حضرات عہد شاہ جہاں کے لوگ تھے تو اگرچہ ظاہری اعتبار سے ان کا حنفی المذہب ہونا لازم آتا ہے ، مگر حقیقت حال کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے یا پھر باخبر لوگوں کو جس پر بہر حال ہم واقف نہ ہو سکے ۔

افسوس کہ دیوبندی مصنف مولانا فیض اللہ جیسے علم بردار سلفیت کو اپنی طرح کا تقلید پرست دیوبندی المذہب آدمی بتلاتے ہیں اور ان کے صاحب زادے مولانا ابو المکارم اور دوسرے سلفی المذہب علماء کے ذریعہ مئو میں جو مذہب اہل حدیث کو فروغ ہوا اسے " ظہور فتنہ غیر مقلدیت " سے تعبیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مئو میں اہل حدیث تیرھویں صدی کی پیداوار ہیں مگر موصوف دیوبندی مصنف یہ نہیں بتلاتے کہ جس مئو کو وہ تحریک شہیدین کے زمانہ میں ظلمت کدہ جہل وضلال کہہ رہے ہیں وہاں دیوبندی مذہب کس زمانہ میں پیدا ہوا ؟ جبکہ گذشتہ تفصیل میں بات آچکی ہے کہ دیوبندی مذہب تیرھویں صدی کے بعد ہی عالم وجود میں آیا ہے مئو میں سلفی مدرسہ جامعہ عالیہ اس وقت قائم ہو چکا تھا جب دار العلوم دیوبند معرض وجود میں نہیں آیا تھا اس سے لوگ بہت آسانی سے حقیقت حال سمجھ سکتے ہیں ۔

مولانا سلامت اللہ و شبلی

دیوبندی مصنف نے کہا کہ جیراج پور ضلع اعظم گڈھ میں فرقہ غیر مقلدین کو فروغ

مولانا سلامت اللہ جے راج پوری کے ذریعہ ہوا جن سے مولانا شبلی مصنف سیرۃ النبی کی نوک جھونک رہا کرتی تھی مولانا شبلی فرماتے تھے کہ ایک شخص عیسائی ہو سکتا ہے مگر غیر مقلد نہیں ہو سکتا (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹۲ - ۹۳) ہم کہتے ہیں کہ غالی وجامد مقلد احناف کی ولادت سے سیکڑوں سال پہلے قرآن مجید نے صراحت کردی ہے کہ " یَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھٰٓؤُلَاۗءِ اَھْدٰى مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا " (پ ۵ سورۃ النساء : ۵۱) یعنی یہودیوں کے مذموم اوصاف میں سے ایک وصف یہ بھی ہے کہ وہ کفار ومشرکین کو مومنوں اور مسلمانوں کے بالمقابل زیادہ ہدایت یافتہ اور اچھا کہا کرتے ہیں نیز ہم بتلا چکے ہیں کہ مولانا سلامت اللہ سے پہلے شیخ ابو اسحاق وشیخ سخاوت علی جونپوری کے ذریعہ ضلع اعظم گڈھ میں مسلک سلفیت کو فروغ حاصل ہو رہا تھا۔ اور مولانا شبلی کے شاگرد خاص علامہ سید سلیمان ندوی لکھے ہوئے ہیں کہ آخری عمر میں مولانا شبلی تقلید پرستی سے آزاد ہو گئے تھے (حیات شبلی) یہ معلوم ہے کہ علامہ شبلی کے زمانہ میں حمایت تقلید پرستی سے متعلق تحریر شبلی کے رد میں سلفی تحریروں کے جواب سے علامہ شبلی اور پوری تقلید پرست جماعت عاجز رہی تھی غالبا اسی کے نتیجہ میں علامہ شبلی نے تقلید پرستی والا راستہ ترک کر دیا تھا دیوبندی مصنف نے کہا کہ سلفی مدرسہ فیض عام کے ناظم مولانا احمد کے والد اور ان کے رفقاء شروع میں حنفی المذہب تھے بعد میں ملا حسام الدین وحافظ عبد البر اور حاجی محمد گرہست کے زیر اثر غیر مقلد ہو گئے ۔ (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹۲ - ۹۳)

ہم کہتے ہیں کہ مولانا احمد رحمہ اللہ کے والد اور ان کے رفقاء پر اللہ کا بہت کرم ہوا کہ وہ دولت سلفیت سے بہرہ ور ہو گئے اگر ملا حسام الدین وحافظ عبد البر وحاجی محمد گرہست نے جان ومال سے سلفیت کو فروغ دینے کی کوشش کی تو اس کا حکم شریعت نے دے رکھا ہے کہ ہر طرح فروغ حق کی کوشش کرو اس لئے ان حضرات کا طریق عمل شرعی نقطہ نظر سے بہت ممدوح ومحمود ہے۔ اسے کوئی سلیم الطبع آدمی مذموم نہیں سمجھ سکتا۔

یہاں دیوبندی مصنف نے مئو میں فروغ غیر مقلدیت کی ایک وجہ یہ بیان کی کہ جو حنفی مرد اپنی بیوی کو تین طلاق دے کر بلا حلالہ نہیں رکھ سکتا تھا وہ اپنی بیوی بچوں کی خاطر یا بیوی کے حسن وجمال کی خاطر حنفی سے غیر مقلد ہو جاتا تھا جو حنفی مذہب کے اعتبار سے حرام ہے اس طرح کے لوگوں سے پیدا ہونے والی اولاد حرامی ہوتی ہے (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹۳)

ہم کہتے ہیں کہ فرقہ دیوبندیہ اور فرقہ بریلویہ جس اسلامی شریعت اور کتاب وسنت کا متبع اپنے کو ظاہر کرتا ہے اس کی تصریحات سے ایک وقت کی تین طلاقوں کا ایک رجعی طلاق ہونا ثابت ہے اور عہد نبوی وعہد صدیقی میں اسی پر عمل تھا ابتدائے عہد فاروقی میں بھی یہی حال تھا عارضی طور پر عہد فاروقی میں انہیں تین طلاقیں قرار دیا جاتا رہا پھر انہیں ایک رجعی طلاق حضرت عمر فاروق ہی نے قرار دیا۔ اس کی تفصیلی بحث ہماری کتاب تنویر الآفاق میں ہے۔ نصوص کتاب وسنت واجماع امت والے اس موقف کی طرف مئو کے علماء اور عوام کو لانے کے لئے اگر مئو کے سلفی علماء نے مختلف انداز میں کوشش کی اور لوگوں کو اس حلالہ مروجہ سے بچانے کی تدبیر کی جو بتصریح نبوی ملعون وزناکاری وحرام کاری ہے تو اسے سلفی المذہب پر ذریعہ طعن بنالینا دیوبندی مولویوں کی بے راہ روی ہے اور حق کو ناحق اور ناحق کو حق قرار دینے کے مترادف ہے۔

دیوبندی مصنف نے کہا:۔

" غیر مقلدین نے اسلام کی نشر واشاعت کے بجائے اپنے غیر مقلد مذہب کی ترویج واشاعت پر اپنی پوری توانائی صرف کی اور آج بھی کر رہے ہیں اس سے پہلے انہوں نے اپنے کو سید احمد شہید سے جوڑا اور عظیم آباد پٹنہ کو اپنا مرکز بنایا وہیں سے مجاہدین کے لئے سامان جہاد اور مالی اعانت کی جمع وترسیل ہوتی تھی ہر طرف دعاۃ ومبلغین بھیجے جاتے جو گاؤں گاؤں اپنے مسلک غیر مقلدیت کی تبلیغ کرتے نہ کہ سید صاحب کی تحریک جہاد ---------------- کی ہر جگہ اس تحریک کو خفیہ امداد مل رہی تھی اور ہر کام انتہائی راز داری سے انجام پاتا جس سے پردہ اٹھانا اور مئو کے محسنین ومعاونین کی جو مجاہدین یعنی مبلغین اہل حدیث کی اعانت وکفالت کے لئے نذرانے پیش کرتے تھے ان کی نشان دہی ناممکن ہے (غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹۴)

ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی مصنف کا سلفی مسلک کی نشر واشاعت کو اشاعت اسلام سے مختلف چیز بتلانا مگر اشاعت دیوبندیت وبریلویت کو اسلام سے مختلف چیز نہ کہنا عجوبہ ہے جبکہ دیوبندیت وبریلویت کی بنیاد اس تقلید پرستی پر ہے جسے اسلام نے شجرہ ممنوعہ کہا ہے اور قرون اولی کے تمام صحابہ وتابعین ،اتباع تابعین اجماعی طور پر اسی پر قائم رہے اور بعد والے حق پرست اہل علم کا یہی شعار رہا سلفی المذہب اہل علم اور عوام وخواص کا مذہب ہی در اصل سید احمد شہید اور ان کے رفقاء کا مذہب تھا تحریک سید احمد جب بذات خود سلفی تحریک تھی تو اس

سے وابستہ رہنما تمام سلفی لوگوں کا فریضہ تھا۔ سید احمد کی شہادت کے بعد اس تحریک والوں کا صادق پور عظیم آباد پٹنہ کو اس تحریک کا مرکز قرار دینا اس وقت کے حالات و مصالح کے مطابق تھا۔ سید احمد شہید کی شہادت کے بعد اس تحریک کو زندہ رکھنے والے اہل حدیثوں کے امام مولانا ولایت علی صادق پوری سید احمد شہید کے خلیفہ تھے اور ان کے بعد والے قائدین تحریک کا بھی یہی حال رہا البتہ فرقہ بریلویہ و دیوبندیہ کی تولید و تخلیق سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی شہادت کے ایک زمانہ بعد ہوئی۔ پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں مسلک اہل حدیث کی بالادستی قائم کرنا اس تحریک کے بنیادی مقاصد میں رہا اگر تحریک شہیدین کی جہادی مہم کو جاری رکھتے ہوئے اندرون ملک اور بیرون ملک میں تحریک شہیدین والے مذہب کی عوام خواص اور شہر و دیہات میں اشاعت کی کوشش اس تحریک سے وابستہ اہل حدیثوں نے کی اور اسے ناکام بنانے والی دیوبندی و بریلوی تحریکوں سے مزاحمت کی تو کیا بیجا ہوا؟ تحریک شہیدین کی خفیہ یا اعلانیہ مالی اور غیر مالی معاونت کرنے والے محسنین مئو کی نشان دہی دیوبندی مصنف کیلئے اگر نا ممکن ہو تو اس سے اس تحریک کی اہمیت گھٹتی نہیں ہے۔ درس گاہ ولی اللٰہی کے وارث شیخ الکل سید نذیر حسین کی سلفی درس گاہ سے مئو ناتھ بھنجن کے بائیس خوش نصیب لوگوں کا فارغ التحصیل ہونا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ مسلک ولی اللٰہی اور تحریک شہیدین سے مئو کا جذباتی تعلق رہا۔ افسوس کہ ان حقائق کے باوصف فرقہ دیوبندیہ کہتا ہے کہ :-

" غیر مقلدوں نے ایک طرف مسلمانوں کے ساتھ غداری اور انگریزوں کی چاپلوسی اور خفیہ طریقے سے اپنے مسلک کی تبلیغ جاری رکھی " الخ۔ (ماحصل از غیر مقلدین کی حقیقت ص ۹۴ بحوالہ تذکرۃ مولانا احمد ص ۵۱)

ہم کہتے ہیں کہ اس دیوبندی تلبیس کا پردہ ہمارے گذشتہ صفحات میں چاک ہو چکا ہے اب اس دیوبندی کتاب پر ہمارا تبصرہ ختم ہوا۔

الحمد اللہ الذی تتم بہ الصالحات وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

فقط

محمد رئیس ندوی

جامعہ بنارس

۲۰/ جنوری ۱۹۹۶ء مطابق ۲۸/ شعبان ۱۴۱۶ھ